4006

تفریح الاحباب فی
مع ترجمہ اردو
مناقب الآل والاصحاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

بسم الله الرحمن الرحيم	الرحمن الرحيم
خدا کے لئے سب تعریف ہے ہم اُسکو حمد کرتے ہیں اُسی سے امداد چاہتے	نستعينه ونستغفره
اُسی سے مغفرت مانگتے ہیں اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے ہم اُسی پر ایمان	عليه ونعوذ بالله
لائے ہیں ہم اپنے نفسوں کی بدی اور عملوں کی برائی سے خدا سے پناہ	ومن سيئات اعمالنا
مانگتے ہیں جسکے صفحۂ حال پر وہ ہدایت کا آفتاب چمکتا ہے اُسکو	مضل له ومن يضلل
گمراہی کے گڑھے میں کوئی ڈال نہیں سکتا اور جسکو اُسنے گمراہی کے کنوئیں	ونشهد ان لا اله
میں دھکا دیکر پھر ہدایت کی شاہراہ پر کسیکا لانا کیا امکان ہم قول سے	شريك له ونشهد
گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں	ان محمدا عبده و
وہ اپنی ذات میں اکیلا اپنی صفات میں یکتا ہے اُسکا کوئی ساجھی	بشيرا ونذيرا
نہیں محمد صلعم کے پیغمبر اور اُسکے ایک خاص بندہ ہیں اسکو بھی ہم گواہی دیتے	الساعة من يطع الله
ہیں وہ ہمارے آقا ہمارے سردار ہیں اللہ پاک نے آپکو قیامت کے آگے	يعص الله ورسوله فقد ضل
حق کے ساتھ مومنوں کو خوشی اور کافروں کو ڈرانے لئے	ان خير الحديث
بھیجا جسنے اللہ اور رسول کی طاعت کی وہ سیدھی راہ پر	خير الهدى
چلا جسنے ان دونوں کی نافرمانی کی اُسنے گمراہی اور سرکشی کا طوق	عليه وآله واصحابه
پہنا حمد و صلوۃ کے بعد واضح ہو کہ بہترین حدیث کتاب اللہ	وشر الامور
اور عمدہ ترین ہدایت ہدایت محمد رسول اللہ ہے سب سے بدتر کام	وانها
نئی نئی باتوں کا شرع میں ایجاد کرنا ہے اور جتنی نئی باتیں	بدعة

ضلالة وكل ضلالة في النار من يطع الله
ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله
فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا -
نسئال الله لنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع
رسوله ويجتنب سخطه ويتبع رضوانه
فانما نحن به وله يا ايها الذين امنوا اتقوا
الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون
اما بعد فيقول العبد الضعيف النحيف الراجي
الى رحمة الله القوي ابو عبد الله **محمد عبد الله**
ابن عبد العلي القرشي الهاشمي جمعت في هذا
المختصر الموسوم **بتفريح الاحباب** في
مناقب الآل والاصحاب الاحاديث التي حوت
بها الكتب المتداولة من الصحاح واذنت بها السنن
المعتبرة من الحسان والغرائب في فضائل آله الاطهار
وصحابه الاخيار لاسيما الخلفاء الراشدين رضوان الله عليهم
اجمعين والله اسئل ان ينفع به كما نفع باصوله
الكتب المذكورة والله الموفق والمعين لاهل الخير اجمعين

مناقب امير المؤمنين امام المسلمين والمتقين
عبد الله بن عثمان ابي قحافة بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد
ابن تيم بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن
مالك بن النضر بن كنانة قريش ابي بكر الصديق
العتيق رضي الله تعالى عنه عليه الصلوة والسلام
عن عبد الرحمن بن صخر ابي هريرة الدوسي

امور شرع میں اختراع کی جاتی ہیں گمراہی ہیں اور
گمراہی دوزخ میں ہے جسنے اللہ رسول کا کہا مانا وہ نیک
بخت ہے اور جسنے انکی نافرمانی کی اسنے اور کسیکو نہ کیا اپنے ہی نفس کو ضرر دیا
ہم اللہ سے اسکی اطاعت اور اسکے رسول کی انقیاد کی توفیق
مانگتے اور اسکی جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اپنے غذاب سے بچنے
اور رضامندی کی پیروی کی ہمت دے کیونکہ ہم اسی کے
غلام ہیں اے لوگو اللہ سے ڈرو جو ڈرنیکا حق ہے اور مسلمانی حالت
میں مرنا۔ اسکے بعد بندہ ضعیف و نحیف خدا کی رحمت کا امیدوار
ابو محمد عبد اللہ عبد العلی قرشی ہاشمی کا بیٹا عرض کرتا ہے کہ میں نے
اس مختصر رسالہ میں جسکا نام **تفریح الاحباب فی مناقب الآل**
والاصحاب ہے ایسی حدیثیں جمع کیں جنمیں معمولہ کتب صحاح
حاوی ہیں۔ اہل بیت اطہار کے فضائل صحابہ اخیار کے
فضائل میں عموماً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
میں خصوصاً سبب انکے نسخے زائد کیے جو معتبر و مشہور ہیں
آخر میں خدا سے التجا کرتا ہوں کہ جسطرح اسکے اصول صحاح
سے خدا نے لوگوں کو نفع پہونچایا اسیطرح یہ بھی نافع واقع ہو
اللہ معین و مددگار اور اہل خیر کو توفیق دینے والا ہے +
مومنوں کے سردار پرہیزگاروں مسلمانوں کے امام عبد اللہ بن
عثمان ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ
بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن نضر بن کنانہ قرشی
ابی بکر صدیق عتیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
مناقب اور فضائل کے بیان میں -
بخاری اور مسلم میں عبد الرحمن بن صخر ابو ہریرہ دوسی سے

خدا تعالی نے یہ درجہ بجز آپکے اور کسی کو صحابہ میں سے عنایت نہیں فرمایا ۱۲ مترجم عفی عنہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من انفق زوجين في سبيل الله نودي
من ابواب الجنة يا عبد الله هذا خير
فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب
الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي
من باب الجهاد ومن كان من اهل الصيام
دعي من باب الريان ومن كان من اهل
الصدقة دعي من باب الصدقة فقال
ابو بكر بابي انت وامي يا رسول الله ما على
من دعي من تلك الابواب من ضرورة
فهل احد يدعى من تلك الابواب كلها
قال نعم وارجو ان تكون منهم رواه الشيخان
ابو عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري وابو
الحسين مسلم بن الحجاج القشيري وابو عبد الله
مالك في الموطا مثله عن عبد الرحمن بن ابي بكر
ان اصحاب الصفة كانوا اناسا فقراء وان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من كان عنده طعام
اثنين فليذهب بثالث وان اربع فخامس او
سادس وان ابا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبي
صلى الله عليه وسلم بعشرة فهو انا وابي
وامي ولا ادري قال وامرأتي
وخادم بين بيتنا وبين بيت ابي بكر
وان ابا بكر تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو چیزین
یعنی جوڑا (دو اشرفی دو روپے دو کپڑے) اللہ کی راہ میں
خرچ کریگا اُسے جنت کے دروازون سے ندا دی جائیگی
کہ اے خدا کے بندے ادھر سے آ یہ بہتر ہے پس نمازی کو باب
صلوۃ سے آواز دی جائیگی اور مجاہد کو باب جہاد سے
روزہ دار کو باب ریان سے اہل صدقہ کو باب صدقہ
سے (یعنی صفات مذکورہ سے جسمین جو صفت غالب
ہوگی وہ اُسی دروازہ سے پکارا جائیگا) حضرت
ابوبکرؓ بولے میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہون یا رسول
اللہ ان دروازون میں سے ہر ایک دروازہ سے بلائی جانیکی
کوئی ضرورت نہین کوئی ایسا بھی ہوگا جسکو
سب دروازون سے بلاتے ہونگے فرمایا ہان مین امید
کرتا ہون کہ تو انہین مین سے ہے بخاری مسلم مین
عبد الرحمن ابوبکرؓ کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ
اصحاب صفہ بیچارے فقیر غریب تھے نبی صلعم نے فرما
رکھا تھا کہ جسکے گھر مین دو آدمیون کے لایق کھانا ہو تو
تیسرے کو لیجائے اور اگر چار آدمیون کی قوت ہو تو
پانچوان لیجاوے اسیطرح اگر پانچ کی ہو تو چھٹا ایکدن
حضرت ابوبکر تین آدمیونکو اپنے گھر لائے اور نبی صلعم
دس غریبونکو لیگئے پس گھر مین ایک مین ایک میرا باپ اور
راوی (عثمان ہندی) کہتا ہے مجھے یاد نہین کہ بی بی کا نام
لیا یا نہین اور خادم تھا اور ابوبکر کے گھر کے درمیان آتا جاتا اور
گھر مین مہمان چھوڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین گئے

مراد تو صرف دخول جنت ہے اور وہ ایک ہی دروازہ سے حاصل ہو سکتی ہے مگر باوجود اسکے مین عرض کرتا ہون کہ کوئی ایسا شخص

ثم لبث حتى صليت العشاء ثم رجع
فلبث حتى تعشى النبي صلى الله عليه
وسلم فجاء بعد ما مضى من الليل
ما شاء الله قالت له امرأته وما حبسك
عن اضيافك او قالت ضيفك قال ابوبكر
اوما عشيتهم قالت ابوا حتى تجئ قد
عرضوا فابوا قال فذهبت انا فاختبأت
فقال يا غنثر فجدع وسب وقال كلوا
لا هنيئا فقال والله لا اطعمه ابدا و
ايم الله ما كنا ناخذ من لقمة الا ربا
اسفلها اكثر منها قال شبعوا
وصارت اكثر مما كانت
قبل ذلك ونظر اليها ابو بكر
فاذا هي كما هي او اكثر
فقال لامرأته يا اخت
بني فراس ما هذا قالت
لا وقرة عيني لهي الآن
اكثر منها قبل ذلك
بثلث مرات فاكل
منها ابو بكر وقال
انما كان ذلك
من الشيطان
يعني يمينه

اور شب کو وہین کھانا کھا کر ٹھیرے رہے عشا کی
نماز پڑھکر پھر رسول صلعم کی دردولت پر آئے اور بیٹھے
رہے یہانتک کہ نبی صلعم کھانے سے فارغ ہوے
اتنے مین کچھ رات بھی اگئی آپ وہان سے مکان پر آئے
انکی بی بی نے کہا مہمانون کی طرف سے کس چیز نے
تمکو روکا (یعنی مہمان ابتک تمہارے منتظر ہین) حضرت
ابوبکر بولے تمنے انکو کھانا نہین کھلایا انکی بی بی نے
کہا ہر چند کہ کھانا اُنکے آگے رکھا مگر اُنہون نے انکار
کیا اور تمہارے آنیکے منتظر رہے عبدالرحمن کہتے
ہین مین تو چھپ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
خفگی کی راہ سے کہا ارے بیوقوف سرمونڈے ناک کاٹی
تو نے برا ہی کیا (اور اپنے اہل بیت کو خطاب کرکے
فرمایا) لو تم ہی کھاؤ تھو سو خدا کی قسم مین یہ کھانا
کبھی نہ کھاؤنگا (عبدالرحمن کہتے ہین) بخدا جتنا ہم
لقمہ لیتے تھے اُس سے زائد اُسکے نیچے زیادہ ہوتا تھا
یہانتک کہ سب سیر بھی ہوگئے اور پہلے سے زیادہ
کھانا بھی باقی رہا حضرت ابوبکر دیکھتے کیا ہین
کہ کھانا جونکا تون بلکہ اُس سے زائد موجود ہے آپنے
بی بی سے فرمایا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا
ہے اُنہون نے جواب دیا آنکھون کی خنکی قسم یہ تو
پہلے سے بہت زیادہ ہے یہ سنکر حضرت ابوبکر رض
بھی تناول کرنے لگے اور فرمانے لگے غصہ کی حالت
مین میرا قسم کھانا شیطان کے وسوسہ سے تھا

ثم اكل منها لقمة ثم حملها الى
النبي صلى الله عليه وسلم
فاصبحت عنده وكان بيننا
وبين قوم عقد فمضى الاجل
فعرفنا اثنى عشر رجلا مع كل
رجل منهم اناس او كما قال الله
اعلم كم مع رجل فاكلوا منها
اجمعون رواه البخاري والمسلم
عن عبد الله بن عمر رض ان عمر
ابن الخطاب رض دخل على ابي بكر
الصديق رض وهو يجذب
لسانه فقال عمر مه غفر الله
لك فقال ابو بكر ان هذا
اوردني الموارد رواه مالك في
الموطا - قال الله تعالى الا تنصروه
فقد نصره الله اذ اخرجه
الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما
في الغار الاية - قالت عائشة و
ابوسعيد الخدري وابن عباس
كان ابو بكر مع النبي صلى الله عليه وسلم
في الغار وقال الله تعالى ولا يأتل اولوا
الفضل منكم والسعة الاية قالت عائشة
نزلت في ابي بكر الصديق حين حلف ابن

انہین سے ایک دو لقمے کھا کر رسول اللہ صلعم کے پاس
لائے (عبد الرحمن کہتے ہین) وہ کھانا صبح کو رسول
اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا ہم مین اور ایک
قوم مین عہد تھا مگر اُسکی مُدت گزر چکی تھی پس ہمنے
بارہ تا چودھری مقرر کئے اور اُنہین سے ہر مرد
کے ساتھ کئی کئی آدمی تھے غرضکہ سب نے اُسمین سے
سیر ہو کر کھایا اور اُنکی تعداد کا علم اللہ کو ہے -
موطا مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے
اور وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے عمر بن الخطاب رض
نے فرمایا خدا آپکو بخشے ٹھیرو کیا کرتے ہو فرمایا اسنے
٥ مجھکو محل ہلاکت مین ڈالا حضرت عائشہ ابوسعید
ابن عباس اس آیت (اگر تم اُسکی یعنی محمد کی مدد
نکروگے تو کچھ پروا نہین خدا اُسکی اُسوقت مدد
کر چکا ہے جب منکرون نے اُسے وطن سے نکالا
اور دو مین کا دوسرا تھا جب وہ دونون غار مین تھے) کی تفسیر
مین فرماتے ہین کہ وہ حضرت ابوبکر ہی تھے کہ آپنے
غار تک بھی رفاقت نہ چھوڑی اسیطرح دوسری
آیت (جنا فضل و وسعت والونکو قسم کھانی لائق
نہین) مین بھی صاحبہ فرماتے ہین کہ جسوقت
مفتریون نے بی بی عائشہ پر بہتان باندھا اور
انمین حضرت ابوبکر کا بھانجا مسطح نام بھی تھا
آپ اُسکے ساتھ ہمیشہ سلوک رہتے تھے حضرت

لا يقسم على مسطح في قصة الافك
رواه كله البخاري معنى وقال الله
تعالى وسيجنبها الاتقى الآية نزلت
في ابي بكر رواه الحاكم في صحيحه و
البزار وقال الله تعالى والذين استجابوا
لله من بعد ما اصابهم القرح
الآية قالت عائشة نزلت في ابي بكر
رواه البخاري عن عائشة انها قالت
ان ابا بكر الصديق كان نحلها جاد عشرين
وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة
قال والله يا بنية ما من الناس احد
احب الي غنى بعدي منك ولا اعز علي
فقرا بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين
وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان
لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو
اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله
قالت عائشة فقلت يا ابت لو كان كذا
وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى فقال
ذو بطن بنت خارجة اراه جارية رواه
مالك في الموطا واخرجه ابن
سعد وقال
في آخره
ذات

عائشہ کی بریت کے بعد آپنے قسم کھائی کہ جو مین مسطح
کو دیا کرتا تھا آیندہ نہ دونگا اُسپر اللہ صاحب نے یہ
آیت نازل کی اسکو بخاری نے روایت کیا ہے
حاکم اور بزار مین ہے کہ یہ آیت (قریب آگ سے بچیگا
جو بہت متقی ہے) حضرت ابوبکر کے حق مین نازل
ہوئی اسیطرح آیۃ والذین استجابوا الخ عائشہ رض فرماتی
ہین کہ ابوبکر کے حق مین نازل ہوئی یہ بھی بخاری
مین ہے موطا مین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بیس وسق کھجورونکا ایک قطع
اپنی ملکیت مین سے عنایت فرمایا اور وہ ایک جنگل
مین تھا مگر جب آپکی وفات کا وقت قریب آیا تو
مجھسے فرمایا اے بیٹی بخدا مجھے یہ بات بہت محبوب ہے
کہ میرے بعد تو سب سے زیادہ غنی رہے اور فقر کا غلبہ
میرے بعد تجھپر ہو اگر تو اُن بیس وسق کھجورون کو
کاٹ کر خزانہ مین رکھ لیتی تو وہ خاص تیرا ہی مال
ہوتا مگر اب وہ سب وارثونکا مال ہے۔ تیرے دو
بھائی دو بہنین اور بھی اُسمین سے حصہ لینگے اب تمکو کتاب کے
موافق تقسیم کرلینا چاہئے عائشہ فرماتی ہین مینے عرض کیا ای ابا
یہ بات تو ٹھیک ہے اگر اتنا مال کیون نہ ہوتا مین چھوڑ دیتی
مگر میری تو صرف ایک ہی بہن اسما ہین اور دوسری
کونسی ہے فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ مین بھی میرے
گمان مین لڑکی ہی ہے۔ ابن سعد کی روایت مین یہ الفاظ
زائد ہین کہ میرے دلمین یہ بات ڈالی گئی ہے کہ ذات

بطن قد القی فی روعی انها جارية
فاستوصی بها خيرا فولدت ام كلثوم
عن يحيی بن سعيد ان عائشة زوج
النبی صلی الله عليه وسلم قالت رأيت
ثلثة اقمار سقطن فی حجرتی فقصصت
رؤیای علی ابی بکر ن الصدیق قالت
فلما توفی رسول الله صلی الله عليه
وسلم ودفن فی بیتها قال لها ابو بکر
هذا احد اقمارك وهو خيرها رواه مالك
فی الموطا عن ابی النضر مولی عمر بن
عبيد الله انه بلغه ان رسول الله صلی
الله عليه وسلم قال لشهداء احد هؤلاء
اشهد عليهم فقال ابو بكر ن الصديق
يا رسول الله السنا باخوانهم اسلمنا
كما اسلموا وجاهدنا كما جاهدوا فقال
رسول الله صلی الله عليه وسلم بلی
ولكن لا ادری ما تحدثون بعدی
قال فبكی ابو بكر ثم بكی ثم قال ائنا
لكائنون بعدك رواه مالك فی الموطا
عن ربيعة بن ابی عبد الرحمن انه قال
قدم علی ابی بكر ن الصديق مال من البحرين
فقال من كان له عند رسول الله صلی الله عليه
وسلم وأی او عدة فليأتنی فجاءه جابر بن عبد الله فحفن له ثلث

بطن لڑکی ہے پس اُسکے حق میں بھی میں بھلائی کی وصیت
کرتا ہوں۔ راوی کہتا ہے آخر کار ام کلثوم پیدا ہوئیں۔
موطا میں یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض
فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں تین چاندوں کو دیکھا کہ میرے
حجرے میں گرے پڑے ہیں صبح کو حضرت ابوبکر سے یہ قصہ
بیان کیا آپ اُسوقت تو خاموش ہو رہے مگر جب رسول اللہ
صلعم کی وفات ہوئی اور میرے حجرے میں مدفون ہوئے
تو آپنے فرمایا یہ اُن تین چاندوں میں کا ایک چاند ہے
اور یہ سب سے بہتر ہے موطا میں ابی النضر مولی عمر بن
عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احد کے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں قیامت کے دن اُنکی
گواہی دونگا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
ہم اُنکے بھائی نہیں ہیں اُن جیسے ہم بھی مسلمان ہوئے
جیسے اُنہوں نے جہاد کیا ہم نے بھی اپنی جانیں لڑا دیں
رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ بات ٹھیک ہے مگر مجھے خبر
نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کرو گے۔
یہ سنکر حضرت ابوبکر روئے اور بہت رونے کے بعد
حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہیں گے
موطا میں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب
حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بحرین سے مال آیا تو آپنے
اعلان کرا دیا کہ جس سے رسول اللہ صلعم نے کوئی وعدہ
کیا ہو یا کوئی قرضخواہ ہو تو وہ میرے پاس آکر مانگے
پس جابر بن عبد اللہ آپکے پاس آئے آپنے تین لپیں

رواه مالك عن عبد الله بن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لكل نبي خاصة
من اصحابه وان خاصتي من اصحابي ابو بكر
رواه طبراني عن عائشة قالت مرّ
النبي صلى الله عليه وسلم بابي بكر
وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت اليه
فقال لعانين وصديقين كلا ورب
الكعبة فاعتق ابو بكر يومئذ بعض
رقيقه ثم جاء الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقال لا اعود رواه البيهقي في
شعب الايمان عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اصبح منكم اليوم
صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابو بكر
انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا
قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم
اليوم مريضا قال ابو بكر انا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اجتمعن في امرء الا دخل الجنة رواه
مسلم عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا خليلا
لاتخذت ابا بكر خليلا ولكنه اخي

پھر کر دین طبرانی مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیئے اصحابون
مین سے ایک خاص مصاحب ہوتا ہے میرے اصحابون
مین سے خاص مصاحب ابو بکر ہین بیہقی شعب الایمان
مین عائشہ سے نقل کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
حضرت ابو بکرؓ پر اس حال مین گذر ہوا کہ وہ اپنے بعض
غلامون کو لعنت کر رہے تھے آپ انکی طرف متوجہ ہوے
اور فرمایا کعبہ کے رب کی قسم ہے لعانین اور صدیقین
مین مناقضت ہے (یعنی تو صدیق ہے اور صدیقون کا شیوہ
لعنت نہین) حضرت ابو بکر نے اُسی دن غلام کو آزاد
کر دیا اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر عرض کیا کہ اب
کبھی ایسا نکرونگا مسلم مین حضرت ابو ہریرہ سے مروی
ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے
آج کون روزہ دار ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا مین
پھر فرمایا آج جنازہ کے ساتھ تم مین سے کون گیا ابو بکر
بولے مین فرمایا کس نے تم مین آج مسکین کو کھانا کھلایا
ہے ابو بکر بولے مینے فرمایا بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) تم مین
سے آج کس نے کی ہے حضرت ابو بکر نے کہا مینے پس
رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص مین یہ خصلتین
جمع ہونگی وہ ضرور جنتی ہے مسلم مین عبد اللہ بن
مسعود سے منقول ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل کرتے ہین کہ آپنے فرمایا اگر مین کسیکو دوست
بناتا تو ابو بکر کو دوستی مین اختیار کرتا مگر وہ میرے

وقد اتخذ الله صاحبكم خليلا رواه
مسلم - زاد احمد في الدين وصاحبي
في الغار عن ابن عباس ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال وهو في
قبة يوم بدر اللهم انشدك عهدك
ووعدك اللهم ان تشأ لا تعبد
بعد اليوم فاخذ ابو بكر
بيده فقال حسبك يا رسول الله
الححت على ربك فخرج وهو
يثبت في الدرع وهو يقول
سيهزم الجمع ويولون الدبر
رواه البخاري عن ابي سعيد
ن الخدري رضي الله عنه قال
خطب النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ان الله خير
عبدا بين الدنيا
وبين ما عنده
فاختار ما عند الله
فبكى ابو بكر الصديق
فقلت في نفسي
ما يبكي هذا
الشيخ ان يكن
الله خير عبدا

دینی بھائی اور یار ہیں۔ احمد کی روایت میں اخی
فی الدین وصاحبی فی الغار زیادہ ہے یعنی ابوبکر میرے دینی بھائی اور غار کے
رفیق ہیں پھر آپنے فرمایا اللہ تعالی نے تمہارے ہی صاحب کو
(ذات محمدی صلعم) دوست بنایا ہے۔ بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن ایک خیمہ کے قبہ (بڑے خیمہ
میں) تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے بارخدایا میں تیرے عہد اور
وعدہ کو یاد دلاتا ہوں (یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد وپیمان
کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں) اگر تجھے منظور ہو
تو آج سے بعد تو زمین میں عبادت نکیا جاتا (یعنی
تمام مسلمانوں کو نیست ونابود کر دیا) حضرت ابوبکر
نے اسیوقت آپکے ہاتھ پکڑ لئے اور کہا یا رسول اللہ
بس کیجئے آپنے اپنے رب سے بہت التجا کی پس رسول
اللہ صلعم قبہ سے نکل آئے اور وہ زرہ پہنے ہوئے
زبان فیض بیان سے فرماتے تھے سیھزم الجمع ویولون
الدبر (قریب لشکر شکست پاکر پسپا ہوتا ہے۔ بخاری
میں ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ایکدن نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگونکو خطبہ سناکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے
ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اسچیز کو اختیار
کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی نعیم آخرت اور ثواب
عقبی) چاہے دنیا کے ناز ونعم اختیار کرے سو اسنے
چاہا جو اللہ کے پاس ہے یہ سنکر ابوبکر رونے لگے (ابوسعید خدری
کہتے ہیں) میں نے اپنے دل میں کہا اس شیخ کے رونے
کا کیا باعث ہے اللہ تعالی نے ایک غیر معین بندہ

بين الدنيا و بين ما عنده فاختار
ما عند الله فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم هو العبد و
ابو بكر اعلمنا فقال يا ابا بكر لا
تبك ان امنّ الناس علي في صحبته
وماله ابو بكر ولو كنت متخذا
من امتي يعني خليلا لاتخذت
ابا بكر ولكن اخوة الاسلام
ومودته لا يبقين في المسجد
باب الا سد الا باب ابي بكر
رواه البخاري - وزاد الطبراني فاني
رايت عليه نورا عن قيس ان بلالا
قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني
لنفسك فامسكني وان كنت انما اشتريتني
لله فدعني وعمل الله رواه البخاري
فاعتق ابو بكر الصديق بلالا
لاجل الله وطاعته فنزلت و
سيجنبها الاتقى الذي يؤتي
ماله يتزكى الاية ذكره
اهل العلم -
عن ابن عباس قال
خرج رسول الله
صلى الله عليه

کو اختیار دیا ہے چاہے وہ دنیا کو اختیار کرے چاہے آخرت
کو پس اس بندہ نے حقیقی کے ثواب کو پسند کر لیا اور رسول
اللہ صلعم ایک بندہ ہیں باوجودیکہ ابوبکر ہم سب سے دانا
تر ہیں اور جو مقتضی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا ہے پر
نہ معلوم کیا سبب ہے اتنے میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے
ابوبکر تو مت رو سب سے محسن زیادہ میرے حق میں مال اور صحبت
کی رو سے ابوبکر ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسیکی دوستی
منظور ہوتی تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر اسلام کی برادری
اور مودت کافی ہے مسجد میں آمدورفت کے لئے کوئی
کھڑکی اور دروازہ بدون بند کئے نہ چھوڑا جاوے مگر ابوبکر کا
دروازہ - (یعنی سب کھڑکیاں اور دروازے بند کردو مگر ابوبکر
کا دروازہ کھلا رہنے دو) طبرانی کی روایت میں یہ
لفظ (فانی رایت علیہ نورا) زائد ہیں - یعنی میں اسکے دروازہ
پر نور دیکھتا ہوں بخاری میں قیس سے روایت ہے کہ بلال
نے ابوبکر رض سے عرض کیا اگر آپنے مجھے اپنی ذات
(یعنی خدمت) کے لئے خریدا ہے تو رکھئے اور اگر آپنے
اللہ کے واسطے خریدا ہے تو مع عمل خدا کے مجھے چھوڑ
دیجئے حضرت ابوبکر صدیق نے خاص اللہ اور اسکی
رضامندی کے لئے آزاد کر دیا اور آیت آپکے حق میں
نازل ہوئی (وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی)
یعنی دوزخ کی آگ سے وہ متقی بچایا جائیگا جو اپنا مال
دیتا اور پاک ہوتا ہے بخاری میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم في مرضه الذي مات فيه
عاصبا راسه بخرقة فقعد على المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
انه ليس من الناس احد امنّ
عليّ في نفسه وماله من ابي بكر
ابن ابي قحافة ولو كنت متخذا من
الناس خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا ولكن خلة الاسلام
افضل سدوا عني كل خوخة في هذا
المسجد غير خوخة ابي بكر رواه
البخاري عن جبير بن مطعم قال ان
عمرو بن العاص قال ان النبي صلى الله
عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل
قال فاتيته فقلت اي الناس احب اليك
قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها
قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت
مخافة ان يجعلني في آخرهم
رواه البخاري ومسلم
عن عبد الرحمن بن صخر الدوسي
ابي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ما لاحد عندنا يد الا

وسلم کا انتقال ہوا اُس مین آپ ایک کپڑے کی پٹی
سے سر باندھے ہوئے منبر پر تشریف رکھتے تھے حمد وثنا
کے بعد فرمایا کہ جیسا ابوبکر بن ابی قحافہ کا مال اور ذات
کی رو سے مجھپر احسان ہے ایسا اور لوگون مین سے کسیکا
نہین اگر مین لوگون مین سے کسیکو دوست بناتا تو
دوستی کے لایق ابوبکر رض ہی ہوتے مگر
اسلام کی دوستی افضل ہے اس مسجد کی آمد ورفت کیلئے
کل دروازے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہنے دو
بخاری مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو ذات السلاسل
کے لشکر مین (ایک زمین کا نام ہے) امیر بنا کر بھیجا تھا
وہ کہتے ہین جب مین وہان سے رسول اللہ صلعم کی
خدمت مین آیا تو عرض کیا ان موجود لوگون مین سے
آپکے نزدیک محبوب تر کون شخص ہے فرمایا عورتون
مین سے عائشہ مین نے عرض کیا کہ میرا سوال تو مردون
مین ہے فرمایا عائشہ کے والد۔ مین نے کہا ابوبکر کے بعد
فرمایا عمر اسکے بعد جو جو مین سوال کرتا گیا آپ کئی
آدمیون کو گنتے گئے مین اس خوف کی وجہ کہ مبادا
سب سے پیچھے مجھے ٹھہرائین خاموش ہو رہا ترمذی
مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہمپر کسیکا ایسا احسان نہین جسکا عوض
اور مکافات ہمنے دنیا ہی مین دیا ہو یعنی جسنے ہمارے
ساتھ مال ونعمت سے سلوک کیا ہمنے جون کا

وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له
عندنا يدا يكافيه الله بها يوم
القيمة وما نفعني مال احد قط
ما نفعني مال ابي بكر ولو
كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر
خليلا الا وان صاحبكم خليل
الله رواه ابو عيسى ابن سورة الترمذي
عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
قال ابو بكر سيدنا وخيرنا
واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي عن ابي عبد الرحمن
عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى
عنهما قال ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي
على الحوض رواه الترمذي عن عمر بن
الخطاب رضي الله تعالى عنه قال امرنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق و
وافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم
اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فجئت
بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ابقيت لاهلك فقلت
مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر
ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله

تون بلکہ کچھ زیادہ اُس سے دیدیا) ابوبکر کے سوا کیونکہ
اُسکا ہمپر ایسا احسان ہے جسکا بدلا دینا ہم سے ہو
نہین سکتا ہان عقبی مین اسکا عوض اُسے خدا دیگا
مجھے جسقدر ابوبکر کے مال نے نفع دیا ہے ایسا کسی کے
مال نے نہین دیا اگر مین کسیکو دوستی مین اختیار
کرتا تو ابوبکر کو اختیار کرتا آگاہ ہو حقیقی خدا کا دوست تمہارا
ہی صاحب ہے ترمذی مین عمر بن الخطاب رضی سے
روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رض حسب اور نسب کی رو سے
ہمارے سردار اور عمل کے اعتبار سے ہم سب سے افضل
اور رسول اللہ صلعم کو بہت پیارے ہین ترمذی
مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ سے فرمایا کہ تو میرا یار تھا غار مین اور
آخرت مین حوض کوثر پر میرا مصاحب ہوگا بخاری
اور ابوداود مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلعم
نے ہمکو صدقہ کا حکم فرمایا اور آپکا یہ حکم میرے نزدیک کثیر المال کے موافق
ہوا یعنی اتفاقاً اسوقت مین کثیر المال تھا مین نے اپنے دلمین
کہا اگر ابوبکر پر سبقت ممکن ہے تو آج اس امر خیر مین لیجاؤنگا
(عمر کہتے ہین) مین اپنا آدھا مال رسول اللہ صلعم کی خدمت مین
لایا آپنے فرمایا ای عمر تمنے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا عرض
کیا اسی قدر چھوڑ آیا ہون اور ابوبکر جو کچھ تھا سب لے آئے
پس حضرت نے فرمایا ای ابوبکر تمنے اپنے بچون بالون کے لئے
کیا چھوڑا فرمایا اللہ و رسول کے نام کے سوا اور کچھ نہین

ورسوله قال النبي صلى الله عليه و
سلم ما بينكما ما بين كلمتيكما قلت
لا اسبقه الى شئ ابدا رواه الترمذي
وابو داود وعن ام المؤمنين ام
عبد الله عائشة الصديقة بنت
ابي بكر الصديق وريحانته
وحبيبة رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم قالت ان ابا بكر
دخل على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انت عتيق الله من النار
فيومئذ سمي عتيقا رواه الترمذي
عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل
فاخذ بيدي فاراني باب الجنة الذي
يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول
الله وددت اني كنت معك حتى انظر
اليه فقال رسول الله اما انك يا
ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه
ابو داود وعن ابي الدرداء قال كنت
جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ
اقبل ابو بكر آخذا بطرف ثوبه حتى
ابدى عن ركبتيه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اما صاحبكم فقد غامر فسلم

چھوڑا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم دونوں کی فضیلت میں اتنا
فرق ہے جیسا تمہاری باتوں میں (عمر کہتے ہیں) میں نے کہا میں
ابوبکر پر کبھی سبقت نہیں لیجا سکتا ترمذی میں
ام المؤمنین ام عبداللہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ آپکی ریحانہ سے
روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم کے
پاس آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر تمکو اللہ تعالی نے دوزخ
سے آزاد کردیا پس اُسیدن سے آپکا لقب عتیق ہوگیا
ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے اور ہاتھ پکڑکر جنت کے اُس
دروازہ کو دکھایا جسمین سے میری امت داخل ہوگی
(شاید یہ واقعہ شب معراج کا ہے یا اور کسی دن کا) ابوبکر
نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھی بات ہوتی کہ میں
بھی اُسوقت آپکے ساتھ ہوتا اور اُس دروازے کو
دیکھتا آپنے فرمایا اے ابوبکر آگاہ ہو میری امت میں
سب سے پہلے تم ہی جنت میں جاؤگے بخاری
میں ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابوبکر
اپنی لنگی کا ایک کونا اسطرح پکڑے ہوئے جس سے
آپکے زانو تک کھل گئے تھے تشریف لائے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یار (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کسی
سے لڑکر آیا ہے - حضرت ابوبکر نے سلام

وقال انی کان بینی و بین ابن الخطاب
شیٔ فاسرعت الیه ثم ندمت فسألته
ان یغفرلی فابی علی ذلك فاقبلت
الیك فقال یغفر الله لك یا ابا بکر
ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل
ابی بکر فسأل اثم ابو بکر قالوا
لا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم
فجعل وجه النبی صلی الله علیه
وسلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر
فجثی علی رکبتیه فقال یا رسول
الله انا کنت اظلم مرتین فقال
النبی صلی الله علیه وسلم ان
الله بعثنی الیکم فقلتم کذبت
فقال ابو بکر صدقت وواسانی
بنفسه وماله فهل انتم تارکوا لی صاحبی
مرتین فما اوذی بعدها رواه
البخاری اخرج ابن عدی من
حدیث ابن عمر نحوه وفیه فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تؤذونی فی صاحبی فان الله
بعثنی بالهدی ودین الحق فقلتم
کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا
ان الله سماه صاحبه لاتخذته

کیا اور کہا مجھ مین اور عمر بن الخطاب مین کوئی رنجش
ہوگئی گو مبادرت میرے ہی طرف سے تھی مگر مین نے
اپنی خطا پر نادم ہوکر اُنسے معافی چاہی اُنھون نے
انکار کیا اب مین آپکے پاس آیا ہون رسول اللہ
صلعم نے تین مرتبہ فرمایا اے ابو بکر تجھپر خدا رحم
کرے یہان حضرت عمر بھی اپنے غصہ پر نادم ہوکر
ابو بکر کے مکان پر آکر آواز دی کہ کیا ابو بکر گھر مین ہین
لوگون نے کہا نہین آپ بھی نبی صلعم کی خدمت
مین آئے اور رسول اللہ صلعم کا چہرہ متغیر ہونے لگا حضرت
ابو بکر ڈر کر دو زانو مؤدب ہو بیٹھے اور کہنے لگے یا
رسول اللہ مین ہی ظالم تھا اسمین عمر کا قصور نہین
دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا آپکا غصہ کچھ دھیما ہوا فرمایا مین
تمہاری طرف (قریش) بھیجا گیا تم سب نے میری
تکذیب کی مگر ابو بکر نے میری تصدیق بھی کی اور اپنے
مال و جان سے میری غمخواری اور مدد بھی کی کیا
تم میرے مصاحب کو مجھ سے چھڑانا چاہتے اور اُسکا
انکار کرتے ہو پھر اسکے بعد کبھی ایذا نہ دی گئی ابن عدی
نے جو حدیث ابن عمر سے روایت کی ہے اُسمین یہ الفاظ
زیادہ ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے یار کو
ایذا مدو دیکھو خدا نے مجھے ہدایت اور دین حق کے
ساتھ مبعوث کیا تم سب لوگ میری تکذیب کے درپے
ہوے مگر ابو بکر نے اُسوقت تصدیق ہی کی اگر اُسکے
حق مین خدا تعالی صاحب کا لفظ اذ یقول لصاحبه

خليلا ولكن اخوة الاسلام
عن همام قال سمعت عمارا يقول رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان
خديجة وام الفضل وابو بكر
رواه البخاري عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله
اليه يوم القيمة فقال ابو بكر
ان احد شقي ثوبي يسترخي
الا ان اتعاهد ذلك منه
فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء
رواه البخاري عن زيد بن اسلم
قال عرس رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليلة بطريق مكة ووكل
بلالا ان يوقظهم للصلوة فرقد
بلال ورقدوا حتى استيقظوا
وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ
القوم فقد فزعوا فامرهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يركبوا
حتى يخرجوا من ذلك الوادي وقال
ان هذا واد به شيطان فركبوا حتى

لا تخذن یارہ واعلموا) نفرماتا تو اُنہیں جانی دوست
بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور برادری افضل ہے
بخاری میں ہمام سے روایت ہے کہ میں نے عمار سے
سنا وہ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا تو آپکے نزدیک پانچ غلام دو عورتین
خدیجہ ام الفضل اور ابوبکر کے سوا اور کسیکو نہ دیکھا
بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی فخر و تکبر کی راہ سے
نیچے اور لمبے کرتے اور پاجامے پہنیگا قیامت کے
دن خدا اسپر نظر رحمت نفرمائیگا حضرت ابوبکر نے
عرض کیا میرے کپڑے کا ایک طرف لٹکا رہتا ہے
گو میں حفاظت بھی کرتا ہوں مگر بلا قصد کبھی کبھی
لٹک جاتا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم شیخی کی
راہ سے نیچا نہیں کرتے موطا میں زید بن اسلم
سے مروی ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلعم مکہ
کے رستہ میں پچھلی رات کو اُتر پڑے اور بلال کو
اسباب پر مقرر کیا کہ صبح کی نماز کے لئے اُنہیں جگا دین
اتفاق سے بلال اور سب ساتھی سو گئے یہانتک کہ
سورج کی حرارت نے سبکو جگایا جب لوگ جاگے تو
نماز کے فوت ہونے سے بہت گھبرائے رسول اللہ
نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں جلد سوار ہوکر
اس جنگل سے نکل چلو اس وادی میں شیطان کا
تسلط ہے تمام صحابہ سوار ہوگئے اور جھٹ پٹ اُتر

خرجوا من ذلك الوادي ثم امرهم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان ينزلوا وان يتوضئوا وامر بلالا
ان ينادي للصلوة او يقيم فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالناس ثم انصرف وقد راى من
فزعهم فقال يا ايها الناس ان الله
قبض ارواحنا ولو شاء لردها الينا
في حين غير هذا فاذا رقد احدكم عن
الصلوة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها
كما كان يصليها في وقتها ثم التفت
١٢ رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر
الصديق فقال ان الشيطان اتى بلالا
وهو قائم يصلي فاضجعه ثم لم يزل
يهدئه كما يهدى الصبي حتى نام ثم دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا
فاخبر بلال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل الذي اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو بكر اشهد انك رسول الله رواه مالك
في الموطا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه
ذكر عنده ابو بكر فبكى وقال وددت ان عملي
كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة
واحدة من لياليه اما ليلة فليلة

وادی سے نکل آئے تھوڑی دور چلکر آپنے فرمایا کہ
یہاں اُترکر وضو کرو اور بلال سے فرمایا کہ اذان کہو یا
اقامت پڑھے پس آپنے سب کو نماز پڑھائی نماز سے
فراغت کے بعد جب آپنے صحابہ مین خوف کے آثار ملاحظہ
فرمائے تو کہا اے لوگو خدا نے ہماری روحونکو تھام رکھا
تھا اگر وہ چاہتا تو اسوقت بھی ارواح کو نہ پھیرتا اسوقت
کے گزرنیکے بعد پھیرتا جب تم مین سے کوئی نماز کو بھول
جائے یا سو رہے تو جب یاد آئے یا اُٹھے اسیوقت جیسا
اُسکے وقت مین پڑہنی چاہیے پڑھ لے پھر آپنے حضرت
ابوبکر کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ شیطان بلال کے
پاس آیا وہ کھڑے نماز پڑھتے تھے پس شیطان نے
بلال کو لٹا دیا اور ایسا تھپک کر سلایا جیسے بچے کو
آرام سے اُسکی ماں سلاتی ہے حتی کہ بلال خوب
سو گئے اور ہمین جگا نہ سکے اسکے بعد آپنے بلال کو
بلاکر پوچھا اُنہون نے وہی بیان کیا جو رسول اللہ
صلعم اس سے پہلے بیان فرما چکے تھے ابوبکر بولے
مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے برحق رسول ہین
زرین مین حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
ایکدن حضرت عمر کے سامنے حضرت ابوبکر کا ذکر ہوا
عمر نے روکر کہا مین چاہتا ہون کہ میرا سارا عمل ابوبکر
کے تمام دنون مین سے ایکدن کے عمل کی مانند اور
انکی تمام راتون مین سے ایک رات جیسا عمل ہوتا
لیکن ابوبکر کی رات پس وہ وہ رات ہے کہ جسمین

معه رسول الله صلى الله عليه و
سلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال
والله لا تدخله حتى ادخل قبلك
فان كان فيه شيء اصابني دونك
فدخله فكسحه ووجد في جانبه
ثقبا فشق ازاره وسدها به وبقي
منها اثنان فالقمهما رجليه ثم
قال لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ادخل فدخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ووضع راسه
في حجره ونام فلدغ ابو بكر في
رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة
ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسقط دموعه على وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت
فداك ابي وامي فتفل رسول
الله صلى الله عليه وسلم فذهب
ما يجده ثم انتقض عليه وكان
سبب موته واما يومه فلما
قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم ارتدت العرب و
قالوا لا نؤدي زكوة فقال لو منعوني

جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ غار کی طرف آپ نے سفر کیا جب
درِ غار پر پہونچے تو ابو بکر رضی اللہ تعالے نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابھی ابھیں داخل
نہ ہوں پہلے میں اندر اتروں کیونکہ اگر اس غار
میں کوئی موذی (سانپ بچھو وغیرہ) ہو تو اُسکا
ضرر مجھی کو پہونچے آپ اُس سے محفوظ رہیں
پھر آپ نے غار میں گھسکر شب کی تاریکی میں اپنے
ہاتھ سے غار کو صاف کیا اُس غار کی ایک جانب
کئی سوراخ آپنے پائے اور اُنکو اپنا تہ بند پھاڑ پھاڑ
کر بند کر دیا۔ مگر دو سوراخ باقی رہگئے اور کپڑا ہو چکا
تو آپنے اُن دونوں سوراخوں میں اپنے پیر دیدیے اور
آنحضرت سے عرض کیا آپ تشریف لائیے رسول اللہ
غار میں داخل ہوئے اور ابو بکرؓ کے زانو پر سر رکھکر سو گئے
یہاں سوراخوں میں سے سانپ ابو بکرؓ کے پاؤں میں کاٹنے
لگا مگر ابو بکرؓ نے رسول اللہ کے جاگنے کے خوف سے جنبش
نہ کی اور تکلیف سے آنسو ٹپک کر رسول اللہ صلعم کے چہرہ
مبارک پر گرے پس آپ جاگ اُٹھے اور فرمایا ای ابو بکر کیوں روتے ہو
عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر سے قربان ہوں مجھے سانپ نے کاٹا ہے حضرت نے
اُسجگہ اپنے منہ کا لعاب ڈالدیا جس سے فوراً زہر کا اثر جاتا رہا مگر آخر عمر
میں اُسی زہر نے رجوع کیا اور آپکی وفات کا یہی سبب ہوا لیکن ابو بکر کا وہ دن
جسکی میں آرزو کرتا ہوں، وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد
عرب کی ایک جماعت مرتد ہو گئی اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو ابو بکر نے کہا اگر

عما لجاهدتهم عليه
العقال الحبل الذي يعقل به البعير كان يؤخذ من الصدقة
فقلت يا خليفة رسول الله تألف
الناس وارفق بهم فقال لي اجبار
في الجاهلية وخوار في الاسلام
انه قد انقطع الوحي وتم الدين
اينقص وانا حي رواه ابو الحسن
رزين بن معوية العبدي عن عروة
ابن عبد الله قال سئلت ابا جعفر
يعني محمد الباقر بن علي بن الحسين
ابن علي بن ابي طالب رضي الله عنه
عن حلية السيف فقال لا باس قد
حلى ابو بكر الصديق سيفه قلت تقول الصديق
قال نعم الصديق نعم الصديق
نعم الصديق من لم يقل الصديق
فلا صدق الله قوله في الدنيا و
الآخرة رواه ابو الحسن علي بن
عمر الدارقطني عن امير المؤمنين
امام المتقين ابو الحسن علي بن ابي
طالب قال قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم سألت الله ان
يقدمك ثلثا فابى علي الا تقديم
ابي بكر رواه الدارقطني
عن ابي هريرة قال بعثني ابو بكر

ایک رسی تک جس سے اونٹ بندھتا ہے کا مجھسے
لوگ مضایقہ کرینگے تو میں انسے جہاد کرونگا میں نے کہا
خلیفہ رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نرمی کیجئے اُن کے ساتھ
الفت پکڑیے فرمایا تم ایام جاہلیت میں تو بڑے شجاع
تھے اب اسلام کے زمانے میں سستی اور نامردی کرتے
ہو اب وحی تو منقطع ہوگئی اور دین کامل ہو چکا کیا دین
میں نقص ہو اور میں زندہ رہوں۔ دارقطنی میں عروہ
بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر
یعنے محمد باقر حسین بن علی کے پوتے سے پوچھا کہ تلوار
کے قبضہ کا مرصع ہونا جائز ہے اُنھوں نے کہا اسمیں
کچھ خوف نہیں کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار
کا قبضہ مرصع بنوایا تھا (عروہ کہتے ہیں) میں نے ابو جعفر
سے کہا کیا اُن کو تم صدیق کہتے ہو فرمایا اچھا صدیق
ہاں صدیق ہاں صدیق جو شخص اُنہیں صدیق نہ کہے خدا
تعالی اُسکے قول کی تصدیق دنیا اور آخرت میں کبھی نہ
کریگا۔ دارقطنی میں حضرت علی بن ابی طالب کرم
اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تین دفعہ جناب
باری میں التجا کی کہ تجھکو فضیلت تقدیم حاصل ہو
مگر انکار ہی ہوا اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو
تشریف تقدیم ملا۔ بخاری مسلم میں ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل ہے
کہ حجۃ الوداع کے قبل جس حج میں رسول اللہ صلعم نے

في الحجة التي امره رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر في رهط امره يؤذن في الناس الا يحج بعد العام المشرك ولا يطوفن بالبيت عريان رواه البخاري ومسلم عن منزال ابن سبرة عن علي رضي الله عنه قال ذلك امرء سماه الله الصديق على لسان محمد لانه خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم رضيه عن ديننا فرضيناه عن دنيانا رواه حاكم عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني في الكلام الا ابن ابي قحافة فاني لا اكلمه شيئا الا قبله واستقام عليه عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الناس كلهم يحاسبون الا ابابكر رواها ابن عساكر عن انس بن مالك رضي الله عنه قال لما توفي النبي صلى الله عليه وسلم دخل رجل اشهب اللحية جسيم صبيح فتخطى رقابهم

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ لوگوں میں ندا کر دے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ حج کرے نہ کوئی خانہ کعبہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حاکم منزال ابن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی بابت فرمایا یہ ایک مرد ہے جس کا نام اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے صدیق نکلوایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول برحق ہیں۔ آپ نے انہیں ہمارے دین پر ترجیح دے کر پسند فرمایا۔ پس ہم انہیں اپنی دنیا پر فضیلت دیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسلام میں جس سے کلام کیا وہ انکار پیش آیا۔ اور کلام میں میرے ساتھ مراجعت کی سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے جس باب میں ان سے کلام کیا انھوں نے فوراً قبول ہی نہیں کیا بلکہ اوسپر مستقیم اور ثابت رہے۔ ابن عساکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سب لوگوں کا حساب ہوگا مگر ابوبکر بدون حساب جنت میں داخل ہوں گے مستدرک میں حاکم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک شخص جسیم حسین جس کی سفید داڑھی تھی لوگوں کی گردنیں پھاندتا آیا۔

فبكى ثم التفت الى الصحابة رضى الله
عنهم فقال ان فى الله عزاء من
كل مصيبة وعوضا من كل فائت
وخلفا من كل هالك فالى الله فانيبوا
واليه فارغبوا ونظره اليكم فى
البلاء فانظروا فانما المصاب من
لم يجبر وانصرف فقال ابو بكر و
على رضى الله عنهما هذا الخضر عليه
السلام رواه الحاكم فى المستدرك
عن ام المؤمنين عائشة زوج النبى
صلى الله عليه وسلم قالت دخلت على
ابى بكر رضى الله عنه فقال فى كم
كفنتم النبى صلى الله عليه وسلم
فقالت فى ثلثة اثواب بيض سحولية
ليس فيها قميص ولا عمامة فقال
لها فى اى يوم توفى رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت يوم
الاثنين قال فاى يوم هذا قالت يوم
الاثنين قال ارجوا فيما بينى وبين الليل فنظر الى
ثوب كان عليه وكان
يمرض فيه به ردع من زعفران
فقال اغسلوا ثوبى هذا وزيدوا
عليه ثوبين فكفنونى فيه

۲۰

اور رونے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد صحابہ رضی
اللہ تعالے عنہم کی جماعت کی طرف متوجہ ہوکر کہنے
لگا۔ ہر مصیبت سے اللہ کے دین میں تسلی
ہے ہر فوت ہونے والی چیز کے لئے عوض ہے ہر
ہلاک ہونے والی شئے کے لیئے اوسکا قایم مقام ہی
اللہ کی طرف رجوع کرو اوسکی رحمت کے منتظر رہو کیونکہ
بلا و مصیبت کے وقت اوسکی نظر رحمت تمپر ہے خوب
غور کرو جب مصیبت پہونچتی ہو وہ ثواب سے محروم نہیں
ہوتا یہ کہکر وہ شخص چلا گیا ابوبکرؓ و علیؓ فرماتے ہیں وہ
خضرؑ تھے بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت ہی کہ میں حضرت ابوبکر کی بیماری
میں اُنکے پاس گئی آپنے مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمنے کے کپڑوں میں کفنایا تھا میں نے
کہا سحول (ملک یمن میں ایک بستی کا نام ہے) کے
تین سفید کپڑوں میں نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ پھر
مجھسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے
دن وفات پائی میں نے عرض کیا پیر کو فرمایا آج کیا
دن ہے میں نے کہا پیر فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ
رات سے پہلے میرا بھی کوچ ہو بیماری کی حالت میں جو
کپڑا آپ پہنے ہوئے تھے۔ اوسمیں زعفران یا گیرو
کا دھبہ لگ گیا تھا آپ نے اُس کو دیکھ کر فرمایا
یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں دھو کر اور
دو کپڑے لیکر اُن میں مجھے کفن دینا

قالت ان هذا اخلق قال ان الحي
احق بالجديد من الميت انما هو
للمهلة فلم يتوف حتى امسى من
ليلة الثلثاء ودفن قبل ان
يصبح رواه البخاري عن عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم
قالت كان لابي بكر غلام يخرج
له الخراج وكان ابو بكر ياكل من
خراجه فجاء يوما بشيء فاكل
منه ابو بكر فقال له الغلام
تدري ما هذا فقال ابو بكر
وما هو قال كنت تكهنت لانسان
في الجاهلية وما احسن الكهانة
الا اني خدعته فلقيني فاعطاني
بذلك فهذا الذي اكلت منه قالت
فادخل ابو بكر يده فقاء
كل شيء في بطنه رواه البخاري -
وفي رواية عن ابي بكر الصديق
رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال لا يدخل
الجنة جسد غذي بحرام رواه
ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي في
شعب الايمان عن امير المؤمنين

میں نے عرض کیا یا باجان یہ کپڑا تو پرانا ہے فرمایا
نئے کپڑے کا مستحق میت سے زندہ زیادہ ہے کفن
تو پیپ اور خون کے لیے ہے (عائشہ فرماتی ہیں) دوشنبہ
کی پوری شام نہ ہو چکی تھی کہ آپ نے دار باقی میں رحلت
فرمائی اور صبح سے کچھ پہلے مدفون ہوئے بخاری
میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو اپنے پاک کسب سے حضرت
ابوبکر کو اپنی کمائی دیتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکی آمدنی کھاتے
تھے ایک دن کا ذکر ہے کہ غلام کچھ لایا اور آپ نے
بحسب دستور تناول فرمایا۔ غلام نے کہا آپ کو
نہیں معلوم یہ کیا تھا۔ فرمایا مجھے خبر نہیں۔ تو بتلایا
کہاں سے لایا اور کس طرح لایا اُسنے کہا کہ جاہلیت
کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کو نجوم میں دیکھ کر
کچھ بتایا تھا۔ میں اچھی طرح نجوم نہ جانتا تھا مگر فریب
وہی کے لیے یہ کام کیا تھا اتفاقاً وہ آج مجھے ملا
اور جو آپ نے تناول فرمایا اُسنے دیا تھا حضرت ابوبکر
نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کی راہ سے سارا کھانا نکالا
اور کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جسم
حرام غذا سے پرورش پاتا ہے وہ جنت میں نجائیگا
اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت
کیا ہے ترمذی
ابوداؤد۔ ابن ماجہ میں
امیر المؤمنین حضرت علی بن ابیطالب

وفي رواية مرفوعا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت وكل لحم نبت من السحت كانت النار اولى به

۲۱

۱۳۱۵

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال
حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من رجل یذنب
ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم
یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ
والذین اذا فعلوا فاحشۃ او
ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا
لذنوبهم رواہ الترمذی وابوداود
سلیمان بن الاشعث السجستانی
البصری وابو عبد اللہ محمد بن
یزید ابن ماجہ القزوینی عن
عائشۃ انها قالت لعبد اللہ بن الزبیر
یا ابن اختی ان اباک وجدک یعنی
ابا بکر والزبیر لمن الذین قال اللہ
لهم عز وجل الذین استجابوا للہ
والرسول من بعد ما اصابهم القرح
رواہ الحاکم وقال هذا حدیث
صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ
عن ابی هریرۃ قال لما توفی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر
بعدہ وکفر من کفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابوبکر
صدیق نے حدیث کی اور وہ سچے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص
گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو
اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر خدا سے بخشش چاہے
خدا اُس پر رجوع کرتا اور اُسکی معافی منظور فرماتا
ہے پھر آپنے (بطریق استشہاد) یہ آیت پڑھی "اور
جو لوگ جب کسی قسم کی بیحیائی یا اپنی جانوں پر ظلم
کریں پھر اللہ کو یاد کریں اُس سے بخشش چاہیں الخ"
حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا اے میرے بھانجے
تیرا باپ (زبیر) تیرا نانا (ابوبکر) اُن لوگوں میں سے ہیں
جنکے حق میں خدا تعالے نے یہ آیت بھیجی جن لوگوں
نے قبول کر لیا خدا اور اُسکے رسول کا حکم اسکے بعد
کہ اُنہیں سخت زخم پہونچ چکا تھا الخ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث
شیخین کی شرط پر ہے بخاری مسلم میں حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت
کا انتقال ہوا اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ آپ
کے قایم مقام ہوئے اور عامہ عرب بعض دین سے
منکر ہو گئے اور بعض نے زکوۃ دینی بند کر دی
تو اُس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے قتال کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رض
نے حضرت ابوبکر رض سے کہا کیا آپ ان لوگوں سے جہاد کرنا

الناس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله و نفسه الا بحقه و حسابه علی الله فقال ابو بکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتھم علی منعھا قال عمر رضی اللہ ماھو الا ان رایت ان الله شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انه الحق رواہ ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن ابراھیم ابن المغیرۃ بن البردزبۃ البخاری وابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری وفی روایۃ لابن سعد عن الزھری قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لحسان بن ثابت ھل قلت فی ابی بکر شیئا فقال نعم فقال قل و انا اسمع فقال ؎ وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا وکان حب رسول

چاہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہیں مجھے لڑنے کا حکم ہے۔ مگر جسوقت وہ اپنے منہ سے کلمہ لا الہ الا اللہ نکالیں تو اُن کا مال اُن کی جان مجھے محفوظ ہیں اسکے بعد میں کسی کو قتل نکرونگا مگر حق پر (قصاص ارتداد زنا میں) اور انکا حساب اللہ پر ہے ابو بکرؓ نے فرمایا بخدا میں اُن لوگوں سے لڑونگا جو نماز و زکوۃ میں بھی کسی قسم کا فرق کرینگے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر لوگ کسی ایک اونٹ بکری کا بچہ دیتے تھے اور اب نہ دینگے تو میں اُس ندینے پر اُن سے جہاد کرونگا عمر بن الخطاب نے کہا قسم خدا کی یہ کوئی بات نہ تھی مگر میں نے دیکھا کہ خدا تعالے نے ابو بکر کا سینہ قتال کے لیئے کھولدیا ہے پس میں نے پہچان لیا کہ اُنکا یہ دعوےٰ حق ہی ایک روایت میں ابن سعد زہری سے یوں نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا۔ تم نے ابو بکرؓ کے حق میں بھی کچھ کہا ہے عرض کیا ہاں فرمایا ذرا پڑھو تو میں بھی سنوں حسان نے کہا ابو بکر دو میں کا دوسرا بلند (یا تنگ) غار میں تہا اس حال میں کہ اسپر دشمن پھر رہے تھے جس وقت وہ پہاڑ پر چڑھے ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وہ تمام مخلوق سے رسول اللہ کے

الله قد علموا من البرية لو يعدل به
رجلا فضحك رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم
قال صدقت يا حسان هو كما قلت۔
وفي رواية عن محمد بن عقيل بن
ابي طالب رضي الله عنه قال خطبنا
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
فقال يا ايها الناس من اشجع الناس
فقلت انت يا امير المومنين فقال
ذاك ابو بكر الصديق انه لما كان
يوم بدر وضعنا لرسول الله صلى
الله عليه وسلم العريش فقلنا من
يقوم عنده لا يدنوا احد من
المشركين فما قام عليه الا ابو بكر
وانه كان شاهر السيف على راسه
فلما دنى احد اهوى اليه ابو بكر
بالسيف عن عبد الله بن عباس
وام المؤمنين عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم ان ابا بكر
قبّل النبي صلى الله عليه وسلم بعد
ما مات عن عائشة ام المؤمنين
رضي الله عنها قالت لما قبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا

نزدیک محبوب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے حضرت ابوبکر رضہ کے برابر کسی مرد کو بزرگی نہیں
دی آپ یہ سنکر اسقدر ہنسے کہ کچلیاں تک ظاہر ہوگئیں
اور فرمایا اے حسان تم سچ کہتے ہو جیسا تمنے کہا وہ
فی الواقع ایسے ہی ہیں ایک روایت میں محمد بن عقیل بن
ابیطالب سے مروی ہے کہ ہمکو حضرت علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ نے خطبہ سناکر فرمایا اے لوگو سب آدمیوں میں
شجاع ترین کون شخص ہے (محمد بن عقیل کہتے ہیں میں
بول اٹھا آپ سے بڑھکر اور کون شجاع ہوگا فرمایا وہ ابوبکر
صدیق رضہ ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش رکھکر کہا کوئی ایسا
شخص رسول اللہ صلعم کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین
کو آپکے قریب نہ ہونے دے پس تمام لشکر میں سے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ اٹھا
اور وہ آنحضرت ص کے سر پر شمشیر برہنہ لیے کھڑے
رہے جو مشرک آپکے قریب ہوتا اسی کو تلوار سے قتل کرتے
بخاری میں عبد اللہ بن عباس اور ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے آپ کا بوسہ لیا۔ ترمذی میں ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی گئی تو آپکے دفن کرنے موضع
دفن (یا نفس دفن) میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا

فی دفنه فقال ابوبکر سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم شیئًا ما نسیته قال ما قبض الله نبیًا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی موضع فراشه رواه الترمذی عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان ابابکر رضی الله عنه دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بین عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه واخلیلاه رواه الترمذی عن عروة بن الزبیر قال سألت عبد الله بن عمر رضی الله عنه عن اشد ما صنع المشرکون برسول الله صلی الله علیه وسلم قال رأیت عقبة بن ابی معیط جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فوضع رداءه فی عنقه فخنقه به خنقًا شدیدًا فجاء ابوبکر حتی دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاءکم بالبینات من ربکم رواه البخاری فی صحیحه باسناد صحیح عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته قال اقبل ابوبکر علی فرسه من مسکنه بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکلم الناس حتی دخل علی عائشة فتیمم النبی صلی الله علیه وسلم وهو مسجی ببرد حبرة فکشف عن وجهه ثم اکب علیه فقبله

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ مختلف نہو میں نے اس باب میں رسول اللہ صلعم سے ایک حدیث سنی ہے جسے بھولا نہیں آپ نے فرمایا پیغمبر جس جگہ مدفون ہونا چاہتا ہے خدا تعالیٰ اوسکی روح کو اوسی جگہ قبض کرتا ہے سو تم آپ کو موضع فراش یعنی جہاں وفات پائی تھی وہیں دفن کرو۔ ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور آپکی دونوں آنکھوں کے درمیان اپنا منہ اور دونوں پہونچوں پر اپنے ہاتھ رکھکر (بطریق ندبہ) کہا ہائے پیغمبر خدا کے ہائے میرے دوست ہائے سب سے بزرگ بخاری نے اپنی صحیح میں باسناد صحیح عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا کہ سب سے اشد ایذا مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا دی (ابن عمر نے جواب دیا) کہ میں نے عقبہ بن معیط کو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کی گردن مبارک کو نماز کی حالت میں اپنی چادر ڈالکر ایسے زور سے کھینچا جس سے آپکا گلا گھٹ گیا حضرت ابوبکرؓ نے آکر اوسے دفع کیا اور فرمایا کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لایا بخاری میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر اپنی منزل سنح (مدینہ کے قریب ایک موضع ہے) سے گھوڑے پر چڑھکر آئے اور سیدھے

ثم بكى فقال بابى انت يا نبى الله لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة التى كتبت عليك فقد متها فقال ابو سلمة فاخبرنى ابن عباس رضى الله عنه ان ابابكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس فابى فقال اجلس فابى فتشهد ابوبكر فمال اليه الناس وتركوا عمر فقال اما بعد فمن كان منكم يعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن كان يعبد الله فان الله حى لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل الى الشاكرين والله لكان الناس لم يكونوا يعلمون ان الله انزل حتى تلاها ابوبكر فتلقاها منه الناس فما اسمع بشرا الا يتلوها رواه البخارى

عن ابى هريرة ان رجلا شتم ابابكر والنبى صلى الله عليه وسلم جالس يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبى صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابوبكر وقال يا رسول الله كان يشتمنى وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد عليه فلما رددت عليه

اور اولد سے ہوکر بوسہ لیا پھر زار زار رونے لگے اور فرمایا میرا باپ آپ پرسے قربان ہو یا رسول اللہ آپ پر دو موتوں کا کبھی اجتماع نہوگا (یعنے اسکے بعد موت نہ آئیگی) جو موت آپکے لیے مقرر ہوئی تھی وہ آچکی چکے ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس رض نے خبر دی کہ یہ کہکر ابوبکر باہر آئے حضرت عمر لوگوں سے کلام کر رہے تھے آپنے انہیں بٹھایا وہ نہ بیٹھے پھر بٹھایا نہ بیٹھے آپنے خطبہ شروع کر دیا سب لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پس آپنے فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد واضح ہو جو کوئی تم میں سے محمد کو پوجتا تھا وہ تو انتقال کر گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا وہ ہمیشہ سے زندہ ہے کبھی نہ مریگا دیکھو خدا تعالی فرماتا ہے وما محمد الا رسول الخ یعنے محمد پیغمبر ہیں انسے پہلے بھی بہت پیغمبر گزر چکے ہیں کیا جب وہ مرجاویں یا مارے جاویں تم مرتد ہوجاؤگے۔ راوی حدیث کہتے ہیں بخدا لوگوں کا یہ حال تھا کہ گویا انکو اس آیت کے نزول کا علم ہی نہ تھا مگر جب حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی تو تمام لوگوں نے آپسے سیکھہ لی پس میں کسی آدمی کو نہ سنتا تھا مگر وہ یہی آیت پڑھتا تھا امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوبکر رض کو کچھ برا بھلا کہہ رہا تھا اور نبی صلعم بیٹھے تعجب کر رہے اور تبسم فرماتے تھے مگر جب اُسنے بہت زیادتی کی تو ابوبکر نے بھی بعض بات کا جواب اُسپر رد کیا رسول اللہ صلعم غصہ میں آکر کھڑے ہوگئے دوسرے روز ابوبکر رض آپسے ملے اور عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص مجھے برا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے

٣٧

وقع الشيطان ثم قال يا ابا بكر ثلث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز وجل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زاد الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها كثرة الا زاد الله بها قلة رواه امام المحدثين ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل في مسنده عن ابي عبد الله جابر بن عبد الله الانصاري قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء ابا بكر مال من قبل العلاء بن الحضرمي فقال ابو بكر من كان له على النبي صلى الله عليه وسلم دين او كانت له قبله عدة فليأتنا قال جابر فقلت وعدني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعطيني هكذا وهكذا وهكذا فبسط يديه ثلث مرات قال جابر فحثى لي حثية فعددتها فاذا هي خمسمائة وقال خذ مثليها رواه البخاري ومسلم عن النعمان بن بشير قال استأذن ابو بكر على النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عاليا فلما دخل تناولها ليلطمها وقال لا اراك ترفعين صوتك على النبي صلى الله

شیطان اٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر تین چیزیں ہیں جو ہو کر رہتی ہیں (۱) جب کوئی بندہ مظلوم کسی ظالم کے ظلم سے خاص خدا کی رضامندی کے لیے چشم پوشی کرتا ہے تو خدا کی مدد اسکی مونس و رفیق ہوتی ہے (۲) جب کوئی شخص صلہ کے ارادے سے سخاوت و عطیے کے دروازے کھولتا ہے اللہ اسکو اسکے مال میں کثرت و افزونی کرتا ہے (۳) جب کوئی شخص زیادتی کے قصد سے سوال کا دروازہ کھولتا ہے (یعنے بلاضرورت لوگوں سے مانگتا ہے) اللہ اسمیں قلت و کمی زیادہ کرتا ہے۔ بخاری مسلم میں ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی بعد جب حضرت ابوبکر کے پاس علاء ابن الحضرمی البحرین کے تحصیلدار کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا جس کسی کا حضرت پر قرض ہو یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے جابر کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا مجھ سے رسول اللہ صلعم نے ایسے ایسے دینے کا وعدہ کیا تھا اور تین دفعہ جابر نے دونوں لبیں کھولکر دکھائیں (یعنے اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا) جابر کہتے ہیں پس حضرت ابوبکر نے دونوں لبیں بھر کر میرے دامن میں ڈالدیں جب میں نے اسے گنا تو پانسو تھے ابوبکر نے فرمایا اسکے دوچند اور لیلے ابو داؤد میں نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کے گھر میں آنے کی اجازت چاہی اور باہر ہی سے حضرت عائشہ کے بولنے کی آواز سنی گھر میں آتے ہی حضرت عائشہ کو طمانچہ مارنے کیلئے پکڑنے لگے اور فرمایا میں نے تجھے خود دیکھا کہ

عليه فسلّم الله فجعل النبی صلی الله علیه و سلم یحجزه وخرج ابو بکر مغضبًا فقال النبی صلی الله علیه و سلم حین اخرج ابو بکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قال فمکث ابو بکر ایامًا ثم استاذن فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی الله علیه و سلم قد فعلنا قد فعلنا رواه ابوداود عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه و سلم لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانًا رواه مسلم واخرج ابن عساکر وعبد الجبار نقة وشیخه ابن ابی ملیکة الا انه مرسل وهو غریب قلت واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن شاهین فی السنة من وجه اخر موصولا عن ابن عباس واخرج ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریقه عن صدقة ابن ابی بشر القرشی عن سلیمان بن یسار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خصال الخیر ثلثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خیرا جعل فیه خصلة منها یدخل بها الجنة قال ابو بکر یا رسول الله افی شیء منها قال نعم جمعا من کل واخرج ابن عساکر من طریق اخر عن صدقة القرشی عن رجل قال قال رسول الله

جناب آپ یہ فرما رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منع کرتے تھے پس ابو بکر غصے میں بھرے ہوئے وہانسے نکلے ابو بکر کے جانیکے بعد آپنے عائشہ سے فرمایا کیوں دیکھا میں نے تجھے ابو بکر سے کیسا بچایا (راوی کہتے ہیں) ابو بکر چند روز ٹھہر کر پھر گئے اور اجازت آنیکی مانگی گھر میں جاکر دیکھتے ہیں کہ حضرت اور بی بی عائشہ صلح کے ساتھ بیٹھے ہیں آپنے فرمایا جسطرح تم دونوں نے مجھے لڑائی میں داخل کیا تھا ویسے ہی صلح میں داخل کرو نبی صلعم نے فرمایا ہم نے منظور کیا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ وہ بہت لعنت کرنیوالا ہووے سلیمان بن یسار سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جب اللہ تعالی کسی بندے کو بھلائی پہونچانا چاہتا ہے تو ان خصلتوں میں سے اسمیں ایک خصلت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے ابو بکر نے پوچھے یا رسول اللہ انہیں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہی فرمایا تم میں کل ہیں اسکو ابن عساکر اور عبد الجبار نے روایت کیا اور اسکا استاد ابن ابی ملیکہ ہے مگر یہ روایت مرسل اور غریب ہے ہاں طبرانی نے کبیر میں اور ابن شاہین نے سنہ میں دوسری وجہ سے موصولا ابن عباس سے روایت کی ہے اور ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں اور ابن عساکر نے اپنے طریق سے صدقہ بن اشرف القریشی سے اسکے سواے دوسرے طریق سے ابن عساکر نے صدقۃ القریشی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میں تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں حضرت

صلی الله علیه وسلم خصال المرأ ثلثمائة وستون فقال ابو بكر يا رسول الله لی منها شئ قال كلها فيك فهنيئا لك يا ابا بكر هكذا ذكر جلال الدين السيوطی فی تاريخ الخلفاء ای فی ترجمة عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه اتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بنسخة من التورٰة فسكت فجعل يقرء ووجه رسول الله صلی الله عليه وسلم يتغير فقال ابو بكر ثكلتك الثواكل ما تری ما بوجه رسول الله صلی الله عليه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم والذی نفسی بيده لو بدا لكم موسی فاتبعتموه وتركتمونی لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا وادرك نبوتی لاتبعنی رواه ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی استخلاف امير المومنين امام المسلمين عبد

ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے فرمایا اے ابوبکر تجھے خوشی ہو تجھمیں سب ہوجود ہیں اسکو جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں ذکر کیا ہے دارمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک توراۃ کا نسخہ لائے آپ تو چپکے ہوگئے اور حضرت عمرؓ (توراۃ کو) پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا ابوبکر بیتاب ہوئے اور حضرت عمر سے خطاب کرکے فرمایا روئیں تجھے رونیوالیاں کیا تو رسول اللہ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا ہے حضرت عمرؓ آپکے چہرہ کو دیکھکر کہنے لگے میں اللہ کے غصے اور اوسکے رسول کی خفگی سے پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ سے اوسکے رب ہونے کے رو سے اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے محمد سے پیغمبر ہونے کی وجہ سے راضی ہیں اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے سامنے موسے علیہ السلام ہوتے اور تم مجھے چھوڑکر اُن کی پیروی کرتے تو ضرور سیدھی راہ سے بھٹک جاتے اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری پیروی کرتے

امیر المومنین

امام المسلمین عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں

الله بن عثمن ابو بكر بن الصديق
عليه الصلوٰة والسلام عن ام
المومنين عائشة الصديقة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم انها قالت وا
راساه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذاك لو كان وانا حي فاستغفر
لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه
والله اني لاظنك تحب موتي فلو كان مثل
ذلك لظللت اخر يومك معرسا ببعض
ازواجك فقال النبي صلى الله عليه
وسلم بل انا واراساه لقد هممت
او اردت ان ارسل الى ابي بكر
وابنه واعهد ان يقول القائلون
او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله
ويدفع المومنون او يدفع الله ويابى
المومنون رواه البخاري عن ام
عبد الله عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم قالت قال لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم في مرضه ادعي
لي اباك واخاك حتى اكتب لكم كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن ويقول
قائل انا اولى ويابى الله والمومنون
الا ابا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي انا اولى

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے درد سر کی
شدت کی وجہ سے کہا ہائے میرا سر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ (یعنی تیری موت) اے عائشہ
اگر واقع ہوتی اور میں زندہ رہتا تو تیرے گناہوں کے
لیے بخشش اور رفع درجات کے لیے دعا مانگتا حضرت
عائشہ نے فرمایا ہائے مصیبت بخدا میرا گمان ہے کہ
آپ میرا مرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں مرجاؤں گی تو آپ
اسی دن کے آخر دوسری بی بیوں سے صحبت کریں گے
اور مجھے بھول جائیں گے آپ نے فرمایا چلو اس ذکر
کو جانے دو میرے درد سر کی خبر لو میں نے قصد
یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور اسکے بیٹے (عبدالرحمن)
کے پاس بھیجوں تاکہ اپنے سامنے اپنا ولیعہد کر جاؤں
ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کہیں یا آرزو کرنے
والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ انکار
کریگا اللہ تعالیٰ (غیر ابی بکر کی خلافت کا) اور دفع کریں گے
مسلمان (غیر خلافت ابی بکر کو) یا اسکے برعکس فرمایا مسلم میں
ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مرض موت میں فرمایا کہ اے عائشہ اپنے والد
(ابوبکر) اور اپنے بھائی (عبدالرحمن) کو بلاؤ کہ میں خلافت
کی ایک کتابت کر جاؤں کیونکہ مجھے خوف ہے کوئی تمنی تمنا کرے
کوئی کہنے والا کہے میں خلافت کا زائد مستحق ہوں اللہ اور مومن
نہ مانینگے (غیر ابوبکر کی خلافت کو) مگر ابوبکر کو یعنی انکی خلافت میں

بدل انا ولا عن جبير بن مطعم رضي الله عنه قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم امراءة فكلمته في شئ فامرها ان ترجع اليه قالت يا رسول الله ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تريد الموت قال فان لم تجديني فاتي ابا بكر رواه البخاري والمسلم وفي رواية عن ابن عباس فاتي ابا بكر فهو الخليفة بعدي عن ام المومنين عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب عن عبد الله بن زمعة قال لما استعز برسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده في نفر من المسلمين دعاه بلال الى الصلوة فقال مروا من يصلي للناس فخرج عبد الله بن فتقدم فكبر فلما سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته وكان عمر رجلا مجهرا قال فاين ابو بكر يابي الله ذلك والمسلمون يابي الله ذلك والمسلمون فبعث الى ابي بكر فجاء بعد ان صلى عمر تلك الصلوة فصلى بالناس

(انا اولی) آیاہے بخاری مسلم میں جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر باتیں کرنے لگی آپ نے فرمایا اب تو جاؤ پھر آنا اُسنے کہا اگر میں آؤں اور اتفاق سے آپ کو نپاؤں گویا اس سے آپ کی وفات کی طرف اشارہ کرتی تھی مطلب یہ تہا اگر آپ کی وفات ہو جاوے تو کس کے پاس آؤں فرمایا میری عدم موجودگی میں ابو بکر کے پاس آئیو ابن عباس کی ایک روایت میں یوں ہے کہ تو ابو بکر کے پاس آنا کیونکہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے ترمذی میں حضرت عائشہ رضی سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابو بکر ہوں اُنہیں آپ کے ہوتے غیر کو امام بنانا لائق نہیں ابو داؤد میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانوں کی جماعت میں سے ایک میں ہی آپ کے پاس بیٹھا تھا تو بلال نے حضور نماز کے لیے ندا کی فرمایا کسی کو کہدو نماز پڑہادے عبد اللہ بن زمعہ کہتے ہیں میں باہر آیا ابو بکر تو موجود نہ تھے حضرت عمر لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے حضرت عمر سے کہا کھڑے ہو جیئے لوگوں کو نماز پڑہائیے آپ نے آگے بڑھکر تکبیر کہی چونکہ حضرت عمر بڑی آواز کے آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آواز سنکر فرمایا ابو بکر کہاں ہیں یہ امامت وجماعت، اللہ اور مسلمانوں کے ناپسند ہے پھر آپنے کسی آدمی کو بھیجکر حضرت ابو بکر کو بلایا آپ آئے اور جو نماز حضرت عمر پڑہا چکے تھے وہی آپ نے پھر پڑہائی

رواه ابو داود عن عبد الله بن زمعة
قال لما سمع النبي صلى الله عليه وسلم
صوت عمر قال ابن زمعة خرج النبي
صلى الله عليه وسلم حتى اطلع رأسه
من حجرته ثم قال لا لا لا ليصل للناس
ابن ابي قحافة يقول ذلك مغضبا رواه
ابو داود سليمان بن الاشعث السجستاني
البصري عن ابي عبد الرحمن عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه قال لما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم
عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال يا معشر الانصار
الستم تعلمون ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يؤم
الناس وايكم تطيب نفسه ان يتقدم
ابا بكر فقالت الانصار نعوذ بالله ان
نتقدم ابا بكر رواه ابو عبد الرحمن احمد
بن شعيب النسائي وابو يعلى والحاكم
وصححه عن ابي سعيد سعد بن مالك
بن سنان رضي الله عنه انهم لما اجتمعوا
بالسقيفة بدار سعد بن عبادة فيهم
ابو بكر وعمر رضي الله عنهما قام خطباء
الانصار فجعل الرجل منهم يقول يا معشر
المهاجرين ان رسول الله صلى الله

ابو داؤد میں عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کی آواز سنی آپ اپنے
اور حجرے سے سر نکال کر جھانکا پھر فرمایا یہ امامت جماعت
ٹھیک نہیں ابن ابی قحافہ نماز پڑھاویں یہ فرما رہے تھے
اور غصہ کے آثار آپکے چہرہ سے نمایاں تھے نسائی ابو یعلی
حاکم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انصار و مہاجرین
میں خلافت کی بابت اختلاف ہوا انصار بولے کہ ایک
امیر تو ہم میں سے اور ایک تم مہاجرین میں سے ہونا چاہیے
میں انصار کے پاس حضرت عمر بن الخطابؓ تشریف لائے
اور فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا
حکم فرمایا تھا تم میں سے کس کے نفس کو ابو بکر پر پیش قدمی
سے انصار باہم متفق ہو کر بولے نعوذ باللہ ہم ابو بکر پر
تقدیم نہیں چاہتے حاکم میں ابو سعد بن مالک بن سنان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ سعد بن عبادہ کے
گھر کی پولی میں امر خلافت کے مشورے کیواسطے جمع ہوئے
اور ان میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود
تھے سب سے پہلے انصار کے خطیب کھڑے ہوئے اور ان
میں سے ایک مرد نے کہا اے مہاجروں کے گروہ
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو تم
میں سے عامل بناتے تھے تو اسکے ساتھ ہم
میں سے ایک مرد کو ملا لیتے تھے۔ پس اس

علیه وسلم کان اذا استعمل الرجل
منکم یقرن معه رجلا منا فنری ان یلی
هذا الامر رجلان منا ومنکم
فتتابعت خطباؤهم علی ذلک
فقام زید بن ثابت فقال الم تعلموا
انّ رسول الله صلی الله علیه وسلّم
کان من المهاجرین وخلیفته من
المهاجرین ونحن کنا انصار رسول الله
صلی الله علیه وسلّم فنحن انصار
خلیفته کما کنا انصاره ثم اخذ بید ابی
بکر فقال هذا صاحبکم فبایعه
عمر ثم بایعه المهاجرون والانصار
وصعد ابو بکر المنبر ونظر فی
وجوه القوم فلم یر الزبیر فدعا
به فجاء فقال قلت ابن عمة رسول الله
صلّی الله علیه وسلّم وحواریه
اردت ان تشق عصا المسلمین
فقال لا تثریب یا خلیفة رسول الله
صلّی الله علیه وسلّم فقام فبایعه
ثم نظر فی وجوه القوم فلم یر علیا
فدعا به فجاء فقال قلت ابن عم
رسول الله وختنه علی بنته اردت
ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب

مشورے میں ہماری یہ رائے ہے کہ خلافت کے دو
شخص والی ہیں ایک ہم میں سے دوسرا تم میں سے
اسکے بعد جانبین سے خطبا اٹھ اٹھ کر اپنی رائے بیان
کرنے لگے زید بن ثابت انصاری نے کھڑے ہو کر کہا
کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین
میں سے تھے اور اُن کا خلیفہ بھی اُنہیں میں سے ہی
ہم لوگ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
یار مددگار ہیں پس جسطرح ہم اُن کے معاون مددگار
تھے اسیطرح اُن کے خلیفہ کے بھی رہنے مناسب ہیں
یہ کہہ کر حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ تمہارے
خلیفہ ہیں پس سب سے اول حضرت عمرؓ نے بیعت کی
پھر مہاجرین و انصار نے اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ
منبر پر چڑھکر لوگوں کو دیکھا تو حضرت زبیر کو انہیں
پایا مگر وہ اسوقت بلوانے سے آئے تو آپ نے
[illegible] تم [illegible] رسول اللہ صلعم کی پھوپھی
کے بیٹے اور اُن کے حواری ہونے کی وجہ سے
خلافت کا مستحق ہو کر کیا تم مسلمانوں کی جماعت
منتشر کرنا چاہتے ہو حضرت زبیرؓ نے جواب دیا اے خلیفہ
رسول اللہ صلعم مجھے [illegible] کوئی ملامت نہیں
کہکر اٹھے اور حضرت ابوبکرؓ سے بیعت کی پھر دوبارہ لوگوں
کو دیکھا اور حضرت علیؓ کو نہ پایا وہ بھی بلانے سے فوراً چلے آئے
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اے علیؓ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں
رسول اللہ کے بھتیجے اور اُنکے داماد ہونیکی وجہ سے خلافت کا

يا خليفة رسول الله صلى الله عليه
وسلم فبايعه رواه الحاكم في المستدرك
وصححه والبيهقي وابن حبان عن
ام المومنين ام عبد الله عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
مات وابو بكر بالسنح يعني بالعالية
فقام عمر يقول والله ما مات رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
وقال عمر والله ما كان يقع في نفسي
الا ذلك وليبعثنه الله فليقطعن ايدي
رجال وارجلهم فجاء ابو بكر فكشف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقبله وقال بابي وامي طبت حيا وميتا
والذي نفسي بيده لا يذيقك الله
الموتتين ابدا ثم خرج فقال ايها
الحالف على رسلك فلما تكلم ابو بكر
جلس عمر فحمد الله ابو بكر واثنى
عليه وقال الا من كان يعبد محمدا
فان محمدا قد مات ومن كان يعبد الله
فان الله حي لا يموت وقال انك
ميت وانهم ميتون وقال وما محمد
الا رسول قد خلت من قبله الرسل

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں میں
اسمیں کچھ بھلائی نہیں دیکھتا یہ کہکر آپنے حضرت ابوبکر
کے ہاتھ پر بیعت کی بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رض سنح عالیہ میں تھے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوے فرما رہے تھے لوگو
بخدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا
(عائشہ رض فرماتی ہیں) حضرت عمر کہتے تھے بخدا میں
یہی سوچتا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی اب اٹھا بٹھاتا ہے پھر
دیکھو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کیسے کٹتے ہیں اتنے میں
ابوبکر بھی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کھولکر
بوسہ لیا اور یوں فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے
فدا ہوں زندگی اور موت کی حالت میں آپ خوش رہے خدا
کی قسم اللہ تعالی آپ کو دو مرتبہ موت کا ذائقہ نہ چکھائیگا
یہ کہکر وہاں سے نکلے (اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کرکے
فرمایا) اے قسم کھانے والے اپنی جگہ ٹھیرے رہو پس حضرت
ابوبکر کے کلام کرنے سے عمر چپکے ہو کر بیٹھ گئے آپنے خطبہ پڑھکر
فرمایا اے لوگو ہوشیار ہو جو شخص محمد کو پوجتا تھا وہ تو مر
گئے اور جو اللہ کو عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے مرنے والا
نہیں اللہ صاحب خود فرماتا ہے اے محمد تم مرو گے
اور وہ بھی اور فرمایا محمد ایک پیغمبر ہیں اُن سے
پہلے اور بہت سے پیغمبر
گزر چکے ہیں

أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن
ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و
سيجزي الله الشاكرين قال فنشج الناس
يبكون قال واجتمعت الأنصار إلى سعد بن
عبادة في سقيفة بني ساعدة فقالوا منا أمير ومنكم أمير
فذهب إليهم أبو بكر وعمر بن الخطاب وأبو
عبيدة بن الجراح فذهب
عمر يتكلم فأسكته أبو بكر وكان عمر
يقول ما أردت بذلك إلا أني قد
هيأت كلاما قد أعجبني خشيت أن
لا يبلغه أبو بكر ثم تكلم أبو بكر
فتكلم أبلغ الناس وقال في كلامه
نحن الأمراء وأنتم الوزراء فقال
حباب بن المنذر لا والله لا نفعل
منا أمير ومنكم أمير فقال أبو بكر لا ولكنا
الأمراء وأنتم الوزراء هم أوسط
العرب دارا وأعزهم أحسابا
فبايعوا عمر أو أبا عبيدة بن الجراح
فقال عمر بل نبايعك أنت فأنت سيدنا
وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فأخذ عمر بيده فبايعه
وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد
بن عبادة فقال عمر قتله الله رواه البخاري

سو کیا جب وہ مر جائیں گے یا شہید ہو جائیں گے تم مرتد ہو
جاؤ گے جو کوئی دین سے پھر جاوے اس سے اللہ کا کچھ بگاڑ
نہیں اور قریب اللہ شاکروں کو جزا دیگا۔ یہ سنکر حاضرین مجلس
پھوٹ پھوٹ کر روئے پھر سب انصار سقیفہ (چوپال) بنی ساعدہ
میں سعد بن عبادہ کے پاس (امر خلافت کے مشورے کے
لئے جمع ہوئے) بعض انصار بولے مہاجرین کے
گروہ ایک امیر ہم میں سے ہو جانا چاہئے اور ایک تم میں سے یہاں سے حضرت
ابوبکر حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ بن جراح بھی سقیفہ میں تشریف
لے گئے حضرت عمر تو غصے والے تھے بولنے لگے مگر ابوبکر نے
بزور انہیں چپکا کیا (حضرت عمر کہتے ہیں) میرے بولنے کی
صرف یہ وجہ تھی کہ میں نے عمدہ عمدہ الفاظ جو مجھے نہایت
درجہ مرغوب تھے اسوقت کے لیے سوچے تھے اور اسکا بھی خوف
تھا کہ شاید ابوبکر اس خوبی کے ساتھ ادا نکر سکیں مگر ابوبکر نے
بڑے بلیغ لوگوں کی طرح کلام کیا اور اثناء کلام میں یہ بھی فرمایا
(اے انصار) ہم امیر اور تم وزیر ہو خباب بن منذر نے کہا بخدا
ہم کبھی راضی نہونگے جب تک ایک امیر ہم میں سے اور ایک تم میں سے
خلافت کا والی نہو آپنے فرمایا نہیں ہم امیر ہیں اور تم وزیر۔ امراء ملک
کے اعتبار سے شرف عرب حسب کے رو سے اعز عرب ہیں تم لوگ حضرت
عمر اور ابو عبیدہ بن جراح سے بیعت کرو میں راضی ہوں حضرت عمر نے
کہا اے ابوبکر تم ہمارے سردار ہم میں بہتر ہم سب سے رسول اللہ
کے نزدیک محبوب تر ہو ہم تو تم سے بیعت کرتے ہیں چنانچہ
حضرت عمر نے آپکا ہاتھ پکڑ کے بیعت کی پھر سب لوگ آپکی بیعت پر
راضی ہو گئے انمیں سے ایک شخص بولا اے لوگو تم نے سعد بن عباد

عن ابی حمزة انس بن مالک رضی الله عنه قال اخر نظرة نظرتها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كشف الستارة يوم الاثنين فنظرت الى وجهه كانه ورقة مصحف والناس خلف ابی بكر فاشار الى الناس ان اثبتوا وابو بكر يؤمهم والقى السجف وتوفي من اخر ذالك اليوم رواه الترمذي

ترمذی میں ابو حمزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر میری اخیر نظر اسوقت پڑی کہ جب ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ حجرے کا پردہ اٹھا کر جھانک رہے تھے وہ پیر کا دن تھا آپ کے چہرے کو دیکھا صفائی اور چمک میں جیسے مصحف کا ورق ہے اسوقت لوگوں کے امام حضرت ابوبکر تھے رسول اللہ کی آہٹ پاکر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا خیال ہوا آپ نے انکے اشارہ کر کے فرمایا اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو پھر پردہ چھوڑ کر حجرے میں تشریف لے گئے اور اسی دن (دوشنبہ) کی شام سے پہلے آپ نے وفات پائی

عن نبيط بن شريط عن سالم بن عبيد وكانت له صحبة قال أغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل للناس او قال بالناس ثم اغمي عليه فافاق فقال حضرت الصلوة ... مروا بلالا ... ولم يصل بالناس فقالت حافظة ... ان ابي رجل اسيف ... ابوك ... فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل للناس فانكن صواحب او صواحبات يوسف عليه الصلوة والسلام

ترمذی میں نبیط بن شریط سالم صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ مرض موت میں رسول اللہ صلعم پر بیہوشی ڈالی گئی افاقہ کے بعد فرمایا - کیا ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا حاضرین نے عرض کیا جی ہاں فرمایا بلال کو اذان کا حکم دو اور ابوبکر سے کہو لوگونکو نماز پڑھاویں حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد کو رقت و غم بہت جلد آجاتا ہے آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی رو دینگے اور نماز نہ پڑھا سکینگے - آپ اگر غیر ابوبکر کو حکم فرماویں تو بہت اچھا ہے (راوی کہتا ہے) آپ پھر بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے کے بعد فرمایا کہ بلال سے اذان دلواو اور ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں تم دای عورتیں یوسف علیہ السلام کی ہمنشین (انہوں نے باوجود اپنی خطا کے اونہیں قید خانہ بھیجا) ہو -

والسلام قال فامر بلالاً فاذن وامر
ابو بكر فصلى بالناس ثم ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة
فقال انظر والى من اتكئ عليه فجاءت
بريرة ورجل اخر فاتكاء عليهما
فلما راه ابو بكر ذهب لينكص
فاوما اليه ان يثبت مكانه حتى قضى
ابو بكر صلوته ثم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبض فقال
عمر والله لا اسمع احداً يذكر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قبض الا ضربته بسيفي هذا قال
وكان الناس اميين لم يكن فيهم
نبي قبله فامسك الناس قالوا يا سالم
انطلق بنا الى صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر
وهو في المسجد فاتيته ابكي دهشا فلما
راني قال لي اقبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم قلت ان عمر يقول لا اسمع
احداً يذكر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي
هذا فقال لي انطلق فانطلقت معه
فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول

سالم کہتے ہیں بلال نے رسول اللہ کے حکم سے اذان دی اور
ابوبکر نے نماز پڑھانی شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلعم
نے تخفیف پاکر فرمایا میرے لئے کسی ایسے شخص کو بلاؤ
جسکے سہارے سے مصلے تک پہونچوں چنانچہ بریرہ
(حضرت عائشہ کی آزاد لونڈی) اور دوسرے شخص (حضرت
علی) کے کندھوں پر ہاتھ ٹیک کر تشریف لیگئے مگر جب
حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنیکی آہٹ
پائی تو لگے پیچھے ہٹنے آپ نے اشارہ سے منع کیا کہ اپنی جگہ
کھڑے رہو حتے کہ حضرت ابوبکر نماز پڑھ چکے۔ پھر جب
رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت عمر نے (مجمع میں کھڑے
ہوکر) کہا خدا جسکے منھ سے میں یہ لفظ سنونگا کہ رسول اللہ
فوت ہوگئے اوسکا سر اپنی تلوار سے اوڑا دونگا۔
(راوی کہتے ہیں) چونکہ لوگ محض امی تھے آپسے پہلے اونمیں
کوئی پیغمبر نہ ہوا تھا بیچارے اف تک نہ کی خاموش ہو رہے
ناچار ہوکر بولے اے سالم ہماری خاطر رسول اللہ کے صاحب کے پاس جا
اور انہیں بلا لا میں ابوبکر کے پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے
تھے جونہی مجھے پریشان اور روتے ہوئے دیکھا بیتاب ہوکر
مجھسے فرمایا کیا رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے میں نے کہا کچھ
عرض نہیں کرسکتا حضرت عمر فرمارہے ہیں جسے میں یہ کہتے
ہوئے سن لونگا کہ رسول اللہ کا انتقال ہوگیا اوسکا
اپنی تلوار سے سر اوڑا دونگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا
میرے ساتھ چل میں آپکے ساتھ ساتھ مسجد تک آیا آپنے
رسول اللہ صلعم کے پاس تشریف لیجانیکا ارادہ کیا

الله صلى الله عليه وسلم فقال يا
ايها الناس افرجوا لي فافرجوا
له فجاء حتى اكب عليه ومسه
فقال انك ميت وانهم ميتون ثم
قالوا يا صاحب رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقبض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
فعلموا ان قد صدق قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيصلى على رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف
قال يدخل قوم فيكبرون ويصلون
ويدعون ثم يخرجون حتى
يدخل الناس قالوا يا صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
أيدفن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم قالوا اين قال
في المكان الذي قبض الله فيه روحه
فان الله لم يقبض روحه الا في
مكان طيب فعلموا ان قد صدق ثم
امرهم ان يغسله بنو ابيه واجتمع
المهاجرون يتشاورون فقالوا انطلق
بنا الى اخواننا من الانصار ندخلهم

۳۸

اور صحابہ پہلے ہی سے یہاں موجود تھے فرمایا اے
لوگو میرے لئے رستہ چھوڑ دو سب لوگ ہٹ گئے آپنے جھک کر
رسول اللہ کا بوسہ لیا اور فرمایا آپ بھی مرنیوالے
اور وہ بھی مرنیوالے ہیں۔ لوگوں نے یہ کلمہ سنکر عرض
کیا اے رسول اللہ کے یار آپنے حضرت کے مصاحب کیا واقع
میں آپکا انتقال ہی ہوگیا فرمایا ہاں صحابہ نے جان لیا
کہ آپنے سچ کہا۔ پھر بولے اے صاحب رسول اللہ
کیا آپ پر نماز پڑھائی جاوے گی فرمایا کیوں
نہیں۔ عرض کیا اس کی کیفیت بتا دو کہ
کیونکر نماز ہوگی فرمایا پہلے ایک قوم داخل
ہو کر تکبیر نماز دعا پڑھکر چلے جاوے۔ پھر
دوسرا گروہ اسیطرح کرے حتے کہ سب
لوگ نماز سے فارغ ہو جاویں۔ صحابہ نے پوچھا
اے صاحب رسول اللہ صلعم کیا رسول اللہ
دفن کئے جاوینگے فرمایا ہاں۔ عرض کیا
کس جگہ فرمایا جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی
روح مبارک قبض کی ہے کیونکہ اللہ صاحب
نے آپکی روح قبض نہیں کی مگر پاکیزہ جگہ اسکے
بعد حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ آپکو عبد المطلب کی
اولاد غسل دے پھر مہاجرین مشورۂ خلافت
کے لئے جمع ہوئے اور حضرت ابوبکر سے کہا
آپ بھی ہمارے ساتھ ہمارے انصار بھائیوں کے ہیں
تشریف لے چلیں۔ تاکہ انکو بھی ہم

معنا فی هذا الامر فقالت الانصار
منا ومنکم امیر فقال عمر بن الخطاب
رضی الله عنه من له مثل هذه الثلاث
ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول
لصاحبه لا تحزن ان الله معنا من هما
ثم بسط یده فبایعه و بایعه الناس
بیعة حسنة جمیلة رواه ابو عیسی الترمذی
وفی روایة ان ابا بکر الصدیق لما مات النبی
صلعم اصابه حزن شدید فما زال یجری بدنه
حتی لقی بالله تعالی وفی روایة
ان ابا بکر کان ارسل غلامه لیاتیه
بخبر رسول الله صلی الله علیه و
سلم وجاءه الغلام فقال سمعت
انهم یقولون مات محمد فرکب
ابو بکر علی الفرس وقال واحملاه
وانقطاع ظهراه وبکی فی الطریق
حتی اتی مسجد رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن عبد الرحمن بن عوف
رضی الله عنه قال خطب ابو بکر فقال
والله ما کنت حریصا علی الامارة
یوما ولیلة قط ولا کنت راغبا ولا
سالتها الله فی سر ولا علانیة ولکنی
اشفقت من الفتنة ومالی فی الامارة

مشورہ خلافت میں اپنے ہمراہ داخل کریں (سب لوگونکے
جمع ہونیکے بعد) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے اور ایک
تم میں سے ہونا چاہیے حضرت عمر نے فرمایا۔ یہ تین باتیں
کس شخص میں پائی جاتی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی ثانی
اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا
اور فرمایا بتلاؤ وہ دونوں کون ہیں پس حضرت عمر نے اپنا ہاتھ
پھیلا کر آپسے بیعت کی اور تمام لوگوں نے بیعت حسنہ جمیلہ
(بلا اکراہ) کی۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے حضرت
ابوبکر کو ایسا سخت صدمہ ہوا جس سے دن بدن آپکا
بدن دبلا ہوا گھلتا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالی سے
جا ملے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر نے
اپنے غلام کو رسول اللہ صلعم کی خبر کے لئے بھیجا اوسنے
آکر بیان کیا میں نے صحابہ کو کہتے سنا کہ محمد (صلعم) کا انتقال
ہوگیا پس آپ گھوڑے پر سوار ہوکر ہائے محمد ہائے
میری پیٹھ ٹوٹ گئی کہتے اور سارے رستہ میں روتے
ہوئے مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ حاکم مستدرک
میں عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے
خطبہ پڑھکر فرمایا بخدا مجھپر کوئی وقت رات دن ایسا نہیں
آیا جس میں میں نے خلافت کا لالچ کیا یا اوسکی کسی قسم کی
رغبت یا کبھی پوشیدہ اور علانیہ خدا تعالی سے
سوال کیا ہو۔ مگر فتنہ کے خوف سے میں نے اسے
قبول کیا۔ مجھے خلافت میں کوئی راحت نہیں

من راحة لقد قلدت امرا عظيما
مالي به من طاقة ولا يد الا بتقوية
الله فقال علي والزبير ما غضبنا
الا انا اخرنا من المشورة
وانا نرى ابابكر احق الناس بها
وانه لصاحب الغار وانا لنعرف
شرفه وخيره ولقد امره رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يصلي با
لناس وهو حي رواه الحاكم في
المستدرك وموسى بن عقبة وفي
رواية انه رضيه لديننا افلا
نرضاه لدنيانا عن عبد الله بن قيس
ابي موسى الاشعري رضي الله عنه
قال مرض النبي صلى الله عليه
وسلم فاشتد مرضه فقال مروا
ابابكر فليصل بالناس قالت
عائشة انه رجل رقيق اذا قام
مقامك لم يستطع ان يصلي با
لناس قال مري ابابكر فليصل
بالناس فعادت فقال مري ابابكر
فليصل بالناس فعادت فقال مروا ابابكر
فليصل بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه
الرسول فصلى بالناس في حيوة النبي صلى الله

میرے گلے میں ایک ایسی سخت امر کا بوجھ ڈالا گیا
ہے جسکی تحمل کی میں بالکل طاقت نہیں رکھتا اور جسکو
میں دشوار جانتا ہوں مگر اللہ کی مدد سے حضرت علی
حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم ابوبکر کو امر خلافت
میں تمام لوگوں سے مستحق زیادہ دیکھتے۔ اور
اون کی بزرگی بھلائی خوب پہچانتے ہیں اول تو
وہ صاحب الغار ہیں۔ دوسرے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں
اونہیں امامت کا حکم فرمایا مگر ہم تو صرف مشورہ
میں شریک نہ کرنے سے رنج ہوا اور آپ
بخاری میں عبداللہ بن قیس سے روایت ہے
کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے
اور مرض کی زیادہ شدت ہوئی تو آپ نے
فرمایا۔ ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں
حضرت عائشہ نے فرمایا ابوبکر ایک نرم دل
شخص ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے ہونے
سے اونہیں ضبط نہ ہوگا۔ اور لوگوں کو
نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا
(اے عائشہ) ابوبکر سے کہو [illegible]
عائشہ نے پھر وہی کہا آپ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز کا حکم کرو پھر حضرت عائشہ نے سہ بارہ وہی فرمایا
آپ نے ارشاد کیا ابوبکر کو کہو لوگوں کو نماز پڑھاویں تم یوسف علیہ السلام
کے مصاحب ہو۔ پھر حضرت ابوبکر کے پاس قاصد آیا اور آپ نے رسول خدا کی زندگی

عليه وسلم رواه البخاري عن
عروة عن عائشة أن فاطمة بنت
النبي صلى الله عليه وسلم ارسلت
الى ابي بكر تسأله عن ميراثها
من رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء
الله عليه عز وجل بالمدينة وفدك
وما بقي من خمس خيبر فقال ابو
بكر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال لا نورث ما تركنا
صدقة انما يأكل آل محمد في
هذا المال واني والله لا اغير شيئا
من صدقة رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن حالها التي كان
عليها في عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولاعملن فيها بما عمل
به رسول الله صلى الله عليه وسلم
فابى ابو بكر ان يدفع الى فاطمة
منها شيئا فوجدت فاطمة على ابي
بكر فهجرته فلم تكلمه حتى توفيت
وعاشت بعد النبي صلى الله عليه وسلم
ستة اشهر فلما توفيت دفنها زوجها
علي ليلا ولم يؤذن بها ابا بكر
وصلى عليها وكان لعلي من الناس

بخاری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی
ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی صاحبزادی نے کسی شخص کو حضرت
ابوبکر کے پاس اسلئے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مال ہے جو اسمیں صاحب فدک اور مدینہ
میں بدون جنگ کے رسول اللہ کیواسطے ارزانی فرمایا
تھا اور جو خیبر کے خمس میں سے آپکا مال باقی
رہا تھا میرا ترکہ دینا چاہیے حضرت ابوبکر
نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو مال ہم نے چھوڑا
صدقہ یعنے وقف ہے۔ ہاں اس مال میں سے آل محمد کا
کفاف جاری رہے گا بخدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا صدقہ اوسی حال پر رہنے دونگا جسطرح آپکے زمانہ
میں تھا ایک ذرہ بھر تغیر نکرونگا اور جیسا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسمیں تصرف کرتے تھے میں بھی اسیطرح کرونگا
غرضکہ حضرت ابوبکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہرا کو
اوس مال میں سے (بطریق ترکہ) کچھ نہ دیا اس سے
حضرت فاطمہ کو حضرت ابوبکر پر بسا درجہ غصہ آیا
کہ گو کامل چھ مہینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
زندہ رہیں مگر حضرت ابوبکر سے مال کی بابت کلام کیا
نہ اونسے ملیں (یعنے اس سے پہلے جو انبساط تھا وہ اب
انقباض سے مبدل ہو گیا) پس جب حضرت فاطمہ کی وفات
ہوئی تو اونکو حضرت علی نے بدون حضرت ابوبکر کی اطلاع کے رات ہی

مبدل جائز نہ رکھا اور صاف فرمایا کہ جسطرح رسول اللہ کرتے تھے اوسیطرح کروں گا ۱۲

وجہ حیات فاطمۃ فلما توفیت استنکر علیؑ وجوہ الناس فالتمس مصالحۃ ابی بکر ومبایعتہ ولم یکن یبایع تلک الاشہر فارسل الی ابی بکر ان ائتنا ولا یاتنا احد معک کراہیۃ لیحضر عمر فقال عمر لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک فقال ابو بکر وما عسیتم ان یفعلوا بی واللہ لاتینہم فدخل علیہم ابو بکر فتشہد علیؑ فقال انا قد عرفنا فضلک وما اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نری لقرابتنا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیبا حتی فاضت عینا ابی بکر فلما تکلم ابو بکر قال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من ہذہ الاموال فانی لم آل فیہا عن الخیر ولم اترک امرا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت فاطمہؓ کی وجہ سے اور اونکی تسلیہ خاطر کے باعث عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے مگر حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے رو کنا اور انکار کرنا اچھا معلوم نہ ہوا حضرت ابو بکر سے مصالحت اور بیعت کی جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ موجود تھے نہ ان ایام میں حضرت فاطمہ کے اشتغال سے آپکو فرصت ہوئی پس آپنے حضرت ابو بکر کو بلایا اور کہلا بھیجا کہ آپکے ساتھ دوسرا کوئی شخص نہ آئے (کیونکہ آپکو خوف تھا کہ اگر عمر تشریف لائینگے تو عتاب زیادہ کرینگے اسی وجہ سے) حضرت عمر کے حضور کو مکروہ جانتے تھے یہاں حضرت عمر نے فرمایا اے ابو بکر بخدا آپ وہاں تنہا نجائیں حضرت ابو بکر نے فرمایا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کرینگے بخدا میں اکیلا ہی جاؤنگا پس حضرت ابو بکر علی کے پاس آئے آپنے خطبہ پڑھکر فرمایا اے ابو بکر ہم آپکی فضیلت اور جو اسکی عنایتیں آپ پر ہیں سب کے قائل ہیں جو بزرگیاں خدا تعالی نے آپکو مرحمت فرمائیں ہمکو اوسپر مطلق حسد و بخل نہیں مگر چونکہ ہم رسول اللہ صلعم کی قرابت کی وجہ سے مشورہ خلافت میں شریک ہونیکے مستحق تھے اور آپنے ہمیں کسی خاص وجہ سے علحدہ کردیا اسسے کچھہ خیال ہوا یہ سنکر حضرت ابو بکر کی آنکھیں بہ نکلیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے ناتے کی صلہ رحمی سے رسول اللہ صلعم کے اہل قرابت مجھے بہت محبوب ہیں ہاں مجھہ میں اور تم میں تنازع و اختلاف کا باعث جو یہ مال ہوئے ہیں ہرگز میں کبھی بھلائی میں تقصیر نکردوں گا اور جس امر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا وہی کروں گا اوسے کبھی ترک نہ کروں گا۔

يصنعُ فيها الا صنعتُه فقال علی لابی بکرٍ موعدُك العشیۃُ للبیعۃِ فلما صلّے ابو بکرٍ الظھرَ رَقِیَ علے المنبر فتشهّدَ وذکر شانَ علےٍّ وتخلُّفَه عن البیعة و عُذرَه بالذی اعتذرَ الیه ثم استغفر وتشهّدَ علےٌّ فعظّم حقَّ ابی بکرٍ وحدّث انّه لم یحمِلْه علے الّذِی صَنع نفاسةٌ علے ابی بکرٍ ولا انکارٌ للذی فضّله الله به ولکنّا کنّا نری لنا فی ھذا الامر نصیبًا فاستبدَّ علینا فوجدنا فی انفسنا فسُرَّ بذلك المسلمون وقالوا اصبتَ وکان المسلمون الی علےٍّ قریبا حین راجع الامر المعروف رواہ البخاری وفی روایۃ منھاج السالکین ان ابا بکر لما رای ان فاطمةَ انغضبت وھجرته ولم تتکلم بعد ذلك فی امر فدك کبُرَ ذلك عنده فاراد استرضاءَھا فاتاھا فقال لھا صدقتِ یا ابنةَ رسول الله صلّے الله علیه وسلم فیما ادّعیتِ ولکنی رایتُ رسول الله صلّے الله علیه وسلم یُقسِمُها فیعطی الفقراءَ

حضرت علی نے حضرت ابوبکر سے کہا بیعت کا وعدہ آج زوال کے بعد ہے حضرت ابوبکر تشریف لیگئے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر چڑھے خطبہ پڑھکر کچھہ حضرت علی کا تذکرہ آپکا بیعت سے تخلف اور وہ عذر جو حضرت ابوبکر سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علی کیلئے لئے استغفار اور دعا مانگ کر نیچے اوترآئے اسکے بعد حضرت علی نے منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکر کی بڑائی اور استحقاق بیان کیا یہی بیان فرمایا مجھسے جو تخلف بیعت ہوئی یہ کوئی حضرت ابوبکر پر حسد کی وجہ سے نہ تھی اور خدا تعالی نے جو فضیلت اونہیں دی ہے اوسکا مجھے انکار نہیں۔ لیکن ہم اس مشورہ میں اپنا بہت بڑا حصہ خیال کرتے تھے اوسکی علحدگی نے البتہ ہمیں کچھہ رنج پہنچایا اس گفتگو سے تمام مسلمان خوش ہوگئے اور اصبت (آپ سیدھی راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے لگے۔ پس جبکہ حضرت علی نے امر معروف (تمام صحابہ کی موافقت) کیطرف مراجعت فرمائی تو تمام صحابہ کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے ایک روایت میں یوں ہے کہ جب حضرت ابوبکر نے دیکھا فاطمہ زہرا مجھہ سے ناراض ہیں فدک کی بابت اب مجھسے کلام نہیں کرتیں وہ پہلی سی خوش مزاجی کے ساتھ پیش نہیں آتیں تو آپکو بہت ناگوار معلوم ہوا آپ اونکی دلجوئی کے لئے اونکے پاس آئے اور فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی آپ اپنے دعوے میں سچی ہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تمہاری اور تحصیلدار کی قوت نکالنے کے بعد وہ اس مال کو فقیروں

والمساكين وابن السبيل بعد ان
يوتى منها قوتكم والصانعين
بها فقالت افعل فيها كما كان
ابى رسول الله صلعم يفعل فيها
فقال ذلك على ان افعل فيها
ما كان يفعل ابوك فقالت والله
لتفعلن فقال والله لافعلن ذلك
فقالت اللهم اشهد فرضيت بذلك
واخذت العهد عليه وكان ابوبكر
يعطيهم منها قوتهم ويقسم الباقى
فيعطى الفقراء والمساكين وابن
السبيل عن الشعبى ان ابابكر رض
عاد فاطمة رض فى مرضها فقال علىؑ
رض هذا ابوبكر يستاذن عليك
قالت رض اتحب ان اذن له قال نعم
فاذنت له فدخل عليها فرضاها حتى
رضيت رواه البيهقى باسناد صحيح وفى
الرياض النضرة للمحب الطبرى دخل
ابوبكر على فاطمة رض فاعتذر
اليها وكلمها فرضيت عنه وعن
الاوزاعى قال بلغنى ان فاطمة
غضبت على ابى بكر فخرج ابوبكر
حتى قام على بابها فى يوم حار

اور مسکینوں مسافروں کو تقسیم کرتے تھے حضرت فاطمہ نے
فرمایا آپ بھی اسیطرح ہی کیجئے جو میرے والد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے تھے آپ نے فرمایا مجھ پر فرض ہے کہ جس طرح
آپکے والد کرتے تھے اوسیطرح میں بھی کروں۔ حضرت
فاطمہ نے فرمایا بخدا تم ویسا ہی کرو آپ نے فرمایا۔
خدا کی قسم ویسا ہی کروں گا پھر فاطمہ نے فرمایا اے
اللہ تو اس امر پر شاہد رہ تئیں اس پر عہد کر لی
اور اس پر راضی ہوگئی۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر اون کا
حصہ نکالکر پہلے بھیجدیتے اور باقی فقیروں مسکینوں
مسافروں کو بانٹتے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رض کی بیماری میں
حضرت ابوبکر اونکی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے حضرت علی
نے کہا ای فاطمہ ابوبکر تشریف لائے ہیں تمہارے پاس آنا
چاہتے ہیں فرمایا تم اون کا آنا محبوب رکھتے ہو کہا ہاں
آپ کو اندر آنے کی اجازت ہوئی حضرت ابوبکر نے نرم
نرم باتوں سے آپ کو راضی کیا اور وہ راضی ہوگئیں
اسکو بیہقی نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔
ریاض النضرہ میں ہے کہ حضرت ابوبکر نے فاطمہ زہرا
سے اپنی معذرت چاہی اور کچھ ایسی باتیں کیں جس سے
وہ راضی ہوگئیں۔ آوزاعی کہتے ہیں مجھے خبر پہونچی
ہے کہ جب حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر سے خفا ہوئیں
تو وہ گرمی کی سخت دھوپ میں آپ کے مکان کے
دروازے پر کھڑے ہوگئے۔

ثم قال لا ابرح مكاني حتى ترضى
على بنت رسول الله ص قد خل
عليها على رض فاقسم عليها فرضيت
عليه رواه ابن السمان في الموافقة
وقال رسول الله ص في مرضه سدوا الى
هذه الابواب الشوارع الى المسجد
الا باب ابي بكر فاني لا اعلم رجلا
احسن يدا عندي في الصحابة من ابي
بكر وعن ابن عمر جاء ابو بكر رض
فقال يا رسول الله ائذن لي فامرضك
واكون الذي اقوم عليك قال يا ابا
بكر ان لم احمل ازواجي وبناتي
واهل بيتي علاجي ازدادت مصيبتي
عليهم عظما وقد وقع اجرك على
الله وفي سيرة ابن هشام فلما خرج
رسول الله ص تفرج الناس فعرف
ابو بكر الناس لم يصنعوا ذلك
الا لرسول الله ص فنكص عن مصلى
فدفع رسول الله ص في ظهره وقال
صل بالناس وجلس رسول الله صلعم
الى جنبه فصلى قاعدا عن يمين ابي
بكر فلما فرغوا من الصلوة قال
ابو بكر يا رسول الله اني اراك

اور فرمایا جبتک حضرت فاطمہ رض رسول اللہ کی
صاحبزادی مجھ سے راضی نہ ہوں گی میں یہیں کھڑا
رہوں گا۔ حضرت علی فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور
اونہیں اسباب میں قسم دلائی پس وہ حضرت ابوبکر
سے راضی ہوگئیں اسکو ابن سمان نے موافقہ
میں روایت کیا ہے۔ نیز رسول اللہ صلعم نے مرض
موت میں فرمایا۔ یہ سب دروازے مسجد میں آمد و رفت
کے بند کردو مگر ابوبکر کا دروازہ کیونکہ ابوبکر کے
سوا اور کسی نے صحابہ میں سے میرے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا
جو اونہوں نے کیا ہے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر آئے اور فرمایا۔ یا
رسول اللہ اپنی تیمارداری اور خدمت کرنیکی مجھے اجازت
دیجئے آپنے فرمایا اے ابوبکر اس حال میں اگر میں اپنی
بیبیوں بیٹیوں اہلبیت سے علحدہ ہوں گا اور وہ میرے
علاج میں مصروف نہ ہونگے تو میری یہ مصیبت سب سے
زیادہ ہوجاویگی ہاں اسکا اجر تمہارے لئے خدا تعالی پر
ثابت ہوچکا۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ جب رسول اللہ صلعم
حجرہ سے باہر تشریف لائے تو لوگ (جو نماز پڑہتے تھے) آپکے انکی
لئے جگہ چھوڑنے لگے حضرت ابوبکر پہچان گئے کہ یہ لوگ رسول اللہ
ہی کیواسطے کشادگی کر رہے ہیں آپ اپنی مصلے سے کہسکنے لگے
مگر حضرت نے آپکی پیٹہ پر ہاتہہ رکھکر فرمایا نماز پڑھائے جاؤ
اور آپنے ابوبکر کی داہنی کروٹ میں بیٹھکر نماز پڑہی نماز سے
فراغت کے بعد حضرت ابوبکر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ

قد اصبحت بنعمة من الله وفضل کما
نحب والیوم یوم بنت خارجة
فاتیها قال نعم ثم قال دخل رسول
الله صلعم وخرج ابو بکر الی اهله بالسنح
والروایات متعاضدة علی ان الامام
کان ابو بکر وروی عن ابن عباس
انه قال لم یصل النبی صلعم خلف
احد من امته الا خلف ابی بکر
وصلی خلف عبد الرحمن بن عوف
فی سفر رکعة وروی عن رافع بن
عمرو بن عبید عن ابیه انه قال
لما ثقل النبی صلعم عن الخروج امر
ابا بکر ان یقوم مقامه فکان
یصلی بالناس وربما خرج النبی صلعم
بعد ما دخل ابو بکر فی الصلوة
ویصلی خلفه ولم یصل خلف
احد غیره الا انه صلی الله علیه
وسلم صلی خلف عبد الرحمن بن
عوف رکعة واحدة فی سفر وفی
اسد الغابة عن الحسن البصری
عن علی بن ابی طالب قال قدم رسول
الله صلعم ابا بکر وصلی بالناس وانی
شاهد غیر غائب وانی لصحیح غیر مریض

جیسا ہم چاہتے تھے خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے
ویسی صحت آپ کی ہیں دکھائی - آج بنت خارجہ
(حضرت ابوبکر کی بیوی) کی باری ہے اگر آپ فرماویں
تو چلا جاؤں فرمایا بہتر ہے یہ کہکر آپ تو حجرے میں تشریف
لے گئے اور ابوبکر اپنی بی بی کے پاس موضع سنح میں
چلے گئے - غرضکہ تمام مرویات حضرت ابوبکر کی امامت
پر متفق ہیں - ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے امتیوں میں کسیکے پیچھے حضرت ابوبکر کے سوا نماز
نہیں پڑھی (حضر میں نہ سفر میں) ہاں ایک سفر میں عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے صرف ایک رکعت پڑھی - رافع بن عمرو
بن عبید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مرض کی سختی سے باہر نکلنا دشوار ہوا تو آپنے
حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ میری جگہ کھڑے ہوں پس وہ
لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور اکثر ایسا ہوا ہے
کہ ابوبکر نماز پڑھا رہے ہیں اور رسول اللہ اونکے پیچھے
بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں ابوبکر کے سوا کسیکے پیچھے آپنے
نماز نہیں پڑھی مگر عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے
صرف ایک رکعت اور وہ بھی سفر میں -
اسد الغابہ میں حسن بصری حضرت علی بن ابیطالب
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوبکر کو مقدم کیا - اور
اونہوں نے نماز پڑھائی باوجودیکہ میں موجود تھا
کہیں غائب نہ تھا - تندرست تھا بیمار نہ تھا

ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا
للدنيا نا من رضي الله و رسوله لديننا
ومما وقع في مرضه م اشتد وجعه
يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا
فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ايتني
بكتف او لوح اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن
ليقوم قال ابى الله والمومنون ان يختلف
عليك يا ابا بكر عن ايوب بن بشير
ان رسول الله م خرج عاصبا راسه
حتى جلس على المنبر ثم قال اول
ما تكلم به انه صلى على
اصحاب احد و استغفر لهم فاكثر
الصلوة عليهم ثم قال ان عبدا
من عباد الله خيره الله عز وجل
بين الدنيا و الاخرة و بين ما عنده
فاختار ما عند الله قال ففهمها ابوبكر
وعرف انه نفسه يريد فبكى
وقال بل نفديك بانفسنا وابنائنا
فقال على رسلك يا ابا بكر ثم
قال انظروا هذه الابواب اللافظة
في المسجد فسدوها الا بيت ابي بكر
فاني لا اعلم احدا كان افضل في

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری تقدیم منظور
ہوتی تو وہ مجھی کو مقدم کرتے پس جسکو اللہ رسول نے
ہماری دین پر ترجیح دی اور پسند کیا ہم اوسے اپنے دنیا میں
فضیلت دینگے بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب جمعرات کے
دن آپکے مرض کی شدت بڑھی تو آپنے کتابت کی ارادہ سے
عبدالرحمن بن ابوبکر سے فرمایا میرے پاس ایک ہڈی کا شانہ
یا کوئی تختی لاؤ جسپر میں ابوبکر کے لئے خلافت کا ایسا
فرمان لکھدوں جس سے اوسپر اختلاف نہو عبدالرحمن
جانے لگے کہ آپنے ابوبکر سے اشارہ کرکے فرمایا اللہ اور مومنین
تمہاری خلافت کے اختلاف میں انکار کرینگے (یعنے تمہاری خلافت
میں کسیکو اختلاف نہوگا) ایوب بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سرسے پٹی باندہے ہوئے مسجد میں تشریف لائے
اور منبر پر بیٹھ گئے پس سب سے پہلے جو آپنے کلام کیا وہ یہ تہا
کہ آپنے یاروں پر دعا پڑھی اور بخشش مانگی کثرت سے
درود پڑہے پہر فرمایا اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے ایک
بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا مگر اوس بندہ نے عقبے
کی نعمتیں دنیا پر پسند کیں حضرت ابوبکر آپکے کلام کی رمز
سمجھ گئے اور پہچان لیا کہ آپ اپنے تئیں فرمارہے ہیں۔
(چیخ چیخ کر) فرمانےلگے ہم اپنی جانیں اپنی اولادیں آپ پر
فدا کرتے ہیں آپنے فرمایا اے ابوبکر ٹہر جاؤ (حاضر رہو
کرکے) فرمایا اس مسجد کے کل دروازوں کو بند کردو مگر ابوبکر
کا گہر سو کہلا رہنے دو کیونکہ جیسے اپنی صحبت میں ابوبکر کے
احسان مجھے معلوم ہیں اوس سے بڑہکر اور کسی کے نہیں۔

الصبة عندی یدا منه قال ابن
هشام یروی الا باب ابی بکر
عن بعض آل ابی سعید المعلی ان
رسول الله ص قال یومئذ فی کلامه
هذا فانی لو کنت متخذا من العباد
خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا و
لکن صحبة واخاء ایمان حتی یجمع
الله عزوجل بیننا عنده رواهما
محمد ابن اسحق فی مغازیه عن ابی
جحیفة قال دخلت علی علی فی بیته
فقلت یا خیر الناس بعد رسول الله
فقال مهلا یا ابا جحیفة الا اخبرک
بخیر الناس بعد رسول الله ص ابوبکر
وعمر ویحک یا ابا جحیفة لا یجتمع بغض
وحب ابی بکر وعمر فی قلب
مؤمن رواه الدارقطنی عنه انه
کان یری ان علیا افضل الامة فسمع
اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا
فقال له علی بعد ان اخذ بیده و
ادخله بیته ما احزنک یا ابا جحیفة
فذکر له الخبر فقال الا اخبرک بخیر
الامة خیرها ابوبکر ثم عمر
قال ابو جحیفة فاعطیت الله عهدا

ابن ہشام کی روایت میں (بیت کی جگہ) الا باب
ابی بکر واقع ہے - بعض ابو سعید معلی کی آل میں سے
روایت کرتے ہیں کہ اوس دن آپ نے یہ بھی
فرمایا اگر بندوں میں سے میں کسیکو دوست بناتا تو
ابوبکر کو دوستی میں اختیار کرتا مگر ایمانی برادری
اور اسلامی دوستی کافی ہے جتنے کہ اللہ ہمیں اپنے پاس
اوسے جمع کرے - ان دونوں حدیثوں کو ابن اسحق نے
اپنے مغازی میں بیان کیا ہے - دارقطنی میں ابو جحیفہ
سے مروی ہے وہ کہتے ہیں مینے حضرت علی کے گھر میں
جاکر کہا اے بہترین لوگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپنے فرمایا خاموش اے ابو جحیفہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین صحابہ ابوبکر و عمر ہیں
ای ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو ابوبکر و عمر کی محبت اور میری
دشمنی مومن کی دلمیں ہرگز جمع نہیں ہوسکتی - دارقطنی
میں ابو جحیفہ سے دوسری روایت یہ ہے کہ میں حضرت
علی کے افضل امۃ ہونے کا معتقد تھا مگر جب میں نے اپنے
اعتقاد کے مخالف لوگوں کی باتیں سنیں تو سخت
ستا اور نہایت رنج ہوا ایکدن حضرت علی میرا ہاتھ
پکڑ کے اپنے گھر لیگئے اور فرمایا ای ابو جحیفہ تیری غمگینی
کا کیا باعث ہے مینے لوگوں کا اقوال بیان کئے آپنے فرمایا
میں تجھے بہترین امت سے اطلاع کرتا ہوں (ای ابو جحیفہ) افضل امت
ابوبکر ہیں پھر عمر - ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کی
بالمشافہہ اس حدیث کے بیان کرنیکے بعد مینے خدا سے عہد کیا

ان لا اکتم هذا الحديث بعد ان شافهني به علي ما بقيت رواه الدار قطني
عن عبد خير قال قام علي على
المنبر فذكر رسول الله صلعم فقال
قبض رسول الله صلعم واستخلف ابوبكر
فعمل بعمله وسار بسيرته حتى قبضه الله
عزوجل على ذلك ثم استخلف عمر
فعمل بعملهما وسار بسيرتهما حتى قبضه
الله على ذلك رواه احمد عن ابي
جحيفة قال كنت ارى ان عليا افضل
الناس بعد رسول الله صلعم فذكر
الحديث قلت لا والله يا امير المومنين
اني لم اكن ارى ان احدا من المسلمين
افضل منك قال افلا احدثك بافضل الناس
كان بعد رسول الله صلعم وابي بكر
قلت بلى قال عمر رواه احمد
في مسنده عن عمر انه قال حين
اُصيب ان استخلف فقد استخلف
من هو خير مني يعني ابا بكر وان
اترككم فقد ترككم من هو
خير مني رسول الله صلعم رواه الشيخان
عن عمرو بن سفيان ان رسول
الله صلعم لم يعهد علينا في هذه الامارة

کہ اس حدیث کو کبھی نہ چھپاؤں گا۔ امام احمد عبد خیر
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ایکدن منبر پر
چڑھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ ذکر کیا
اور فرمایا رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت
ابوبکر خلیفہ ہوئے آپ انتقال کے زمانہ تک رسول اللہ
کیسے کام اور انہیں کی چال چلتے رہے ابوبکر کے
انتقال کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہوئے آپ بھی اپنی وفات
تک دونوں صاحبونکے قانون پر عملدرآمد کرتے رہے اور
دونونکی چال نچھوڑی۔ امام احمد اپنی مسند میں ابو جحیفہ سے
نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے بعد حضرت علی کے
افضل الناس ہونیکا معتقد تھا میں نے کہا اے امیر المومنین
بخدا میں تمام مسلمانوں میں آپ ہی کو افضل سمجھتا
ہوں آپنے فرمایا رسول اللہ اور ابوبکر کے بعد افضل ناس
کی میں تجھے حدیث کروں میں نے کہا جی ہاں۔
فرمایا وہ عمر ہیں۔ بخاری مسلم میں ہے کہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ زخمی ہونے کیوقت فرمایا اگر میں اپنا کسیکو
خلیفہ بناؤں (تو بھی کوئی حرج نہیں) کیونکہ جو مجھ سے
بہتر تھا یعنے ابوبکر اونے خلیفہ بنایا اور اگر تمکو
یوں ہی چھوڑ جاؤں (تو بھی کچھ نقصان نہیں) کیونکہ
مجھسے بہترین شخص محمد صلعم نے تمہیں بدون خلیفہ
چھوڑا۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ اور امام احمد نے مسند میں
عمرو بن سفیان سے روایت کی ہے کہ اس خلافت کی بابت
رسول اللہ نے تو ہم سے کوئی عہد لیا نہیں

شيئاً حتى رأينا من الرأي ان نستخلف
ابابكر فاقام واستقام حتى مضى
بسبيله ثم ان ابابكر رأى من
الرأي ان يستخلف عمر فاقام حتى
ضرب الدين بجرانه ثم ان اقواما طلبوا
الدنيا فكانت امور يقضي الله فيها
رواه احمد والبيهقي في دلائل
النبوة عن ابي وائل قال قيل لعلي
الا تستخلف علينا قال ما استخلف
رسول الله ص فاستخلف ولكن ان
يرد الله بالناس خيرا فيجمعهم
بعدي على خيرهم كما جمعهم
بعد نبيهم على خيرهم رواه
الحاكم وصححه والبيهقي في دلائل
النبوة عن الحسن قال قال علي
لما قبض النبي ص نظرنا في امرنا
فوجدنا النبي ص قد قدم ابابكر
في الصلوة فرضينا لدنيانا من رضي
رسول الله ص لديننا فقدمنا ابابكر
رواه ابن سعد عن انس قال
بعثني بنو المصطلق الى رسول الله
ان اسأله الى من ندفع صدقاتنا
بعدك فاتيته فسألته فقال الى ابي

ہمنے اپنی رائے سے ابوبکر کو خلیفہ بنایا پس وہ
مرتے تک نہایت استقامت کے ساتھ قائم رہے پھر
ابوبکر نے اپنی رائے سے عمر کو خلیفہ بنایا یہاں تک
انکی وجہ سے دین نے راحت پکڑی پھر ایک قوم دنیا طلبی
میں مشغول ہوئی اور انہیں بہت سے ہر قسم کے کام
پیدا ہوئے جن میں اللہ ہی فیصلہ کریگا اسکو بیہقی نے
دلائل النبوۃ میں ابو وائل سے روایت کی ہے
کہ کسینے حضرت علی سے کہا آپ ہمپر کوئی خلیفہ کیوں نہیں
بنا جاتے فرمایا کیا رسول اللہ خلیفہ بنا گئے جو میں
بنا جاؤں - ہاں اگر خدا لوگوں کو بھلائی پہنچانا
چاہے گا تو جسطرح اونکے نبی کے بعد اونکے بہترین
لوگونکو جمع کر دیا تھا اسیطرح میرے بعد بھی بہترین
شخص پر جمع کر دے گا۔
ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی
نے فرمایا رسول اللہ کے انتقال کے بعد خلافت
کے ملنے کی ہمیں امید تھی مگر ہم نے دیکھا کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو نماز میں مقدم
کیا پس جسے رسول اللہ ہمارے دین کے
لئے پسند فرماویں ہم اپنی دنیا پر اوسے پسند
کرینگے ابوبکر کو پیشوا بنایا حاکم حضرت انس سے روایت
کرتے ہیں کہ مجھے بنو المصطلق نے حضرت کے پاس یہ
بات دریافت کرنے کو بھیجا کہ ہم آپ کے پیچھے
صدقے کسکو دیں میں نے آکر پوچھا۔ فرمایا۔

بکر رواہ الحاکم وصححہ عن ابن
عباس قال جاءت امرءۃ الی النبی
صلعم تسالہ شیئا فقال تعودین
فقالت یا رسول اللہ ان عدت ولم
اجدک تعرض الموت فقال ان جئت
فلم تجدینی فاتی ابا بکر فانہ
الخلیفۃ بعدی رواہ ابن عساکر عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم فی
مرضہ ادعی لی عبد الرحمن بن ابی
بکر اکتب لابی بکر کتابا
لا یختلف علیہ احد بعدی ثم قال
دعہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون
فی ابی بکر رواہ احمد وغیرہ
عن عبد اللہ بن زمعۃ عن علی
قال لقد امر النبی صلعم ابا بکر
ان یصلی بالناس وانی لشاھد
ما انا بغائب وما بی مرض فرضینا
لدنیانا ما رضی بہ النبی صلعم لدیننا
قال الاشعری قال العلماء وقد
کان معروفا باھلیۃ الامامۃ فی
زمن النبی صلعم عن حفصۃ ام المومنین
انھا قالت لرسول اللہ صلعم اذا انت
مرضت قدمت ابا بکر قال لست

ابوبکر کے پاس صدقہ بھیجدیا۔
ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
عورت حضرت کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی آپنے
فرمایا پھر آنا اوسنے کہا یا رسول اللہ اگر میں آئی اور آپکو
نہ پایا گویا وہ اس سے وفات مراد رکھتی تھی۔ فرمایا
اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس جانا کہ
میرے بعد وہی خلیفہ ہونگے احمد وغیرہ نے عائشہ
سے روایت کی ہے کہ جس مرض میں حضرت کا
انتقال ہوا مجھ سے فرمایا عبدالرحمن بن ابی بکر
کو میرے پاس بلا میں ابوبکر کے لئے خلافت لکھ
جاؤں کہ اوسپر میرے بعد کوئی اختلاف نکرسکے
پھر فرمایا جانے دو مومنین ابوبکر کی خلافت میں معاذ اللہ
انکار کریں۔ عبداللہ بن زمعہ حضرت علی سے
نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو
نماز پڑھانے کا حکم فرمایا اور میں حاضر تھا غائب
نہ تھا تندرست بیمار نہ تھا سو ہم نے اپنی دنیا کیلئے
پسند کیا جسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری دین
کے لئے پسند فرمایا۔
اشعری کہتے ہیں جمہور علما کا مقولہ ہے کہ ابوبکر حضرت کے
زمانہ ہی میں امامت کے اہل ہونے کے ساتھ مشہور
تھے۔ ام المومنین حضرت حفصہ نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بیماری کی حالت میں
ابوبکر کو آپ امام بنائیں۔ حضرت نے فرمایا

انا اقدمه ولكن الله يقدمه رواه
ابن عساكر عن ابى بكرة قال اتيت
عمر وبين يديه قوم ياكلون
فاومى فى اخر القوم الى رجل
فقال ما تجد فيما تقرء قبلك
من الكتب قال خليفة النبى صلعم صديقه
رواه ابن عساكر الديلمى عن محمد
بن الزبير قال ارسلنى عمر بن
عبد العزيز الى الحسن البصرى
اسئله عن اشياء فجئته فقلت له
اشفنى فيما اختلف الناس فيه هل كان
رسول الله صلعم استخلف ابا بكر
فاستوى الحسن فاعتدل قال اوفى
شك هو لا ابا لك اى والله
الذى لا اله الا هو لقد استخلفه
وهو كان اعلم بالله واتقى له و
اشد له مخافة من ان يموت عليها
لو لم يامره رواه ابن عساكر
عن الحسن البصرى فى قوله تعالى
يايها الذين امنوا من يرتد منكم
عن دينه فسوف ياتى الله بقوم
يحبهم ويحبونه قال هو والله ابوبكر
واصحابه لما ارتدت العرب جاهدهم

میں اوسکو امام بناؤں گا خدا خود بنائے گا۔
ابن عساکر الدیلمی ابی بکرہ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں حضرت عمر کے پاس آیا اونکے سامنے ایک قوم
بیٹھی کہانا کہا رہی تہی لوگوں کے پیچھے ایک شخص
بیٹھا تہا آپنے اوسے اشارہ کرکے فرمایا تونے پہلی
کتابوں میں خلافت کی بابت کیا لکھا دیکھا ہے اوسنے جواب دیا
نبی کا خلیفہ اوسکا دوست ہوسکتا ہے۔
ابن عساکر محمد بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن
عبد العزیز نے کئی چیزیں دریافت کرنیکے لئے حسن بصری
کے پاس مجہے بہیجا میں نے آکر کہا حسن اختلافی بیماریوں میں لوگ
گرفتار ہیں آپ مجہے اوس سے شفا دیجے کیا رسول اللہ
ابوبکر کو خلیفہ بنایا حسن یہ سنکر سیدہے بیٹھ گئے اور ترش رو
ہوکر فرمانے لگے کیا اسمیں ان لوگوں کو شک ہے تیرا باپ مرے
ہاں اوس خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں رسول اللہ
نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا وہ اللہ کی معرفت اوسکے خوف میں
سب سے بڑہے ہوئے تہے اونہیں اگر خلافت کا حکم
نہوتا تو اسپر مرنے سے بہت خوف کرتے بیہقی میں ہے
کہ حسن بصری اللہ تعالی کی اس قول میں کہ اے ایمان
والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پہر جائیگا سو قریب ہے
اللہ ایسی قوم کو لائیگا کہ وہ اللہ کو دوست رکہیں گے
اور وہ اونہیں محبوب رکہیگا۔ فرماتے ہیں بخدا وہ
ابوبکر اور اونکے رفیق ہیں جب عرب دین سے پہر گئے تو
ابوبکر اور اون کے یاروں نے اون سے جہاد

ابو بکر و اصحابه حتی ردهم
علی الاسلام رواه البیهقی عن
جویبر فی قوله تعالی قل للمخلفین من
الاعراب ستدعون الی قوم اولی
باس شدید قال هم بنو حنیفة
رواه ابن ابی حاتم قال ابن
ابی حاتم وابن قتیبة هذه الایة
حجة علی خلافة الصدیق فی القرآن
فی هذه الایة لان اهل العلم
اجمعوا علی انه لم یکن بعد نزولها
قتال دعوا الیه الا دعاء ابوبکر
لهم وللناس الی قتال اهل الردة
ومن منع الزکوة قال فدل ذلك
علی وجوب خلافة ابی بکر
وافتراض طاعته اذ اخبر الله ان
المتولی عن ذلك یعذب عذابا الیما
قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانهم فارس
والروم فالصدیق هو الذی جهز
الجیوش الیهم وتمام امرهم کان
علی ید عمر وعثمان وهما فرعا الصدیق
وقال وعد الله الذین امنوا وعملوا
الصالحات لیستخلفنهم فی الارض
الایة قال ابن کثیر علی خلافة

کرکے اسلام پر پہیر لیا جویبر نے اللہ تعالی کے
اس قول میں - کہہ پیچھے چھوڑے گیوں کو گنواروں
میں سے قریب بلائے جاؤگے ایک قوم سخت لڑائی
والوں کی طرف فرمایا وہ بنو حنیفہ ہیں ابن ابی حاتم
اور ابن قتیبہ نے کہا یہ آیت قرآن میں صدیق کی خلافت کی
حجت ہے کیونکہ اہل علم کا اسپر اجماع ہو چکا
ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی
لڑائی نہیں ہوئی جسکی طرف لوگ بلائے جاتے مگر ابوبکر
ہی نے اہل ردت اور مانعین زکوۃ سے لڑنے کیلئے
لوگوں کو بلایا - پس یہ آیت ابوبکر کے وجوب
خلافت اور اونکے فرض اطاعت پر دلالت کرتی
ہے کیونکہ خدا تعالی خبر دے چکا ہے کہ اس سے
پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک عذاب پہونچیگا
ابن کثیر نے کہا ہے جنہوں نے قوم سے فارس
اور روم مراد لیا ہے اون کے نزدیک
حضرت صدیق وہ ہیں جنہوں نے روم
وفارس میں لشکر تیار کرکے بھیجا اور
ساری حکومت اوسوقت عمر و عثمان کے
ہاتھ میں تھی اور یہ دونوں صاحب ابوبکر
کے تابع تھے - ابن کثیر کہتے ہیں اللہ صاحب کا
یہ قول وعدہ دیا اللہ نے ایمان والوں اور
صالحوں کو کہ وہ اونکو زمین میں نائب اور خلیفہ
بنائیگا صدیق کی خلافت پر منطبق ہے -

الصدیق عن عبد الرحمن بن عبد الحمید البصری قال انّ ولایة ابی بکر وعمر فی کتاب اللہ یقول اللہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات الآیۃ رواہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن ابی بکر بن عیاش قال ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلعم فی القران لان اللہ تعالی یقول للفقرا المہاجرین الی قولہ اولئک ھم الصادقون فمن سماہ اللہ صادقا فلیس یکذب وھو قالوا یا خلیفۃ رسول اللہ رواہ الخطیب قال ابن کثیر استنباط حسن عن الزعفرانی قال سمعت الشافعی یقول اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلعم فلم یجد واتحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابھم رواہ البیھقی عن ابن مسعود قال ما راہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وما راہ المسلمون شیئا فھو عند اللہ شین وقد رای الصحابۃ جمیعا ان یستخلف ابوبکر رواہ الحاکم

ابی حاتم اپنی تفسیر میں عبد الرحمن بن عبد الحمید البصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کتاب اللہ سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا کہ مومنین صالحین کو اللہ نے خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے الخ خطیب ابی بکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کا خلیفہ رسول اللہ ہونا قرآن میں موجود ہے چنانچہ اللہ صاحب فرماتا ہے وہ مال فقراء مہاجرین کے لئے ہے اور یہی لوگ سچے ہیں سو جن لوگوں کا اللہ صاحب نے سچا نام رکھا ہے وہ کاذب نہیں ہو سکتے اور صحابہ نے اونہیں خلیفہ رسول اللہ کہا۔

ابن کثیر نے کہا یہ استنباط صحیح ہے۔

بیہقی نے زعفرانی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت پر لوگوں کا اجماع ہو چکا ہے کیونکہ رسول اللہ کے بعد جب لوگ بےبس ہوئے تو اونہوں نے ابوبکر سے زائد بہتر زمین پر کسیکو نہ پایا پس انہوں نے اپنی گردنیں اونکے آگے جھکا دیں۔ حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ صاحب کے نزدیک بھی بہتر ہوتی ہے اور جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بُری سمجھی جاتی ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بُری ہے۔ پس تمام صحابہ نے ابوبکر کی خلافت کو مستحسن جانا

وصحیحہ عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف
قال توفی رسول اللہ ص وابو بکر
فی طائفة من المدینة فجاء فکشف
عن وجهه فقبله وقال فداك
ابی وامی ما اطیبك حیا ومیتا مات
محمد ورب الکعبة فذکر تمام الحدیث
قال وانطلق ابو بکر وعمر یتقاودان
حتی اتوهم فتکلم ابو بکر
فلم یترك شیئا انزل فی الانصار
ولا ذکره رسول اللہ ص الا ذکره
قال لقد علمتم ان رسول اللہ قال لو سلك الناس
وادیا وسلکت الانصار وادیا سلکت وادی الانصار
ولقد علمت یا سعد ان رسول اللہ
قال وانت قاعد قریش ولاة هذا
الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجرهم
تبع لفاجرهم فقال سعد صدقت
نحن الوزراء وانتم الامراء رواه
احمد عن ابی سعید الخدری
قال لما بویع ابو بکر رای من
الناس بعض الانقباض فقال ایها
الناس ما یمنعکم الست احقکم
بهذا الامر الست اول من اسلم
الست الست فذکر خصالا رواه

امام احمد نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ کا جب انتقال
ہوا تو ابو بکر مدینہ کے عالیہ میں تھے۔
(انتقال کی خبر سنکر) آئے اور آپکا موہنہ کھول کر بوسہ
لیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں
آپکی زندگی اور موت بہت اچھی ہوئی کعبہ کے رب
کی قسم محمد (صلعم کا) انتقال ہو گیا پھر پوری حدیث بیان
کی راوی کہتا ہے اسکے بعد ابو بکر و عمر جلدی
جلدی چلے یہانتک کہ سب لوگوں میں آئے اور
حضرت ابو بکر کلام کرنے لگے پس جو قرآن اور
حدیث میں انصار کی مدح بیان تھی ابو بکر نے سبکو
ذکر کرکے کہا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگ
ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی
میں تو میں انصار کے وادی میں چلوں اے سعد جب
رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ قریش ہی خلافت کے والی
ہونگے تم بیٹھے سُن رہے تھے سو نیک نیکونکے اور بد بدوں کے
تابع ہوتے ہیں سعد نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں ہم وزیر
اور تم امیر ہو ابن عساکر نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے
جب ابو بکر سے لوگوں نے بیعت کی تو آپنے بعضوں کا کچھ تامل اور رکنا
دیکھکر کہا کیا میں سب لوگوں سے خلافت کا زیادہ مستحق نہیں ہوں
کیا میں آزاد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان نہیں لایا
کیا میں فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
کیا فلاں بزرگی مجھہ میں نہیں ہے ۔

ابن عساکر عن رافع الطائی قال
حدثنی ابو بکر عن بیعتہ وما قالت
الانصار وما قاله عمر قال فبایعونی
وقبلتها منهم وتخوفت ان تکون
فتنة یکون بعدها ردة رواه احمد
عن قیس بن ابی حازم قال انی
لجالس عند ابی بکر الصدیق بعد
وفاة رسول الله ص فذکر قصة
فنودی فی الناس الصلوة جامعة
وهی اول صلوة المسلمین نودی
لها الصلوة جامعة فاجتمع الناس
فصعد المنبر ثم قال ایها الناس
لوددت ان هذا کفانیه غیری و
لواخذتمونی بسنة نبیکم ما اطیقها
ان کان لمعصوما من الشیطان وان کان
لینزل علیه الوحی من السماء رواه
احمد عن ابی هریرة قال لما قبض
النبی ص ارتجت مکة فسمع ابو
قحافة بذلک فقال ما هذا قالوا
قبض رسول الله ص قال امر جلل
فمن قام بالامر بعده قالوا ابنک
قال فهل رضیت بذلک بنو عبد
مناف وبنو المغیرة قالوا نعم قال

امام احمد رافع الطائی سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر نے مجھے اپنی بیعت اور انصار کی گفتگو اور
حضرت عمر کی قول کی بابت حدیث کی اور فرمایا
انہوں نے مجھ سے بیعت کی اور میں نے اس خوف سے کہ اسکے بعد کوئی ایسا فتنہ
نہ کھڑا ہوجاوے جسکے بعد لوگ دین چھوڑ دیں۔ قبول بیعت
کرلی۔ امام احمد قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد میں حضرت ابوبکر
کے پاس بیٹھا تھا (اسکے بعد) انہوں نے سلا قصہ بیان کیا
پس لوگوں میں منادی کی گئی کہ الصلوۃ جامعۃ
اور یہ مسلمانوں کی پہلی نماز ہے جس میں الصلوۃ
جامعۃ کی ندا دی گئی۔ سو لوگ جمع ہوگئے۔
ابوبکر نے منبر پر چڑھکر فرمایا اے لوگو میں دوست
رکھتا ہوں کہ اس خلافت کو میرا غیر کافی ہو اگر تم اپنے
نبی کی چال اور طریقہ پر میرا مواخذہ کروگے
تو میں اسکی کبھی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ شیطان
کے (وسوسہ) سے محفوظ تھے اور پر آسمان سے وحی اترتی
تھی۔ مستدرک میں حاکم ابوہریرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو مکہ گونج اٹھا
ابو قحافہ نے سنکر پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول اللہ
فوت ہوگئے کہا بڑا امر حادث ہوا اب آپکے بعد خلافت
کا کون والی ہوا لوگوں نے کہا تمہارا بیٹا کہا کیا
اوسکی خلافت پر بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ راضی
ہوگئے جواب دیا ہاں ابو قحافہ نے کہا۔

لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت
رواه الحاكم فی المستدرک عن ابن
عمر قال لم یجلس ابو بکر الصدیق
فی مجلس رسول الله صلعم علی المنبر حتی
لقی الله ولم یجلس عمر فی مجلس ابی
بکر حتی لقی الله ولم یجلس عثمان فی مجلس عمر حتی لقی
الله رواه الطبرانی فی الاوسط عن عروۃ
قال لما ولی ابوبکر خطب الناس فحمد
الله واثنی علیه ثم قال اما بعد
فانی قد ولیت امرکم ولست بخیرکم
ولکنه نزل القران وبین النبی صلعم
السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ایها الناس
ان اکیس الکیس التقی واعجز العجز
الفجور وان اقواکم عندی الضعیف
حتی آخذ منه الحق وان اضعفکم
عندی القوی حتی آخذ له الحق
ایها الناس انما انا متبع ولست
بمبتدع فاذا احسنت فاعینونی
واذا انا زغت فقومونی اقول قولی
هذا واستغفر الله لی ولکم قال
مالک لا یکون احد اماما
ابدا الا علی هذا الشرط رواه مالک
عن ابی هریرۃ قال والذی لا اله الا هو

جو چیز تو نے اوٹھائی اوسکو کوئی رکھنے والا نہیں اور جو موضوع کی
اوسے کوئی اوٹھانیوالا نہیں۔ طبرانی اوسط میں ابن عمر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق منبر پر رسول اللہ کی
جگہ کبھی نہیں بیٹھے یہانتک کہ ابوبکر فوت ہوگئے حضرت عمر ابوبکر کی جگہ
پر تا شہادت نہیں بیٹھے پھر حضرت عثمان حضرت عمر کی شہادت تک کبھی اونکی جگہ نہ
بیٹھے امام مالک عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر
نے والی ہونے کے بعد لوگونکو خطبہ سنایا خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا
کی پھر فرمایا اما بعد میں تمھارے کاموں پر والی بنایا گیا
ہوں مگر میں تم سے کسیطرح بہتر نہیں ہوں بات اتنی
ہے کہ قرآن نازل ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے طریقے بیان کئے اور ہمیں سکھائے پس ہم نے
سیکھ لئے سواے لوگو اچھی طرح جان لو تقوے سے بڑھکر
کوئی عقل نہیں فجور سے زیادہ کوئی حمق نہیں تمہارے
قوی لوگ میرے پاس ضعیف ہیں جبتک میں اونسے حق
نہ لیلوں اور تمہارے ضعیف میرے نزدیک قوی ہیں جبتک
میں انکا حق نہ دلوادوں اے لوگو میں سنت کا تابع ہوں
بدعتی نہیں جب مجھ سے کوئی عمدہ بات ہو تو اوسمیں میری
مدد کرو اور جسمیں مجھ سے کجی ہو تو اوسمیں مجھے سیدھا
کرو میں یہ کہتا اور اپنے اور تمہارے لئے بخشش مانگتا ہوں
امام مالک کہتے ہیں جبتک یہ شرط امام میں پائی جاوے
وہ کبھی امامت کے لائق نہیں ہو سکتا۔
بیہقی اور ابن عساکر ابوہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ اوس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں

لولا انّ ابا بكر استخلف ما عبد
الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة
فقيل له مه يا ابا هريرة فقال انّ
رسول الله صلعم وجّه اسامة بن زيد
فی سبعمائة الی الشام فلما نزل بذی
خشب قبض رسول الله صلعم وارتدّت
العرب الی الشام واجتمع اليه اصحاب
رسول الله صلعم فقالوا ردّ هولاء الی
الروم وقد ارتدت العرب حول
المدينة فقال والذی لا اله الا هو
لو جرّت الكلاب بارجل ازواج رسول
الله صلعم ما رددتّ جيشا وجّه رسول
الله صلعم ولا حللتُ لواءً عقده فوجّه
اسامة فجعل لا يمرّ بقبيلة يريدون
الارتداد الا قالوا لولا انّ فی
هولاء قوة ما خرج مثل هولاء
من عندهم ولكن ندعهم حتی يلقوا
الروم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا
سالمين فثبتوا علی الاسلام رواه
البيهقی وابن عساكر عن عروة
قال جعل رسول الله صلعم يقول فی
مرضه انفذوا جيش اسامة فسار
حتی بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته

اگر ابو بکر خلیفہ نہ بنتے تو اللہ نہ پوجا جاتا تین دفعہ
یہی کلمہ کہا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ کیا کہتے
ہو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو
سات سو آدمیونکے ساتھ شام کیطرف متوجہ کیا جب وہ ذی خشب
(موضع) میں پہونچے تو رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور
عرب شام کیطرف پہر گئے یہاں اصحاب رسول اللہ
ابو بکر کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے روم کیطرف یہ لوگ جاتے
ہیں حالانکہ عرب اطراف مدینہ میں مرتد ہوئے جاتے ہیں
(اس سے اونکی غرض لشکر کے واپس کرنیکی تہی) ابو بکر نے
فرمایا اوس ذات کی قسم ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں اگر
رسول اللہ صلعم کے بیبیوں کے پانو کتے ہی گہسیٹیں جس
لشکر کو رسول اللہ نے بہیجا ہے میں وہ کبہی نہ پہیروں گا اور جس
جہنڈے کو آپنے باندہا ہے اوسے ہرگز نہ کہولوں گا سو آپ نے
اسامہ کو چلتا کیا پس جو لوگ دین سے پہر جانیکا ارادہ رکہتے
تہے اونکے کسی قبیلہ میں اسامہ کا گذر ہوتا تہا وہ کہتے تہے
اگر ان لوگوں میں قوت نہوتی تو ایسے لوگ اونکے پاس سے نہ نکلتے
اب تو اونکو چہوڑ دیتے ہیں (یعنے قتال نہیں کرتے) یہانتک کہ وہ
روم سے جا کر لڑیں لشکر اسامہ نے اونکو قتل کیا شکست دے
اور سلامتی کے ساتھ مدینہ میں واپس آئے پس وہ لوگ اسلام پر
ثابت قدم رہے بیہقی اور ابن عساکر عروہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض میں فرماتے تہے
اسامہ کی لشکر کو کوچ کا حکم کرو سو اوسی حال میں لشکر چلا حتی کہ موضع
جرف میں پہونچا اسامہ کی بی بی فاطمہ بنت قیس نے اونکی طرف کسیکو بہیجا کہ

فاطمۃ بنت قیس تقول لا تعجل فان | جلدی نہ کر و کیونکہ رسول اللہ سخت علیل ہیں
رسول اللہ صلعم ثقیل فلو یبرح حتے | چنانچہ وہ رسول اللہ کی وفات تک اسیجگہ ٹھہرے رہے جب حضرت
قبض رسول اللہ صلعم فلما قبض رجع | کا انتقال ہوگیا تو ابوبکر کی طرف واپس آکر کہنے لگے
الی ابی بکر فقال ان رسول اللہ | کہ رسول اللہ نے میرے لشکر کو کوچ کا حکم فرمایا تھا
بعثنی وانا علی غیر حالکم ھذہ | اور اب میں تمہیں حالت غیر میں دیکھتا ہوں
وانا اتخوف ان تکفر العرب وان کفرت کانوا | تمام عرب کے کفر سے مجھے خوف ہے کہ اگر وہ کافر ہو جاویں تو اول
اول من یقاتل وان لم تکفر | انہیں سے جہاد کیا جاوے جو وہ کافر نہوں تو میں
مضیت فان معی سروات الناس | چلا جاؤں میرے ساتھ بڑے بڑے بہادر اور
وخیارھم فخطب ابوبکر الناس | بہترین مردم ہیں پس حضرت ابوبکر نے لوگوں کو
ثم قال واللہ لئن تخطفنی الطیر | خطبہ سنا کر فرمایا بخدا پرندوں کا میرے گوشت
احب الی من ان ابدأ بجیش قبل امر | وپوست کو اوچک لینا اس سے بہت بہتر ہے
رسول اللہ صلعم ببعثہ رواہ البیہقی وابن | کہ رسول اللہ نے جس لشکر کو اس سے پہلے کوچ کا حکم
عساکر عن عروۃ بن الزبیر قال خرج ابوبکر | فرمایا میں اوسے روکوں بیہقی اور ابن عساکر عروہ
فی المہاجرین والانصار حتی بلغ | بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر انصار و
نقعا حذاء نجد وھربت الاعراب | مہاجرین کے ساتھ ہوکر نکلے یہانتک کہ موضع نقع میں پہنچکر
بذراریھم فکلم الناس ابا بکر | حد باندھکر آمادۂ قتال ہوئے یہاں جنگلی لوگ صحرائی
وقالوا ارجع الی المدینۃ والی | کی اولاد پر جھپک پڑے لوگوں نے ابوبکر سے اسبارہ
الذریۃ والنساء وامر رجلا علی | میں کلام کیا اور باہم اتفاق کرکے کہا آپ اہل و
الجیش ولم یزالوا بہ حتی رجع | عیال میں مدینہ تشریف لیجائیں اور لشکر پر ایک امیر
وامر خالد بن الولید وقال لہ | مقرر کردیں غرضکہ ہمیشہ اسکے درپے رہے حتے کہ
اذا اسلموا واعطوا الصدقۃ فمن | آپنے خالد بن ولید کو امیر بناکر مدینہ رجوع کی چلتے
شاء منکم فلیرجع ورجع ابوبکر | وقت خالد سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے فرمانبردار ہوں اور
الی المدینۃ رواہ البیہقی | صدقہ دیں تو تم میں سے جسکا جی چاہے رجوع کرے

٦٠

وابن عساكر عن ابن عمر قال لما
برز ابو بكر واستوى على
راحلته اخذ علي بن ابي طالب
بزمامها وقال الى اين خليفة
رسول الله اقول لك ما قال لك رسول
الله صلعم يوم احد شم سيفك ولا تفجعنا
وارجع الى المدينة فوالله لئن فجعنا
بك لا يكون للاسلام نظام ابدًا
رواه الدارقطني عن عبد الله بن
عمرو بن العاص قال سمعت رسول
الله صلعم يقول يكون خلفي اثنا عشر
خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا
رواه ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن انس بن مالك قال لما بويع
ابو بكر في السقيفة وكان الغد
جلس ابو بكر على المنبر فقام عمر
فتكلم قبل ابي بكر فحمد الله
واثنى عليه ثم قال ان الله قد جمع
امركم على خيركم صاحب
رسول الله صلعم وثاني اثنين اذ هما
في الغار فقوموا فبايعوه فبايع الناس
ابا بكر البيعة العامة بعد بيعة
السقيفة ثم تكلم ابو بكر

دارقطنی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر چلنے کے لئے مستعد ہوئے اور اپنی سواری
پر بیٹھ گئے تو حضرت علی بن ابی طالب نے اونٹنی
کی مہار پکڑ کر کہا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہاں
تشریف لئے جاتے ہیں جو رسول اللہ نے احد کے
دن آپ کے حق میں فرمایا تھا وہی میں بھی کہتا
ہوں تلوار میان کرو اور ہمیں اپنی ذات کے
سبب خوف و گھبراہٹ میں نہ ڈالو مدینہ واپس چلو
خدا کی قسم اگر ہم آپ کے سبب سے خوف میں
رہیں گے تو اسلام کا انتظام کبھی نہ رہے گا
ابو القاسم بغوی حسن سند کے ساتھ عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلعم سے سنا فرماتے تھے میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے
ابو بکر بہت تھوڑے زمانہ خلافت کرینگے۔ ابن اسحق
سیرہ میں انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب
ابو بکر سے سقیفہ میں بیعت کی گئی تو اوسکی دوسری صبح
کو آپ منبر پر بیٹھے عمر نے ابو بکر سے پہلے لوگوں سے
کلام کیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالی نے
تمہاری مہمات کو تم سے بہترین شخص پر جمع کیا وہ
رسول اللہ کے رفیق ہیں اور جب حضرت اور ابو بکر غار میں تھے
تو وہ ہیں کہ دو میں سے دوسرے تھے سو کھڑے ہو کر اوس سے بیعت
کرو لوگوں نے ابو بکر سے سقیفہ کی بیعت کے
بعد عامہ بیعت کی اسکے بعد ابو بکر بولے

فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما
بعد ایها الناس فانی قد وُلّیت
علیکم ولستُ بخیرکم فان احسنت
فاعینونی وان اسأت فقوّمونی الصدق
امانة والکذب خیانة والضعیف
فیکم قوی عندی حتی اریح علیه
حقّه انشآء الله والقوی فیکم ضعیف
حتی اخذ الحق منه ان شاء الله لا
یدع قوم الجهادَ فی سبیل الله
الا .. ضربهم .. الله تعالی
بالذل . . . .
. . . . ولا یشیع الفاحشةُ
فی قوم قط الا اعمهم الله
بالبلاء اطیعونی ما اطعتُ الله
ورسوله* فلا طاعة لی علیکم
وقوموا الی صلاتکم
یرحمکم الله رواه ابن اسحق فی السیرة
عن عمر رض قال لو وُزِن ایمانُ ابی بکر
بایمان اهل الارض لرجح بهم رواه البیهقی
فی شعب الایمان عن علی رض انه
دخل علی ابی بکر وهو مسجّی فقال
ما احد لقی الله بصحیفة احبّ الی
من هذا المسجّی رواه ابن عساکر

اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو اگرچہ میں
تم پر والی بنایا گیا ہوں لیکن میں تمسے بہتر نہیں
ہوں اگر کوئی نیک بات مجھ سے صادر ہو تو اوس میں
میری مدد کرو اور اگر کوئی برائی کر بیٹھوں تو مجھے سیدھا
کرو راستی امانت ہے اور جھوٹ خیانت تم میں کے
ضعیف لوگ میرے نزدیک قوی ہیں تاوقتیکہ میں
اونکا حق دلا کر اُنہیں خوش نہ کردوں اگر اللہ چاہے
اور تمھاری قوی میرے پاس ضعیف ہیں جتنے کہ میں
ان ہی حق نہ لیلوں اگر اللہ چاہے جب کوئی قوم اللہ کی
راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اونکے (چہرہ پر)
ذلت کا سکہ مار دیتا ہے۔ اور جس قوم میں جب کبھی
بیحیائی پھیلتی ہے تو حق سبحانہ تمام لوگوں کو بلا میں پھنساتا
ہے جب تک میں اللہ و رسول کی اطاعت کروں تم
بھی اوسمیں میری اطاعت کرو اور جب میں خدا و رسول کی
نافرمانی کروں تو پھر تمکو میری فرمانبرداری کی ضرورت نہیں اللہ تمپر رحم کرے نماز کیلیے
کھڑے ہو۔ شعب الایمان میں بیہقی نے حضرت عمر سے روایت
کی ہے اگر ابوبکر کا ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے
مقابل میں موازنہ کیا جاوے تو اونکا ایمان سب پر بھاری
ہوگا۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابوبکر
پر داخل ہوئے (وفات کے بعد) اس حال میں کہ
وہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے آپنے فرمایا اس کپڑا ڈالے ہوئے
سے کوئی شخص جسنے اللہ تعالیٰ سے اپنے صحیفہ اعمال کیساتھ
ملاقات کی ہو میرے نزدیک زائد محبوب نہیں

اخرج مسدد في مسنده
و قال وددت اني في
الجنة حتى ارى ابابكر
عن عبد الرحمن ابن ابي
بكر الصديق رض قال
حدثني عمر بن الخطاب
انه ما سبق ابابكر الى خير قط
الا سبقه رواه ابن عساكر عن
علي رض قال والذي نفسي بيده
ما استبقنا الى خير قط الا سبقنا اليه
ابو بكر رواه الطبراني عن
ابي جحيفة رض قال قال علي خير الناس
بعد رسول الله ص ابو بكر لا
يجتمع حبي و بغض ابي بكر في
قلب مؤمن رواه الطبراني في
الاوسط عن ابن عمر قال ثلثة من
قريش اصبح قريش وجها و احسنها
اخلاقا و اثبتها جنانا ان حدثوك
لم يكذبوك و ان حدثتهم لم
يكذبوك ابو بكر الصديق
و ابو عبيدة بن الجراح و عثمان بن
عفان رواه الطبراني في الكبير
عن ابراهيم النخعي قال كان ابو بكر

مسدد اپنی مسند میں کہتے ہیں کہ عمر نے فرمایا میں ابوبکر کو جنت
میں دیکھنا دوست رکھتا ہوں - ابن عساکر عبدالرحمن
بن ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن الخطاب
نے حدیث کی کہ میں نے جس بھلائی کے کام میں ابوبکر سے
کبھی سبقت کا ارادہ کیا آپ ہی اوس پر سبقت لیگئے - طبرانی
علی رض سے روایت کرتے ہیں مجھے اوس ذات کی قسم جسکے
قبضہ میں میری جان ہے - ہم نے کسی بھلے
کام میں کبھی سبقت کا ارادہ نہیں کیا - مگر
ابوبکر اوس میں سبقت لے گئے - طبرانی اوسط
میں ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رض نے
فرمایا رسول اللہ صلعم کے بعد بہترین شخص ابوبکر
ہیں میری محبت اور ابوبکر کی دشمنی مومن کے دل میں کبھی
جمع نہوگی - طبرانی کبیر میں ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ قریش میں تین شخص ہیں جو ایسی
صفات کے ساتھ موصوف ہیں (۱) صورت
میں سب قریش سے زائد ملیح اور وجیہہ ہیں
(۲) خلق میں اون سب سے بہتر ہیں (۳)
تمام قریش سے دل کے مضبوط ہیں اگر
تجھسے بات کہیں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں اور
اگر تو اونسے بات کہے تو وہ تجھے جھوٹا نہ جانیں وہ ابوبکر
صدیق ابو عبیدہ بن جراح عثمان بن عفان ہیں - ابن سعد ابراہیم
نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابوبکر کا نام اواہ
(بہت آہ آہ کرنیوالا) رکھا تھا اونکی شفقت اور رحمت کی وجہ سے

يسمّى الاوّاه لرافته ورحمته
رواه ابن سعيد عن الربيع بن
انس قال مكتوب فى الكتاب الاول
مثل ابى بكر الصديق مثل المطر
اينما وقع نفع رواه ابن عساكر
عن الربيع ابن انس قال نظرنا
فى صحابة الانبياء فما وجدنا نبيا
كان له صاحب مثل ابى بكر
الصديق رواه ابن عساكر عن
الزهري قال من فضل ابى بكر
انه لم يشك فى الله ساعة قط
رواه ابن عساكر عن الزبير بن
بكار قال سمعت بعض اهل العلم
يقول خطباء اصحاب رسول الله ص
ابوبكر الصديق وعلى بن ابى
طالب رواه ابن عساكر عن
ابى حصين قال ما ولد لآدم من
ذريته بعد النبيين والمرسلين افضل
من ابى بكر ولقد قام ابوبكر
يوم الردة مقام نبى من الانبياء
رواه ابن عساكر عن الشعبى
قال خص الله تعالى ابا بكر باربع
خصال لم يخص بها احدا من الناس

ابن عساکر ربیع بن انس سے روایت کرتے
ہیں کہ پہلی کتابوں میں ابوبکر کی مثل مینہ کے
مانند لکھی ہے کہ جس جگہ پڑے نفع دے۔
ابن عساکر ربیع بن انس سے نقل کرتے ہیں کہ
ہم نے انبیاء علیہم السلام کے یاروں اور
رفیقوں کے وصف ٹٹولے سو ہم نے کسی پیغمبر کو
نپایا کہ اوسکا مصاحب ابوبکر صدیق جیسا ہو۔
ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے کہ سب سے
بڑے بزرگی حضرت ابوبکر کو یہ ہے کہ اونہوں نے
اللہ میں ایک ساعت کبھی شک نہیں کیا۔ ابن عساکر
زبیر بن بکار سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے
ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ صحابہ
رسول اللہ صلعم کے بڑے واعظ ابوبکر رض اور علی رض
ہیں۔ ابن عساکر ابی حصین سے روایت
کرتے ہیں کہ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں
نبیوں اور پیغمبروں کے بعد ابوبکر سے زائد
بزرگ کوئی پیدا نہیں ہوا عرب کے مرتد ہونے کے
زمانہ میں ابوبکر نبیوں میں سے ایک ہی کے
قائم مقام تھے
ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ
حق سبحانہ نے ابوبکر کو چار ایسی خصلتوں
کے ساتھ مخصوص کیا کہ لوگوں میں سے
اور کسی کو اونکے ساتھ خاص نہیں کیا

سماه الصديق ولم يسم احد الصديق غيره
وهو صاحب الغار مع رسول الله صلعم
ورفيقه في الهجرة وامره رسول
الله صلعم بالصلوة والمسلمون شهود
رواه ابن عساكر عن ابي جعفر محمد
الباقر رض قال كان ابوبكر يسمع
مناجاة جبرئيل للنبي صلعم ولا يراه
رواه ابن عساكر عن سعيد بن
المسيب قال كان ابوبكر من النبي
مكان الوزير فكان يشاوره في
جميع اموره وكان ثانيه في الاسلام
وثانيه في الغار وثانيه في العريش
يوم بدر وثانيه في القبر لم يكن
رسول الله صلعم يقدم عليه احدا رواه
الحاكم في صحيحه عن المقدام قال
استب عقيل بن ابي طالب وابوبكر
قال وكان ابوبكر سبابا او نسابا
غير انه تحرج من قرابته صلى الله
عليه وسلم فاعرض عنه وشكاه الى
النبي صلعم فقام رسول الله صلعم في الناس
فقال الا تدعون لي صاحبي ما شانكم
وشانه فوالله ما منكم رجل الا على
باب بيته ظلمة الا باب ابي بكر

آپ کا نام صدیق رکھا آپکے سوا اور کسیکا
یہ نام نہیں رکھا - وہ رسول اللہ کے ساتھ
صاحب غار تھے ہجرت میں آپ کے رفیق تھے
رسول اللہ نے آپکو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا
اور تمام مسلمان حاضر تھے - ابن عساکر
ابوجعفر محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر جبرئیل کی سرگوشی جو نبی صلعم سے ہوتی تھی
سنتے اور ظاہر میں نہ دیکھتے - حاکم اپنی صحیح میں
سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر حضرت
کے وزیر کے مرتبہ میں تھے آپ اون سے اپنے
تمام کاموں میں مشورہ لیتے اور ابوبکر اسلام میں غار میں
بدر کے دن چھپر میں قبر میں رسول اللہ کے دوسرے تھے
آنحضرت آپ پر کسیکو مقدم نکرتے تھے - ابن عساکر
مقدام سے روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابیطالب اور
ابوبکر میں سب وشتم تک نوبت پہونچی گو ابوبکر بھی نسب سے
خوب واقف تھے اور اچھی طرح برا کہہ سکتے تھے مگر
رسول اللہ کی قرابت کی وجہ سے اوسے برا کہنا گناہ
جانکر اوس سے روگردانی کرکے رسول اللہ کے پاس
اس امر کی شکایت کی رسول مقبول لوگوں
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم میرے یار کو میرے خاطر
کیلیے کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہو تم کو اوس سے کیا مناسبت
بخدا تم میں سے ہر ایک شخص کے دروازہ پر
اندھیرا ہے مگر ابوبکر کے دروازہ پر

ابی بکر فان علی بابه النور فوالله
لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر
صدقت وامسکتم الاموال وجاد لی
بماله وخذلتمونی وواسانی واتبعنی
رواه ابن عساکر عن عبد الرحمن
بن ابی بکر الصدیق رض قال صلی رسول
الله صلوة الصبح ثم اقبل علی اصحابه
بوجهه وقال من اصبح منکم الیوم
صائما قال عمر یارسول الله لم احدث
نفسی بالصوم البارحة فاصبحت
مفطرا فقال ابو بکر لکن حدثت
بها نفسی فاصبحت صائما فقال هل منکم احد الیوم
عاد مریضا قال عمر یا رسول الله لم
نبرح فکیف نعود المریض فقال ابو
بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن
بن عوف شاک فجعلت طریقی علیه
لانظر کیف اصبح فقال هل منکم احد
اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا
یارسول الله ثم لم نبرح فقال ابوبکر
دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت
کسرة من خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن
فاخذتها فدفعتها الیه فقال فابشر
بالجنة ثم قال کلمة ارضی بها عمر زعم

نور ہے۔ خدا کی قسم ہے تم نے مجھے جھٹلایا
اور ابوبکر نے تصدیق کی تم نے اپنے مال روکے
اور مجھسے مضائقہ رکھا ابو بکر نے اپنا مال مجھپر
فدا کیا تم نے مجھے رسوا کرنا چاہا اوسنے میری غمخواری
اور پیروی کی۔ امام بزار نے عبد الرحمن ابوبکر صدیق
کے بیٹے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
صبح کی نماز پڑہکر صحابہ کی طرف موہنہ کرکے
فرمایا تم میں سے آج کون روزہ دار ہے
حضرت عمر نے کہا ای رسول خدا مینے آجکی رات روزہ کی
نیت نہیں کی بدیں وجہ افطار کی حالت میں صبح
کی ابو بکر نے کہا میں روزے سے ہوں پہر آنحضرت نے
فرمایا کیا تم میں سے آج کسینے بیمار کی عیادت کی ہے
حضرت عمر بولے یارسول اللہ ہم تو صبح سے
یہیں ہیں کسیکی بیمار پرسی کیونکر کرتے حضرت ابوبکر نے
کہا مجھے اپنے بھائی عبد الرحمن بن عوف کے بیمار
ہونیکی خبر پہونچی تہی تو میں اونکے گھر کیطرف سے ہوکر آیا
کہ دیکھوں اونسے صبح کس حال میں کی پہر آنحضرت نے فرمایا
کیا تم میں سے کسینے آج مسکین کو کہانا کہلایا ہے عمر نے کہا
ہم فجر کی نماز پڑہکر یہیں موجود ہیں حضرت ابوبکر بولے جب میں
مسجد میں آیا سو تو ایک فقیر دروازہ پر تہا مینے جو کی روٹی کا ٹکڑا
عبد الرحمن کے ہاتھ میں دیکھا سو اوس سے لیکر سائل کو دیدیا آنحضرت نے
فرمایا تجھے جنت کی بشارت ہو پہر آپنے ایک ایسا کلمہ فرمایا جو حضرت
عمر کو بہت پیارا معلوم ہوا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ یعنی

انه لم یکد خیرًا قط الا سبقه الیه ابو بکر رواه البزّار عن عبد الله بن مسعود قال کنتُ فی المسجد اصلّی فدخل رسول الله ﷺ و معه ابو بکر و عمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطه ثم قال من احبّ ان یقرء القران غضًا طریًا فلیقرء بقراءة ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی ابو بکر فبشرنی ثم اتانی عمر فوجد ابا بکر خارجًا قد سبقه فقال انّک لسبّاق بالخیر رواه ابو یعلی الموصلی عن ربیعة الاسلمی قال جری بینی و بین ابی بکر کلام فقال لی کلمةً کرهتُها و ندم فقال لی یا ربیعة رُدّ علیّ مثلها حتی تکونَ قصاصًا قلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدینّ علیک رسولَ الله ﷺ فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر و جاء اناس من اسلم فقالوا لی رحم الله ابا بکر فی ای شیءٍ یستعدی علیک و هو الذی قال لک ما قال فقلت اتدرون من هذا هذا

جب کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو حضرت ابو بکر ہی او سپر سبقت لیگئے۔ ابو یعلی الموصلی عبد الله بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول الله ﷺ معہ ابو بکر و عمر تشریف لائے آپنے مجھے دعا مانگتے ہوے پایا فرمایا مانگ تجھے ملیگا پھر فرمایا جو آسانی اور سیدھا روی سے قرآن پڑھنا محبوب رکھے وہ ابن ام عبد کی قرارت پڑھے میں تو اپنے گھر چلا آیا اتنے میں ابو بکر آئے مجھے اسکی بشارت دی اسکے بعد حضرت عمر میرے پاس بشارت کو آئے کہ ابو بکر سبقت لیجا چکے تھے عمر نے فرمایا تم ای ابو بکر بہتری میں سبقت کرنیوالے ہو امام احمد حسن سند کی ساتھ ربیعہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھمیں اور ابو بکر میں کوئی گفتگو ہوئی آپنے مجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسکو میں ناپسند جانتا تھا مگر کہتے ہی نہایت شرمندہ ہوئے اور فرمانے لگے اے ربیعہ تو بھی اوس جیسا مجھے کہہ لے تاکہ عوض ہو جاوے میں نے کہا میں تو نکہونگا فرمایا کہو ورنہ رسول الله کو تم پر غصہ دلاؤں گا میں نے کہا کچھ ہی ہو میں تو کبھی نکہونگا ابو بکر تو تشریف لے گئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مجھہ سے آکر کہنے لگے الله ابو بکر پر رحم کرے وہ تیری شکایت رسول الله سے کس باب میں کریں گے اونہوں ہی نے تو تجھے برا کہا۔ میں نے اون سے کہا تم جانتے بھی ہو یہ کون شخص ہیں۔ یہ

هو ابو بكر الصديق هذا ثاني
اثنين وهذا ذو شيبة المسلمين ايّاكم
لا يلتفت فيراكم تنصرونى عليه
فيغضب فياتي رسول الله ص فيغضب
لغضبه فيغضب الله لغضبهما فيهلك
ربيعةُ وانطلق ابو بكر و تبعته
وحدي حتى اتى رسول الله ص فحدّثه
الحديثَ كما كان فرفع اليّ راسه
فقال يا ربيعةُ مالك وللصديق فقلت
يا رسول الله كان كذا وكذا فقال لي
كلمةً كرهتُها فقال لي قل كما قلتُ
حتى يكون قصاصا فابيتُ فقال رسول
الله ص اجل لا تردُّ عليه ولكن قل
غفر الله لك يا ابا بكر فقلت
غفر الله لك يا ابا بكر رواه
الامام الاحمد بسند حسن في
مسنده عن ابن عباس قال قال رسول
الله ص ابو بكر صاحبي ومونسي
في الغار اسناده حسن رواه عبدالله
ابن احمد بن حنبل عن حذيفةَ
قال قال رسول الله ص انّ في الجنة
طيرًا كامثال البخاتي قال ابو بكر
انها لناعمة يا رسول الله قال انعم

ابوبکر صدیق ہیں یہ غار میں دو میں سے دوسرے
ہیں یہ مسلمانوں کے بڑے بوڑھے ہیں۔ تم اون کے
دیکھنے سے بچو۔ اگر وہ تم کو اپنے اوپر میری
مدد کرتے دیکھیں اور غصہ میں آکر رسول اللہ
کے پاس جاویں اور اونکے غصہ کیوجہ سے
رسول اللہ غصہ میں ہوں اور ان دونوں کے
غصہ کے سبب سے اللہ غصہ کرے تو ربیعہ
ہلاک ہو جاوے گا وہاں سے جب ابوبکر چلے تو میں اکیلا
اونکے پیچھے ہولیا یہانتک کہ آپ رسول اللہ کے پاس
آئے اور واقعی بات جو تھی بیان کی آنحضرت نے میری
طرف سر اوٹھا کر فرمایا اے ربیعہ تیرے اور صدیق کی
کیا گفتگو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ باتوں باتوں
میں حضرت ابوبکر نے مجھے ایک ایسی بات کہی جو
مجھے بری لگی پھر ابو بکر نے فرمایا جیسا میں نے
کہا ہے تو بھی کہہ تاکہ برابری ہو جاوے میں نے انکار کیا
آنحضرت نے فرمایا ہاں کچھ جواب نہ دیجو بلکہ یوں کہو اے
ابوبکر اللہ تجکو بخشے میں نے ایسا ہی کہا امام احمد حنبل
حسن سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر غار میں میرے یار اور
رفیق تھے۔ بیہقی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں پرندے بختی اونٹ
جیسے ہوں گے ابو بکر بولے یا رسول اللہ وہ تو
بڑے خوش حال ہونگے۔ فرمایا خوشحال زیادہ

له اس حدیث سے غار والے حضرت ابوبکر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ احباب اگر حضرت ابوبکر غصہ میں آکر کسی کو بری بات کہہ بیٹھیں تو وہ اوسکے ...

منہامن یاکلہاوانتمن یاکلہارواہ البیہقی
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم
عُرِج بی الی السماء فمامررتُ
بسماء الا وجدتُ فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابوبکر الصدیق
خلفی رواہ ابو یعلی الموصلی ورد
ایضا من حدیث ابن عباس وابن عمر
وانس وابی سعید وابی الدرداء
باسانید ضعیفۃ بعضہا یشُد بعضًا
عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر
قال لما نزلت ولو انا کتبنا علیہم اَنِ
اقتلوا انفسکم قال ابو بکر یارسول
اللہ واللہ لو امرتنی ان اقتل نفسی
لفعلتُ قال صدقتَ عن ابن عباس
قال دخل رسول اللہ صلعم غدیرا فقال
یسبح کلُّ رجل الی صاحبہ قال فسبح
کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی
رسول اللہ صلعم وابو بکر فسبح
رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتی
اعتنقہ وقال لو کنت متخذا خلیلا
حتی القی اللہ لاتخذت ابابکر
خلیلا ولکنہ صاحبی رواہ الطبرانی
عن سلیمان بن یسار قال قال

وہ لوگ ہوں گے جو اونہیں کہا ئینگے اور تو اونمیں
سے ہے جو اونہیں کہا ئینگے۔ ابو یعلی موصلی
ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ جب (جبرئیل) مجھے آسمان پر لے چڑہے تو
جس آسمان پر میں گیا اوسمیں اپنا نام محمد رسول اللہ
اور اپنے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا یہ ہی
حدیث ابن عباس ابن عمر انس ابو سعید ابو الدرداء
سے ضعیف سندوں سے مروی ہے کہ
بعض کی بعض معین و مؤید ہے۔ عامر بن عبداللہ
بن زبیر کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ولو انا کتبنا
علیہم الخ نازل ہوئی تو ابوبکر نے کہا یارسول اللہ
اگر آپ مجھے حکم فرماتے کہ اپنی جان مار ڈال تو میں
مار ڈالوں آپنے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ طبرانی
میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ایک حوض پر آئے اور فرمایا ہر آدمی
اپنے یار کے ساتھ پیرے چنانچہ ہر شخص اپنے
دوست کے ساتھ نہانے لگا حتے کہ رسول اللہ
اور ابوبکر باقی رہ گئے سو آپ اور ابوبکر دونوں
ملکر نہائے اور آپنے اونکا معانقہ کرکے فرمایا
اگر میں مرتے تک کسیکو دوست بناتا تو ابوبکر
کو دوست بناتا لیکن وہ میرے مصاحب ہیں
ابن عساکر سلیمان بن یسار سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رسول الله صلعم خصال المرء ثلاثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خیرا جعل فیه خصلة منها یدخل بها الجنة قال ابو بکر یا رسول الله الیّ شیئ منها قال نعم جمیعًا من کلّ رواه ابن عساکر عن مجمع بن یعقوب الانصاری عن ابیه قال کانت حلقة رسول الله صلعم تشتبک حتی تصیر کالاسورة وان مجلس ابی بکر منها الفارغ ما یطمع فیه احد من الناس فاذا جاء ابو بکر جلس ذلک المجلس واقبل علیه النبی صلعم بوجهه والقی علیه حدیثه وسمع الناس رواه ابن عساکر

عن عبد الله بن عمر قال کنت عند النبی صلعم فاقبل ابو بکر وعمر فقال الحمد لله الذی ایدنی بکما رواه البزار والحاکم عن ابی اروی الدوسی والطبرانی فی الاوسط عن البراء بن عازب

عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله قال لابی بکر وعمر لو اجتمعتما فی مشورة ما خالفتکما رواه احمد والطبرانی

آدمی کی عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو خصائل مذکورہ میں سے کوئی خصلت اوس میں رکھدیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جنت میں جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ابو بکر نے کہا اے رسول اللہ اون میں سے مجھ میں کوئی خصلت ہے فرمایا ہاں تجھ میں سب ہیں

مجمع بن یعقوب انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی مجلس میں لوگ ایسے ملکر سر جوڑ کر حلقہ باندہتے تھے کہ وہ کنگن جیسا ہو جاتا تھا اور ابو بکر کی بیٹھنے کی جگہ اوس حلقہ میں خالی ہتی لوگوں میں سے کوئی اوس جگہ بیٹھنے کا لالچ نکرتا تھا پس جب ابو بکر آتے تو اوس جگہ بیٹھتے اور نبی صلعم اونکی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرتے اور سب لوگ سنتے اسکو ابن عساکر روایت کرتے ہیں

ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس تھا ابو بکر و عمر آئے آپ نے فرمایا سب تعریف اوس اللہ کو ہے جس نے تم دونوں سے میری مدد کی بزار اور حاکم ابو اروی دوسی اور طبرانی اوسط میں براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں

امام احمد عبد الرحمن بن غنم اور طبرانی براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے ابو بکر و عمر سے فرمایا اگر تم دونوں کسی مشورے میں جمع ہو تو میں تمہارا اخلاف نکروں

٦٩

ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی جگہ وہاں کوئی نہ بیٹھتا جب حضرت ابو بکر تشریف لاتے تو اوس خالی جگہ آ بیٹھتے

عن البراء بن عازب عن علي رض قال قال
رسول الله صلعم رحم الله ابا بكر زوجني
ابنته وحملني الى دار الهجرة و
اعتق بلالا رحم الله عمر يقول
الحق وان كان من ابويه اظهر
الحق وما له من صديق رحم الله
عثمان يستحييه الملائكة رحم الله
عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار
رواه ابن عساكر عن ابن ابي حازم قال جاء
رجل الى علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رض
فقال ما كان منزلة ابي بكر وعمر
قال لمنزلتهما منه الساعة عن ابن
مسعود قال حب ابي بكر وعمر
ومعرفتهما من السنة رواهما ابن
عساكر عن انس مرفوعا قال اني
لارجو لامتي في حبهم لابي بكر وعمر
ما ارجو لهم في قول لا اله الا الله
رواه ابن عساكر عن ابن
عباس في قوله تعالى فانزل الله
سكينته عليه قال على ابي بكر
ان النبي صلعم لم تزل السكينة عليه
رواه ابن ابي حاتم عن ابن مسعود
ان ابا بكر اشترى بلالا من امية

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
فرمایا اللہ ابوبکر پر رحمت کرے اوہوں نے اپنی بیٹی
مجھے بیاہ دی اور ہجرت کی گھر مجھے لے آئے بلال کو
آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے وہ حق بات کہتا ہے
اگرچہ اوسکے ماں باپ ہی ہوں اونسے ایسے وقت
حق کو ظاہر کیا کہ اوسکا کوئی دوست نہ تہا اللہ عثمان
پر رحم کرے کہ اوس سے فرشتے تک حیا کرتے ہیں
اللہ علی پر رحم کرے یا اللہ حق اوسکے ساتھ رہے
جہاں کہیں ہو ابن عساکر ابن حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص زین العابدین حضرت
علی کے پوتے کے پاس آیا اور کہا ابوبکر و عمر کا رسول اللہ
کے نزدیک کیا مرتبہ ہے فرمایا جیسے نزدیکی اون دونکو
موت کے بعد حاصل ہوئی ایسا ہی موت سے پہلے تہی
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں
نے کہا ابوبکر و عمر کی محبت اور ان دونوں کی معرفت
سنت سے ہے۔ ابن عساکر انس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے اپنی امت
سے ابوبکر و عمر کی محبت کرنے میں وہ امید ہے جو
قول لا اله الا الله میں ہیں اون سے امید کرتا ہوں
ابن ابی حاتم ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالی
قول فانزل الله سکینته میں کہتے ہیں کہ سکینہ ابوبکر پر نازل ہوئے
کیونکہ نبی صلعم پر تو ہمیشہ اطمینان و سکینہ تہی ابن ابی حاتم
ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے بلال کو امیہ

بن خلف وابی بن خلف ببردة
وعشرة اواق فاعتقه لله فانزل
الله والليل اذا الى قوله ان سعيكم
لشتى سعى ابى بكر وامية
وابى رواه ابن ابى حاتم عن
عامر بن عبدالله بن الزبير قال
كان ابو بكر يعتق على الاسلام
بمكة فكان يعتق عجائز ونساء اذا
اسلمن فقال له ابوه اى بنى اراك
تعتق اناسا ضعافا فلو انك
تعتق رجالا جلدا يقومون
معك ويمنعونك ويدفعون
عنك قال اى ابت انما اريد ما
عند الله قال فحدثنى بعض اهل
بيتى ان هذه الآية نزلت فيه
فاما من اعطى واتقى وصدق
بالحسنى الى اخرها رواه ابن
جرير عن عروة ان ابا بكر
اعتق سبعة كلهم يعذب فى
الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى
الى اخر السورة رواه الطبرانى وابن
ابى حاتم عن عبدالله بن الزبير
قال نزلت هذه الآية وما لاحد عنده

بن خلف اور ابی بن خلف سے (غلام و بیٹے کے علاوہ)
عوض میں ایک چادر اور چار سو درہم کے خرید کر کے اللہ کیواسطے
آزاد کر دیا اور پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں یہ آیت
نازل فرمائی۔ واللیل اذا یغشی سے ان سعیکم لشتی تک
یعنے ابو بکر اور امیہ اور ابی کی کوشش مختلف
ہے ابن جریر عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو بکر مکہ میں مسلمان ہونے پر لوگوں کو آزاد کرتے
تھے اکثر بوڑھے عورتیں ضعیف بیچارے جب مسلمان
ہو جاتے تو او نہیں آزاد کر دیتے۔ ایکدن اونکے
والد نے کہا اے بیٹے میں تجھے ایسے لوگوں کو
آزاد کرتے دیکھتا ہوں جو ضعیف ہیں اگر تو چالاک
قوی آدمیوں کو خرید کر آزاد کرے تو وہ تیری
مدد کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ تجھسے ایذا دور
کریں کہا ای باپ جو اللہ کے نزدیک محبوب ہے
میں اوسی کو چاہتا ہوں۔ (راوی کہتا ہے) مجھے
میرے بعض اہلبیت نے حدیث کی کہ یہ آیت فاما
من اعطے واتقی وصدق بالحسنے الخ ابو بکر کے حق میں
نازل ہوئی۔ طبرانی اور ابن ابی حاتم عروہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے ایسے
سات آدمیوں کو آزاد کیا جو سب کے سب
دین الہی میں تکلیف دئے جاتے تھے اور آیہ
وسیجنبها الاتقی الی آخرہ آپکے حق میں اوتری بزار
عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ومالاحد عنده

من نعمة تجزى الى اخر السورة
فى ابى بكر الصديق رواه البزار
عن عائشة ان ابابكر لم يكن
يحنث فى يمين حتى انزل الله كفارة
اليمين رواه البخارى عن امية
بن صفوان وكانت له صحبة قال
قال على بن ابى طالب والذى
جاء بالصدق وصدق به ابوبكر
الصديق رواه البزار وابن عساكر
عن ابن عباس فى قوله وا
شاورهم فى الامر قال نزلت فى
ابى بكر وعمر رواه الحاكم
فى مستدركه عن ابى شوارب
قال نزلت ولمن خاف مقام ربه
جنتان فى ابى بكر
رضى الله عنه رواه ابن
ابى حاتم عن ابن
عمر وابن عباس فى
قوله وصالح المومنين
قال نزلت فى ابى بكر وعمر
رواه الطبرانى فى الاوسط
عن مجاهد قال لما نزلت
ان الله وملائكته

من نعمة تجزى آخر سورت تک ابوبکر صدیق کی
باب میں اوتری۔ بخاری میں حضرت عائشہ
سے مروی ہے کہ جبتک خدا تعالی نے قسم
کفارہ کی آیت نہ اوتاری ابوبکر اپنی قسم کو توڑتے
نہ تھے بزار اور ابن عساکر امیہ بن صفوان
سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے
فرمایا کہ آیہ والذی جاء بالصدق
وصدق بہ میں ابوبکر مراد ہیں اور امیہ کی
حاکم اپنی مستدرک میں ابن عباس سے
اللہ تعالی کے قول وشاورہم فی الامر
میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر وعمر کے
باب میں اوتری ہے۔ ابن ابی حاتم
ابو شوارب سے نقل کرتے ہیں کہ ولمن
خاف مقام ربہ جنتین خاص ابوبکر کی
شان میں نازل ہوئی۔ طبرانی اوسط میں
ابن عمر اور ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آیہ وصالح المومنین ابوبکر
وعمر کے حق میں اوتری ہے۔
عبد ..... ابن حمید اپنی تفسیر
میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ جب آیہ
ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی
نے نزول اجلال فرمایا تو حضرت
صدیق اکبر نے فرمایا۔

يصلون على النبي قال ابو بكر
يا رسول الله ما انزل الله عليك
خيرا الا اشركنا فيه فنزلت هذه الآية
هو الذي يصلي عليكم و
ملائكته رواه عبد ابن حميد
في تفسيره عن علي بن الحسين
ان هذه الآية نزلت في ابي
بكر وعمر ونزعنا ما في صدورهم
من غل اخوانا على سرر متقابلين
رواه ابن عساكر عن ابن
عباس قال نزلت في ابي بكر
الصديق ووصينا الانسان بوالديه
احسانا الى قوله وعد الصدق الذي
كانوا يوعدون رواه ابن عساكر
عن سفيان بن عيينة قال عاتب
الله المسلمين كلهم في رسول الله
الا ابا بكر وحده فانه خرج
من المعاتبة ثم قرأ الا تنصروه فقد نصره
الله اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين
اذهما في الغار رواه ابن عساكر

فصل في انه افضل الصحابة وخيرهم
اجمع اهل السنة على ان افضل
الناس بعد النبي صلعم ابو بكر ثم

اے رسول اللہ حق سبحانہ نے جو بھلائی آپ پر
اوتاری اوس میں ہمیں ضرور شریک کیا (مگر
اس آیت میں ہمارا کچھ بھی ذکر نہیں) پس
اوسوقت یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی علیکم
و ملائکتہ ابن عساکر زین العابدین سے نقل
کرتے ہیں کہ آیہ ونزعنا ما فی صدورہم من
غل اخوانا علی سرر متقبلین ابو بکر کے
حق میں اوتری ہے۔ ابن عساکر ابن عباس
سے روایت کرتے ہیں کہ آیہ ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا سے وعد الصدق الذی
کانوا یوعدون تک ابو بکر کے حق میں نازل
ہوئی ہے۔ ابن عساکر سفیان بن عیینہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے بارے
میں تمام مسلمانوں کو جناب باری نے
عتاب کیا مگر صرف ابو بکر کو کہ وہ اس
عتاب سے خارج ہے۔ پھر راوی نے
استشہاد کے لئے یہ آیت پڑھی الا تنصروہ فقد
نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذ ہما فی الغار۔

فصل

اس باب میں کہ حضرت ابو بکر تمام صحابہ سے بہتر
اور افضل ہیں۔ اہل سنت کا اجماع ہو چکا ہے
کہ نبی صلعم کے بعد افضل بشر ابو بکر ہیں

عمر ثم عثمان ثم علي ثم سائر العشرة ثم باقی اهل بدر ثم باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة ثم باقی الصحابة هکذا احکی الاجماع علیه ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول الله صلعم فنخیر ابابکر ثم عمر ثم عثمان زاد الطبرانی فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلعم ولا ینکره عن ابن عمر قال کنا وفینا رسول الله صلعم نفضل ابابکر وعمر وعثمان وعلیا رواه ابن عساکر عن ابی هریرة قال کنا معاشر اصحاب رسول الله صلعم ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم نسکت رواه ابن عساکر عن علی رض قال خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر فمن قال غیرها فهو مفتر علیه ما علی المفتری رواه احمد وغیره عن ابی یعلی قال قال علی لا یفضلنی احد علی ابی بکر الا جلدته

پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر باقی اہل بدر پہر باقی اہل احد پہر باقی اہل بیعت پہر باقی صحابہ اسیطرح منصور بغدادی نے اسپر اجماع نقل کیا ہے۔ بخاری ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے زمانہ میں تمام لوگوں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی دیتے تہے اول ابو بکر کو بزرگی دیا کرتے پہر عمر پہر عثمان کو طبرانی نے کبیر میں یہ لفظ زائد کئے ہیں کہ نبی صلعم اسکو جانتے اور انکار نکرتے تہے ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو اس ترتیب سے اونپر فضیلت دیتے تھے حالانکہ رسول اللہ ہم میں موجود تہے ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ کے گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر کو کہتے تہے پہر عمر پہر عثمان کو پہر ہم خاموش ہو رہتے۔ حالانکہ ہم بہت بڑی جماعت تہی احمد وغیرہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت کے بہتر شخص نبی صلعم کے بعد ابو بکر ہیں جو اونکے غیر کی بزرگی کا قائل ہو اور افضل امت غیر کو جانے وہ مفتری ہے اور بوسزا مفتری کی ہے پہر اوسیکا وہی مستحق ہوگا احمد ابو یعلی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مجھے ابو بکر پر جو کوئی بزرگی دے گا اوسی مفتری جیسے حد لگاؤں گا۔

احد المفتری رواه احمد عن
ابی الدرداء ان رسول الله ﷺ
قال ما طلعت الشمس ولا غربت
علی احد افضل من ابی بکر
الا ان یکون نبیا رواه
ابو نعیم و ابن حمید فی مسنده
وفی لفظ علی احد بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر
وقد ورد ایضا من حدیث جابر
ولفظه ما طلعت الشمس علی احد
منکم افضل منه رواه الطبرانی
وغیره عن سلمة بن الاکوع قال
قال رسول الله ﷺ ابو بکر الصدیق
خیر الناس الا ان یکون
نبی رواه الطبرانی عن
سعد بن زرارة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان روح
القدس جبرئیل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر رواه
الطبرانی فی الاوسط عن ابی جحیفة
قال دخلت علی علی رض فی بیته
فقلت یا خیر الناس بعد رسول
الله ﷺ فقال مهلا یا ابا جحیفة الا

ابو نعیم ابو درداء سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی
کے بعد ابو بکر سے زائد کوئی ایسا بزرگ اور افضل
شخص نہیں ہے جس پر سورج نکلا اور ڈوبا ہو
ابن حمید نے اپنی مسند میں یہ حدیث بیان کی ہے
مگر یہ لفظ زائد ہیں کہ نبیوں اور پیغمبروں
کے بعد ابو بکر سے افضل کوئی ایسا نہیں الخ
یہی روایت طبرانی وغیرہ میں حدیث جابر
سے مروی ہے اوس کے لفظ یہ ہیں۔ کہ
ابو بکر سے افضل تم میں کوئی ایسا شخص
نہیں جس پر سورج چمکا ہو۔
طبرانی سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا ابو بکر صدیق
تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی نبی ہو
طبرانی اوسط میں سعد بن زرارہ سے
نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پاک روح
جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد
آپکی تمام امت میں بہترین شخص ابو بکر ہیں۔
دار قطنی میں ابو جحیفہ سے روایت ہے
کہ حضرت علی کے گھر میں۔ میں نے
جا کر کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد بہترین شخص
آپ نے فرمایا ٹھیر اے ابو جحیفہ

اخبرك بخير الناس بعد رسول الله صلعم ابو بكر وعمر ويحك يا ابا جحيفة لا يجتمع بغضي وحب ابي بكر وعمر في قلب مومن رواه الدار قطني واخرج ايضا ان ابا جحيفة كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له على رض بعد ان اخذ بيده وادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير الامة خيرها ابو بكر ثم عمر قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهني به على ما بقيت عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اى اصحاب رسول الله صلعم كان احب الى رسول الله صلعم قالت ابو بكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة بن الجراح قال قلت ثم من قال فسكتت رواه الترمذي والنسائي والحاكم وصححه

رسول اللہ کے بعد بہترین شخص کی تجھے خبر سناؤں۔ وہ ابوبکر و عمر ہیں اے ابو جحیفہ تجھے خرابی ہو میرا بغض ابوبکر و عمر کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ نیز دار قطنی میں روایت ہے کہ ابو جحیفہ حضرت علی کے افضل امت ہونیکا معتقد تھا جب اُسنے انکے اعتقاد کی مخالف لوگوں کے اقوال سنے تو سخت غمگیں ہوا سو حضرت علی اوسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور کہا ای ابو جحیفہ تجھے کس چیز نے ایسا غمناک کیا اوسنے آپ سے قصہ بیان کیا فرمایا کیا میں تجھے بہترین آدمی کی خبر دوں اے ابو جحیفہ پھر یہ حدیث بیان کی کہ بہترین اس امت کے ابوبکر ہیں پھر عمر۔ ابو جحیفہ کہتے ہیں اسکے بعد کہ حضرت علی نے بالمشافہ یہ حدیث مجھ سے بیان کی۔ میں نے خدا سے عہد کیا کہ مرتے تک کبھی اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ ترمذی اور نسائی اور حاکم نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ رسول اللہ کو سب سے پیارا کون شخص تھا فرمایا ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پھر کون۔ تو وہ چپ ہو رہیں طبرانی اوسط میں

عن عمار بن یاسر قال من فضل علی
ابی بکر وعمر احدا من اصحاب
رسول الله صلعم فقد ازری علی
المهاجرین والانصار رواه الطبرانی
فی الاوسط عن سمرة قال قال رسول الله صلعم
امرت ان اؤول الرویا ابابکر
رواه ابن عساکر ۔ عن یعقوب
بن عتبة عن شیخ من الانصار قال
کان جبیر بن مطعم من انسب
قریش لقریش وللعرب قاطبة
وکان یقول انما اخذت
النسب من ابی بکر الصدیق
ثم ذلک غایة فی علم تعبیر الرویا
وقد کان یعبر الرویا فی زمن النبی صلعم
وقد قال محمد بن سیرین
وهو المقدم فی هذا العلم
بالاتفاق کان ابو بکر
اعبر هذه الامة بعد
النبی صلعم وکان مع ذلک
اشد الصحابة رأیا و
اکملهم عقلا عن
عبد الله بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلعم

عمار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے ابوبکر
و عمر پر اصحاب رسول اللہ صلعم میں سے کسی اور
کو بزرگی دی اوس نے مہاجرین و انصار
پر عیب لگایا۔
ابن عساکر سمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ابوبکر کے سامنے خوابوں کی
تعبیر بیان کروں یعقوب بن عتبہ انصار کے ایک
شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ جبیر بن
مطعم سب سے زیادہ عرب اور قریش کے نسب سے
واقف تھے وہ کہتے تھے۔ میں نے ابوبکر
سے نسب حاصل کیا ہے۔ پس ابوبکر نسب کے عالم
تھے اور ابوبکر مع اس فضیلت کے خوابوں
کی تعبیر کے علم میں غایت درجہ عالم تھے
آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
خوابوں کی تعبیریں بتاتے تھے۔ محمد بن سیرین
کہتے ہیں کہ وہ بالاتفاق اس علم میں مقدم
تھے اور نبی کے بعد تمام اس امت
سے تعبیر میں افضل تھے اور مع اسکے
تمام صحابہ سے رائے میں اشد
عقل میں کامل تھے۔
ابن عساکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

يقول اتاني جبرئيل فقال ان الله
امرك ان تستشير ابا بكر
رواه ابن عساكر عن معاذ بن
جبل ان النبي صلعم لما اراد ان
يسرح معاذا الى اليمن استشار
ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر
وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير
واسيد بن حضير فتكلم القوم
كل انسان برايه فقال ما ترى
يا معاذ فقلت ارى ما قال ابو بكر
فقال النبي صلعم ان الله يكره
في السماء ان يخطئ ابو بكر
في الارض رواه الطبراني
وابو نعيم وغيرهما عن
سهل بن سعد الساعدي قال
قال رسول الله صلعم ان الله يكره
ان يخطئ ابو بكر رواه الطبراني
في الاوسط ورجاله ثقات قال
النووي في تهذيبه الصديق
احد الصحابة الذين حفظوا القران
كله فصل في انفاقه ماله على
رسول الله صلعم واسخى الصحابة
قال تعالى وسيجنبها الاتقى الذي

کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا حق سبحانہ نے
آپکو ابوبکر سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا ہے۔ طبرانی
اور ابونعیم وغیرہ نے معاذ بن جبل سے روایت
کی ہے کہ جب رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی
طرف امیر بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو آپ نے
اصحاب میں سے لوگوں سے مشورہ لیا اونمیں ابوبکر
وعمر وعثمان و علی و طلحہ و زبیر و اسید
بن حضیر بھی تھے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی
نے اپنی رائے بیان کی رسول خدا نے فرمایا
اے معاذ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا ابوبکر فرماتے
ہیں وہ ہی میں بھی کہتا ہوں۔ پس نبی صاحب نے
فرمایا اللہ آسمان میں اس بات کو مکروہ جانتا ہے
کہ ابوبکر زمین میں خطا کریں۔ طبرانی اوسط
میں فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد الساعدی نے
کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالی ابوبکر کا خاطی
ہونا مکروہ جانتا ہے۔ اس حدیث کے کل
راوی ثقہ ہیں۔ نووی تہذیب میں کہتے ہیں
کہ صدیق اون تمام اصحاب میں سے ایک
صحابی ہیں جنہوں نے کل قرآن حفظ یاد کیا تھا

فصل

(حضرت ابوبکر کے رسول اللہ پر مال خرچ کرنے میں)
آپ تمام صحابہ سے زیادہ سخی تھے اللہ تعالی نے آپکی
شان میں فرمایا وسیجنبہا الاتقی الذی

یعنی ماله یتزکی الی اخر السورة
قال ابن الجوزی اجمعوا علی انها
نزلت فی ابی بکر الصدیق عن
ابی هریرة قال قال رسول الله ص
ما نفعنی مال احد ما نفعنی مال
ابی بکر فبکی ابو بکر و
قال وهل انا ومالی الا لک یا
رسول الله رواه احمد و ابو
یعلی عن علی واخرجه الخطیب
عن سعید بن المسیب مرسلا
وزاد وکان رسول الله ص یقضی
فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال
نفسه عن عائشة وعروة بن
الزبیر ان ابا بکر اسلم
وله اربعون الف دینار
فانفقها علی رسول الله ص رواه
ابن عساکر عن عائشة ان
ابا بکر اعتق سبعة کلهم
یعذب فی الله رواه ابن عساکر
عن ابن عمر قال اسلم ابو بکر
وفی منزله اربعون الف درهم
فخرج الی المدینة فی الهجرة وماله
غیر خمسة آلاف کل ذلک

یؤتی ماله یتزکی یہاں سورت تک
ابن جوزی کہتے ہیں لوگوں کا اسبات پر اتفاق ہو چکا کہ آیۂ مذکور ابوبکر
کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ امام احمد
اور ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ جس قدر ابو بکر کے مال نے
مجھے نفع دیا ہے ایسا کسیکے مال نے نہیں دیا
ابو بکر روئے۔ اور کہا۔ میں اور میرا
مال سب آپ ہی کے لئے ہے یا رسول اللہ
خطیب سعید بن المسیب سے یہی
روایت بیان کرتے مگر مرسلا اور یہہ
لفظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ابو بکر کے
مال میں ایسا تصرف کرتے تھے جیسا
کوئی اپنے مال میں کرتا ہے۔ ابن عساکر
اور عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو بکر اسلام
لائے تو انکے پاس چالیس ہزار دینار تھے پس سب کو
رسول اللہ کی مدد میں خرچ کر دیا ابن عساکر عائشہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے سات ایسے غلاموں کو
خرید کر آزاد کیا جو اللہ کے دین میں عذاب دئے جاتے
تھے ابو سعید ابن الاعرابی ابن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ جسدن ابو بکر اسلام لائے آپکے
گھر میں چالیس ہزار درہم تھے سو جب مدینہ ہجرت
کر کے گئے تو سوائے پانچ ہزار کے اور کچھہ
نہیں رہا تہا سارا مال آپ نے

اس آیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال خصوصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مفہوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ینفق فی الرقاب والعون علی الاسلام رواہ ابوسعید بن الاعرابی عن الحسن البصری ان ابابکر اتی النبی صلعم بصدقتہ فاخفاھا فقال یارسول اللہ ھذہ صدقتی و للہ عندی معاد فاتاہ عمر بصدقتہ فاظہرھا فقال یارسول اللہ ھذہ صدقتی ولی عند اللہ معاد فقال رسول اللہ صلعم بینکما وما بین صدقتکما کما بین کلمتیکما رواہ ابونعیم اسنادہ جید لکنہ مرسل عن ابی بکر الصدیق قال جئت بابی قحافۃ الی النبی صلعم قال ھلا ترکت الشیخ حتی آتیہ قال بل ھو احق ان یاتیک قال انا نحفظہ لایادی ابنہ عندنا رواہ البزار عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم ما احد عندی اعظم یدًا من ابی بکر واسانی بنفسہ ومالہ وانکحنی ابنتہ رواہ ابن عساکر

غلاموں کی آزاد کرنے اور اسلام کی مدد کرنے میں خرچ کر دیا۔ ابونعیم حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نبی صلعم کے پاس اپنا صدقہ لائے اور اوسے پوشیدہ کر کے فرمایا اے رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور اسکی میرے پاس ودیعت ہے۔ اتنے میں عمرؓ بھی اپنا صدقہ لائے اور ظاہر کر کے کہنے لگے ای رسول خدا یہ میرا صدقہ ہے اور میرے اللہ کے پاس ودیعت ہے۔ نبیؐ صاحب نے فرمایا تم میں۔ تم دونوں کے صدقہ میں (بزرگی کی رو سے) وہ فرق ہے جیسا تم دونوں کی باتوں میں۔ اس حدیث کی اسناد تو جید ہے لیکن ہے مرسل بزار حضرت ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابو قحافہ کو حضرت کے پاس لایا فرمایا تو نے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ میں خود اوسکے پاس آتا ابوبکر نے کہا وہ آپکے پاس آنیکا زیادہ مستحق ہے فرمایا ہم کو انکا حفظ رتبہ چاہئے کیونکہ انکے فرزند کے احسانات ہم پر بہت ہیں۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے نزدیک ابوبکر سے احسان کرنے میں کوئی اعظم تر نہیں ہے اوسنے اپنی مال اور جان سے میری غمخواری کی اپنی بیٹی مجھے بیاہ دی۔

فصل حضرت ابوبکر کی شجاعت میں

فصل فی شجاعتہ وانہ اشجع الصحابۃ عن علی رض انہ قال من

آپ تمام صحابہ سے زائد بہادر تھے۔
بزار صحیح سند کے ساتھ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکدن علی نے لوگوں سے فرمایا

عند ابیہ الا وفد کافا ناہ الا ابابکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر

احمد وسلم ما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما قال ابوہریرۃ عن ابی معنی ما الخوم التریبیہ الرابی الاقوال مرسل مرسلۃ فقہ

۷۰

اسکا بیٹا نفع اس کی جان اور مال احسان اس پر ہے، پہنچا دیا مجھ کو کسی کا مال ایسا احسان ... احسانوں کا بدلہ بدل اور نفع نقصان ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ آخرت میں دیگا اس کی جزا ... دوسرے

اشجع الناس قالوا انت قال اما
انی ما بارزت احداً الا انتصفت
منه ولکن اخبرونی
باشجع قالوا لا نعلم فمن قال
ابوبکر انه لما کان
یوم بدر جعلنا لرسول اللّٰہ
عریشا فقلنا من یکون مع رسول
اللّٰہ ص لئلا یهوی الیه احدٌ من
المشرکین فوالله ما دنی منا احد
الا ابوبکر شاهرا بالسیف
علی راس رسول الله ص لا یهوی
علیه احد الا اهوی الیه فهو
اشجع الناس قال علی و لقد
رأیت رسول الله ص واخذته
قریش وهذا یجأه وهذا یتلتله
وهم یقولون انت الذی جعلت
الالهة الٰهاً واحدا قال فوالله
ما دنی منا احد الا ابوبکر
یضرب هذا ویجأ هذا ویتلتل
هذا وهو یقول ویلکم اتقتلون
رجلا ان یقول ربی الله ثم رفع علی بردة
کانت علیه فبکی حتی اخضلت
لحیته ثم قال انشدکم الله

تمام لوگوں سے بہادر زیادہ کون ہے اونہوں
نے کہا آپ فرمایا میں جس سے لڑا ۔ اوس سے
برابر رہا لیکن سب لوگوں میں جو زیادہ بہادر ہے
اوسکی خبر دو ۔ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے وہ
کون ہے فرمایا ابوبکر جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے
حضرت کیلئے سایبان بنایا اور کہا کوئی ایسا شخص
رسول اللہ کے پاس کھڑا ہو جو مشرکین میں سے
کسیکو آپ پر جھکنے نہ دے سو قسم خدا کی ابوبکر کے سوا
ہم میں سے اور کوئی اونکے نزدیک نہ ہوا آپ تلوار
ننگی کیے ہوئے کھڑے رہے کوئی مشرک حضرت پر نہ جھکتا تھا مگر اوسکو
اوسنے قتل کر دیتے تھے پس ابوبکر سب سے بہادر تھے ۔
حضرت علی کہتے ہیں مینے رسول اللہ کو اسحال
میں دیکھا کہ قریش آپ کو پکڑے ہوئے ہلاتے
اور زمین میں لٹا لٹا کر کہتے تھے تو وہی شخص
ہے کہ ہمارے جملہ معبودوں کو ایک معبود
بناتا ہے (علی کہتے ہیں) بخدا ہم میں سے
کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت کے
پاس جاتا مگر ابوبکر اونہیں مارتے اور
ہلا کر زمین پر ڈال کر کہتے تھے تمہیں خرابی
ہو کیا ایسے مرد کو قتل کرنا چاہتے ہو
جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر حضرت علی بر ایک چادر
اوسے اوٹھایا اور اتنا روئے کہ داڑھی انکی تر ہوگئی پھر
فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دلاتا ہوں ۔

٨١

أمؤمن آل فرعون خير أم
أبو بكر فسكت القوم
فقال ألا تجيبوني فوالله لساعة
من أبي بكر خير من ألف ساعة مثل مؤمن آل فرعون
ذاك رجل يكتم إيمانه وهذا
رجل أعلن إيمانه رواه البزار
بسند صحيح عن عائشة قالت
لما اجتمع أصحاب النبي صلعم وكانوا
ثمانية وثلثين رجلا ألح أبو بكر
على رسول الله صلعم في الظهور
فقال يا أبا بكر إنا
قليل فلم يزل أبو بكر يلح
على رسول الله صلعم حتى ظهر
رسول الله صلعم وتفرق المسلمون
في نواحي المسجد كل رجل في
عشيرته وقام أبو بكر في
الناس خطيبا فكان أول خطيب
دعا إلى الله وإلى رسوله وثار
المشركون على أبي بكر
وعلى المسلمين فضربوا في
نواحي المسجد ضربا شديدا
رواه ابن عساكر عن علي رض
قال لما أسلم أبو بكر أظهر إسلامه

بتاؤ آل فرعون کا مومن بہتر ہے یا ابو بکر
قوم سنکر خاموش ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا
تم کیوں نہیں جواب دیتے۔ واللہ ابو بکر کی ایک
ساعت اوسکی ہزار ساعت سے بہتر ہے۔
وہ ایک مرد تھا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا اور ابو بکر
نے اپنے ایمان کا اعلان کیا۔
ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ
جب نبی صلعم کے اصحاب قریب اڑتیس آدمیوں
کے جمع ہوگئے تو ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ظہور میں اصرار کیا حضرت نے
فرمایا ای ابو بکر ہم ابھی تھوڑے ہیں سو ابو بکر
رسول اللہ پر مبالغہ کرتے رہے حتے کہ رسول اللہ
ظاہر ہوئے اور مسلمان مسجد کی طرفوں
میں متفرق ہوگئے۔ ہر شخص اپنے کنبے
قبیلہ میں جا ملا اور ابو بکر لوگوں میں
کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ پس پہلے
خطیب جنہوں نے لوگوں کو اللہ و رسول کی طرف
بلایا وہ ابو بکر ہی تھے۔ اتنے میں مشرکین
ابو بکر اور مسلمانوں پر پل گئے۔ اور
مسجد کے کونوں میں مسلمانوں کو سخت مارا
پیٹا۔ ابن عساکر حضرت علی سے روایت
کرتے ہیں کہ ابو بکر نے مسلمان ہوتے
ہی اپنا اسلام ظاہر کر دیا

ودعا الی الله والی رسوله رواه
ابن عساکر عن ابی بکر رض قال کفی
وکف علی فی العدل سواء
رواه ابن عساکر فصل فی
صحبته ومشاهده قال العلماء
صحب ابوبکر النبی صلی الله علیه وسلم
من حین اسلم الی ان توفی
لا یفارقه سفرا ولا حضرا الا
فیما اذن له صلعم فی الخروج فیه
من حج او غزو وشهد معه
المشاهد کلها وهاجر
معه وترک عیاله واولاده
رغبة فی الله ورسوله وهو
رفیقه فی الغار قال تعالی
ثانی اثنین اذ هما فی الغار
اذ یقول لصاحبه لا تحزن
ان الله معنا وقام بنصر رسول
الله صلعم فی غیر موضع وله الآثار
الجمیلة فی المشاهد وثبت
یوم احد ویوم حنین وقد فر
الناس اخرج الهیثم بن کلیب
فی مسنده عن ابی بکر قال
لما کان یوم احد انصرف الناس

اور اللہ رسول کی طرف لوگوں کو دعوت کی
ابن عساکر ابوبکر سے روایت کرتی ہیں کہ میرا
اور علی کا پلڑا عدل میں برابر ہے۔

فصل

حضرت ابوبکر کی صحبت اور آپکی حضور کے مواضع میں
جمہور علماء کا قول ہے کہ ابوبکر اسلام لانے کے زمانہ
سے وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
رہے سفر وحضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے مگر جس وقت
رسول خدا نے کسی حج یا جہاد میں آپکو خروج کی
اجازت دیدی آپ تمام مشاہد میں حضرت کیساتھ
حاضر ہی رہے اور آپکے ساتھ ہجرت کی صرف اللہ ورسول
کی رضامندی اور رغبت کے لئے اہل وعیال کو
چھوڑا غار میں حضرت کے رفیق تھے۔ چنانچہ
اللہ صاحب نے فرمایا وہ دو میں کا دوسرا تھا
جسوقت وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے
رفیق سے کہتا تھا غم نہ کہا اللہ ہماری ساتھ
ہے آپنے بہت سے مواضع میں حضرت کی مدد کی۔
آپکے جملہ مشاہد میں آثار جمیلہ ہیں احد اور حنین کے
دن آپ ثابت قدم رہے۔ حالانکہ اور لوگ
بھاگ گئے۔
ہیثم بن کلیب اپنی مسند میں ابوبکر رض سے روایت
کرتے ہیں کہ جب احد کا دن سامنے آیا تو
تمام لوگ رسول اللہ سے مونھ پھیر گئے

اقول وعلی هذه الآیة المذکورة ای ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سکینته علیه اجمع المسلمون

كلهم عن رسول الله صلعم فكنت
اول من فاء عن ابی هریرة
قال بناشرت الملائكة يوم
بدر فقالوا اما ترون ابا بكر
الصديق مع رسول الله صلعم
في العريش رواه ابن عساكر
عن علي رض قال قال لي رسول
الله صلعم يوم بدر ولابي بكر
مع احد كما جبرئيل ومع
الآخر ميكائيل رواه احمد
وابو يعلى والحاكم عن
محمد بن سيرين ان
عبد الرحمن بن ابي بكر
كان يوم بدر مع المشركين
فلما اسلم قال لابيه لقد
اهدفت لی یوم بدر فانصرفت
عنك ولم اقتلك فقال ابو بكر
لكنك لو اهدفت لی لم انصرف
عنك رواه ابن عساكر
فصل في اسلامه عن ابي
سعيد الخدري قال قال
ابو بكر الست احق الناس
بها الست اول من

سو جنہوں نے آپکی طرف رجوع کیا اون سبکا
پہلا میں ہی تہا۔ ابن عساکر ابو ہریرہ سے نقل
کرتے ہیں کہ بدر کے دن جب فرشتے لڑے تو
کہنے لگے کیا سائبان میں رسول اللہ کے ساتہ ابو بکر
کو نہیں دیکہتے۔ احمد ابو یعلے حاکم حضرت
علی سے روایت کرتے ہیں حضرت نے بدر کے دن
مجہسے اور ابو بکر سے فرمایا تم میں ایکے ساتہ
جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتہ
میکائیل۔ ابن عساکر محمد بن سیرین سے روایت
کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ابو بکر کے بیٹے بدر کے دن
مشرکوں کے ساتہ تھے۔ جب اسلام لائے
تو آپنے اپنے باپ سے کہا بدر کے دن میں نے آپکو تاکا
اور آپ مجہے دکہائی دئے سو میں آپ کو
دیکہکر پہر گیا اور قتل نکیا۔ ابو بکر نے فرمایا اگر
میں تجہے اونچا دیکہتا تو بدون قتل کئے
تجہہ سے نہ پہرتا۔

فصل

حضرت ابو بکر کے اسلام میں

ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح میں ابو سعید خدری
سے روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر نے کہا۔ کیا میں
سب لوگوں سے زیادہ (خلافت کا) مستحق
نہیں ہوں کیا میں (آزادون) ہیں سب سے
پہلے اسلام نہیں لایا

اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا
رواه الترمذی وابن حبان فی
صحیحه عن همام قال سمعت عمارا
یقول رایت رسول الله ص وما معه
الا خمسة اعبد وامرأتان خدیجة
وام الفضل وابو بکر رواه
البخاری فی باب اسلام ابی
بکر الصدیق رضی الله عنه
عن الحارث عن علی رض قال
اول من اسلم من الرجال
ابو بکر رواه ابن عساکر
عن زید بن ارقم قال اول
من صلی مع النبی ص ابو بکر
الصدیق رواه خیثمة بسند
صحیح وجید عن ابی اروی الدوسی
الصحابی رض قال اول من اسلم ابو بکر الصدیق
رواه ابن سعد عن الشعبی قال سئلت
ابن عباس ای الناس کان اولا اسلاما قال
ابو بکر الصدیق الم تسمع قول حسان حین
یقول ے اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة
فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا ؛ خیر البریة
اتقاها واعدلها الا النبی واوفاها
بما حملا الثانی التالی المحمود

کیا میں فلانی فلانی فضیلت کا صاحب نہیں ہوں
بخاری میں ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے
عمار سے سنا کہ رسول اللہ کے پاس میں نے سوائی
پانچ غلاموں اور دو عورتوں خدیجہ اور ام الفضل
اور ابوبکر کے اور کسیکو نہیں دیکھا ابن عساکر حارث سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر مسلمان ہوئے خیثمہ جید اور
صحیح سند کیساتہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم
کے ساتہ جنے سب سے پہلے نماز پڑہی وہ ابو بکر
ہیں۔ ابن سعد ابو اروی دوسی سے روایت
کرتے ہیں کہ سب سے اول ابوبکر صدیق اسلام
لائے ۔ طبرانی نے اوسط کبیر میں اور عبد اللہ
بن احمد بن حنبل نے زوائد الزہد میں شعبی سے
نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے
پوچہا ۔ لوگوں میں سب سے اول کون اسلام
لایا جواب دیا ابوبکر اور فرمایا کیا تو نے (اے
شعبی) حسان کا قول نہیں سنا (وہ کہتے ہیں) جب
تو اپنے ثقہ بہائی کی کوئی مصیبت اور اندوہ
یاد کرے تو بہائی ابوبکر کو اوسچیز کے ساتہ جو
اونہوں نے کیا ہے یاد کر وہ نبی کے سوا ساری
مخلوق سے بہتر سب سے زائد متقی اور منصف
اور آدمیوں کی صلاح میں جو اونہوں نے کوشش
کی اوسے بہت پورا کرنے والے وہ خدا کی
مرضی ڈہونڈہنے والے اور رسول اللہ کو دوسرے

مشهد هو اول الناس سهم
صدق الرسول رواه الطبراني
في الاوسط الكبير وعبد الله
بن احمد بن حنبل في زوائد
الزهد عن فرات بن السائب قال
سألت ميمون بن مهران قلت
علي افضل عندك ام ابوبكر
قال فارتعد حتى سقطت عصاه
من يده ثم قال ما كنت
اظن ان ابقى الى زمان
يعدل بهما لله درهما كانا راس
الاسلام قلت فابوبكر
كان اول اسلاما او علي قال
والله لقد امن ابوبكر
بالنبي صلعم زمن بحيرى الراهب حين
مر به واختلف فيما بينه وبين
خديجة حين انكحها اياه وذلك
كله قبل ان يولد علي رواه ابونعيم
وقد قال انه اول من اسلم خلائق
من الصحابة والتابعين وغيرهم
بل ادعى بعضهم الاجماع عليه
وقيل اول من اسلم علي وقيل
خديجة وجمع بين الاقوال بان

اور انکا مشہد محمود تھا سب سے پہلے انہوں ہی
نے پیغمبروں کی تصدیق کی۔ ابونعیم فرات بن سائب
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے
پوچھا کہ تمہارے نزدیک علی بہتر ہیں یا ابوبکر (راوی
کہتا ہے) وہ یہ سنکر کانپ گئے۔ یہاں تک کہ انکے
ہاتھ سے لکڑی گر پڑی پھر کہا۔ میں گمان نکرتا
تھا کہ ایسے زمانہ تک زندہ رہوں گا جس میں
وہ دونوں (ابوبکر وعلی) برابر ٹھہرائے جاویں
(یعنے مجھے یہ امید نہ تھی) اے سائل) اُن
دونوں کی بھلائیاں اللہ کے لئے ہیں وہ دونوں اسلام کے
سردار تھے (راوی کہتا ہے) میں نے
کہا اچھا ابوبکر پہلے اسلام لائے یا علی کہا
بخدا بحیرے راہب کے زمانہ میں ابوبکر نبی صلعم
پر ایمان لاچکے تھے اور ابوبکر نے خدیجہ اور حضرت کے درمیان
آمدورفت کی حتے کہ آپنے خدیجہ کا نکاح رسول اللہ
سے کرا دیا اور یہ سب واقعات علی کی پیدائش
سے پہلے ہوئے تھے۔ تمام صحابہ اور
تابعین وغیرھم اسی کے قائل ہیں کہ
سب سے پہلے ابوبکر ہی اسلام لائے۔ بلکہ
بعض تو اس پر اجماع ہونے کے مدعی ہیں۔ ایک
ضعیف قول یہ ہے کہ سب سے اول علی
اسلام لائے اور بعض خدیجہ کے بھی قائل
ہیں مگر ان اقوال میں یوں تطبیق ہو سکتی ہے

ان ابا بکر اوّل من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجۃ اول من اسلمت من النساء واول من ذکر ھذا الجمع الامام ابو حنیفۃ رح عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنیفۃ اھل کان ابو بکر اوّل القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابو بکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلھم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد کان ابو بکر الصدیق رضا ولکم اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسۃ ولکن کان خیرنا اسلاما رواہ ابن عساکر قال ابن کثیر الظاھر ان اھل بیتہ صلعم امنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجۃ ومولاہ زید	کہ مردوں میں سب سے پہلے ابو بکر۔ بچوں میں سب سے پہلے علی۔ عورتوں میں سب سے اول خدیجہ۔ اسلام لائے۔ اور سب سے پہلے جنہوں نے اس تطبیق کا ذکر کیا ہے وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنیفہ سے پوچھا۔ کیا ابو بکر اسلام میں اول قوم تھے۔ جواب دیا نہیں۔ میں نے کہا پھر ابو بکر کس چیز کے سبب سے برتر اور سابق ہوئے حتے کہ ابو بکر کے سوا اور کسیکا ذکر ہی نہیں ہوتا کہا اون کی بزرگی کیوجہ یہ تھی کہ اسلام کے زمانہ سے مرتے تک وہ اسلام میں سب سے افضل رہے۔ ابن عساکر محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سعد سے پوچھا کہ تم سب میں اول اسلام ابو بکر تھے۔ کہا نہیں اون سے پہلے پانچ آدمی بلکہ اس سے بھی زیادہ اسلام لائے تھے مگر ابو بکر اسلام میں ہم سب سے بہتر تھے۔ ابن کثیر کہتے ہیں۔ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

وزوجة زيد ام ايمن وعلي وورقة
والصحيح ان ابا بكر الصديق
اول الصحابة اسلاما عن عيسى بن
يزيد قال قال ابو بكر الصديق كنت
جالسا بفناء الكعبة وكان زيد بن
عمرو بن نفيل قاعدا فمر به امية بن
الصلت فقال كيف اصبحت يا باغي
الخير قال هل وجدت قال لا قال
كل دين يوم القيمة الا ما قضى الله
في الحقيقة بورا اما ان هذا النبي الذي
ينتظر منا ومنكم قال ولم اكن
سمعت قبل ذالك بنبي ينتظر
و
يبعث قال فخرجت اريد
ورقة بن نوفل وكان كثير
النظر الى السماء كثير همهمة الصدر
فاستوقفته ثم قصصت عليه
الحديث فقال نعم يا ابن اخي اني اهل
الكتب والعلماء الا ان هذا النبي
الذي ينتظر من اوسط العرب
نسبا ولي علم بالنسب وقومك
اوسط العرب نسبا قلت يا عم
وما يقول النبي قال يقول

حضرت کی اہلبیت اور وں سے پہلی اسلام لائے۔
حضرت خدیجہ آپ کی بیوی زید آپ کے غلام ام ایمن
زید کی بیوی علی اور ورقہ۔ اور صحیح یہ بات ہے کہ صحابہ
میں سب سے اول حضرت ابوبکر ہی اسلام لائے ہیں
ابن عساکر عیسی بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
نے کہا میں ایکدن کعبہ کی صحن میں بیٹھا تھا اور
زید بن عمرو بن نفیل بھی وہیں بیٹھا تھا اتنے
میں امیہ بن صلت آیا اور زید سے کہنے لگا اے
طالب خیر تو نے کس حال میں صبح کی وہ بولا خیر کے
ساتھ کہا کوئی نئی چیز تو نے پائی ہے کہا نہیں کہا
جو دین خدا تعالی نے اپنی طرف سے بھیجا اسکے علاوہ قیامت
تک ہر دین ہلاک ہوگا لیکن جس نبی کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے
نہیں معلوم وہ ہم میں سے ہے یا تم میں سے کہا میں نے اس سے پہلے کسی ایسے نبی
کا جسکا انتظار کیا جاتا ہے ذکر نہیں سنا ابوبکر کہتے ہیں میں یہ سنکر
وہاں سے نکلا اور ورقہ بن نوفل کی طرف چلا کیونکہ وہ آسمان کی
بھیدوں سے خوب واقف تھے۔ اور
انکے سینے سے نرم اور جوش کی آواز آتی تھی۔ میں نے اون کے
پاس آکر یہ قصہ بیان کیا ورقہ نے کہا اے میرے
بھتیجے۔ ہم صاحب کتاب اور اہل علوم ہیں خبر ہے جس نبی
کے مبعوث ہونے کا انتظار ہے وہ سب عرب
سے نسب میں اشرف ہے مجھے نسب سے خوب واقفیت
ہے اور تیری قوم بھی نسب میں اشرف عرب ہے
میں نے کہا اے چچا وہ نبی کیا فرمائے گا کہا وہ اپنی

ما قيل له الا انه لا يظلم ولا يظلم ويظالم قال فلما بعث رسول الله صلعم امنت وصدقت رواه ابن عساكر عن محمد بن عبد الرحمن بن الحصين التيمي ان رسول الله صلعم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه رواه البيهقي وابن عساكر وعتم اى تلبث قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلعم ويسمع اثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق فيه تفكره ونظره فاسلم فى الحال عن ابى ميسرة ان رسول الله صلعم كان اذا برز سمع من يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت انطلق هاربا واسر ذلك الى ابى بكر وكان صديقا له فى الجاهلية رواه البيهقي عن ام الدرداء قال قال رسول

خواہش سے کچھ نہ کہیگا جو اوسے حکم ہوگا وہی کریگا مگروہ م نکریگا اور نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ کسی سے بدلا لیگا ابو بکر کہتے ہیں کہ جب حق سبحانہٗ نے رسول اللہ صلعم کو بھیجا مینے آپ کی تصدیق کی اور ایمان لایا بیہقی اور ابن عساکر محمد بن عبدالرحمن بن حصین التیمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مینے جسے اسلام کی طرف بلایا۔ اوس نے اسلام میں توقف اور تفکر کی نظر ضرور کی۔ مگر جب ابو بکر کے سامنے مینے اسلام کا ذکر کیا اُنہوں نے نہ تو اوس میں تردد کیا نہ تاخیر کی اور عتم کے معنے تلبث کے ہیں۔ بیہقی نے کہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ابو بکر رسول اللہ کی نبوت کے دلائل پہلے ہی سے دیکھ چکے تھے اور آپ کے آثار دعوت۔ پہلے ہی سن چکے تھے سو جس وقت حضرت نے ابو بکر کو دعوت کی آپ تو پہلے ہی سے اسمیں فکر اور نظر کر چکے تھے فوراً اسلام لے آئے۔ بیہقی نے ابو میسرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ گھر سے نکلے تو ایک منادی کی آواز یا محمد آپنے سُنی پس اس آواز کے سُنتے ہی آپ بھاگے ہوئے ابو بکر کے پاس گئے اور یہ بھید بیان کیا کیونکہ ابو بکر صدیق جاہلیت میں بھی حضرت کے دوست تھے۔ بخاری ابو درداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا

الله م هل انتم تاركوا لي صاحبه
قلت يا ايها الناس اني رسول الله
اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال
ابو بكر صدقت رواه البخاري

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم
ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني
في الكلام الا ابن ابي قحافة
فاني لم اكلمه في شئ الا قبله و
استقام عليه رواه ابو نعيم
وابن عساكر

فصل في اسمه

عن القاسم بن محمد انه سئل
عائشة رض عن اسم ابي بكر
فقالت عبد الله فقال ان الناس
يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة
كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا
ومعيتقا رواه الطبراني عن موسى بن
طلحة قال قلت لابي طلحة لم سمي
ابو بكر عتيقا قال كانت
امه لا يعيش لها ولد فلما ولدته
استقبلت به البيت ثم قالت
اللهم ان هذا عتيق من الموت
فهبه لي رواه ابن عساكر
وابن منده عن ابن عباس

میری خاطر سے چھوڑ دوگے اے لوگو
میں نے کہا ہیں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر
ہوں تم سب نے کہا جھوٹا ہے مگر ابو بکر نے
کہا آپ سچے ہیں۔

ابو نعیم اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میں نے اسلام
کی بابت جس سے کلام کیا اوسنے انکار کیا اور
میرے کلام میں مراجعت اور منازعت کی مگر ابن
ابی قحافہ سے جس چیز میں میں نے کلام کیا اونہوں نے
اوسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ ثابت رہے۔

فصل

ابو بکر رض کے اسم شریف میں

طبرانی میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ
سے کسی نے ابو بکر کا نام دریافت کیا فرمایا اون کا نام
عبد اللہ ہے کہا لوگ عتیق کہتے ہیں۔ فرمایا ابو قحافہ
کے تین اولاد تھیں جنکا عتیق معتق معیتق نام تھا
ابن عساکر اور ابن منده موسی بن طلحہ سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ طلحہ سے پوچھا ابو بکر کا
نام عتیق کیوں رکھا گیا کہا اون کی والدہ کے
ہاں کوئی فرزند نہ جیتا تھا جب آپ پیدا ہوئے
تو آپ کے والدہ کعبہ میں لائیں اور کہا یا خدا
اسے موت سے آزاد کر کے مجھے بخش دے
طبرانی ابن عباس سے

قال انما سمی عتیقا لحسن وجهه
رواه الطبرانی عن عائشة رض
قالت اسم ابی بکر الذی
سماه به اهله عبد الله ولکن
غلب علیه اسم عتیق وفی
لفظ ولکن النبی صلعم سماه
عتیقا ذکره جلال الدین
السیوطی فی تاریخ الخلفاء عن
بعض الرواة واسناده ثابت
عن عائشة رض قالت والله انی
لفی بیتی ذات یوم ورسول
الله صلعم واصحابه فی الفناء والستر
بینی وبینهم اذ اقبل ابو بکر
فقال النبی صلعم من سره ان ینظر
الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمه الذی سماه اهله عبد الله
فغلب علیه اسم عتیق رواه ابو یعلی
فی مسنده والحاکم وصححه وابن سعد عن
عائشة ان ابا بکر دخل علی رسول الله صلعم
فقال انت عتیق الله من النار فمن یومئذ
سمی عتیقا رواه الترمذی والحاکم عن عبد الله
بن الزبیر رض قال کان اسم ابی بکر عبد الله فقال
له رسول الله صلعم انت عتیق الله من النار فیومئذ سمی عتیق

نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر خوب صورتی کی وجہ سے
عتیق نام رکھے گئے۔ جلال الدین سیوطی فی تاریخ
الخلفاء میں بعض راویوں سے ذکر کیا ہے کہ حضرت
عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر کا نام اون کے اہل نے
عبد اللہ رکھا تھا مگر آپ کے نام پر اسم عتیق غالب
ہوگیا۔ ایک لفظ میں ہے کہ نبی صاحب نے اونکا نام
عتیق رکھا۔ ابو یعلی اپنی مسند میں اور حاکم اور
ابن سعد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا
کی قسم ایکدن میں گھر میں تھی اور رسول اللہ اپنے
یاروں کے ساتھ گھر کے صحن میں تشریف رکھتے
تھے مجھ میں اور اون میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا
اچانک ابو بکر آئے سو نبی صاحب نے فرمایا جسے
دوزخ سے آزاد کئے ہوئے کو دیکھنا بھلا معلوم
ہو وہ ابو بکر کو دیکھے (عائشہ فرماتی ہیں)
آپ کا نام تو آپ کے اہل نے عبد اللہ ہی رکھا
تھا۔ مگر عتیق کا لفظ آپ پر غالب ہوگیا۔
ترمذی اور حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہیں کہ ابو بکر رسول اللہ کے پاس آئے آپنے
فرمایا تم دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو سواوسدن سے
آپکا نام عتیق ہوگیا۔ عبد اللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ ابو بکر کا نام عبد اللہ تھا ایکدن رسول اللہ
نے آپکو فرمایا تم دوزخ سے آزاد ہو۔ سواوسروز
سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔

91

فصل

فی لقبہ فقیل کان یلقب بالصدیق فی الجاھلیۃ لما عرف منہ من الصدق

ذکرہ

ابن سعدیؒ وقیل لمبادرتہ الی تصدیق رسول اللہ صلعم فیما کان یخبر بہ قال ابن اسحٰق عن الحسن البصری وقتادۃ واول ما اشتہر بہ صبیحۃ الاسراء عن عائشۃ رض قال جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا ھل لک الی صاحبک یزعم انہ اسری بہ الملائکۃ الی بیت المقدس قال او قال ذلک قالوا نعم قال لقد صدق انی لاصدقہ بابعد من ذلک بخبر السماء غدوۃ وروحۃ فلذا سمی ابو بکر الصدیق رواہ الحاکم فی المستدرک واسنادہ جید عن ابی ھریرۃ قال لما رجع رسول اللہ صلعم لیلۃ اسری بہ

فصل

ابوبکرؓ کے لقب میں

ابن سعدی کہتے ہیں کہ آپ کا لقب جاہلیت میں صدیق تھا کیونکہ آپ سچائی کے ساتھ معروف تھے۔ اور بعض کہتے ہیں آپ کے صدیق ملقب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ رسول اللہ نے جس چیز کی آپنیں خبر دی اوس کی تصدیق کیطرف آپنے مبادرت اور جلدی کی۔ یہ ابن اسحق نے حسن اور قتادہ سے نقل کیا ہے۔ چنانچہ شب معراج کی صبح سب سے پہلے آپ ہی نے تصدیق کی اور شب معراج کی صبح آپ اس لقب سے مشہور ہوئے۔ حاکم مستدرک میں عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے تم اپنے صاحب (محمد صلعم) کے حق میں کیا کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے مجھے رات کو بیت المقدس فرشتے لیگئے (ابوبکر نے) کہا کیا اونھوں نے یہہ فرمایا ہے کہا ہاں۔ کہا اونھوں نے سچ فرمایا کیونکہ میں اونکی اس سے بھی بڑھکر خبر کی تصدیق کرتا ہوں جو صبح شام اونکے پاس آتی ہے اور حواس سے بہت بعید ہے۔ پس اس سبب سے آپکو صدیق کہا گیا۔ طبرانی صحیح سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو

فکان بذی طوی قال یاجبرئیل ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابو بکر وھو الصدیق رواہ الطبرانی باسناد صحیح جید عن النزال بن سبرۃ قال قلنا لعلی یا امیر المومنین اخبرنا عن ابی بکر فقال ذلک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمد علیہ الصلوٰۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا رواہ الحاکم باسناد جید عن ابی یحیی قال لا احصی کم سمعت علیا یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابا بکر علی لسان نبیہ صدیقا رواہ الدارقطنی والحاکم عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق رواہ الطبرانی بسند صحیح وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمھا سلمی

(موضع) ذی طوی میں ٹھہرے اور جبرئیل سے فرمایا میری قوم اسباب میں میری تصدیق نہ کریگی (جبرئیل نے) کہا ابو بکر آپکی تصدیق کریں گے اور وہ بہت سچے ہیں۔ حاکم جید اسناد سے نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے علی سے کہا اے امیر المومنین ابو بکر کے لئے ہمیں خبر دیجے فرمایا وہ ایک مرد ہے حق سبحانہ نے جبرئیل اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اونکا نام صدیق رکھا اور وہ نماز و منبر رسول اللہ صلعم کے قائم مقام ہیں آنحضرت نے اونکو ہمارے دین پر پسند کیا ہمنے اون کو اپنی دنیا پر ترجیح دی دارقطنی اور حاکم ابو یحیی سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے بے شمار مرتبہ حضرت علی سے سنا کہ وہ منبر پر تشریف رکھے ہوئے فرماتے تھے کہ اللہ نے ابو بکر کا صدیق نام اپنے نبی کی زبان سے نکالا طبرانی صحیح سند کے ساتھ حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے علی سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ اللہ تعالے نے ابو بکر کا نام آسمان سے صدیق اوتارا۔ احد کی حدیث میں ہے کہ اسے پہاڑ ہل مت تجھپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ ابن عساکر زہری کا قول روایت کرتے ہیں کہ ابو بکر کی والدہ کا نام سلمےٰ تھا

بنت صخر ابن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قاله الزهری رواه ابن عساکر

فصل

فی مولده ومنشاءه وُلِدَ بعد مولد النبی ص بسنتین واشهر فانه مات وله ثلث وستون سنة قال ابن کثیر عن عائشة قالت واللہ ما قال ابوبکر شعر اقط فی جاهلیة ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان شرب الخمر فی الجاهلیة رواه ابن عساکر بسند صحیح عن عائشة قالت لقد حرّم ابو بکر الخمر علی نفسه فی الجاهلیه رواه ابونعیم بسند جید عن عبداللہ بن الزبیر قال ما قال ابوبکر شعر اقط عن ابی العالیة الریاحی قال قیل لابی بکر الصدیق فی مجمع من اصحاب رسول اللہ صلعم هل شربت الخمر فی الجاهلیة فقال اعوذ باللہ منه فقیل له و لم قال کنت احفظ مروتی واصون عرضی

اور صخر بن عامر بن کعب کی صاحبزادی تہیں اونکی کنیت ام الخیر تھی۔

فصل

آپکی پیدائش اور نشو و نما کے بیان میں۔ ابن کثیر کہتے ہیں ابو بکر نبی صلعم کے پیدا ہونے کے ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ابن عساکر صحیح سند کے ساتہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم ابو بکر نے جاہلیت اور اسلام میں کبھی شعر نہیں کہا۔ اور جاہلیت ہی میں آپنے اور عثمان نے شراب پینی چھوڑ دی تھی ابو نعیم جید سند کے ساتہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ابو بکر نے اپنے نفس پر شراب حرام کر لی تھی۔ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ابو بکر نے کبھی شعر نہیں کہا۔ ابو العالیہ نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ کے مجمع میں کسی نے ابو بکر سے کہا کیا تم نے جاہلیت میں کبھی شراب پی ہے۔ فرمایا۔ خدا کی پناہ۔ پہر کہا گیا کیوں نہیں پی۔ فرمایا۔ میں اپنی مروت اور آبرو کو بہت بچانے والا اور حفاظت کرنے والا تھا۔

فان من شرب الخمر کان مضیعا فی عرضه و مروته قال فبلغ ذلک لرسول الله صلعم فقال صدق ابوبکر صدق ابوبکر مرتین هذا مرسل غریب سندا ومتنا رواهما ابن عساکر

او جسنے شراب پی اوسنے اپنی آبرو اپنی مروت کو ضائع کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی تو آپنے دو دفعہ فرمایا کہ ابوبکر سچ کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ابن عساکر نے روایت کیں ہیں اور آخری حدیث متن کی رو سے غریب و مرسل ہے

فصل

حضرت ابوبکر کی صفت میں

فی صفته عن عائشة ان رجلا قال لها صفی ابا بکر فقالت رجل ابیض نحیف خفیف العارضین اجنا لا یستمسک ازاره یسترخی عن حقویه معروق الوجه غائر العینین ناتئ الجبهة عاری الاشاجع هذه صفته رواه ابن سعد

ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد نے آپسے کہا ابوبکر کی صفت بیان کیجے فرمایا وہ ایک مرد سفید رنگ لاغر بدن خفیف رخساروں کے تھے اونکی ناف اور پیٹ زائد ابھرا ہوا تھا جس سے تہبند نہ ٹہرتا تھا دونوں کولوں کیطرف لٹکتا رہتا تھا چہرہ پر پسینہ رہتا تھا خوبصورت دہنسی ہوئی آنکھیں بلند پیشانی منہہ پر کم گوشت تھا انگلیوں کے پوریں گوشت سے خالی تہیں بس یہ اونکی پوری صفت اور تمام حلیہ ہے

عن عائشة ان ابا بکر کان یخضب بالحنا والکتم

حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابوبکر مہندے اور کتم کا خضاب کرتے تہے۔

عن انس قال قدم النبی صلعم المدینة ولیس فی اصحابه اشمط غیر ابی بکر فغلفها بالحناء والکتم رواه ابن سعد

ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم مدینہ تشریف لائے اور ابوبکر کے سوا آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہ تہا جسکے بال سیاہ سپیدی مائل ہوں سو آپنے اونہیں مہندی اور کتم سے رنگین کر لیا تہا۔

عن علی قال اعظم الناس اجرا فی المصاحف ابوبکر ان ابا بکر کان اول من جمع بین اللوحین رواه ابو یعلی

ابو یعلی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے جمع کرنے میں حضرت ابوبکر سب لوگوں سے ثواب میں اعظم تر ہیں کیونکہ اول جسنے لوحین میں قرآن کو جمع کیا وہ ابوبکر ہی ہیں۔

ابن ابی ملیکۃ قال قیل لابی بکر
یا خلیفۃ اللہ قال انا خلیفۃ رسول
اللہ وانا راض بہ رواہ احمد عن
عطا ابن السائب قال لما بویع ابوبکر
اصبح وعلی ساعدہ ابراد وھو ذاھب
الی السوق فقال عمر این ترید قال
الی السوق قال تصنع ماذا
وقد ولیت امر المسلمین قال فمن
این اطعم عیالی فقال عمر
انطلق یفرض لک ابو عبیدۃ
فانطلقا الی ابی عبیدۃ فقال افرض
لک قوت رجل من المهاجرین
لیس بافضلهم ولا اوکسهم وکسوۃ
الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئا
رددتہ واخذت غیرہ ففرضا لہ
کل یوم نصف شاۃ وما کساہ
فی الراس والبطن رواہ ابن سعد
عن میمون قال لما استخلف
ابوبکر جعلوا لہ الفین فقال
زیدونی فان لی عیالا وقد شغلتمونی
عن التجارۃ فزادوہ خمسمائۃ رواہ
ابن سعید عن الحسن بن علی
بن ابی طالب قال لما احتضر ابوبکر

امام احمد ابن ابی ملیکہ سی روایت کرتی ہیں کہ کسی نے
ابوبکر کو کہا ای اللہ کے نائب فرمایا میں رسول خدا
کا نائب ہوں اور اوسی سے راضی۔ ابن سعد عطا
بن السائب سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کی
خلافت پر بیعت ہوئی تو آپ صبحکو بازار چلے جاتے
تھے اور آپکے بازو پر چادریں پڑی تہیں حضرت
عمر راستے میں ملے اور کہا کہ آپ کہاں جانا چاہتے
ہیں۔ فرمایا بازار میں کہا کیا ابھی آپ چادریں
رنگینگے اس حال میں کہ مسلمانوں کے امیر ہیں فرمایا
پہر میں اپنے عیال کو کہاں سے کہلاؤں عمر نے کہا
چلئے آپکے لئے ابو عبیدہ کچھہ مقرر کرینگے سو
دونوں صاحب ابو عبیدہ پاس آئے اونہوں نے کہا
میں آپکے لئے مہاجرین میں سے ایک مرد کی قوت اور
جاڑے گرمی کا کپڑا مقرر کرتا ہوں نہ تو بہتر شخص جیسے دونہ کم حیثیت کے
دونگا وہ بہی اس شرط پر کہ پرانے ہونیکے بعد
اوسے پہیر دیں اور نیا لے لیں پس ہر دن کے لئے
آدہی بکری اور بالجناح کپڑا مقرر کردیا۔ ابن سعد میمون
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کے خلیفہ ہونیکے بعد لوگوں
نے آپکے دو ہزار درہم مقرر کئے آپنے فرمایا مجھے کچھہ اور
زائد دو کیونکہ میرا کنبہ میرے ساتھ ہے اور جو تجارت
میں کرتا تھا اوس سے تمنے روک دیا سو اونہوں نے پانسو
درہم اور زیادہ کئے۔ طبرانی حسن بن علی سے نقل کرتے
ہیں کہ جب ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا۔

اخرج ابن سعد عن سهل بن ابی حثمة ان ابابکر کان له بیت مال بالسنح لیس یحرسه احد فقیل له الا تجعل علیه من یحرسه قال علیه قفل وکان یعطی ما فیه حتی یفرغ فلما انتقل الی المدینة حوله فجعله فی داره فقدم علیه مال فکان یقسمه فی فقراء الناس فیسوی بین الناس فی القسم وکان یشتری الابل والخیل والسلاح فیجعل فی سبیل الله واشتری قطائف اتی بها من البادیة ففرقها فی ارامل اهل المدینة

قال یا عائشة انظری اللقحة التی
کنا نشرب من لبنها و الجفنة التی
کنا نصطبغ فیها و القطیفة التی کنا
نلبسها فانا کنا ننتفع بذلک حین
کنا نلی امر المسلمین فاذا مت فاردیه
الی عمر فلما مات ابو بکر ارسلت به
الی عمر فقال رحمک الله یا ابا بکر
لقد اتعبت من جاء بعدک رواه
الطبرانی عن ابی بکر بن حفص
قال قال ابو بکر لما احتضر لعائشة
یا بنیة انا ولینا امر المسلمین
فلم ناخذ لنا دینارا ولا درهما
ولکنا اکلنا من جریش طعامهم
فی بطوننا ولبسنا من خشن ثیابهم
علی ظهورنا وانه لم یبق عندنا
من فیئ المسلمین قلیل ولا کثیر
الا هذا العبد الحبشی وهذا البعیر
الناضح وجرد هذه القطیفة فاذا
مت فابعثی بهن الی عمر رواه ابن
ابی الدنیا عن میمون بن مهران
قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام
علیک یا خلیفة رسول الله قال
من بین هؤلاء اجمعین رواه احمد

آپنے عائشہؓ سے فرمایا دیکھو یہ دودھ والی اونٹنی
جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ تغار جس میں رنگتے تھے
اور یہ چادریں جنہیں ہم پہنتے تھے جبتک مسلمانوں
کے امیر رہے انسے نفع حاصل کرتے رہے جب
میں مروں تو عمرؓ کے پاس ان سبکو واپس کردینا
چنانچہ آپ کے انتقال کے بعد عائشہؓ نے انکو حضرت
عمرؓ کے پاس بھیجدیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوبکرؓ
تمپر اللہ رحم کرے اپنے پیچھے آنیوالوں کو تم نے رنج
میں ڈالا ابن ابی الدنیا ابوبکر بن حفص سے روایت
کرتے ہیں کہ جب موت کے آثار حضرت ابوبکرؓ کو
معلوم ہوئے تو آپنے عائشہؓ سے فرمایا اے بیٹی
گوہم مسلمانونکے خلیفہ بنائے گئے لیکن اپنی ذات کے
لئے ہم نے دینار و درہم نہیں لئے ہاں اونکے
روی کھانوں سے اپنے پیٹ بھرے اونکے سخت
کپڑوں سے اپنی پیٹھیں ڈھانکیں۔ ہمارے پاس
مسلمانوں کی غنیمت میں سے تھوڑا بہت کچھ مال
نہیں مگر یہ حبشی غلام اور یہ پانی کھینچنے والا
اونٹ اور یہ پرانی چادریں سو میرے مرنیکے بعد انکو بھی
عمرؓ کے پاس بھیجدینا۔ احمد نے میمون بن مہران سے
روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ابوبکرؓ کے پاس آکر السلام
علیک یا خلیفۃ اللہ کہا آپنے فرمایا میں ان تمام میں سے
ایک ہوں (یہ کہنا تواضعاً تھا یعنے میں کوئی بزرگ
آدمی نہیں انہیں میں کا ایک ہوں)

في الزهد عن ابي صالح الغفاري
ان عمر بن الخطاب كان يتعاهد عجوزا
كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من
الليل فيسقي لها ويقوم بامرها فكان
اذا جاءها فوجد غيره قد سبقه اليها
فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كيلا يسبق
اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي
ياتيها وهو يومئذ خليفة فقال عمر انت
هو لعمري رواه ابن عساكر عن ابن
عمر قال استعمل النبي صلعم ابا بكر على
الحج في اول حجة كانت في الاسلام ثم
رسول الله صلعم السنة المقبلة فلما قبض
رسول الله صلعم واستخلف ابو بكر استعمل
عمر بن الخطاب على الحج ثم حج
ابو بكر من قابل فلما قبض
واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن
بن عوف على الحج ثم لم يزل
عمر يحج سنة كلها حتى قبض
فاستخلف عثمان فاستعمل عبد الرحمن
بن عوف على الحج رواه ابن سعد
عن ابن ابي مليكة قال كان ربما سقط
الخطام من يد ابي بكر الصديق فيضرب
بذراع ناقته فينيخها فقالوا له

ابن عساکر ابو صالح الغفاری سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن
الخطاب ایک اندھی بڑھیا کی جو مدینہ کی اطراف میں بستی تھی رات کو
جاکر خبرگیری کرتے تھے اوسکو پانی پلاتے اور درستی کام
میں مصروف ہوتے اسکے بعد پھر جب عمر آتے تو کوئی دوسرا
شخص انسے پہلے ہی اُس بڑھیا کے پاس آکر جو وہ چاہتی
درست کرکے چلا جاتا حضرت عمر کئی مرتبہ اس ارادہ سے آئے
کہ وہ شخص سبقت نہ لیجائے چنانچہ ایکدفعہ وہ منتظر بیٹھے رہے
تو وہ شخص جو بڑھیا پاس آتا ابوبکر تھے اور وہ اُس زمانہ
میں خلیفہ تھے پس حضرت عمر نے فرمایا اپنی حیات کی قسم یہ آپ ہی تھے
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام میں جو سب سے
پہلے حج ہوا ہے اوسمیں رسول اللہ نے ابوبکر کو امیر بنایا
اور آئندہ سال خود حضرت حج کو تشریف لیگئے پھر آپکے
انتقال کے بعد جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو پہلے برس
آپنے عمر بن الخطاب کو حاجیوں کا امیر بنایا اور دوسرے
سال خود تشریف لے گئے جب حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی
اور حضرت عمر خلیفہ بنے تو اُس سال عبد الرحمن بن عوف
کو حج پر عامل بنایا اسکے بعد سے تمام عمر آپ ہی حج کرتے رہے
حتے کہ وفات ہوگئی پس حضرت عمر کی بعد جب عثمان
بن عفان خلیفہ ہوئے تو اونہوں نے عبد الرحمن بن
عوف کو حج پر امیر مقرر کیا - امام احمد ابن ابی
ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کبھی ابو بکر کے ہاتھ
سے اونٹنی کی مہار چھوٹ جاتی تو آپ اونٹنی
کو بٹھا کر مہار اوٹھاتے - لوگ کہتے -

افلا تامرنا فنسنا ولك فقال ان حبی رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنی ان لا اسئل الناس شیئا ابدا رواه احمد عن ابن عمر قال کان سبب موت ابی بکر وفات رسول الله صلی الله علیه وسلم کمدا فمازال جسمه یحری حتی مات یحری ای ینقص رواه الحاکم عن ابن شهاب ان ابابکر والحارث بن کلدة کانا یاکلان خزیرة اهدیت لابی بکر فقال الحارث لابی بکر ارفع یدک یا خلیفة رسول الله والله ان فیها لسم سنة وانا وانت نموت فی یوم واحد فرفع یده فلم یزالا علیلین حتی ماتا فی یوم واحد عند انقضاء السنة رواه الحاکم وقد روی ایضا عن الشعبی قال ماذا نتوقع من هذه الدنیا الدنیة وقد سم رسول الله وابو بکر عن عائشة قالت اول بدء مرض ابی بکر انه اغتسل یوم الاثنین لسبع خلون من جمادی الآخرة وکان یوما

آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے کہ اونٹنی کو پکڑ دیا کریں آپ نے فرمایا میرے دوست رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔ حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی وفات کا سبب رسول اللہ کی وفات کا صدمہ ہوا چنانچہ ہمیشہ آپ کا جسم گھٹتا گیا یہاں تک کہ وفات پائی۔ حاکم ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر اور حارث بن کلدہ دونوں گوشت کا حلیم جو حضرت ابو بکر کو تحفہ بھیجا گیا تھا کھا رہے تھے اتنے میں حارث نے ابو بکر سے کہا اے خلیفہ رسول خدا اس حلیم سے اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے خدا کی قسم اس میں زہر یکسالہ ہے میں اور آپ ایک ہی دن مریں گے۔ ابو بکر نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور دونوں بیمار ہوگئے تھے کہ ایک سال گذرنے کے بعد ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال ہوگیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ ہم اس خسیس اور ذلیل دنیا سے کیا امید رکھیں حالانکہ رسول خدا اور ابو بکر زہر سے وفات پا گئے۔ حاکم عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر کی بیماری کے ابتدا یوں ہوئی کہ آپ نے پیر کے دن ٹھنڈک کے وقت غسل کیا جمادی الاخری کی سات تاریخیں گذر چکی تھیں۔

فوائد: انما غسلہ ... (margin heading)

99

بارگاہ نجم خمسة عشر يوما لا يخرج الى الصلوٰة
وتوفی ليلة الثلثاء لثمان بقين
من جمادی الآخر سنة ثلاث
عشرة و له ثلاث وستون سنة
رواه الحاكم عن ابی السفر قال
دخلوا على ابی بكر فی مرضه
فقالوا يا خليفة رسول الله الا
ندعوا لك طبيبا ينظر اليك قال قد
نظر الی فقالوا ما قال لك قال قال
انی فعال لما اريد رواه ابن ابی
الدنيا عن ابن مسعود قال افرس الناس
ثلاثة ابو بكر حين استخلف
عمر و صاحبة موسى حين
قالت استاجره والعزيز حين
تفرس فی يوسف فقال لامرأته
اكرمی مثواه رواه الحاكم عن
اسماء ابی حمزة قال لما ثقل ابوبكر
اشرف على الناس من كوة فقال
ايها الناس انی قد عهدت لكم
عهدا افترضون به فقال الناس
رضينا يا خليفة رسول الله فقام
على فقال ما نرضى الا ان يكون
عمر قال فانه عمر رواه ابن عساكر

تو پندرہ دن برابر ایسا بخار آیا کہ نماز کو باہر نہ آئے تھے
آخر کار منگل کی شب ۲۳۔ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ میں
انتقال کیا اور آپ کی ۶۳ سال کی عمر تھی۔
ابن الدنیا ابو السفر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر کی بیماری
کے وقت لوگ آئے اور کہا اے خلیفۂ رسول خدا کیا
ہم کسی طبیب کو بلائیں جو آپکو دیکھے فرمایا طبیب (اللہ)
مجھے دیکھ چکا لوگوں نے کہا پھر اوسنے آپ سے کیا
کہا۔ فرمایا کہ میں کرڈالتا ہوں جو چاہتا ہوں۔
حاکم ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ تمام
لوگوں میں تین شخص زائد دانا گذرے ہیں ایک
ابوبکر جبوقت آپنے اپنا نائب حضرت عمر کو مقرر
کیا دوسرے موسی کی بی بی جبوقت اونھے اپنے باپ
سے کہا اسے مزدور بنالے تیسرا عزیز مصر
کہ جب اوسنے یوسف علیہ السلام میں عقلمندی
کے آثار دیکھے تو اپنی بی بی سے کہا اسے عزت سے
رکھیو۔ ابن عساکر اسماء ابو حمزہ سے نقل کرتے
ہیں کہ جب ابوبکر کو مرض کی شدت ہوئی تو آپنے
گھر کے موکھے سے سر نکالکر فرمایا اے لوگو میں نے تمہارے
لئے ایک عہد مقرر کیا ہے کیا تم اوسے پسند کروگے لوگوں
نے کہا اے خلیفۂ رسول خدا ہم ضرور اوسے پسند کرینگے
اتنے میں حضرت علی کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم تو
سوائے عمر کے اور کسی سے راضی نہیں۔ ابوبکر
نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔

۱۰۰

عن عائشة قالت ان ابا بكر
لما حضرته الوفاة قال اى يوم
هذا قال يوم الاثنين قال فان
مت من ليلتي فلا تنتظر وابي
لغد فان احب الايام والليالي
الي اقربها من رسول الله ص
رواه احمد عن عائشة قالت
لما ثقل ابو بكر تمثلت بهذا
البيت لعمرك ما يغني الثراء
عن الفتي اذا حشرجت يوما
وضاق بها الصدر فكشف عن وجهه
وقال ليس كذلك ولكن قولي
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذلك ما كنت منه تحيد انظروا ثوبي
هذين فاغسلوهما وكفنوني
فيهما فان الحي احوج الى الجديد من
الميت ... رواه ابن سعد عن
عائشة قالت دخلت على ابي بكر وهو
في الموت فقلت شعرا من لم يزل
دمعه مقنعا فانه في مرة مدفوق
فقال لا تقولي هذه ولكن قولي
وجاءت سكرة الموت بالحق
ذلك ما كنت منه تحيد ثم

احمد حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے لوگوں نے کہا پیر فرمایا اگر میں اسی رات کو مرجاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا مجھے تمام راتوں اور دنوں میں سے وہ وقت زیادہ پیارا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زائد قریب ہے۔ ابن سعد حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں جب ابوبکر سخت علیل ہوئے تو میں نے یہ شعر پڑھا۔ تیری عمر کی قسم اس جوان سے یہ تکلیف کون چیز دفع کرسکتی ہے جبکہ سینہ بھنچ جاوے اور گھنگرو بولنے لگے۔ ابوبکر نے یہ سنتے ہی مونھ کھولدیا اور فرمایا یہ ٹھیک بات نہیں۔ ہاں یوں کہو۔ موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئی۔ یہ وہ چیز ہے جس سے تو کتراتا تھا۔ دیکھو میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر انہیں میں مجھے کفنانا کیونکہ زندہ میت سے نئے کپڑے کا محتاج زیادہ ہے ابویعلی الموصلی عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نزع کی حالت میں ابوبکر کے پاس آئی اور یہ شعر پڑھنے لگی۔ جس کے آنسو ہمیشہ درپردہ رہیں اب وہ اس مصیبت کے وقت بے اختیار نکلے پڑتے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا۔ یہ نہ کہو بلکہ یہ کہو موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آئے۔ یہ وہ دن ہے جس سے تو بھاگتا تھا

قال فی ای یوم توفی رسول اللہ صلعم قلت یوم الاثنین قال ارجوا فیما بینی و بین اللیل فتوفی فی لیلۃ الثلثاء ودفن قبل ان یصبح رواہ ابو یعلی الموصلی عن عائشۃ انہا تمثلت ہذا البیت و ابو بکر یقضی شعر و ابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل فقال ابو بکر ذلک رسول اللہ صلعم رواہ احمد عن ابن ابی ملیکۃ ان ابا بکر اوصی ان تغسلہ امراءتہ اسماء بنت عمیس ویعینہا عبد الرحمن ابن ابی بکر رواہ ابن ابی الدنیا عن سعید بن المسیب ان عمر صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر فکبر علیہ اربعا رواہ ابن سعد عن عروۃ والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصی عائشۃ ان یدفن الی جنب رسول اللہ صلعم فلما توفی حفر لہ وجعل راسہ عند کتفی رسول اللہ صلعم والصق اللحد بقبرہ

پھر مجھے فرمایا۔ رسول اللہ نے کون سے دن انتقال فرمایا۔ بیٹے کہا پیر کو فرمایا میں بھی امید کرتا ہوں کہ رات سے پہلے کوچ کروں۔ (عائشہ فرماتی ہیں) سو منگل کی رات آپ فوت ہوئے اور صبح ہونے سے پہلے مدفون ہوئے۔ امام احمد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کی نزع کے وقت اونہوں نے یہ شعر پڑھا۔ ایسے سفید آدمی جنکے مونہہ کے سامنے ابر پانی مانگتا اور وہ یتیموں کی فریادرسی بیوہ عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے یہ سنکر کہا وہ رسول اللہ ہیں۔

ابن ابی الدنیا ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر نے وصیت کی کہ مجھے میری بی بی اسماء بنت عمیس غسل دیویں اور عبد الرحمن میرا بیٹا غسل میں اونکا شریک ہو۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے قبر اور منبر کے درمیان ابوبکر پر نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں۔ عروہ اور قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے عائشہ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ کے پہلو میں دفن کرنا۔ سو جب آپ کی وفات ہوگئی تو آپکے لئے لحد کھودی گئی اور رسول اللہ کے دوش مبارک کے پاس آپکا سر رکھا گیا اور رسول اللہ کی قبر میں وہ لحد ملادی گئی۔

۱۰۲

رسول اللہ ص عن ابن عمر قال نزل فی حفرۃ ابی بکر عمر وطلحۃ وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکۃ فقال ابو قحافۃ ما ھذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام بالامر بعدہ قالوا عمر صاحبہ عن مجاھد ان ابا قحافۃ ردّ میراثہ من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافۃ بعد ابی بکر الا ستۃ اشھر وایاما ومات فی المحرم سنۃ اربع عشرۃ وھو ابن سبع وتسعین سنۃ ھذہ الاحادیث رواہ ابن عساکر قال العلماء لم یلی الخلافۃ احد فی حیوۃ ابیہ الا ابی بکر عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعۃ اشھر رواہ الحاکم اخرج الواقدی بن مطرف ان ابا بکر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرنی عن عمر

ابن عمر کہتے ہیں کہ ابو بکر کی قبر میں عمر اور طلحہ اور عثمان اور عبد الرحمن بن ابو بکرؓ اترے

ابن المسیب کہتے ہیں کہ جب ابو بکرؓ کا انتقال ہو گیا تو مکہ گونج اوٹھا۔ ابو قحافہ نے کہا یہ شور کیسا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ کہا بڑی مصیبت آئی ابو بکر کے بعد خلافت پر کون قائم ہوا۔ لوگوں نے کہا اون کے مصاحب عمر

مجاہد کہتے ہیں کہ ابو قحافہ نے جو میراث ابو بکر سے لی تھی وہ اونہیں کی اولاد پر رد کر دی اور ابو بکر کے بعد وہ کل چھ مہینے چند دن زندہ رہے۔ محرم سنہ ۱۴ھ۔ ستانوے سال کی عمر میں انتقال کیا یہ سب حدیثیں ابن عساکر نے روایت کی ہیں۔

علماء کہتے ہیں ابو بکر کے سوا کوئی شخص اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ نہیں ہوا۔ حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو بکر نے کل دو برس سات مہینے خلافت کی۔

واقدی بن مطرف کہتے ہیں کہ جب ابو بکر کی بیماری سخت ہوئی تو عبد الرحمن بن عوف کو بلا کر فرمایا۔ مجھے عمر بن الخطاب کی خبر دے۔

قبر میں اترے طلحہ ابو قحافہ رزء جلیل صاحبہ ابو قحافہ نے کہا مات ابنک قال رزء جلیل

۱۰۳

لہ حضرت ابو بکر کی تجہیز اور فضائل ... اپنے باپ کی زندگی میں خلیفہ ... ۱۲۱۳ھ

بن الخطاب فقال ما تسئلني عن امر الا وانت اعلم به منی فقال ابو بکر وان فقال عبد الرحمن هو والله افضل من رایك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال اخبرني عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال على ذلك فقال اللهم علمي به ان سريرته خير من علانيته وان ليس فينا مثله وشاورمعهما سعيد بن زيد واسيد بن الحضير وغيرهما من المهاجرين والانصار فقال اسيد اللهم اعلمه الخير بعدك يرضى للرضى ويسخط للسخط الذي يسر خير من الذي يعلن ولن يلي هذا الامر احد اقوى عليه منه ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل ما انت قائل لربك اذا سألك عن استخلاف عمر علينا وقد ترى غلظه فقال ابو بکر ابالله تخوفوني اقول اللهم استخلفت

عبد الرحمن نے کہا آپ جس امر کا مجھسے سوال کرتے ہیں آپ ہی مجھ سے بہتر اوسے جانتے ہیں ابوبکر رض نے فرمایا پھر بھی تو کہا بخدا جو آپ کی رائے اونکی حق میں ہے وہ اوس سے افضل ہے۔ پھر عثمان بن عفان کو بلایا اور کہا عمر کے احوال سے مجھے اطلاع دو اونہوں نے کہا اسبابوں میں آپ ہم سے زائد خبردار ہیں فرمایا گو میں خوب جانتا ہوں مگر تم بھی کہو عثمان نے کہا خدا شاہد ہے عمر کے ساتھ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اونکا باطن ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں اون جیسا کوئی نہیں پھر آپنے سعید بن زید اور اسید بن حضیر وغیرہ انصار و مہاجرین میں سے بلا کر مشورہ کیا اسید بولی خدا گواہ ہے میں آپکے بعد حضرت عمر کو بہتر دیکھتا ہوں وہ رضا کے موقع پر راضی اور غصہ کے محل میں غصہ کرتے ہیں حسن باطن حسن ظاہر سے بہتر ہے اس امر خلافت پر عمر سے قوی زائد کوئی شخص ہرگز خلیفہ نہیں بن سکتا اسکے بعد بعض صحابہ آپکے پاس آئے اور اونمیں سے ایک شخص نے کہا آپ حضرت عمر کا غصہ دیکھتے ہیں ہم پر اونہیں خلیفہ بنانے میں جب خدا تعالے آپ سے پوچھے گا تو آپ اوسے کیا جواب دینگے ابو بکر رض نے فرمایا۔ کیا تم مجھے اللہ سے خوف دلاتے ہو۔ میں جواب میں عرض کروں گا اسے بار خدا میں نے اون پر تیرا بہترین مخلوق خلیفہ بنایا۔

علیہ مو خیر اھلك ابلغ عنی ما | بینے جو کچھ کہا ہے اسے اون لوگو نکو پہنچا دو جو تمہاری
قلت من وراءك ثم دعا عثمان | پیچھے ہیں پہر عثمانؓ کو بلا کر فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
فقال اکتب بسم الله الرحمن الرحیم | یہ وہ عہد ہے کہ عہد کیا ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی عمر
ھذا ما عهد ابو بکر ابن ابی قحافة | کے آخر زمانہ میں جسوقت وہ دنیا سے نکلا اور آخرۃ کی
فی اخر عهده بالدنیا خارجا منها | اول زمانہ میں جب وہ اوسمیں داخل ہوا یہ عہد
وعند اول عهده بالاخرة | اوسوقت کا ہے جسوقت کافر مومن ہوجاتا اور
داخلا فیها حیث یؤمن الکافر | فاجر یقین کرنیوالا اور کاذب تصدیق کرنے والا
ویوقن الفاجر ویصدق | ہوتا ہے۔ میں نے تمہارا اپنے بعد عمر بن الخطاب کو
الکاذب انی استخلفت علیکم | خلیفہ بنایا سو تم اوسکی سنو اور اطاعت کرو
بعدی عمر بن الخطاب فاسمعوا | میں نے اللہ اور اوسکے رسول اور اوسکے دین اور
له واطیعوا وانی لم ال الله | اپنے اور تمہارے حق میں بہلائی سے تقصیر نہیں
ورسوله ودینه ونفسی وایاکم | کی (یعنے حتے الامکان بہلائی کا قصد کیا) اگر
خیرا فان عدل فذلك ظنی به | عمر بن الخطاب انصاف کریں تو یہ میرا
وعلمی فیه وان بدل فلکل | اعتقاد اور علم اونکے حق میں ہے اور اگر ظلم کریں تو ہر شخص
امرء ما اکتسب والخیر اردت | کے لئے وہ ہے جو اوسنے کمایا میں نے تو بہلائی کا
ولا اعلم الغیب وسیعلم | ارادہ کیا اور غیب سے واقف نہیں اور ظالم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون | لوگ قریب جانینگے کہ کونسی طرف رجوع
والسلام علیکم ورحمة الله و | کرینگے تمپر سلام اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت
برکاته ثم امر بالکتاب فختمه | ہمیشہ رہیو پہر اوس کتاب پر مہر لگانے کا
ثم امر عثمان فخرج بالکتاب | حکم فرمایا اور عثمان کو حکم کیا وہ اوس مُہر
مختوما فبایع الناس ورضوا به | شدہ وصیت کو لیکر باہر نکلے اور لوگونسے
ثم دعا ابو بکر عمر خالیا | بیعت کرانیلگے اس سے سب راضی ہوگئے پہر ابوبکر نے
فاوصاه بما اوصاه به ثم | عمر کو خلوت میں بلا کر جو وصیت کرنی تہے کی۔

خرج من عنده فنزع ابو بكر يديه فقال اللهم انى لم ارد بذلك الا صلاحهم وخفت عليهم الفتنة فعملت فيهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم رأيى فوليت عليهم خيرهم واقواهم عليهم واحرصهم على ما ارشدهم فهم عبادك ونواصيهم بيدك اصلح اللهم ولاتهم واجعله من خلفائك الراشدين واصلح له رعية

١٠٦

عن الاسود بن هلال قال قال ابو بكر الصديق لاصحابه ما تقولون فى هاتين الايتين ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم خطيئة قال لقد حملتموها على غير المحمل ثم قال قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلم يميلوا الى اله غيره ولم يلبسوا ايمانهم بشرك رواه ابو نعيم فى الحلية

عن سعد بن (جابر) الجملى (عن) ابى بكر الصديق فى قوله

اتنے میں عمر وہاں سے نکل آئے اور ابو بکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے اللہ اس سے میں نے لوگوں کی صلاحیت کا قصد کیا ہے اور انپر فتنہ کا خوف کر کے جو کچھہ انکے بارہ میں کیا اوسے تو خوب جانتا ہے میں نے اپنی رائی سے اونکے لئے تجویز کیا جو شخص اون سب میں بہتر اور سب سے زائد قوی اور نیک صلاح میں سب سے زیادہ حریص تھا اوسے امیر بنایا سو وہ تیرے بندے ہیں اونکی باگیں تیرے ہی دست قدرت میں ہیں اونکو والیوں کی صلاحیت کی توفیق دے اور عمر کو اپنی راہ یافتہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ کر اور اوسکے رعیت کو اوسکے لئے سنوار دے۔

ابو نعیم حلیہ میں اسود بن ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے اپنے یاروں سے فرمایا تم ان دو آیتوں میں کیا کہتے ہو۔ پہلی آیت کا مضمون یہ ہے۔ جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسپر ثابت قدم رہے تو وہ جنتی ہیں دوسری آیت کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھہ نہ ملایا وہ جنت میں جاوینگے ان دونوں کے کیا معنے ہوئے لوگوں نے کہا استقاموا کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے گناہ نہ کیا اور ظلم کے معنے خطا کی ہیں آپنے فرمایا تم نے اسکے غیر محل پر حمل کیا پہلی آیت کے یہ معنے ہیں کہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے یعنے اوسکے غیر معبود کی طرف توجہ نہ کی اور دوسری آیت کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا۔

تعالى للذين احسنوا الحسنى
وزيادة قال النظر الى وجه الله
عن ابى بكر الصديق رض فى
قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا
الله ثم استقاموا قال قد قالها
الناس فمن مات عليها فهو ممن
استقام رواهما ابن جرير
عن ابى المخلد قال جاء رجل الى
ابى بكر فقال ارايت الزنا بقدر
قال نعم قال فان الله قدره على ثم
يعذبنى قال نعم يا ابن اللخناء
اما والله لو كان عندى انسان
امرت ان يجاء انفك رواه اللالكائى
فى السنة عن الزبير ان ابا بكر
قال وهو يخطب الناس يا معشر الناس
استحيوا من الله فوالذى نفسى بيده
انى لاظل حين اذهب الى الغائط فى
الفضاء مغطيا راسى استحياء من
ربى رواه ابو بكر بن ابى شيبة
فى المصنف عن عمرو بن دينار
قال قال ابو بكر استحيوا من الله
فوالله انى لادخل الكنيف فاسند
ظهرى الى الحائط حياء من الله

عامر بن سعد صحابی ابوبکر صدیق سے روایت کرتے
ہیں کہ آپنے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں جنہوں
نے نیکی کی اونکے لئے نیکی ہے اور زیادۃ فرمایا وہ
اللہ تعالیٰ کی تجلی اور اوسکے نور کو دیکھنا ہے۔
ابن جریر حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
اس آیت (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا)
میں فرمایا کہ لوگ اسکو کہہ چکے اب جو اسپر
مرے گا وہ ثابت قدم رہیگا۔ لالکائی سنہ ابی مخلد
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوبکر کے پاس
آکر کہا کیا آپ زنا کو اللہ کی قدر سے دیکھتے ہیں۔
فرمایا ہاں۔ کہا خود ہی تو اللہ نے اوسکو میرے مقدر
میں کیا پھر اسپر مجھے عذاب بھی کرے گا فرمایا ہاں
اے ابن لخنا بخدا اگر اسوقت میرے پاس
کوئی آدمی ہوتا تو تیری ناک کاٹنے کا حکم کرتا۔
ابن ابی شیبہ اپنی مصنف میں زبیر سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکر نے خطبہ کے اثنا میں فرمایا اے
مسلمانوں کے گروہ اللہ سے شرماؤ واللہ میں
جس وقت قضاء حاجت کیلئے صحرا میں جاتا ہوں تو اپنے
رب سے شرماکر موہنہ پر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔
عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں عمرو بن دینار سے
روایت کی ہے کہ ابوبکر نے فرمایا اے لوگو اللہ سے شرماؤ
بخدا میں جب پائخانہ میں جاتا ہوں تو اللہ سے شرماکر
اپنی پیٹھ دیوار پر لگا دیتا ہوں۔

قوله یا ابن اللخناء ... فی القاموس ... وفی الصحاح ... لم تختن

١٠٧

رواه عبد الرزاق في مصنفه
عن ابي عيينة قال كان ابو بكر
اذا عزى رجلا قال ليس في العزاء
مصيبة وليس مع الجزع فائدة
الموت اهون ما قبله واشد مما
بعده اذكروا فقد رسول الله
صلعم تصغر مصيبتكم واعظم الله
اجركم رواه ابن عساكر

عن ابي عمران الجوني ان ابا بكر
بعث جيوشا الى الشام وامر
عليهم يزيد ابن ابي سفيان
فقال اني موصيك بعشر خلال
لا تقتلوا امراءة ولا صبيا ولا
كبيرا هرما ولا تقطع شجرا مثمرا
ولا تخربن عامرا ولا تعقرن
شاة ولا بعيرا الا لمأكلة ولا
تفرقن نخلا ولا تحرقنه ولا
تغلل ولا تجبن رواه البيهقي

عن ابي برزة الاسلمي قال غضب
ابو بكر من رجل فاشتد عليه
غضبه جدا فقلت يا خليفة
رسول الله اضرب عنقه قال
ويلك ما هي لاحد بعد رسول الله

ابن عساکر ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
جب کسی کی تعزیت کرتے تو کہتے جس مصیبت میں
صبر ہو وہ مصیبت نہیں جزع و فزع میں
کوئی فائدہ نہیں۔ موت اوس چیز سے جو اسکے
پہلے ہے آسان ہے اور جو چیز اسکے بعد ہے
اوس سے سخت ہے۔ رسول اللہ کی موت یاد
کرو تمہاری مصیبت چھوٹی ہو جاویگی۔ اور
حق سبحانہ تمہیں ثواب زائد دیگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو عمران الجونی سے روایت
کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجے اور
یزید بن ابی سفیان کو اونپر امیر بنایا چلتے وقت
آپنے فرمایا میں دس خصلتوں کی تمہیں وصیت
کرتا ہوں (۱) عورتوں کو قتل نہ کرو (۲) بچوں کو نہ مارو
(۳) ضعیف بوڑہے کو ہاتھ نہ لگاؤ (۴) پہلدار درخت
کو نہ کاٹو (۵) بستے کو ویران نہ کرو (۶) اونٹ بکری
بجز کہانیکے کہیں نہ کاٹو (۷) کہجور کے درخت کو مت
جلاؤ (۸) خیانت مت کرو (۹) نامردی نکرو
(۱۰) کہجور کے درخت کو مت اوکہیڑو۔ احمد ابو داود
اور نسائی ابو برزہ اسلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر
کو ایک شخص سے سخت رنج ہوا۔ آپ اوس پر
بہت غصے ہوئے۔ مینے کہا اے خلیفہ رسول خدا
اسکی گردن مارو لیں۔ فرمایا تجھے خرابی ہو یہ
رسول اللہ کے بعد کسیکو جائز نہیں۔

صلے اللہ علیہ وسلم رواہ احمد
وابو داود والنسائی عن
محمد بن سیرین قال لم اعلم
احدا استقاء من طعام اکلہ
غیر ابی بکر وذکر القصۃ رواہ
احمد فی الزہد عن ابی بکر
انہ مر بعبد الرحمن وہو یماظ جارا
لہ فقال لا تماظ جارک فانہ
یبقی ویذہب عنک الناس
المماظۃ المنازعۃ والمخاصمۃ
رواہ ابو عبید فی الغریب
عن موسی بن عقبۃ ان ابا بکر
الصدیق کان یخطب فیقول
الحمد للہ رب العالمین احمدہ
ونستعینہ نسئلہ الکرامۃ فیما
بعد الموت فانہ قد دنی اجلی
واجلکم واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ
بالحق بشیرا ونذیرا وسراجا
منیرا لینذر من کان حیا ویحق
القول علی الکافرین ومن یطع
اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد

احمد زہد میں محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ
میں نے بجز ابوبکر کے اور کسیکو نہیں دیکھا کہ کھانا کھا کر
قے کی ہو اور اسکے آگے اونے قصہ بیان کیا۔
ابو عبید نے غریب میں کہا ہے کہ ابوبکر عبد الرحمن پر
گذرے اور وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے
آپنے فرمایا اے عبد الرحمن اپنے ہمسایہ سے
مت جھگڑ کیونکہ وہ باقی رہے گا اور تجھسے
لوگ کوچ کر جائینگے۔
ابن عساکر موسی بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں
کہ ابوبکر خطبہ پڑھ رہے تھے پھر فرمانے لگے
سب تعریف اوس خدا کو ہے جو تمام جہان کا رب
ہے میں اوسکی حمد کرتا اور اوس سے مدد چاہتا
ہوں موت کے پیچھے ہم اوسکی کرامت کے طالب
ہیں اے لوگو میری تمہاری موت قریب ہے میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اور
گواہ ہوں کہ محمد اوسکے بندے اور رسول ہیں آپکو
حق کے ساتھ مومنوں کی خوشی اور کافروں کو ڈر
سنانے کے لئے ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا
تاکہ زندہ دلوں کو خوب ڈرادیں اور کافروں پر
عذاب ثابت کریں۔ جو کوئی خدا و رسول
کی اطاعت کرے وہ سنورا اور جو کوئی
اونکی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑا

۱۰۹

الله صلى ... رسول ان النبي روى ... والسلمي الخدري ... هذا قال

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور اوسکے حکم پر جو اوسنے تمہارے	ضل ضلالا مبينا اوصيكم
لئے مقرر کیا اور اوسکے ساتھ تمہیں ہدایت کی چنگل مارنے	بتقوى الله والاعتصام بامر الله
کی وصیت کرتا ہوں تحقیق کلمۂ اخلاص کی بعد اسلام کی ہدایت	الذي شرع لكم وهداكم به
کا جامع اون لوگونکی سماعت اور اطاعت کرنا ہے جنکو	فان جوامع هدى الاسلام بعد
اللہ نے تمپر امیر بنایا سو جسنے اللہ اور اچھی بات کے حکم	كلمة الاخلاص السمع والطاعة
کرنے والوں اور بری بات سے منع کرنیوالونکی اطاعت کی او	لمن ولاه الله امركم فانه من يطع
مراد پائی اور جو اوسکے اوپر حق تھا ادا کر چکا اپنی جانونکو	الله واولي الامر بالمعروف و
خواہش کی پیروی سے بچاؤ کیونکہ جو شخص خواہش سے طمع	النهي عن المنكر فقد افلح وادى
سے غضب سے محفوظ رہا وہ نجات پا چکا اور اپنے آپکو شیخی	الذي عليه من الحق واياكم واتباع
تکبر سے بچاؤ اور کیا فخر کے لائق ہے وہ شخص جو خاک سے پیدا ہوا	الهوى فقد افلح من حفظ من
اور خاک ہی میں مل جائیگا پھر کیڑے کہا کر خاک کر دینگے۔ گو وہ	الهوى والطمع والغضب واياكم
آج زندہ ہے مگر کل مردہ۔ سو آج کا کام آج ہی کرلو	والفخر وما فخر من خلق من تراب
اور اسوقت کا عمل دوسرے وقت کے بھروسے پر نچھوڑو	ثم الى التراب يعود ثم ياكله
مظلوموں کی بددعا سے بچو اور اپنی جانوں کو مردوں میں	الدود ثم هو اليوم حي وغدا ميت
شمار کرو اور صبر کرو کیونکہ کل کام صبر پر موقوف ہیں	فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة
اور ہر وقت ڈرتے رہو ڈر نفع دیتا ہے اور	وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا
عمل کرو عمل مقبول ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی	انفسكم من الموتى واصبروا فان
جس عذاب سے تمہیں ڈرایا ہے اوس سے ڈرتے	العمل كله بالصبر واحذروا
رہو اور جس رحمت کا تمہیں وعدہ دیا ہے اوسمیں	والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل واحذروا
جلدی کرو سمجھو اور خوب سمجھو۔ بچو اور اچھی طرح	ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما
بچو۔ تحقیق جن لوگوں کو حق سبحانہ نے تم سے	وعدكم الله من رحمته وافهموا وتفقهوا واتقوا
پہلے عذاب سے ہلاک کیا اوسے اچھی طرح بیان	وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به
کر دیا اور جنہیں تم سے پہلے جسسے نجات دی اوسے بھی ظاہر کر دیا	من كان قبلكم ونجا به من نجا قبلكم

الله عليه وسلم قال اسمعوا واطيعوا وان استعمل عليكم عبد حبشي كان رأسه زبيبة

۱۱۰

وروى عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه السمع والطاعة على المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة رواه البخاري ومسلم

اور رسول کی مخالفت کا حکم کرے اوس وقت اوس کی اطاعت نہ چاہئے

قد بیّن لکم فی کتابہ حلالہ	حلال وحرام اور جو عمل تمہارے لئے مکروہ یا محبوب تھے
وحرامہ ومایحب من الاعمال	سبکے سب اوسنے اپنی کتاب میں تمہارے لئے بیان کر دئیے
ومایکرہ فانی لا آلوکم	میں اپنی اور تمہاری خیر خواہی میں تقصیر نکروں گا ہم اسی سے
ونفسی نصحا واللہ المستعان ولا حول	مدد مانگتے ہیں کیونکہ ہم کو برائیوں سے پھرنے اور نیک کام کی
ولا قوۃ الا باللہ واعلموا انکم	قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اور جاننا چاہئیے کہ جو اعمال
ما اخلصتم للہ من اعمالکم فربکم	خالص اللہ کے واسطے تم نے کئے سو اپنے رب کی طاعت
اطعتم وحظکم حفظتم واغتبطتم	بجا لائے اپنے حصہ کی حفاظت کی لوگوں کو رشک میں ڈالا
وما تطوعتم بہ لدینکم فاجعلوہ	جو نیک کام دین میں تم نے اپنی خوشی سے کئے ہیں انہیں
نوافل بین ایدیکم تستوفوا	آگے کے لئے نوافل بناؤ کہ اعمال سابقہ کو کامل پاؤ
لسلفکم وتعطوا جزاءکم	اور احتیاج وفقر کے وقت اونکی جزا دئے جاؤ
حین فقرکم وحاجتکم الیہا	پیارے اللہ کے بندو اپنے اون بھائیوں اور
ثم تفکروا عباد اللہ فی اخوانکم	یاروں میں فکر کرو جو گذر گئے اور جو انہوں نے
وصحابتکم الذین مضوا قد وردوا	آگے بھیجا ہے اوسکو پہونچے اور مقیم رہے اور موت
علی ما قدموا فاقاموا علیہ	کے بعد شقاوت یا سعادت میں اوترے بیشک اللہ
وحلوا فی الشقاء والسعادۃ فیما	کا کوئی شریک نہیں اوسمیں اور اوسکی مخلوق میں
بعد الموت ان اللہ لیس لہ شریک	کوئی نسب نہیں وہ مخلوق کو بھلائی دیتا ہے اور
ولیس بینہ وبین احد من خلقہ	اوس سے برائی بدون طاعت اور اپنی پیروی
نسب یعطیہ بہ خیرا ولا یصرف عنہ	حکم کے نہیں پھیرتا - ایسی بھلائی میں کچھ بھلائی
سوءا الا بطاعتہ واتباع	نہیں - جسکے بعد دوزخ ہو نہ اوس برائی میں
امرہ فانہ لا خیر فی خیر بعدہ النار	کوئی برائی ہے - جس کے بعد جنت ہو -
ولا شر فی شر بعدہ الجنۃ اقول	میں یہ کہتا اور اللہ سے اپنے اور تمہارے
قولی ہذا واستغفر اللہ العظیم	لئے بخشش چاہتا ہوں - پس اپنے نبی صلے اللہ
لی ولکم وصلوا علی نبیکم صلی اللہ	علیہ وسلم پر درود اور سلام پڑھو -

عليه وسلم والسلام عليكم
ورحمة الله وبركاته رواه
ابن عساكر عن عبد الله بن
عكيم قال خطبنا ابو بكر الصديق فحمد
الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال
اوصيكم بتقوى الله وان تثنوا عليه بما هو اهله
وان تخلطوا الرغبة بالرهبة
فان الله اثنى على زكريا واهل
بيته فقال انهم كانوا يسارعون
في الخيرات ويدعوننا رغبا
ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم
اعلموا عباد الله ان الله قد ارتهن
بحقه انفسكم واخذ على ذلك
مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني
بالكثير الباقي وهذا كتاب الله
فيكم لا تطفئ نوره ولا تنقضي
عجائبه فاستضيئوا منه ليوم الظلمة
فانه انما خلقكم لعبادته ووكل بكم
كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون
ثم اعلموا عباد الله انكم تغدون
وتروحون في اجل قد غيب
عنكم علمه فان استطعتم ان تنقضي الاجال
وانتم في عمل الله فافعلوا ولن

اور اللہ کی رحمت اوسکی برکت اوپر تمہارے بہیجو۔
حاکم اور بیہقی عبد اللہ بن عکیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ابوبکر نے ہمیں خطبہ سنایا سو اللہ کی حمد کی اور جیسی تعریف
کے وہ لائق تہا وہ تعریف کر کے فرمایا میں تمکو اللہ سے ڈرنے
کی اور اوسکے لائق تعریف کرنے کی اور خواہش کو خوف
کے ساتھ ملانے کی وصیت کرتا ہوں دیکھو اللہ نے حضرت زکریا
اور اونکی اہلبیت کی اسوجہ سے ثنا فرمائی (چنانچہ قرآن
مجید میں ارشاد فرمایا) کہ وہ بہلائیوں میں جلدی کرتے اور ہمیں
خواہش اور خوف کے ساتھ پکارتے اور ہمارے ہی لئے
عاجزی کرتے تہے پہر اے خدا کی بندو خوب جانو کہ حق سبحانہ نے
تمہاری جانونکو اپنے حق میں گروی رکہا ہے اور اسپر تم سے
عہد بہی لیا ہے اور تمہارے دنیا کو عقبیٰ کی عوض میں
خرید لیا ہے۔ یہ اللہ کی کتاب تم میں موجود ہے جسکا کبہی
نور بہجیگا نہ اوس کے عجائب کبہی کم ہوں گے
سو اوس سے اندہیرے دن کے لئے روشنی طلب
کرو۔ بیشک اوس نے اپنی عبادت کے لئے تمہیں
پیدا کیا اور کرام کاتبین تم پر مقرر کئے۔ جو تم
کرتے ہو وہ جانتے اور لکہ لیتے ہیں۔
اے اللہ کے بندو یہ بہی جانو کہ تم صبح اور شام
ایسے وقت میں کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ
ہے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ تمام اوقات کے
گذرنے کی حالت میں اللہ کے عمل میں رہو تو
بہت بہتر ہے۔

قوله القليل الخ المراد بالقليل الفاني الدنيا الفانية لان نعيمها قليلة ولذاتها فانية وكذا المقصود بالكثير الباقي الآخرة الباقية الخالدة لان نعماءها باقية خالدة غير فانية ولا زوال لها وقوله الا كل شيء ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائل لان باطل لان ما عند الله من نعيم لا ينفد

ولن تستطيعوا ذلك الا بالله سابقوا فی
اجالکم قبل ان تنقضی اجالکم فتردکم الی
اسوء اعمالکم فان قوما جعلوا اجالهم
لغيرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا
امثالهم فالوحی الوحی ثم النجا النجا فان
وراءکم طالبا حثيثا امره سريع رواه
الحاکم والبيهقی عن يحيی بن ابی بکر ان
ابابکر کان يقول فی خطبته اين الوضاة
الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم اين الملوک
الذين بنوا المدائن وحصنوها اين الذين
کانوا يعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد
تضعضع ارکانهم حين اخنی بهم الدهر
واصبحوا فی ظلمات القبر الوحی الوحی ثم النجا
النجا رواه احمد فی الزهد وابونعيم فی الحلية
عن سلمان الفارسی رض قال اتيت ابابکر
فقلت اعهد الی فقال يا سلمان اتق الله
واعلم انه ستکون فتوح فلا اعرفن ما کان
حظک منها ما جعلته فی بطنک والقيته علی
ظهرک واعلم انه من صلی الصلوة الخمس
فانه يصبح فی ذمة الله ويمسی فی ذمة الله
فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر
الله فی ذمته فيکبک الله فی النار علی
وجهک رواه الهمدانی فی الزهد عن معاوية

مگر ساتھ مدد خدا کے تم کبھی نہین کرسکتے اپنی اوقات کے گزرنے
سے پہلے اُنہین بھلائی کے ساتھ جلدی کرو مبادا وہ اوقات
بُری کاموں پر تمہین پہونچائین کیونکہ تم سے پہلے ایک قوم نے اپنے
وقتونکو ضایع کرڈالا اور اپنی جانونکو بھول گئے سو مین اُن جیسا
ہونے سے تمہین منع کرتا ہون پس عمل خیر مین جلدی کرو کہ موت قریب ہے
اور دنیا کی مکروہات سے درگزر کرو (کہ مہلت بہت قلیل ہے) اور تمہارے
پیچھے ایک جلد باز طالب ہے (یعنی موت جسکے بعد تمام اعمال منقطع ہوجائینگے)
احمد نے زہد مین اور ابونعیم نے حلیہ مین یحیی بن ابی بکر سے نقل کی ہے
کہ ابوبکر اپنے خطبہ مین فرماتے تھے وہ لوگ جنکے مونہہ خوبی مین منظر تھے جو
اپنی جوانی پر اتراتے تھے کہان ہین جن بادشاہون نے بڑی بڑی عمارتین
شہر بنائے وہ کہان ہین جو لوگ لڑائی کے مواضع مین غلبہ دیئے جاتے تھے کہان
گئے جب اُنپر ایک زمانہ آیا تو اُنکی قوی پست ہوگئی اور قبرون
کے اندھیرون مین جا پڑے پس عمل خیر مین جلدی کرو
اور دنیا کے مکروہات سے درگزر کرو۔ احمد زہد مین
سلمان فارسی سے روایت کرتے ہین کہ مین ابوبکر کے پاس جاکر
کہا مجھ سے عہد کیجئے فرمایا اے سلمان اللہ سے ڈر اور جان
کہ قریب زمانہ مین فتوحات ہونگی۔ مگر تیرا حصہ اُسمین بجز اُس
چیز کے جو پیٹ مین ڈال لے اور پیٹھ ڈھانک لے اور کچھ نہ
دیکھون جان جو شخص پانچ نمازین پڑھتا ہے وہ اللہ کے
ذمے مین صبح و شام کرتا ہے سو تو اللہ کے اہل ذمہ مین سے
کسیکو قتل نکر کیونکہ ایسے لوگونکا مارڈالنا اللہ کے ذمہ مین
عہد شکنی کرنا ہے پس اُسوقت خدا تجھے اوندھا دوزخ مین ڈالیگا
سعید بن منصور اپنے سنن مین معاویہ

بن مرة ان ابابكر الصديق يقول فى
دعائه اللهم اجعل خير عمرى آخره وخير
عملى خواتمه وخير ايامى يوم لقائك رواه
سعيد بن منصور فى سننه عن الحسن
قال بلغنى ان ابابكر الصديق كان يقول
فى دعائه اللهم انى اسئلك الذى هو خير لى
فى عاقبة الامر اللهم اجعل آخر ما تعطينى الخير
رضوانك والدرجات العلى من جنات النعيم
رواه احمد فى الزهد عن عرفجة قال قال
ابوبكر من استطاع ان يبكى فليبك والا
فليتباك رواه احمد فى الزهد عن عروة
عن ابى بكر قال اهلكهن الاحمران الذهب
والزعفران رواه احمد فى الزهد عن عبيد عن
لبيد الشاعر انه قدم على ابى بكر فقال الا
كل شئ ما خلا الله باطل فقال صدقت فقال
وكل نعيم لا محالة زائل قال كذبت عند الله
نعيم لا يزول فلما ولى ابوبكر قال ربما قال
الشاعر الكلمة من الحكمة رواه عبد الله بن
احمد بن حنبل فى زوائد الزهد عن
معاذ بن جبل قال دخل ابوبكر حائطا
واذا بدبسى فى ظل شجرة فتنفس الصعداء
ثم قال طوبى لك يا طير تأكل من الشجر و
تستظل بالشجر وتصير الى غير حساب يا ليت

ابن مرہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر اپنی دعا میں
فرمایا کرتے تھے بار خدایا میری بہترین عمر آخر عمر کر اور میرا انجام
اور خاتمہ بہترین عمل پر کر اور میرے بہتر دنون کا دن
اپنی ملاقات کا دن کر۔ احمد زہد مین حسن سے روایت
کرتے ہین کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ ابوبکر اپنی دعا مین فرماتے
تھے اے اللہ مین وہ چیز تجھ سے مانگتا ہون کہ انجام کار
مین میرے لئے بھلی ہو۔ اے اللہ جو مجھے بھلائی تو عنایت فرمائے
وہ سب سے آخر تیری رضامندی اور جنات نعیم مین بڑے
درجے ہون۔ احمد زہد مین عرفجہ سے نقل کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا جو رو سکے تو وہ خوب روے اور جو نہ رو سکے
وہ قصدًا روئے۔ احمد زہد مین عروہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابوبکر نے فرمایا عورتون کو دو سرخ چیزون سونے اور زعفران نے
ہلاک کیا عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد مین کہا ہے کہ لبید شاعر
ایکدن ابوبکر کے پاس آیا اور کہا ماسوا اللہ جو چیز ہے
باطل ہے آپنے فرمایا یہ تو سچ کہا۔ پھر لبید نے کہا ہر نعمت
ضرور زائل ہونیوالی ہے ابوبکر نے فرمایا یہ جھوٹ بولا اللہ پاس جو
نعمتین ہین انکو زوال نہین جب لبید چلا گیا تو آپنے فرمایا
کبھی شاعر کلمۂ حکمت بھی کہتا ہے حاکم معاذ بن جبل سے روایت
کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر ایک باغ مین گئے ایک پرند جانور
کو درخت کے سایہ مین دیکھکر آہ سرد کھینچکر
فرمایا اے جانور تجھے خوشی ہو درخت سے
کھاتا اور اسکے سایہ مین آرام لیتا ہے آخرت مین
حساب کے کھٹکے عذاب کے اندیشے سے پاک ہے کاش

ابا بکر مثلك رواه ابو حاتم عن الاصمعی قال
کان ابو بکر اذا مُدِحَ قال اللهم انت اعلم
بی بنفسی وانا اعلم بنفسی منهم اللهم اجعلنی
خیرا مما یظنون واغفر لی ما لا یعلمون ولا تواخذنی
بما یقولون رواه ابن عساکر عن مجاهد قال
کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوة کانه عود من
الخشوع قال وحدثت ان ابا بکر کان کذلك رواه
احمد فی الزهد عن الحسن قال قال ابو بکر والله
لوددت انی کنت هذه الشجرة توکل وتعضد
عن قتادة قال بلغنی ان ابا بکر قال وددت
انی خضرة تاکلنی الدواب عن حمزة بن حبیب
قال حضرت الوفاة ابنا لابی بکر الصدیق فجعل
الفتی یلحظ الی وسادة فلما توفی قالوا لابی بکر رأینا
ابنك یلحظ الی وسادة فدفعوه عن الوسادة
فوجدوا تحتها خمسة دنانیر او ستة فضرب ابو
بکر بیده علی الاخری یرجع ویقول انا لله وانا الیه
راجعون یا فلان ما احسب جلدك متسع لها رواه
احمد فی الزهد عن محمد بن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی
اهیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اهیب لما لا یعلم
من عمر وان ابا بکر نزلت به قضیة فلم یجد لها فی کتاب الله اصلا ولا
فی السنة اثرا فقال اجتهد برأیی فان یکن صوابا
فمن الله وان یکن خطاء فمنی واستغفر الله رواه
ابن سعد عن ابی بکر الصدیق رض قال

ابو بکر تجھ جیسا ہوتا ابن عساکر اصمعی سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت ابو بکر کی جب کوئی مدح کرتا تو آپ فرماتے خداوندا
تو مجھے میرے نفس سے زائد جانتا ہے اور میں اپنے نفس کا لوگوں سے
زائد واقف ہوں اے خدا میرے حق میں جس چیز کا لوگ گمان کرتے ہیں
مجھے اس سے بہتر کر اور میرے جن امور سے وہ واقف نہیں بخش دے اور انکے کہنے پر
مواخذہ نہ کر مجاہد نے کہا کہ ابن الزبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی
وجہ سے ایسا معلوم ہوتا گویا ایک لکڑی کھڑی ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ ابو بکر
بھی ایسے ہی تھے حسن کہتے ہیں ابو بکر فرمایا کرتے تھے کاش میں یہ درخت
ہوتا کہ لوگ کھاتے اور توڑ کر کام میں لاتے۔ قتادہ نے کہا مجھے خبر پہنچی
کہ ابو بکر نے کہا کاش میں گھاس ہوتا کہ مجھے جانور چرتے احمد نے زہد
میں حمزہ بن حبیب سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر کے بیٹے کا جب وقت
وفات قریب پہنچا تو وہ گھڑی گھڑی تکیہ کو دیکھتے تھے وفات کے بعد ابو بکر
سے لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپکے صاحبزادے کو دیکھا کہ وہ تکیہ کو الٹ
پلٹ کر رہے تھے سو جب تکیہ کو علیحدہ کیا تو اسکے نیچے سے پانچ یا چھ
دینار پائے حضرت ابو بکر ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے اور انا لله وانا الیه
راجعون فرماکر کہتے تھے اے فلانے میں نہیں سمجھتا کہ تیرا جسم اس سے منتفع
ہو ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم کے بعد کوئی ایسا
شخص نہ تھا کہ جو لاعلمی کی چیز سے ابو بکر سے زائد خوف کھاتا ہو (یعنی جو چیز ابو بکر
نہ جانتے اسمیں حکم دینے سے سب سے زائد خائف تھے) اور ابو بکر کے بعد حضرت عمر
سے زائد خائف کوئی شخص ایسا نہیں تھا حضرت ابو بکر کے پاس ایک ایسا
مقدمہ آیا کہ جسکے بارے میں نہ کتاب اللہ میں کوئی اصل نہ سنت میں کوئی اثر تھا
آپ نے فرمایا اسمیں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں اگر صواب ہو تو منجانب اللہ ہے اور اگر
خطا ہو تو میری طرف سے ہے اور میں اس سے بخشش مانگتا ہوں ابو یعلی کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق فرماتے تھے

١١٥

آخر صلوٰة صلاها النبي صلعم خلفه في
ثوب واحد رواه ابو يعلى

فصل فيما ورد عنه

في تعبير الرؤيا عن عمرو بن شرحبيل قال قال
رسول الله صلعم رايتني اردفت غنم سود ثم
اردفتها غنم بيض حتى ما ترى السود فيها فقال
ابوبكر يا رسول الله اما الغنم السود فانها العرب
يسلمون ويكثرون والغنم البيض الاعاجم
يسلمون حتى لا ترى العرب فيهم من كثرتهم
فقال رسول الله صلعم كذلك عبرها الملك سحرًا
نزل على رواه سعد بن منصور عن ابن شهاب قال
راى رسول الله صلعم رؤيا فقصها على ابي بكر فقال
رايت كاني استبقت انا وانت درجة فسبقتك
بمرقاتين ونصف قال يا رسول الله صلعم يقبضك
الله الى مغفرة ورحمة واعيش بعدك سنتين
ونصفا رواه ابن سعد عن ابي قلابة ان رجلا
قال لابي بكر الصديق رض رايت في النوم اني ابول
دما فقال انت رجل ياتي امراتك وهي حائض
فاستغفر الله ولا تعد رواه عبد الرزاق
في مصنفه عن سعيد بن المسيب قال رات
عائشة كانه وقع في بيتها ثلاثة اقمار فقصتها
على ابي بكر وكان من اعبر الناس فقال ان
صدقت رؤياك ليدفنن في بيتك خير اهل الارض

کہ رسول اللہ صلعم نے آخر عمر مین جو نماز پڑھی وہ یہی تھی ایک کپڑے مین پڑھی
تھی

فصل حضرت ابوبکر کی خوابونکی تعبیر دینے مین

سعید بن
منصور عمرو بن شرحبیل سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے فرمایا
مین عالم خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک سیاہ بکریونکا ریوڑ آیا پھر انکے
پیچھے سفید بکریونکا ریوڑ تھا اور وہ اتنی تھین کہ کالی بکریان
انمین معلوم نہین ہوتین ابوبکر نے فرمایا اے رسول خدا سیاہ بکریان تو عرب ہین جو اسلام
لاوینگے اور بکثرت ہونگے اور سفید بکریان اہل عجم ہین جو اسلام لاوینگے اور انکی
کثرت کی وجہ سے عرب انمین دکھائی بھی نہ دینگے پھر آنحضرت نے فرمایا یہی
تعبیر سحر کیوقت مجھے فرشتہ دیگیا ہے ابن سعد ابن شہاب سے نقل کرتے ہین کہ
حضرت نے ایک خواب دیکھا اور صبحکو ابوبکر سے بیان کیا آپنے فرمایا اے ابوبکر مینے
خواب مین دیکھا ہے کہ مین اور تم ایک درجہ مین آگے بڑھنا چاہتے ہین سو مین
تم سے ڈھائی سیڑھی آگے بڑھگیا کہا اے رسول خدا حق سبحانہ آپکو اپنی
رحمت و بخشش کیطرف اٹھائیگا اور مین آپکے بعد کل ڈھائی سال
زندہ رہونگا عبد الرزاق اپنی مصنف مین ابو قلابہ سے نقل کرتے ہین
کہ ایک شخص نے آکر حضرت ابوبکر سے کہا مینے خواب مین اپنے آپکو
پیشاب مین خون کرتے دیکھا ہے آپنے فرمایا تو اپنی عورت سے اس
حالمین صحبت کرتا ہے کہ وہ حائضہ ہوتی ہے جا اللہ سے بخشش
مانگ اور پھر ایسا نکر سعید بن منصور سعید بن المسیب سے روایت کرتے
ہین کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مینے خواب مین تین چاند اپنے حجرے مین
پڑے دیکھے سو اسکا قصہ ابوبکر سے بیان کیا کیونکہ وہ تمام
لوگون سے تعبیر زائد جانتے تھے فرمایا اے عائشہ اگر تو خواب
مین سچی ہے تو اسکی تعبیر یہ ہے کہ تیرے گھر مین تین شخص
تمام زمین والون سے بہتر مدفون ہونگے

فلما قبض النبی صلعم قال یا عائشۃ ھذا خیر فما رک
رواہ سعید بن منصور اخرج ابو نعیم ان
ابا بکر قیل لہ یا خلیفۃ رسول اللہ الا تستعمل
اھل بدر قال انی اری مکانہم ولکنی اکرہ ان
ادنسہم بالدنیا عن اسمعیل بن محمد ان ابا بکر
قسم قسما فسوی فیہ بین الناس فقال لہ عمر اتسوی
بین اصحاب بدر وسواھم فی الناس فقال
ابو بکر انما الدنیا بلاغ وخیر البلاغ اوسعہ
وانما فضلہم فی اجورھم رواہ احمد والترمذی
عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابا بکر
الصدیق کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء
رواہ احمد فی الزھد عن حبان الصائغ قال
کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر اللہ رواہ
ابن سعد عن موسی بن عقبۃ قال لا نعلم
اربعۃ ادرکوا النبی صلعم ھو وابناؤھم الا ھؤلاء الاربعۃ
ابو قحافۃ وابنہ ابو بکر الصدیق وابنہ عبد الرحمن
وابو عتیق ابن عبد الرحمن واسمہ محمد رواہ
الطبرانی عن عائشۃ قالت ما اسلم ابو احد
من المھاجرین الا ابی بکر رواہ ابن عساکر
عن انس قال کان اسن اصحاب رسول اللہ
صلعم ابو بکر الصدیق وسھل بن بیضاء رواہ
البزار وابن سعد بسند حسن عن اسماء
بنت ابی بکر الصدیق قالت لما کان یوم الفتح

چنانچہ نبی صلعم کے فوت ہونیکے بعد آپنے فرمایا اے عائشہ یہ
تیرے اُن تینون چاندونکا بہتر چاند ہے ابو نعیم کہتے ہین کہ ابو بکر سے لوگون نے
کہا اے خلیفہ رسول خدا اہل بدر ہین آپ کسیکو امیر کیون نہین
بناتے اُنہون نے فرمایا کہ مین انکی عزت تو خوب جانتا ہون مگر انکا
دنیا مین آلودہ ہونا بھی بکروہ جانتا ہون امام احمد زہد مین کہتے
ہین کہ حضرت ابو بکر نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور سب کو
برابر بانٹا عمر رضی نے آپسے کہا کہ اہل بدر اور انکے غیرون مین آپ
برابر حصہ بانٹتے ہین ابو بکر نے فرمایا دنیا بلاغ ہے اور بہتر ین
بلاغ اسکا زائد وسیع ہونا ہے اور انکی بزرگی تو ثواب مین ہے
احمد نے ابو بکر بن حفص سے روایت کی ہے کہ ابو بکر گرمیون مین تو
روزہ رکھتے اور جاڑون مین افطار کرتے تھے ۔ ابن سعد حبان
سے نقل کرتے ہین کہ ابو بکر کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر اللہ
تھا طبرانی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہین کہ ہم ان
چار شخصون کے سوا اور ایسے چار آدمی جنکے بیٹے پوتے نے
رسول اللہ کی صحبت پائی ہو نہین جانتے (۱) ابو قحافہ
(۲) اُنکے بیٹے ابو بکر صدیق (۳) اُنکے صاحبزادے
عبد الرحمن (۴) عبد الرحمن کے بیٹے ابو عتیق جنکا نام
محمد تھا ابن سعد اور ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہین
کہ ابو بکر کے سوا مہاجرین مین سے اور کسیکے والدین ایمان نہین لائے
ابن سعد اور بزار حسن سند کے ساتھ انس سے روایت کرتے ہین کہ ابو بکر
اور سہیل بن عمرو بیضا کے سوا زائد عمر والا اصحاب رسول اللہ
مین اور کوئی نہ تھا بیہقی دلائل مین اسماء ابو بکر رضی
کی بیٹی سے نقل کرتے ہین کہ جب فتح مکہ کا سال ہوا

خرجت ابنة لابی قحافة فلقیتها الخیل فی
عنقها طوق من ورق فاقتطع انسان من عنقها
فلما دخل رسول الله صلعم المسجد قام ابو بکر
قال انشد بالله والاسلام طوق اختی
فو الله ما اجابه احد ثم قال الثانیة فما اجابه
احد فقال یا اخیة احتسبی طوقک ان الامانة
الیوم فی الناس قلیل رواه البیهقی فی دلائل
النبوة عن ابی مالک قال کان ابو بکر اذا صلی
علی المیت قال اللهم عبدک اسلمه المال والاهل
والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم رواه
ابن القاسم عن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل
الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کله
یحتاجه فقال لابیه انما لک من ماله
ما یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله ص الیس
قد قال رسول الله صلعم انت ومالک لابیک قال نعم
وانما یعنی بذلک النفقة رواه
البیهقی واخرج ابن القاسم ان
ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیه
فقال ابو بکر اضرب الراس
فان الشیطان فی الراس عن
سالم بن عبید الله قال کان
ابو بکر الصدیق یقول لی قم بینی
وبین الفجر حتی اتسحر رواه الدارقطنی

تو ابو قحافہ کی بیٹی باہر نکلین اور آنکے گردن مین چاندی کا گلوبند
تھا راہ مین چند سوار اُنسے ملے اور ایک شخص نے انکی گردن سے
گلوبند کاٹ لیا جب رسول اللہ مسجد حرام مین آئے تو ابو بکر نے
کھڑے ہوکر کہا مین اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر اپنی بہن کا
گلوبند مانگتا ہون سو کسی نے جواب دیا پھر دوسری مرتبہ
اسیطرح فرمایا مگر جواب ملا پھر آپنے فرمایا اے بہن گلوبند
پر صبر کر خدا کی قسم آج لوگو مین امانت قلیل ہے ✦
ابن القاسم ابی مالک سے روایت کرتے ہین کہ جب
ابو بکر کسی میت پر نماز پڑھتے تو فرماتے بار خدایا تیرے
بندے کو اُسکے مال اور اہل اور کنبے نے تیرے سپرد کیا
گناہ بڑا ہے اور تو بخشنے والا مہربان ہے۔ بیہقی نے قیس بن
ابی حازم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو بکر
کے پاس آکر کہا میرا باپ محتاج ہے اور میرا کل مال
کھانا چاہتا ہے آپنے اُسکے باپ سے کہا جتنا مال تجھے
کافی ہو صرف اُسقدر لینا تجھے جائز ہے اُسنے کہا کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ تو اور
تیرا مال باپ کے لئے ہے ابو بکر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مراد اس سے صرف نفقہ ہے۔ ابن قاسم
کہتے ہین کہ ابو بکر کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جو اپنے
باپ سے اپنی نسب کو دور کرتا تھا یعنی کہتا تھا یہ میرا باپ نہین ہے آپنے فرمایا
اسکے سر پر مار کیونکہ شیطان سر مین ہے۔ ابن ابی شیبہ و دارقطنی سالم بن
عبید اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابو بکر مجھ سے فرمایا کرتے تھے میرے اور صبح
کے درمیان تو کھڑا رہ حتی کہ سحری کھا لون یعنی صبح کی اطلاع دینا

عن عائشة ام المومنين انها
قالت ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال في مرضه مروا
ابا بكر يصلي بالناس قالت
عائشة قلت ان ابا بكر اذا قام
في مقامك لم يسمع الناس من
البكاء فمر عمر فليصل بالناس
فقالت عائشة فقلت لحفصة
قولي له ان ابا بكر اذا قام
في مقامك لم يسمع الناس
من البكاء فمر عمر فليصل ففعلت
حفصة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مه انكن لانتن
صواحب يوسف مروا ابا بكر
فليصل للناس فقالت حفصة
لعائشة ما كنت لاصيب منك
خيرا · رواه البخاري عن الزهري اخبرني
ابو حمزة انس بن مالك الانصاري وكان تبع
النبي صلعم وخدمه ان ابا بكر يصلي لهم في
النبي صلى الله عليه وسلم الذي توفي
فيه حتى اذا كان يوم الاثنين
وهم صفوف في الصلوة فكشف
النبي صلى الله عليه وسلم ستر

بخاری مین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکر
کو نماز پڑھانیکا حکم کرو (یعنی اُنہین امام بناؤ) عائشہ نے کہا
اے رسول خدا ابوبکر جب آپکی جگہہ کھڑے ہونگے تو رونے
کی وجہ سے لوگونکو قرارت نہ سنا سکینگے (اس سے بہتر یون ہوگا
کہ آپ عمر کو نماز پڑھانیکا حکم فرماوین حضرت صلعم نے
پھر فرمایا ابوبکر کو ہی لوگون کی امامت کا حکم کرو سو
حضرت عائشہ نے ام المومنین حفصہ سے کہا کہ تم حضرت
سے کہو کہ ابوبکر جب آپکی جگہ کھڑے ہونگے تو لوگون کو
رونیکے سبب سے قرارت نہ سنا سکینگے آپ لوگون کی
امامت کا حضرت عمر رضہ کو حکم فرمائیے حضرت حفصہ
نے اسیطرح حضرت صلعم سے عرض کیا آپنے فرمایا تم
وہی تو ہو جنہون نے حضرت یوسف کو تنگ کیا۔ ابوبکر
کو حکم کرو کہ وہی لوگون کو نماز پڑھاوین تو حفصہ رضہ نے
عائشہ رضہ سے (بطرز شکایت) کہا مین تمہاری طرف
سے کبھی بھلائی کو نہ پہونچی (یعنی تمنے ایسی بات بتائی
جو حضرت صلعم کی خفگی کا باعث ہوا)
بخاری مین زہری سے روایت ہے کہ ابی حمزہ
یعنے حضرت انس بن مالک نے مجھے خبر دی اور
وہ ایک مدت تک نبی صلعم کی صحبت مین اور آپکی خدمت
اور تابعداری مین مصروف رہے وہ کہتے ہین کہ جس مرض
مین نبی صلعم نے وفات پائی تو ابوبکر صحابہ کو برابر نماز پڑھاتے
رہے یہانتک کہ جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین
باندھے ہوئے تھے تو رسول خدا صلعم حجرہ کا پردہ کھولکر

الحجرة ينظر الينا وهو قائم
كان وجهه ورقة مصحف ثم
تبسم يضحك فهممنا ان نفتتن
من الفرح برؤية النبي صلى
الله عليه وسلم ونكص ابو بكر
على عقبيه ليصل الصف
وظن ان النبي صلى الله عليه
وسلم خارج الى الصلوة
فاشار الينا النبي صلى الله
عليه وسلم ان اتموا صلاتكم
وارخى الستر فتوفي من يومه
صلى الله عليه وسلم رواه
البخاري عن سهل بن سعد
الساعدي رضي الله تعالى عنه
ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذهب الى بني عمرو بن
عوف ليصلح بينهم فحانت
الصلوة فجاء المؤذن الى ابي
بكر فقال اتصلي للناس فاقيم
قال نعم فصلى ابو بكر
فجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم والناس في الصلوة
فتخلص حتى وقف في الصف فصفق

ہماری طرف ملاحظہ فرمایا اور آپ کھڑے ہوئے
تھے ہمنے آپکے مونہہ کو ورق مصحف کی مانند پایا پھر
رسول خدا مسکرا کر ہنسنے لگے پس ہمنے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی خوشی مین نماز سے خارج ہونے
کا ارادہ کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ صف مین ملنے کے لئے
اُلٹے قدمون پیچھے ہٹنے لگے اور گمان کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے
ہین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھکر
ہمین اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ یہ فرماکر
پردہ چھوڑ دیا اور اُسی دن جناب نے وفات
پائی +

بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف
مین صلح کرانے تشریف لے گئے تھے جب نماز
کا وقت قریب آیا تو مؤذن (بلال) ابوبکر کے
پاس آکر کہنے لگا کیا آپ لوگون کو نماز پڑھاوین
گے۔ مین اقامت کہون۔ فرمایا
ہان۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
نماز پڑھانی شروع کی۔ پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ نماز مین
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے پہونچکر صف مین
کھڑے ہوگئے (ابوبکر رضہ کے خبردار کرنے
کے لئے) لوگون نے دستک دی اور

١٢٠

الناس وكان ابو بكر لا يلتفت
في صلوته فلما اكثر الناس
التصفيق التفت فراى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان امكث مكانك فرفع ابو بكر
رضي الله عنه يديه فحمد الله على ما امره
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك
ثم استاخر ابو بكر
حتى استوى في الصف وتقدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلما
انصرف قال يا ابا بكر ما منعك ان
تثبت اذ امرتك فقال ابو بكر
ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي
بين يدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما لي رايتكم اكثرتم
التصفيق من نابه شيء من
صلوته فليسبح فانه اذا سبح
التفت اليه وانما التصفيق
للنساء رواه البخاري عن سهل بن
سعد رضي الله عنه قال كان
قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ

اور ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسیطرف
نہ دیکھتے تھے۔ جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں
تو صدیق رض نے نظر کرکے رسول اللہ کو صف میں
دیکھا (آپ پیچھے ہٹنے لگے) حضرت نے صدیق
کو اشارہ کیا کہ وہیں ٹہرے رہو پس ابو بکر
نے دونوں ہاتہ اوٹھاکر خدا کا شکر کیا کہ
حضرت نے اونہیں امامت کا حکم فرمایا پھر ابو بکر پیچھے
ہٹے یہانتک کہ صف کے برابر ہوگئے اور
حضرت نے آگے بڑھکر امامت کی پھر جب نماز پڑھ چکے
تو فرمایا اے ابو بکر میرے حکم کے بعد تمہیں وہاں
کھڑے رہنے سے کسنے منع کیا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ
کی بیٹے کو کب لائق ہے کہ رسول اللہ کے
آگے ہوکے لوگوں کا امام بنے پھر رسول اللہ نے لوگوں کو مخاطب
کرکے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میںنے تم کو بہت تالیاں بجاتے
دیکھا جسکو نماز میں کوئی ضرورت پیش آوے (جس سے
امام کو خبردار کرنا ہو) تو بلند آواز سے سبحان اللہ
کہے۔ کیونکہ جب سبحان اللہ کہے گا تو اوسکی
طرف التفات کیا جاوے گا اور تالیاں
بجانی عورتوں کے لئے ہیں۔
ابو داؤد نے سہل بن سعد سے روایت کی
ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کوئی جھگڑا
تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسکی
خبر پہونچی۔

ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر
فقال لبلال ان حضرت صلوة
العصر ولم اتك فمر ابا بكر فليصل
بالناس فلما حضرت العصر اذن
بلال ثم اقام ثم امر ابا بكر
فتقدم قال في اخره اذا نابكم
شيء في الصلوة فليسبح الرجال
ولتصفح النساء رواه ابوداود
عن ابي بكر بن عياش قال قال لي
الرشيد يا ابا بكر كيف استخلف
الناس ابا بكر الصديق قلت
يا امير المؤمنين سكت الله
وسكت رسوله وسكت المؤمنون
قال والله ما زدتني
الاغما قال يا امير المؤمنين
مرض النبي صلى الله عليه وسلم
ثمانية ايام فدخل عليه فقال
يا رسول الله من يصلي بالناس
فقال مر ابا بكر يصلي بالناس
فصلى ابو بكر ثمانية ايام
والوحي ينزل فسكت رسول
الله صلعم لسكوت الله تعالى

تو آپ اون کی پاس ظہر کے بعد صلح کرانے
تشریف لے گئے اور بلال سے فرما گئے اگر عصر
کے نماز کا وقت ہو جاوے اور میں نہ آؤں
تو لوگوں کی امامت کا ابوبکر کو حکم کیجیو سو جب
عصر کا وقت ہوا تو بلال نے اذان کہکر
اقامت پڑھی اور ابوبکر کو آگے بڑھنے کا حکم
کیا سو آپ نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی اور آخر
حدیث میں راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
جب نماز میں کوئی ضروری کام ہو تو مرد سبحان اللہ
کہیں اور عورتیں تالیاں بجائیں - ابن عدی
ابوبکر بن عیاش سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ہارون
رشید نے کہا اے ابوبکر لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق
کو کسطرح خلیفہ بنایا میں نے کہا اے مسلمانوں کے خلیفہ اللہ
اور اوسکے رسول اور مسلمانوں نے خاموشی اختیار
کی - ہارون نے کہا بخدا تو نے تو اور بھی ایک بیان
عمہ زیادہ دیا (اس کی تفسیر کر) میں نے کہا
اے خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز بیمار
رہے بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے
لگے یا رسول اللہ لوگوں کو نماز کون پڑھاویگا
فرمایا ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں
سو ابوبکر نے آٹھ روز تک نماز پڑھائی
باوجودیکہ وحی آتی تھی سو جناب رسول اللہ
نے خدا کی سکوت کے سبب سکوت کیا۔

وسكت المؤمنون بسكوت رسول
الله صلعم فاعجبه فقال بارك الله
فيك رواه ابن عدى عن عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
قال دخلت على عائشة فقلت
الا تحدثيني عن مرض رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت
بلى ثقل النبي صلى الله عليه
وسلم فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول
الله قال ضعوا لي ماء في المخضب
قالت ففعلنا فاغتسل فذهب لينوء
فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا
لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء
في المخضب قالت فقعد فاغتسل ثم ذهب
لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس
قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي
ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء
فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم
ينتظرونك يا رسول الله والناس عكوف في
المسجد ينتظرون النبي صلعم لصلوة العشاء
الاخرة فارسل النبي صلعم الى ابي بكر بان يصلي با
لناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سکوت
سے مسلمان خاموش ہو رہے۔ ہارون رشید
کو یہ جواب بہت خوش لگا کہنے لگا اللہ تیرے
علم میں برکت دے۔ بخاری مسلم میں عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کر کہا
کہ مجھے رسول اللہ کی بیماری سے تم کیوں نہیں
خبر دیتیں فرمایا کیوں نہیں جب رسول اللہ کی بیماری
شدید ہوئی تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں
فرمایا میرے لئے پانی کا لگن رکھو ہم نے لگن میں
پانی بھر دیا سو آپنے خفیف غسل کیا پھر اٹھنے کا قصد
ہی کیا تھا جو بے ہوش ہو گئے اور ہوش آنے
کے بعد پھر فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا
نہیں اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔ فرمایا
لگن میں پانی رکھو پھر بیٹھے اور غسل کیا اور اٹھنے کا
ارادہ کیا کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئی
تو وہی فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے
کہا اے رسول خدا وہ آپکے منتظر ہیں۔
(عائشہ فرماتی ہیں) کہ تمام لوگ مسجد میں بیٹھے عشا کی
نماز کے لئے رسول اللہ کا انتظار کر رہے تھے سو نبی صلعم نے
کسی آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں
چنانچہ ابوبکر کے پاس قاصد نے آکر کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یامرک
ان تصلی بالناس فقال ابو بکر
وکان رجلا رقیقا یا عمر صل
بالناس فقال له عمر انت احق
بذلک فصلی ابو بکر تلک الایام
ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وجد فی نفسه خفة فخرج بین
رجلین احدهما العباس لصلوۃ
الظهر وابو بکر یصلی بالناس
فلما راه ابو بکر ذهب لیتاخر
فاومی الیه النبی صلی اللہ علیه
وسلم بان لا یتاخر قال اجلسانی
الی جنبه فاجلساه الی جنب
ابی بکر قال فجعل ابو بکر
یصلی وهو یاتم بصلوۃ النبی
صلی اللہ علیه وسلم والناس
بصلوۃ ابی بکر والنبی صلی
اللہ علیه وسلم قاعد قال
عبید اللہ فدخلت علی عبد اللہ
بن عباس فقلت له الا اعرض
علیک ما حدثتنی عائشة عن
مرض النبی صلی اللہ علیه وسلم
فقال هات فعرضت علیه حدیثها

۱۲۸

آپ کو نماز پڑہانے کا حکم فرماتے ہیں حضرت ابوبکر
نرم دل آدمی تھے۔ فرمایا اے عمرؓ تم لوگوں کو
نماز پڑھادو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ امامت کے
لائق آپ ہی ہیں۔ سو ابوبکر نے ان دنوں میں
نماز پڑھائی پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے جییں تخفیف پائی تو دو شخصوں کے
سہارے سے ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف
لائے اون میں سے ایک عباس تھے اور ابوبکرؓ
لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے مگر آپکی آہٹ پاکر
پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ نے آپکی طرف اشارہ
کیا کہ وہیں کھڑے رہو اور اپنے دونوں ہمراہیوں
سے فرمایا کہ مجھے ابوبکر کی کروٹ میں بٹھادو۔
سو اون دونوں نے آپکو ابوبکر کے پہلو میں بٹھادیا۔
ابوبکر رسول اللہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے
اور باقی لوگ ابوبکر کے مقتدی تھے۔ رسول اللہ
بیٹھکر نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر کھڑے
کھڑے آپ کے اقتدا کرتے تھے۔
عبید اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں
عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہا
کیا میں تمپر وہ خبر جو حضرت عائشہ نے
رسول اللہ کی بیماری کی مجھے دی ہے پیش
نکروں۔ کہا لاؤ میں نے یہ تمام حدیث
اون پر پیش کی۔

فما انکر منہ شیئاً غیر انہ قال
أسمّت لك الرجل الذی کان
مع العبّاس قلت لا قال ھو
علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ رواہ البخاری و مسلم
عن عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ
قالت لما استخلف ابو بکر
الصدیق قال لقد علم قومی
ان حرفتی لم تکن تعجز عن
مؤنۃ اھلی وشغلت بامر
المسلمین فسیاکل ال ابو بکر
من ھذا المال ویحترف للمسلمین
فیہ رواہ البخاری عن ابی بکر
قال الست اول الناس بالخلافۃ
الست اول من اسلم الحدیث
رواہ الترمذی وابن حبان
والصلوۃ التی صلاھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف افضل
الصدیقین ما روی ام المؤمنین
قالت صلاھا النبی م فی مرضہ
الذی توفی فیہ خلف ابی بکر
قاعدا رواہ الترمذی و قال
حسن صحیح وروی انس اخر

اُنہوں نے اس حدیث میں سے کسی مضمون کا انکار
نہیں کیا۔ ہاں یہ فرمایا کہ عباس کے ہمراہ جو دوسرا
شخص تہا اوسکا نام حضرت عائشہؓ نے لیا میں نے کہا
نہیں کہا وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ تھے۔
بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہؓ
فرماتی ہیں جب ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے
تو فرمایا میری قوم جانتی ہے کہ میرا کسب
میری اہل وعیال کے خرچ سے قصور نہیں
کرتا تہا (یعنے میری کمائی میرے عیال کی قوت
کو کافی تہی) اور اب مسلمانوں کے کام میں مشغول
ہوں سو آل ابو بکر اس بیت المال سو کہا ویگی اور ابو بکر
مسلمانوں کے لئے پیشہ کریگا۔ ترمذی اور ابن
حبان ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے
فرمایا کیا میں خلافت میں سب لوگوں سے
اول نہیں ہوں کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں
لایا الی آخر الحدیث اور جو نماز کہ رسول اللہ نے
افضل الصدیقین کے پیچھے پڑہی وہ وہ ہے کہ
ام المومنین نے روایت کی کہ نبی صلعم نے ابو بکر کے پیچھے
بیٹھکر نماز پڑہی۔ جس مرض میں آپ نے انتقال
فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔
انس کہتے ہیں کہ سب سے آخر

صلوة صلاها مع القوم في ثوب
واحد متوشحا خلف ابي بكر
قال البيهقي الصلوة التي كان
فيها اماما صلوة الظهر يوم
السبت او يوم الاحد والتي كان
فيها ماموما صلوة الصبح يوم الاثنين
اخر صلاة صلاها حتى خرج من الدنيا
وهذا ما ثبت عن الزهري عن انس في
صلوتهم يوم الاثنين وكشف الستر ثم
ارخاءه فانه كان في الركعة
الاولى ثم انه وجد في نفسه
خفة فخرج فادرك معه الثانية
وقد اسند هذا موسى بن عقبة
وحديث ارخاء الستر مذكور
في صحيح البخاري والمسلم

جو نماز قوم کے ساتھ رسول اللہ نے پڑھی وہ ابوبکر
کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی جس میں
آپ لپٹے ہوئے تھے۔ بیہقی کہتے ہیں
کہ جس نماز میں رسول اللہ امام تھے وہ
ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن تھی اور جس میں
آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی
اور یہی آپکی آخر نماز تھی اور اسی دن میں آپ نے
دنیا چھوڑی اور اسیطرح زہری نے انس سے
روایت کی ہے کہ آخر نماز جس میں آپ مقتدی
تھے۔ پیر کی صبح تھی اور پردہ کا چھوڑنا اور کھولنا
پہلی رکعت میں تھا پھر جب آپنے تخفیف پائی تو حجرے
سے باہر نکلے اور دوسری رکعت ابوبکر کے ساتھ
ادا کی اور اس حدیث کی سند موسی بن عقبہ تک پہونچی
ہے اور پردہ چھوڑنے کی حدیث صحیح بخاری اور مسلم میں بھی موجود ہے

امير المومنين امام المتقين ابي حفص عمر الفاروق بن الخطاب العدوي القرشي عليه الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو حفص عمر فاروق بن خطاب عدوی قرشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب و فضائل میں

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

علیه وسلم لقد کان فیما قبلکم
محدثون فان یکن فی امتی
احد فانه عمر رواه البخاری
ومسلم عن ابی هریرة رضی
الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لقد کان
فیمن قبلکم من بنی اسرائیل
رجال یکلمون من غیر ان
یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی منهم
احد فعمر عن عبد الله بن هشام
قال کنا مع النبی صلی الله علیه
وسلم وهو اخذ بید عمر بن الخطاب عن
قیس قال قال عبد الله بن مسعود رضی
الله عنه ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواه هذه
الاحادیث البخاری عن سعد بن
ابی وقاص قال استاذن عمر بن
الخطاب علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم وعنده نسوة من
قریش یکلمنه ویستکثرنه عالیة
اصواتهن فلما استاذن عمر قمن
فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول
الله صلی الله علیه وسلم یضحک
فقال اضحک الله سنک یا رسول الله

تم سے پہلے لوگوں میں محدثین (جنسے فرشتے باتیں
کریں یا جنکی دلمیں فوراً بات آجائے یا جنکا گمان صحیح
نکلے یا جنکی زبان پر حق وصواب جاری ہو) ہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو عمر بن الخطاب ہیں۔
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے آدمی ہوتے
تھے جنسے فرشتے باتیں کرتے تھے مگر وہ نبی نہوتے تھے
اگر میری امت میں کوئی اُن میں سے ہے تو عمر بن الخطاب
ہیں۔ بخاری میں عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ عمر
بن الخطاب کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ بخاری قیس سے
روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب
سے عمر اسلام لائے ہم غالب ہو گئے۔ بخاری مسلم
میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ عمر
بن الخطاب نے رسول اللہ کے پاس آنے کی پروانگی مانگی
اور آنحضرت کے پاس کئی عورتیں قریش کی
بیٹھیں باتیں کرتی تھیں اور اپنی آوازیں رسول اللہ کی
آواز پر بلند کرتی تھیں (مراد عورتوں سے ازواج مطہرات
ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے نان ونفقہ طلب کرتی تھیں)
سو جب عمر نے آنے کی پروانگی مانگی تو عورتیں کھڑی
ہو گئیں (اور چھپنے کے لئے) پردہ کی طرف دوڑیں
عمر حضرت کے پاس آئے۔ اور آپ کو ہنستے ہوئے
دیکھکر کہا اللہ تعالی ہمیشہ آپکے دانت ہنساوے

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی
فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب
قال عمر یا عدوات انفسھن
اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ
واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی
نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان
سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر
فجک رواہ البخاری ومسلم وعن
جابر بن عبد اللہ الانصاری
قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم دخلت الجنۃ فاذا انا
بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ و
سمعت خشفۃ فقلت من ھذا
فقال ھذا بلال ورأیت قصرا
بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا
فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت
ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت
غیرتک فقال عمر بابی انت
وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار
رواہ البخاری ومسلم وعن

یعنے خوشی کے ساتھ رہیں) ہنسنے کا سبب کوئی امر
غریب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا اون عورتوں سے جو میرے پاس تھیں
مجھے تعجب آیا کہ تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں ہو گئیں عمر نے
عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا ای اپنی جانوں کے دشمنو
کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے ہیبت نہیں کرتیں
عورتوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تجھ سے خوف کرتی ہیں
کہ تو سخت گو اور سخت خو ہے۔ پس حضرت نے فرمایا اے
عمر بن الخطاب انکے جواب کی طرف التفات نکرو واللہ تم سے
نہیں ملتا ہے شیطان اس حال میں کہ تم راہ چلنے والا
ہو مگر وہ تمہاری راہ چھوڑ کر دوسری راہ ہی چلتا ہے۔ بخاری مسلم
میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا پس میں اچانک رمیصا
ابو طلحہ کی بی بی کے ساتھ تھا۔ وہاں کسی کے پاؤں کی
آہٹ سنکر میں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا
یہ بلال ہیں۔ پھر آگے بڑھکر ایک بڑا محل دیکھا جسکے
صحن میں ایک نوجوان خوبصورت عورت تھی۔ میں نے کہا یہ
کسکا محل ہے اوس گھر کے رہنے والوں نے کہا یہ محل
عمر بن الخطاب کا ہے۔ سو میں نے چاہا کہ اوسمیں
داخل ہو کر اندر سے دیکھوں پس اے عمر تمہاری
غیرت مجھے یاد آ گئی۔

عمر نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں
یا رسول اللہ۔ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا

عن ابی سعید الخدری قال
قال رسول الله صلے الله علیه
وسلم بینا انا نائم رأیت
الناس یعرضون علیّ وعلیهم
قمص منها ما یبلغ الثدی
ومنها ما دون ذلك وعرض
علیّ عمر بن الخطاب وعلیه
قمیص یجرہ قالوا فما اوّلت
ذلك یا رسول الله قال الدین
رواہ البخاری ومسلم عن
ابی عبد الرحمٰن عبد الله بن
عمر بن الخطاب رضی الله
عنهما قال سمعت رسول الله
صلے الله علیه وسلم یقول
بینا انا نائم اتیت بقدح لبن
فشربت حتی انی لاری الری
یخرج فی اظفاری ثم اتیت فضلی
عمر بن الخطاب قالوا فما اوّلته
یا رسول الله قال العلم
رواہ البخاری ومسلم عن ابن
ابی ملیکة ان عبد الله بن الزبیر
اخبرهم انه قدم رکب من بنی
تمیم علے النبی صلعم فقال ابوبکر

بخاری اور مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں ایک وقت
سوتے میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ کرتے
پہنے ہوئے میرے سامنے لائے جاتے ہیں کچھ تو اون
سے ایسے ہیں جنکے کرتے سینہ تک پہونچے ہوئے
ہیں اور بعض اس سے کمتر مگر عمر بن الخطاب
اس حال میں لائے گئے کہ انپر ایسا بڑا کرتا تھا
کہ درازی کی وجہ سے اوسے کھینچتے جاتے تھے صحابہ نے
عرض کیا یارسول اللہ آپنے اسکی کیا تعبیر
کی فرمایا اسکی تعبیر دین ہے۔ بخاری مسلم میں
ابو عبد الرحمن عمر بن الخطاب کے بیٹے سے روایت
ہے کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرماتے تھے
کہ میں سوتا تھا ایک پیالہ دودھ کا بھرا ہوا
میرے پاس لایا گیا۔ میں نے اوسے پیا یہانتک
پیا کہ اوسکی تری کو ناخنوں سے نکلتے
ہوئے دیکھتا ہوں۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا
عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے کہا یارسول اللہ
اس دودھ کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی
فرمایا اوسکی تعبیر علم ہے۔ بخاری میں ابن
ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہیں عبد اللہ
بن زبیر نے خبر دی کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ابوبکر
نے فرمایا

امر القعقاع بن معبد و قال عمر بل امر الاقرع بن حابس فقال ابو بکر ما اردت الی او الا خلافی فقال عمر ما اردت خلافک فتماریا حتی ارتفعت اصواتهما فنزل فی ذلک یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ حتی انقضت الآیۃ قال ابن الزبیر فما کان عمر یسمع رسول اللہ صلعم بعد ہذہ الآیۃ حتی یستفہمہ ولم یذکر ذلک عن ابیہ یعنی ابا بکر رواہ البخاری عن	کہ قعقاع بن معبد کو امیر بنانا چاہیے۔ حضرت عمر نے فرمایا نہیں بلکہ اقرع بن حابس کو امیر کیجئے۔ ابو بکر نے کہا کیا تم میری مخالفت چاہتے ہو۔ عمر نے فرمایا میں آپکی مخالفت نہیں چاہتا۔ پس دونوں صاحب خوب جھگڑے یہانتک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تب یہ آیت اوتری۔ اے ایمان والو۔ اللہ اور رسول کے آگے پیشی نہ کرو۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت عمر رسول اللہ کو اپنی آواز نہ سناتے جب تک خوب سمجھ لیتے اور ابن زبیر نے یہ حدیث اپنے نانا ابو بکر سے مذکور نہیں کی۔ بزار حضرت ابو بکر سے روایت
امیر المومنین ابی بکر الصدیق قال لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قلت یا رسول اللہ واللہ لا اکلمک الا کاخی السرار رواہ البزار عن ابی ہریرۃ	کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اوتری تو میں نے کہا اے رسول خدا۔ واللہ میں آپ سے کبھی کلام نہ کرونگا مگر آہستگی کے ساتھ اپنے بھائی عمر کیطرح حاکم ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب
قال نزلت ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیۃ قال ابو بکر الصدیق رض والذی انزل علیک الکتاب یا رسول اللہ لا اکلمک الا کاخی	یہ آیت کہ جو لوگ اپنی آوازیں رسول خدا کے نزدیک پست کرتے ہیں نازل ہوئی تو ابو بکر صدیق نے کہا۔ اے رسول خدا اوس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب اوتاری میں اسکے بعد مرتے تک بجز آہستگی کے اپنے بھائی عمر جیسے کبھی

المسلم حتى يلقاه عز وجل هذا
حديث صحيح على شرط مسلم
رواه الحاكم وصححه عن نافع
قال ان الناس يتحدثون ان
ابن عمر اسلم قبل عمر وليس
كذلك ولكن عمر يوم الحديبية
ارسل عبد الله الى فرس له
عند رجل من الانصار يأتي به
يقاتل عليه ورسول الله صلعم
يبايع عند الشجرة وعمر
لا يدري بذلك فبايع عبد الله
ثم ذهب الى الفرس فجاء به
الى عمر وعمر يستلئم للقتال
فاخبره ان رسول الله صلعم يبايع
تحت الشجرة قال فانطلق
فذهب معه حتى بايع رسول
الله صلعم فهي التي يتحدث الناس
ان ابن عمر اسلم قبل عمر
رواه البخاري عن حبيب
بن ابي ثابت قال اتيت
ابا وائل اسئله فقال كنا بصفين
فقال رجل الم تر الى الذين
يدعون الى كتاب الله فقال

بھی کلام نکرونگا یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے۔ بخاری میں نافع سے
روایت ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں ابن عمر حضرت عمر سے پہلے اسلام لائے
ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے اصل امر یہ ہے کہ حضرت عمر نے حدیبیہ کے
دن عبد اللہ اپنے بیٹے کو ایک انصاری مرد کے پاس
بھیجا کہ وہ عمر کا گھوڑا اوسکے پاس سے لے آویں تاکہ اوسپر بیٹھکر
جہاد کریں عبد اللہ اوس شخص کے پاس آئے یہاں رسول اللہ شجرہ کے
پاس لوگوں سے بیعت کر رہے تھے اور حضرت عمر کو اسکی خبر نہ تھی سو
عبد اللہ نے حضرت سے بیعت کی اور گھوڑا لیکر حضرت عمر کے پاس
واپس آئے یہاں حضرت عمر لڑائی کے سامان کے لئے زرہ پہن
رہے تھے عبد اللہ نے آپکو خبر دی کہ رسول اللہ شجرہ کے نیچے لوگوں
سے بیعت کر رہے ہیں (سفیان اوپر کا راوی) کہتا ہے عمر چلے
اور عبد اللہ بھی اونکے ہمراہ ہولئے تھے کہ عمر نے رسول اللہ سے
بیعت کی پس یہ بات ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر عمر سے
پہلے اسلام لائے۔ بخاری میں حبیب بن ثابت سے روایت
ہے کہ میں نے ابو وائل کے پاس آکر (خوارج کی حضرت
علی کے ہاتھ سے مقتول ہونیکی حقیقت) پوچھی کہا ہم صفین
میں تھے۔ ایک مرد نے علی سے کہا کیا تو نے اون لوگوں کو
نہیں دیکھا جو کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں (اوس
شخص کے اس کہنے سے غرض یہ تھی کہ باوجودیکہ حق تعالے
اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے گروہ باہم مقاتلہ
کریں تو اونمیں صلح کردو لیکن اگر ایک دوسرے پر چڑھائی
کرے تو جبتک وہ امر الٰہی کا مطیع نہ ہو اوس سے قتال کئے جا
اور یہ لوگ علی کے ساتھ ہوکر معاویہ سے نہ لڑے) حضرت علی نے کہا

علي نعم فقال سهل بن حنيف
اتهموا انفسكم فلقد رأيتنا
يوم الحديبية يعني الصلح الذي
كان بين النبي صلعم والمشركين
ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء
عمر فقال السنا على الحق وهم
على الباطل اليس قتلانا في
الجنة وقتلاهم في النار قال بلى
قال ففيم نعطي الدنية
في ديننا ونرجع ولما يحكم الله
بيننا فقال يا ابن الخطاب اني
رسول الله لن يضيعني ابدا
فرجع متغيظا فلم يصبر حتى جاء
ابا بكر فقال يا ابا بكر السنا على
الحق وهم على الباطل قال
يا ابن الخطاب انه رسول
الله ولن يضيعه ابدا فنزلت
الفتح رواه البخاري

فصل في اسلامه

عن ابن عمر ان النبي صلعم قال اللهم اعز
الاسلام باحب هذين الرجلين
اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل
بن هشام رواه الترمذي ورواه

ٹھیک ہے سو سہیل بن حنیف نے (جب اوس پر صفین میں
نہ لڑنے کی لوگوں نے تہمت لگائی) کہا اے لوگو اپنی جانوں
پر تہمت لگاؤ ہم نے اپنے آپکو حدیبیہ کی صلح میں جو مشرکین
اور نبی صلعم میں ہوئی تھی دیکھا (باوجودیکہ وہ لڑائی کا
موقع تھا مگر مصلحت وقت کی وجہ سے نہ لڑی) اگر ہم
رسول اللہ کی مخالفت کر کے لڑنا چاہتے تو ضرور لڑتے
(سو یہی مصلحت کے سبب سے صفین میں بھی ہم نے لڑنا مناسب
نہ جانا) حدیبیہ کا واقعہ یوں ہے کہ جب رسول اللہ نے
باوجود زیادتی اہل مکہ کے قتال نہ کیا تو عمر آپکے پاس آکر
کہنے لگے کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے
مقتول جنت میں اور انکے مقتول دوزخ میں نہیں ہیں
حضرت نے فرمایا۔ ہاں۔ عمرؓ نے کہا بس تو ہم ذلیل خصلت
کو اپنے دین میں کیوں جگہ دیں اور یوں ہی کیوں پھر جاویں
حالانکہ ابھی کوئی حکم (صلح) اللہ نے ہم میں نہیں کیا۔ حضرت
نے فرمایا اے عمر بن الخطاب اللہ کبھی مجھے ضائع نہ کریگا
یہ سنکر حضرت عمر غصہ میں بھرے ہوئے وہاں سے پھرے اور
ابوبکر کے پاس آکر کہنے لگے اے ابوبکر کیا ہم حق پر اور وہ
باطل پر نہیں ہیں اونہوں نے کہا اے ابن الخطاب وہ
اللہ کے رسول ہیں خدا کبھی انہیں ضائع نہ کریگا پس فتح نازل ہوئی

حضرت عمر کے اسلام میں

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا بارخدایا
ان دو مردوں عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام میں سے
جو تجھے زائد محبوب ہو اسکے ساتھ اسلام کو غالب کر

الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس عن عائشة ان رسول الله صلعم قال اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة رواه الحاکم ورواه الطبرانی عن ابی بکر الصدیق عن عمر رضی قال خرجت اتعرض رسول الله فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف القران فقلت هذا والله شاعر کما قالت قریش فقرأ انه لقول رسول کریم وما هو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون الایات فوقع فی قلبی الاسلام کل موقع رواه احمد عن جابر قال کان اول اسلام عمر ان عمر قال ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت من البیت فدخلت فی استار الکعبة فجاء النبی صلعم فدخل الحجر وعلیه تبان فصلی ما شاء الله ثم انصرف فسمعت

اسی حدیث کو طبرانی نے ابن مسعود اور انس سے روایت کیا ہے۔ حاکم حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا خداوندا صرف عمر بن الخطاب سے اسلام کو غلبہ دے۔ طبرانی نے ابو بکر سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام احمد حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کو مسجد جانے سے روکنے کے لئے نکلا سو میں نے آپکو مسجد حرام میں پایا کہ مجھ سے آگے بڑھ گئے تھے میں انکے پیچھے کھڑا ہو گیا آپنے سورۂ الحاقہ پڑھنی شروع کی میں (اس سورت کو سنکر) قرآن کی نظم و تالیف پر تعجب کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا واللہ یہ تو شاعر ہیں جیسا قریش کہتے ہیں پس آپنے یہ آیتیں جو سورہ الحاقہ کے آخر میں ہیں) بیشک یہ فرمان بزرگ رسول جبرئیل کا ہے اور شاعر کا قول نہیں تھوڑا ایسا ایمان لاتے ہو پڑھیں اوسوقت تو میرے دل میں اسلام کی وقعت بیٹھ گئی اور رگ و ریشہ میں اوسکی محبت پیوست ہو گئی۔ ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر کے اسلام کی ابتدا یوں ہوئی کہ عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو درد زہ شروع ہوا سو میں گھر سے نکل کر خانہ کعبہ کے پردوں میں آیا اتنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور حطیم میں داخل ہوئے اور آپ پر دو صوف کی چادر تھیں سو جس قدر اللہ نے چاہا آپنے نماز پڑھی اور پھر کی طرف تشریف لیجانے لگے بیٹھ اوسوقت آپسے ایسے کلمے سُنے جو اس سے پیشتر کبھی نہیں سُنے تھے آپ وہاں سے نکلے

شيئا لم اسمع مثله فخرج
فاتبعته فقال من هذا قلت عمر
قال يا عمر ما تدعني لا ليلا
ولا نهار فخشيت ان يدعو
على فقلت اشهد ان لا اله
الا الله وانك رسول الله فقال
يا عمر اسره قلت لا والذي
بعثك بالحق لاعلنه كما اعلنت
الشرك رواه ابن ابي شيبة
عن انس قال خرج عمر متقلدا
السيف فلقيه رجل من بني
زهرة فقال له اين تعمد يا عمر
قال اريد ان اقتل محمدا قال
فكيف تامن في بني هاشم
وبني زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك
الا قد صبوت قال افلا ادلك
على العجب ان ختنك واختك
قد صبوا وتركا دينك فمشى عمر
واتاهما وعندهما خباب فلما سمع
بحس عمر توارى في البيت فدخل
فقال ما هذه الهيمنة وكانوا
يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا
تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما

اور میں پیچھے پیچھے ہو لیا حضرت نے آہٹ پا کر فرمایا یہ
کون ہے میں بول اٹھا عمر فرمایا تو رات کو دن کو میرا پیچھا
نہیں چھوڑتا اوسوقت میں ڈرا کہ مبادا آپ مجھپر بددعا
کریں پس مینے کہا گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی
پرستش کے لائق نہیں اور آپ بے شک رسول خدا
ہیں حضرت نے فرمایا ای عمر ابھی اسے پوشیدہ رکہ مینے کہا
اوس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کی ساتہ بہیجا ہے جیسا میں
شرک ظاہر کرتا تھا ویسا ہی اسلام ظاہر کروں گا ابن سعد
اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں کہ
عمر تلوار لٹکا کر باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد نے
اونسے ملکر کہا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا میں محمد
کو قتل کرنا چاہتا ہوں کہا جبکہ تم محمد کو قتل کروگے
تو بنی ہاشم اور بنی زہرہ میں کیونکر امن ملے گا عمر نے
کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم بھی بیدین ہو گئے اوس مرد نے
کہا کیا اس سے عجب زیادہ کی نہیں خبر دوں تمہارے
بہن بہنوئی دونوں بیدین ہو گئے اور تمہارے دین کو چھوڑ دیا
سو عمر اوسے چھوڑکر اپنی بہن آمنہ کے گہر کی طرف چلے اور
اونکے پاس آئے وہاں اون دونوں کے پاس (ایک انصاری
مرد) جناب بن الارث (سورہ طہ پڑہ رہے تہی) سو جب انہوں نے
عمر کے آنے کی آہٹ پائی تو گہر میں چھپ گئے عمر نے
بہن بہنوئی پر داخل ہو کر کہا یہ نرم آواز کیسی تہی اور وہ
اس سے پہلے سورہ طہ پڑہ رہے تہے جواب دیا ہم تو آپس میں
باتیں کرتے تہے عمر نے کہا شاید تم دونوں بیدین ہو گئے

فقال له ختنه يا عمر انكان الحق في غير دينك فوثب عليه فوطئه وطئا شديدا فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها نفحة بيده فدمي وجهها فقالت وهي غضباء وانكان الحق في غير دينك اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فقال عمر اعطوني الكتاب الذي هو عندكم فاقرءه وكان عمر يقرأ الكتاب فقالت اخته انك رجس وانه لا يمسه الا المطهرون فقم واغتسل وتوضأ فقام فتوضأ ثم اخذ الكتاب فقرء طه حتى انتهى الى انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني واقم الصلوة لذكري فقال عمر دلوني على محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج وقال ابشر يا عمر فاني ارجو ان تكون دعوة رسول الله صلعم لك ليلة الخميس اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او

عمر کے بہنوئی نے کہا اے عمر اگرچہ حق تمہارے دین کے غیر میں ہو (یعنی ہم بدین ہیں) عمر نے اپنے بہنوئی پر جست کی اور زمین پر پٹک کر خوب پیٹا یہ دیکھکر اونکی بہن اپنے خاوند کے چھڑانیکے لئے آئیں عمر نے اپنی بہن کو بھی ایک ایسا طمانچہ مارا جس سے اونکا منہ چھل گیا اور خون ٹپکنے لگا اب تو وہ بھی غصہ میں آکر کہنے لگیں اے عمر حق تیرے غیر کے دین میں ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہیں۔ عمر کہنے لگے جو صحیفہ تمہارے پاس ہے اور جسے تم پڑھ رہے تھے مجھے پیش کرو اور عمر پہلے ہی سے قاری کتب تھے۔ اون کی بہن نے کہا تو ناپاک ہے اور ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے اور کوئی نہیں چھوتا ہے جا نہا کر آ یا وضو کر۔ عمر اوٹھے اور وضو کرکے صحیفہ کو ہاتھ میں لیا اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ اس آیت تک کہ میں ہی معبود ہوں میرے سوا کوئی نہیں سو مجھی کو عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو پہونچے۔ تو کہنے لگے مجھے محمد کے پاس لیچلو۔ خباب نے جب یہ بات عمر کی سنی گھر سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمھیں خوشی ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ رسول اللہ کی آج رات کی دعا تمھارے حق میں سبقت کر گئے ہو۔ حضرت فرماتے تھے اے اللہ عمر بن الخطاب۔

بابي جهل بن هشام وكان
رسول الله ص في اصل الدار
التي في اصل الصفا فانطلق
عمر حتى اتى الدار وعلى بابها حمزة
وطلحة وناس فقال حمزة
هذا عمر ان يرد به خيرا يسلم
وان يرد غير ذلك يكن قتله
علينا هينا قال وكان النبي ص
داخلا يوحى اليه فخرج حتى اتى عمر
فاخذ بمجامع ثوبه وحمائل
السيف فقال ما انت بمنته يا عمر
حتى ينزل الله بك من الخزي
والنكال ما انزل بالوليد بن
المغيرة فقال عمر اشهد ان
لا اله الا الله وانك عبد الله
ورسوله رواه الحاكم وابو
يعلى والبيهقي في دلائل النبوة
وابن سعد ايضا عن اسلم قال
قال لنا عمر كنت اشد الناس
على رسول الله ص فبينا انا في يوم حار
بالهاجرة في بعض طريق مكة
اذ لقيني رجل فقال عجبا لك
يا ابن الخطاب انك تزعم انك

یا ابو جہل بن ہشام سے اسلام کو غلبہ دے اور رسول
حضرت ارقم کے گھر میں جو کوہ صفا کے جڑ میں تھا تشریف
رکھتے تھے پس عمر چلے حتے کہ ارقم کے گھر پر آئے یہاں
دروازہ پر حمزہ اور طلحہ اور چند لوگ کھڑے تھے حمزہ
نے کہا یہ عمر ہے اگر حضرت کے ساتھ بھلائی کا ارادہ
رکھتا ہے سلامت رہے گا ورنہ اوسکا قتل ہم پر آسان
ہے آنحضرت گھر کے اندر تشریف رکھتے تھے صحن خانہ
تک آپ نکلے اور عمر کا کپڑا مع حمائل سیف
خوب مضبوط پکڑ لیا پھر فرمایا اے عمر تو باز نہیں
آتا یہاں تک کہ اللہ نے جو رسوائی اور عذاب
ولید بن مغیرہ پر نازل کیا تجھپر بھی اوتارے
عمر نے کہا میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے
بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں۔
بزار اور بیہقی اور طبرانی دلائل النبوۃ میں
اور ابو نعیم حلیہ میں اسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ عمر نے فرمایا میں تمام لوگوں سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سخت تھا (یعنے مجھے
آپسے بہت ہی عداوت تھی) ایک وقت میں
گرمی کے موسم میں دوپہر کو مکہ کے بعض راہ
میں چلا جاتا تھا اچانک ایک شخص نے مجھسے ملکر کہا
اے ابن الخطاب تجھہ سے تعجب ہے کہ آپ تو
اپنے آپ کو ایسا ویسا گمان کرتا ہے۔

وانك وقد دخل عليك
الامر في بيتك قلت وما ذاك
قال اختك قد اسلمت فراجعت
مغضبا حتى قرعت الباب قيل
من هذا قلت عمر فتبادروا
اختفوا مني وقد كانوا يقرءون
صحيفة بين ايديهم تركوها
اونسوها فقامت اختي تفتح الباب
فقلت يا عدوة نفسها اصبوت وضربتها
بشيء كان في يدي على راسها فسال
الدم وبكت فقالت يا ابن الخطاب
ماكنت فاعلا فافعل قد صبوت
قال ودخلت حتى جلست على
السرير فنظرت الى الصحيفة
فقلت ما هذا ناولينيها قال
لست من اهلها انك لا تطهر من الجنابة
وهذا كتاب لا يمسه الا المطهرون
فما زلت بها حتى ناولتنيها
ففتحتها فاذا فيها بسم الله الرحمن
الرحيم فلما مررت باسم
من اسماء الله تعالى ذعرت منه
فالقيت الصحيفة ثم رجعت
الى نفسي فتناولتها فاذا فيها سبح لله

اور گھر کی خبر نہیں - دیکھو تمہارے گھر میں ایک عجیب
دخل ہوا - میں نے کہا وہ کیا کہا تمہاری بہن مسلمان
ہو چکیں پس میں غصہ میں بھرا ہوا دروازہ پر آیا اور کنڈی
کھڑکھڑائی اندر سے لوگوں نے کہا کون - میں نے کہا عمر - اتنا سنتے
ہی سب نے مجھ سے چھپنے میں جلدی کی اور صحیفہ انکے سامنے
رکھا تھا اور جسے وہ پڑھ رہے تھے (خوف کی وجہ سے) چھوڑ کر
یا بھول کر چھپ گئے اور میری بہن نے آکر کنڈی کھولی میں نے
پکار کر کہا اے اپنی جان کی دشمن کیا تو بے دین ہو گئی اور
جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ اوسکے سر پر اس زور سے مارا
کہ خون بہنے لگا میری بہن رو کر کہتی تھی اے ابن الخطاب
جو تیرا جی چاہے سو کر ڈال میں تو تیرا دین چھوڑ چکی - میں ہاں سے
گھر کے اندر تخت پر جا بیٹھا اور اوس صحیفہ کو
دیکھ کر کہا لا اسے مجھے دے - میری بہن نے
کہا تو اسکے لینے کا لائق نہیں - کیونکہ تو جنابت سے
پاک نہیں ہوتا - اور یہ ایسی کتاب ہے جسے
پاک ہی لوگ چھوتے ہیں - پس میں اسی گفتگو
میں رہا یہاں تک کہ (غسل کے بعد) وہ صحیفہ اوس نے
مجھے دیا جو ہیں میں نے اوسے کھولا تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم نکلی - سو جب میں اللہ کے ناموں پر گذرا
تو اوس سے ڈر کر صحیفہ کو نیچے رکھدیا پھر اپنے
نفس کی طرف مراجعت کی اور اوسے اوٹھا لیا
ناگہاں اوس میں یہ مضمون نکلا آسمان و زمین میں
جو چیز ہے وہ اسکی پاکی بیان کرتی ہے -

۱۳۷

مجھپر سپر خوف طاری ہوا سہ بارہ میں نے اوسمیں یہ	ما فی السموات والارض فقرأت
مضمون پڑھا اسدا اور اوسکے رسول پر ایمان لاؤ پس	فقرأت الی امنوا باللہ ورسولہ
بے اختیار میری زبان سے کلمۂ شہادت نکلا یہ آواز سنکر	فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ
گھر میں جو لوگ چھپے ہوئے تھے وہ نکلکر میری طرف دوڑے اور	فخرجوا الی متبادرین وکبروا
سینے ملکر تکبیر کا نعرہ مارا اور کہا تجھے خوشی ہو رسول اللہ	وقالوا البشر فان رسول اللہ م دعا
صلعم نے پیر کو یہ دعا مانگی تھی کہ خداوندا اپنے دین کو ابوجہل یا	یوم الاثنین فقال اللہم اعز
عمر بن الخطاب میں سے جو نسا تجھے محبوب ہو اوسکے ساتھ غالب کر	دینک باحب الرجلین الیک اما
پھر لوگوں نے مجھے رسول اللہ کے پاس جانیکا رستہ بتایا پہاڑ صفا	ابوجہل واما عمر ودلونی علی
کے نیچے ایک گھر تھا جس میں رسول اللہ تشریف رکھتے تھے سو میں	النبی م فی بیت باسفل الصفا
وہاں آیا اور اوسکی کنڈی کھڑکھڑائی لوگوں نے کہا کون	فخرجت حتی قرعت الباب فقال
میں نے کہا عمر ابن الخطاب۔ چونکہ میری شدت اور سختی جو رسول اللہ	من قلت ابن الخطاب وقد علموا
پر تھی اوس سے لوگ واقف تھے لہذا کسیکو دروازہ کھولنے کی	شدتی علی رسول اللہ صلے اللہ
جرأت نہ پڑی حتی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر کے لئے دروازہ	علیہ وسلم فما اجترأ احد یفتح
کھولدو سو انہوں نے کھولدیا پس دو آدمی میرے بازو پکڑ کر نبی صلعم کے پاس	الباب حتی قال .... صلعم افتحوا
لائے آپنے فرمایا عمر سے الگ ہٹ جاؤ اور میرا کرتا پکڑ کر اپنی	لہ فاخذ رجلان بعضدی حتی
طرف کھینچ لیا اور فرمایا۔ اے عمر اسلام لا۔ بار	اتیا بی النبی م فقال خلوا عنہ
خدایا عمر کو اسلام کی راہ بتا۔ سو میں نے کلمہ شہادت پڑھا	ثم اخذ بمجامع قمیصی وجذبنی
سو مسلمانوں نے ایسے زور سے تکبیر کہی کہ مکہ کے بازار	الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب
میں لوگوں کو آواز پہونچی اوسوقت تک مسلمان	اللہم اہدہ فتشہدت فکبر
نہایت حقیر شمار کئے جاتے تھے۔ میں ہر چند چاہتا	المسلمون تکبیرۃ سمعت بفجاج
تھا کہ کسی مسلمان کو مارتے پیٹتے نہ دیکھوں۔ مگر	مکۃ وکانوا مستخفین فلا اشاء ان
ہمیشہ دیکھتا تھا۔ ہاں مجھے اس مار پیٹ سے کچھ	اری رجلا یضرب ویضرب
نہ پہونچا تھا۔	الا رایتہ ولا یصیبنی من ذلک شیء

فجئت الى خالى ابى جهل بن هشام
وكان شريفا فقرعت عليه الباب
فقال من هذا فقلت ابن الخطاب
وقد صبوت قال لا تفعل ثم
دخل فاجاف البيت دونى
فقلت ما هذا بشئ فذهبت
الى رجل من عظماء قريش
فناديته فخرج الى فقلت له
مثل مقالتى لخالى وقال لى مثل
خالى فدخل فاجاف الباب
دونى فقلت ما هذا بشئ ان
المسلمين يضربون وانا لا اضرب
فقال لى رجل اتحب ان تعلم باسلامك
قلت نعم قال فاذا جلس الناس فى
الحجر فائت فلانا لرجل لم يكن
يكتم السر فقل له فيما بينك وبينه
انى قد صبوت فانه قل ما
يكتم السر فجئت وقد اجتمع
الناس فى الحجر فقلت فيما بينى وبينه
انى قد صبوت قال او قد
فعلت فقلت نعم فنادى باعلى
صوته ان ابن الخطاب قد صبأ
فبادروا الى فما زلت اضربهم و

سو میں اپنے ماموں ابوجہل بن ہشام کے پاس آیا
وہ قوم میں شریف تھے میںنے آکر دروازہ کھٹ کھٹایا
اونہوں نے کہا کون - میں بولا ابن الخطاب اور میںنے
تمہارا دین چھوڑ دیا اونہوں نے کہا ایسا نکیجو
یہ کہکر مجھے باہر کھڑا چھوڑ کر دروازہ بند کرکے اندر چلے گئے میںنے
اپنے دلمیں کہا یہ کچھ نہوا سو میں وہاں سے قریش کے
بزرگوں میں سے ایک شخص کے پاس گیا آواز دی - جب وہ نکلکر آیا
میںنے اوس سے بھی وہی گفتگو کی جو اپنے ماموں سے کی تھی اور
انہے وہی جواب دیا جو ماموں نے دیا تھا پھر وہ کواڑ بند کرکے اندر
چلا گیا میںنے کہا یہاں بھی کام نہ بنا یہ کیسے بات ہو کہ مسلمان
پٹتے ہیں اور میں نہیں مارا جاتا یہانتک کہ ایک شخص نے کہا
کیا تم اپنا اسلام ظاہر کرنا چاہتے ہو میںنے کہا ہاں کہا جب
لوگ حطیم میں مشورہ کے لئے بیٹھیں تو تم اپنے ساتھ ایک
ایسے شخصکو جو خفیہ بات چھپا نہ سکے لیکر وہاں پہونچو اور اپنے
اور اوسکے درمیان یہ بات کہو کہ میں نے اس دین کو
چھوڑ دیا - چونکہ اوس میں بات چھپانے کی عادت نہو گی
(تم ظاہر ہو جاؤ گے) میںنے ایسا ہی کیا اور جب حطیم میں
لوگ جمع ہوگئے تو میںنے ایک ایسے شخص سے جسکا اوپر مذکور
ہوا کہدیا کہ میں نے تو یہ دین چھوڑ دیا اوسنے کہا کیا ایسا ہی
تم نے کیا ہے میںنے کہا بیشک سو اوسنے بلند آواز سے کہا
لوگو عمر بے دین ہوگیا یہ کہنا تھا کہ لوگ مجھپر پل پڑے
اور سب طرف سے مارنے لگے میں بھی مار پیٹ کرتا رہا آخر
میں ایک جم غفیر جمع ہوگیا -

یضربونی واجتمع علی الناس قال
خالی ما هذه الجماعة قیل عمر قد صبأ
فقام علی الحجر فاشار بکمه الا انی قد
اجرت ابن اختی فتکشفوا عنی فکنت
لا اشاء ان اری احدا من المسلمین
یضرب ویضرب الا رایته فقلت ما هذا
بشیء حتی یصیبنی فاتیت خالی فقلت
جوارك رد علیك فما زلت اضرب و اضرب
حتی اعز الله الاسلام رواه البزار والطبرانی
والبیهقی فی دلائل النبوة وابو نعیم فی
الحلیة عن ابن عباس قال سالت
عمر لای شیء سمیت الفاروق قال اسلم
حمزة قبلی بثلاثة ایام فخرجت الی
المسجد واسرع ابو جهل الی النبی صلعم یسبه
فاخبر حمزة فاخذ قوسه وجاء الی المسجد
الی حلقة قریش التی فیها ابو جهل فاتکاء
علی قوسه مقابل ابی جهل فنظر الیه فعرف
ابو جهل الشر فی وجهه فقال مالك یا ابا
عمارة فرفع القوس فضرب بها اخدعیه
فقطعه فسال الدماء فاصلحت ذلك قریش
مخافة الشر قال ورسول الله صلعم مختف
فی دار الارقم المخزومی فانطلق
حمزة فاسلم فخرجت بعده بثلاثة

میری ماموں نے کہا یہ لوگ کیسی اٹھی ہوئی لوگوں نے
کہا عمر بیدین ہو گیا اُنھوں نے حطیم پر چڑھکر آستین سے
اشارہ کیا کہ اپنے بھانجے کو میں نے پناہ دی لوگ ہٹ گئے
اور مجھے چھوڑ دیا اسکے بعد پھر میں لوگوں کو پٹتے ہوئے
دیکھتا تھا اور مجھ سے کوئی متعرض نہ ہوتا تھا مینے کہا یہ
مقتضای حمیت نہیں ہے کہ لوگ پٹیں اور مجھے کوئی ایذا
نہ پہونچے میں پھر اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا تیری پناہ
تجھپر مردود ہے میں اس پناہ سے بیزار ہوں پھر میں ہمیشہ مارتا
اور پٹتا رہا حتے کہ حق سبحانہ نے اسلام کو غلبہ دیا - ابو نعیم دلائل
میں اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
مینے حضرت عمر سے پوچھا آپ کا نام فاروق کیوں رکھا گیا
فرمایا تین دن مجھ سے پہلے حمزہ اسلام لائے تھے
میں مسجد میں آیا اور ابو جہل نبی صلعم کو سخت برا کہہ رہا تھا
جب کی خبر حمزہ کو لگی تو اپنا کمان لیکر مسجد میں اُس قریش کے
حلقہ میں جہاں ابو جہل تھا آئے اور اپنے کمان پر ہاتھ
ٹیک کر ابو جہل کے سامنے کھڑے ہوئے پھر بری نگاہوں
سے اسے گھورنے لگے ابو جہل نے حمزہ کے چہرہ پر برائی
کے آثار دیکھکر کہا ای ابو عمارہ تجھے کیا ہوا حمزہ نے یہ سنکر
کمان اٹھایا اور ابو جہل کے پٹ کی رگوں پر ایسا زور سے
مارا کہ رگ کٹکر خون بہنے لگا سو قریش فساد کے خوف سے
خاموش ہو رہے اور کچھ نکہا آنحضرت رسول اللہ صلعم ارقم بن
ابی الارقم مخزومی کی گھر میں چھپے ہوئے تھے حمزہ وہاں سے
چلے اور اسلام لے آئے میں اس واقعہ کے تین دن بعد باہر نکلا

ایام فاذا فلان المخزومی فقلت
ارغبت عن دین ابائک واتبعت محمدا قال ان
فعلت فقد فعله من هو اعظم
علیک حقا منی قلت ومن هو
قال اختک وختنک فانطلقت
فوجدتهما فدخلت فقلت
ما هذا فما زال الکلام بیننا حتی
اخذت براس ختنی فضربته فقامت
الی اختی فاخذت براسی وقالت
قد کان ذلک علی رغم انفک فاستحییت
حین رایت الدماء فجلست فقلت
ارونی هذا الکتاب فقالت انه لا
یمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت
فاخرجوا الی صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم قلت اسماء طیبة
طاهرة طه ما انزلنا علیک
القران لتشقی الی قوله الاسماء
الحسنی فتعظمت فی صدری فقلت
من هذا فرت قریش فاسلمت وقلت
این رسول الله ص قالت فانه فی
دار الارقم فاتیت فضربت الباب
فاستجمع القوم فقال لهم حمزة
ما لکم قالوا عمر قال وعمر

اور اوسی مخزومی سے ملاقات ہوئی میں نے اوس سے کہا
کیا تونے اپنے آبائی دین سے روگردانی کر کے محمد کی پیروی
کی وہ بولا اگر میں نے ایسا کیا تو کیا ہوا جس کا حق تم پر مجھسے
زائد ہے وہ بھی ایسا ہی کر چکے ہیں میں نے کہا وہ کون کہا
تمہاری بہن بہنوئی سو میں وہاں سے چلا اور ایک زمزمہ
آواز (گھر سے سنی) گھر میں آنیکے بعد میں نے کہا یہ کیسی آواز
تھی پس ہم انہیں باتوں میں رہے حتے کہ اپنے بہنوئی کا
میں نے سر پکڑ کر ایسا مارا کہ خون نکالدیا سو میری بہن نے
کھڑے ہو کر میرا سر پکڑ لیا اور کہنے لگی بیشک ہم اسلام لائے
اور تیری ناک خاک آلودہ ہو (میں نے مارتے تو مار لیا) مگر خون کو
دیکھکر بہت ہی شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا اور کہا لاؤ اس کتاب کو
مجھے دکھاؤ بہن نے کہا اسکو بجز پاکوں کے کوئی نہیں چھوتا
میں یہ سنکر کھڑا ہو گیا اور غسل کر کے آیا سو انہوں نے
میری لئے صحیفہ نکالا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی
تھی میں نے کہا یہ نام تو پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اوسکے
آگے کا مضمون یہ تھا۔ طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی سے جب
لہ الاسماء الحسنی تک پہونچا تو میرے دل میں اوسکی بیحد
عظمت بیٹھ گئی میں نے کہا کیا قریش اسی سے بھاگتے ہیں
سو میں اسلام لے آیا اور کہا رسول اللہ کہاں تشریف
رکھتے ہیں۔ بہن نے کہا ارقم کے گھر میں سو میں نے
وہاں آکر دروازہ کھٹکھٹایا اور لوگ جو وہاں موجود
تھے گھبرا کر ایک جگہ جمع ہو گئے حمزہ نے کہا تمہیں کیا ہوا وہ
بولے عمر آئے ہیں کہا اونکے لئے دروازہ کھول دو

اشتحواله الباب فان اقبل قبلنا
منه وان ادبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله فخرج وتشهد
عمر فكبر اهل الدار تكبيرة
سمعها اهل المسجد قلت يا رسول
الله السنا على الحق قال بلى قلت
ففيم الاختفاء فخرجنا صفين
انا في احدهما وحمزة في الاخر
حتى دخلنا المسجد فنظرت
قريش الي والى حمزة فاصابتهم
كابة شديدة فسماني رسول الله
الفاروق يومئذ لانه ظهر
الاسلام وفرق بين الحق
والباطل رواه ابو نعيم في الدلائل
وابن عساكر باسناد صحيح عن
ذكوان مولى عائشة رض قال
قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق
قالت النبي م رواه ابن سعد
عن ابن عباس قال لما اسلم
عمر نزل جبرئيل فقال يا محمد
لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر
رواه ابن ماجة والحاكم
عن ابن عباس قال لما اسلم

اگر خیر لیکر آیا ہے تو قبول کریں گے۔ اگر برائی
کے لئے آیا ہے تو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر باہر نکل آئے اور
عمر نے کلمہ شہادت پڑھا۔ پس گھر والوں نے
اللہ اکبر کا ایسا نعرہ مارا کہ سب مسجد والوں
نے سنا۔ میں نے کہا اے رسول خدا کیا
ہم حق پر نہیں ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں کہا
پھر خفیہ ہونے کی وجہ۔ پس ہم دو صفیں باندھکر
نکلے ایک میں میں دوسری میں حمزہ تھے حتے کہ مسجد
حرام میں آئے قریش نے مجھے اور حمزہ کو دیکھکر سخت
صدمہ جھیلا۔ سو اوس دن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا اسواسطے کہ
اسلام ظاہر ہوا اور حق و باطل میں جدائی
ہو گئی۔ ابن سعد حضرت عائشہ کے غلام
ذکوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ عمر کا نام
فاروق کس نے رکھا فرمایا نبی صلعم نے۔ ابن ماجہ
اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر کے اسلام کے بعد جبرئیل اترکر
کہا۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم عمر کے
اسلام سے آسمان والے خوشی میں ہیں۔
بزار اور حاکم ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر جب اسلام لائے تو

ولقد وكانت ... الاسلام عمر قال كان رضي الله عنه عن ابن مسعود والطبراني ابن سعد قلنا

ايتنا وما نستطيع ان نصلي الى البيت حتى اسلم عمر فلما اسلم عمر قاتلهم حتى تركونا فصلينا وكان ... سيما في المتن ابن سعد عن صهيب قال لما اسلم عمر ظهر الاسلام ودعي اليه علانية وجلسنا حول البيت حلقا وطفنا بالبيت وانتصفنا ممن غلظ علينا ورددنا عليه بعض ما ياتي به

عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم فنزل یا ایها النبی
حسبک الله ومن اتبعک من
المؤمنین رواه البزار والحاکم
وصححه عن ابن مسعود قال فما زلنا
اعزة منذ اسلم عمر رواه البخاری
عن عبد الله بن مسعود قال
کان اسلام عمر فتحا وکانت هجرته
نصرا وکانت امامته رحمة ولقد
رأیتنا وما نستطیع ان نصلی فی
البیت حتی اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلهم حتی ترکونا فصلینا
رواه الطبرانی وابن سعد عن حذیفة
رض قال لما اسلم عمر کان الاسلام
کالرجل المقبل لا یزداد الا قربا
فلما قتل عمر کان الاسلام
کالرجل المدبر لا یزداد الا بعدا
رواه الحاکم وابن سعد عن
ابن عباس قال اول من جهر
بالاسلام عمر بن الخطاب
رواه الطبرانی اسناده صحیح
عن صهیب قال لما اسلم عمر
ظهر الاسلام ودعا الیه علانیة

مشرکوں نی کہا آج مسلمان ہم سی داد لیلئے سو
یہ آیت اوتری - ای نبی تجھے اسر اور مومنین تابعین
بس ہیں - بخاری میں ابن مسعود سے روایت
ہے کہ جب سے عمر اسلام لائے ہم ہمیشہ غالب رہے
طبرانی اور ابن سعد عبد اللہ بن مسعود سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر کا اسلام لانا فتح اونکی
ہجرت مدد اونکی خلافت رحمت تھی ہم نے اپنے
آپکو ایسے حال میں دیکھا کہ جبتک عمر اسلام
نہ لائے تھے کعبہ میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے
جب حضرت عمر اسلام لائے تو آپ نے
مشرکوں سے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے
ہمارے ساتھ مارپیٹ چھوڑ دی پھر ہم نے کعبہ میں
نماز پڑھی -
طبرانی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر
اسلام لائے تو اسلام ایک اقبال والے
مرد کی مانند تھا کہ ہر شخص اوس کے ازدیاد
قرب چاہتا ہے اور آپکی شہادت کے بعد
اسلام ایک بدبخت جیسا آدمی ہوگیا
کہ ہر شخص اوس سے دوری زیادہ چاہتا ہے
طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جسنے
سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا وہ عمر ہیں
ابن سعد صہیب سے روایت کرتے ہیں کہ
جب عمر اسلام لائے تو - آپ نے

وجلسنا حول البيت حلقا وطفنا بالبيت وانتصفنا ممن غلظ علينا ورددنا عليه بعض ما يأتي به رواه ابن سعد عن اسلم مولى عمر قال اسلم عمر في ذي الحجة من السنة السادسة من النبوة وهو ابن ست وعشرين سنة رواه ابن سعد عن قيس قال سمعت سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل في مسجد الكوفة يقول والله لقد رأيتني وان عمر لموثقي على الاسلام قبل ان يسلم عمر ولو ان احدا ارفض للذي صنعتم بعثمان لكان رواه البخاري عن زيد بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال بينا هو في الدار خائفا اذ جاءه العاص بن وائل السهمي ابو عمرو بن العاص وعليه حلة حبرة وقميص مكفوف بحرير وهو من بني سهم وهم حلفاؤنا في الجاهلية فقال ما بالك قال عمر قد زعم قومك سيقتلوني ان اسلمت قال

اوسے ظاہر کیا اور اوسکی طرف کہلم کہلا دعوت کی ہم لوگ حلقہ باندہکر کعبہ کی گرد بیٹھنے لگے اور بدون روک ٹوک طواف کرنے لگے اور جنہوں نے ہم پر سختی کی تہی اونسے انصاف لینے لگے اور جو ہماری ساتھ وہ کرتے تھے اب ہم بہی کچہہ کچہہ ذکر نے لگے۔ ابن سعد حضرت عمرؓ کی غلام اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ۲۶ برس کی عمر ہو کر سادسہ بعد ذی الحجہ مہینے میں مسلمان ہوئے بخاری میں قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا کہتے تھے خدا کی قسم مجھے اپنا وہ وقت یاد ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے اسلام سے پہلے مجھے دین اسلام پر ثابت اور برقرار رہنے کی تاکید کی اور اب تمنے جو عثمانؓ کے حق میں کیا ہے اس سے اگر کوہ احد اپنی جگہ سے ٹلجاوے تو سزاوار ہے۔ بخاری میں زید بن عبد اللہ بن عمر۔ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ قریش کے خوف سے گہر میں چھپے تھے یکایک عاص بن وائل السہمی ابو عمرو بن العاص آپکے پاس آیا اور اوسپر ایک حلہ یمانی چادر کا اور ایک کرتہ جسکے حاشیے حریر سے مخطط تھے موجود تھا اور قبیلہ بنی سہم جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارا حلیف تہا اوسمیں سے تہا عمرؓ سے آکر کہا تیرا کیا حال ہے آپنے فرمایا۔ تیری قوم کا گمان ہے کہ اگر میں اسلام کو ظاہر کروں تو مجھے

قال لا سبيل بعد ان قالها امنت فخرج
العاص فلقي الناس قد سال بهم الوادي
فقال اين تريدون قالوا نريد هذا ابن الخطاب
الذي قد صبا فقال لا سبيل لك اليه
فكر الناس رواه البخاري عن عبد الله بن
عمر قال ما سمعت عمر لشيء قط يقول اني لاظنه كذا
الا كان كما يظن بينما عمر جالس اذ مر به
رجل جميل فقال لقد اخطأ ظني
او ان هذا على دينه في الجاهلية
او لقد كان كاهنهم علي الرجل
فدعي له فقال له ذلك فقال
ما رأيت كاليوم استقبل به رجل مسلم
قال فاني اعزم عليك الا ما اخبرتني قال
كنت كاهنهم في الجاهلية قال فما اعجب ما
جاءتك به جنيتك قال بينما انا يوما في السوق
جاءتني اعرف فيها الفزع فقالت الم تر الجن
وابلاسها من بعد انكاسها ولحوقها
بالقلاص واحلاسها وقال عمر صدق بينما
انا نائم عند آلهتهم اذ جاء رجل بعجل فذبحه
فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد
صوتا منه يقول يا جليح امر نجيح رجل
فصيح يقول لا اله الا الله فوثب القوم
قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى
يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا
الله فقمت فما نشبنا ان قيل هذا نبي رواه البخاري

قوم قتل کر ڈالیں وہ بولا انکو تیرے قتل میں کچھ راہ نہیں عمر کہتے ہیں
عاص کی اس کہنے کے بعد میں بے خوف ہو گیا پس وہاں سے عاص نکلے
اور لوگوں سے اس حال میں ملاقات کی کہ مکہ کی وادی اون سے بھرے ہوئے
تھے سو عاص اون سے بولا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا ابن الخطاب
بے دین ہو گیا ہے اوسکے پاس جانا چاہتے ہیں عاص بولا اوسے ایذا
پہنچانے کی تمہیں طاقت نہیں یہ سنکر لوگ پھر گئے بخاری میں عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے عمر کو کسی چیز کے لئے یہ کہتے ہوئے
نہیں سنا کہ میں اسے ایسا گمان کرتا ہوں مگر یہ وہ گمان کرتے تھے
ویسا ہی ہوتا تھا ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت مرد اون کے
پاس سے گذرا آپ نے فرمایا میرا گمان خطا ہو گیا ہے یا یہ شخص اپنی
اوسی دین پر جو جاہلیت میں تھا باقی ہے یا انکا کاہن ہے اس
مرد کو میرے پاس لاؤ پس لوگوں نے اوسے بلایا حضرت عمر نے
اوس سے وہ تقریر کی جو اوسکے پیٹھ پیچھے بیان کی تھی پس اس نے
کہا میں نے آجکے دن سی کوئی چیز عجیب تر نہیں دیکھی کہ ایک
مسلمان مرد اس کلام کیساتھ آگے لایا گیا حضرت عمر نے فرمایا میں
خبر طلب کرتا ہوں اوس نے کہا بیشک میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن
تھا عمر نے فرمایا تیرے پاس جو جن خبر لاتے تھے اوس میں سے کون خبر عجیب تر
ہے تم سے کہا میں ایکدن بازار میں چلا جاتا تھا کہ جن میرے پاس آیا
اوس میں خوف دیکھتا تھا کہنے لگا کیا تو جنوں کی اور اونکی
ناامیدی کو جو آسمان سے پلٹنے کے بعد حاصل ہوئی اور انکا اونٹنیوں
اور انکے پالانوں سے ملنا نہیں دیکھتا ہے حضرت عمر نے فرمایا سچ کہا
میں بھی ایکوقت اونکے بتوں کے پاس سوتا تھا کہ ایک شخص نے ایک بچھڑا
لا کر ذبح کیا اور اسکے ساتھ ایک چیخنے والا ایسا چیخا کہ ایسی آواز کے
ساتھ کبھی کسی چیخنے والے کی آواز نہ سنی تھی وہ کہتا تھا کہ اے جلیح (اے بے شرم شخص
کا نام ہے) یہ کام مراد پہنچنے والا ہے ایک فصیح آدمی لا الہ الا اللہ کہتا
ہے یہ سنکر لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا جب تک اس پردہ کی چیز کو
مجھے ابھی معلوم نہ ہو یہاں سے نہ ہلونگا پھر کہنے لگا اے جلیح
انہیں لفظوں کے ساتھ ندا کی پس میں وہاں سے کھڑا ہو گیا ہم تھوڑے ہی
ٹھہرے تھے کہ سنا گیا یہ نبی ہے

فصل فی ہجرتہ عن علی قال ما علمت احدا اختارها الا مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ھم بالھجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضی فی یدہ اسھما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائها فطاف سبعا ثم صلی رکعتین عند المقام ثم اتی حلقھم واحدۃ واحدۃ فقال شاھت الوجوہ من اراد ان تثکلہ امہ ویوتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنی وراء ھذا الوادی فما تبعہ منھم احد رواہ ابن عساکر عن البراء قال اول من قدم علینا من المهاجرین مصعب بن عمیر ثم ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فی عشرین راکبا فقلنا ما فعل برسول اللہ ص قال ھو علی اثری ثم قال قدم رسول اللہ ص وابو بکر رض رواہ ابن عساکر قال النووی شھد عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاھد کلها وکان ممن ثبت معہ یوم احد

فصل

حضرت عمرؓ کی ہجرت میں

ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کے سوا ہمنے کسیکو نہیں جانا کہ علی الاعلان ہجرت اختیار کی ہو سب نے خفیہ ہجرت کی مگر جب عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار لٹکائی اپنی کمان کندھے پر لگائی اور ترکش سے تیر کھینچکر اپنے ہاتھ میں لئے اور کعبہ میں آئے اسوقت قریش کے شریف لوگ کعبہ کے صحن میں بیٹھے تھے آپنے سات مرتبہ طواف کرکے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قریش کے ایک ایک حلقہ میں آکر فرمایا تمہارے منہ بُرے ہوں جسے اپنی ماںکو بے فرزند کرنا اپنی اولادکو یتیم چھوڑنا اپنی جوروکو بیوہ کرنا منظور ہو وہ اس جنگل کے سامنے مجھسے ملاقات کرے (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) پس انہیں سے کسینے حضرت عمرؓ کا پیچھا نہ کیا۔

ابن عساکر براء سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے جو ہمارے پاس مدینہ آئے وہ مصعب بن عمیر تھے پھر ابن ام مکتوم انکے بعد عمر بن الخطاب بیس آدمیوں سمیت سوار ہو کر آئے ہمنے کہا رسول اللہ کے ساتھ کیا کیا گیا فرمایا وہ میرے پیچھے پیچھے تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابو بکر آئے۔ نووی کہتے ہیں حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ کل مقاموں میں حاضر رہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد میں ثابت قدم رہے۔

فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم فی ترجمة الصدیق رضی الله عنه

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم بینا انا نائم رایتنی فی الجنة فاذا امرءة تتوضأ الی جانب القصر قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتك فولیت مدبرا وبکی وقال علیك اغار یا رسول الله رواه الشیخان عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلعم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانه عمر ای ملهمون رواه البخاری عن ابن عمر ان رسول الله صلعم قال ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه قال ابن عمر وما نزل بالناس امر قط فقالوا وقال الا نزل قرآن علی وفق ما قال عمر رواه الترمذی عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلعم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواه الترمذی والحاکم عن عائشة قال قال رسول الله صلعم انی لانظر

فصل

ان حدیثوں میں جو حضرت عمر کی فضیلت میں وارد ہیں اس فصل میں وہ حدیثیں نہ کو نہونگی جو صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان ہوئی ہیں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں ایکوقت سوتا تھا اسی حالیں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا کہ اچانک ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کرتی ہے۔ سو میں نے کہا یہ محل کسکا ہے فرشتوں نے کہا حضرت عمر کا مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی اور وہاں سے پلٹ آیا حضرت عمر یہ سنکر رونے لگے اور عرض کی کیا آپ ہی پر مجھے غیرت آتی یا رسول اللہ۔

بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تم سے پہلی امتوں کے لوگ الہام کئے گئے ہیں اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو عمر ہی ہونگے۔

ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالے نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا ابن عمر کہتے ہیں لوگوں پر کوئی واقعہ کبھی ایسا نہ اترا کہ انہیں لوگوں نے اور عمر نے کلام کیا ہو مگر قرآن حضرت عمر کے قول کے موافق اترا۔ ترمذی اور حاکم میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے

ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

قوله

شیاطین الجن والانس قد فرّوا من عمر رواه الترمذی عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلعم اوّل من یصافحہ الحق عمر واوّل من یسلم علیہ رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ والحاکم عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ احمد والبزار ورواہ الطبرانی عن عمر بن الخطاب وبلال ومعاویۃ وام المومنین عائشۃ ورواہ ابن عساکر عن ابن عمر عن علی قال کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ ابن منیع فی مسندہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم عمر سراج اھل الجنۃ رواہ البزار ورواہ ابن عساکر من حدیث ابی ھریرۃ والصعب بن جثامۃ عن قدامۃ بن مظعون عن عمہ عثمان بن مظعون قال رسول اللہ صلعم	جن وانس کی شیطانوں کو کہ وہ عمر سے بہاگ گئے ابن ماجہ اور حاکم ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جس سے حق مصافحہ کریگا اور سب سے اول جسپر سلام پڑے گا وہ عمر ہیں۔ ابو داؤد ابن ماجہ حاکم ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بلاشبہ حق تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکہا ہے کہ وہ حق کے ساتہ کہتے ہیں۔ احمد اور بزار ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا ہے۔ اس روایت کو طبرانی عمر بن الخطاب اور بلال اور معاویہ اور ام المومنین عائشہ اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ ابن منیع اپنی مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اصحاب محمد اسمیں شک نکرتے تھے کہ سکینہ اور اطمینان عمر کی زبان پر گویا ہے بزار اور ابن عساکر ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا عمر جنتیوں کے چراغ ہیں۔ یہی روایت ابوہریرہ اور صعب بن جثامہ سے مروی ہے۔ بزار قدامہ بن مظعون سے روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا عثمان بن مظعون نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا۔

ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر، النفوس، اللہ عنہ

هذا غلق الفتنة واشار بيده الى
عمر لا يزال بينكم وبين الفتنة
باب شديد الغلق ما عاش هذا
بين اظهركم رواه البزار عن
ابن عباس قال جاء جبرئيل
الى النبي صلعم وقال اقرأ عمر السلام
واخبره ان غضبه عز ورضاه
حكم رواه الطبراني في الاوسط
عن عائشة ان النبي صلعم قال
ان الشيطان يفرق من عمر
رواه ابن عساكر عن
بريدة ان النبي صلعم قال ان
الشيطان يفرق منك يا عمر
رواه احمد واخرج ابن عساكر
عن ابن عباس قال قال رسول
الله صلعم ما في السماء ملك الا وهو يوقر
عمر ولا في الارض شيطان الا وهو
يفرق من عمر عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلعم الحق بعدي
مع عمر حيث كان رواه الطبراني
في الاوسط عن سديسة
قالت قال رسول الله صلعم ان الشيطان
لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لوجهه رواه

یہ فتنہ کی دروازہ کے بند ہونے کا سبب ہے
اور حضرت عمر کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تم میں
اور فتنہ میں ہمیشہ دروازہ سخت بند رہے گا۔
جبتک یہ شخص تم میں زندہ رہے گا۔
طبرانی اوسط میں ابن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس
آکر کہا آپ عمر پر سلام پڑھیے اور خبر دیدیجیے
کہ اون کا غصہ عزیز اونکی رضا حکم ہے۔
ابن عساکر عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا شیطان عمر سے خوف کرتا ہے۔
احمد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان بلاشبہ خوف کرتا
ہے۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے
ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا آسمان میں کوئی ایسا
فرشتہ نہیں جو عمر کی توقیر اور عزت نکرتا
ہو اور نہ زمین میں کوئی ایسا شیطان ہے
جو اون سے نہ ڈرتا ہو۔
طبرانی ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا۔ میرے پیچھے حق عمر کے ساتھ ہے۔
جہاں کہیں وہ ہوں۔ طبرانی سدیسہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب سے
عمر اسلام لائے ہیں اوسوقت سے جب شیطان دیکھتا
ہے تو منہہ کے بل گر پڑتا ہے۔

الطبرانی عن ابی بن کعب قال قال
رسول الله صلعم قال لی جبرئیل
یبکی الاسلام علی موت عمر
رواه الطبرانی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول الله صلعم
من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب
عمر فقد احبنی وان الله باهی بالناس
عشیة عرفة عامة وباهی بعمر
خاصة وانه لم یبعث الله نبیا الا کان
فی امته محدث وان یکن فی امتی
منهم احد فهو عمر قالوا یا رسول
الله کیف محدث قال تتکلم الملائکة
علی لسانه رواه الطبرانی واسناده
حسن فصل فی اقوال الصحابة و
السلف فیه قال ابو بکر الصدیق
ما علی ظهر الارض رجل احب الی
من عمر رواه ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضه ماذا تقول لربک
وقد ولیت عمر قال اقول له قد
ولیت علیهم خیرهم رواه ابن
سعد قال علی رض اذا ذکر الصالحون
فحیهلا بعمر ما کنا نبعد ان
السکینة تنطق علی لسان عمر

۱۵۰

طبرانی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
فرماتے ہیں کہ مجھ سے جبرئیل نے کہا البتہ عمر کی موت پر اسلام
روئیگا۔ طبرانی حسن سند کے ساتھ ابو سعید خدری
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے عمر کو غصہ
دلایا اُسنے مجھے غصہ دلایا اور جو عمر کو دوست رکھتا ہے
وہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ بیشبہہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن
تمام لوگوں سے عموماً اور حضرت عمر سے خصوصاً فخر کیا خدا
تعالے نے کسی نبی کو مخلوق پر نہیں بھیجا مگر اُسکی امت میں ایسے
شخص جنپر الہام ہوا ہے ضرور تھے اگر میری امت میں کُچھ نہیں
سے کوئی ہے تو عمر ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت محدث
کے کیا معنے اور کسے کہتے ہیں۔ فرمایا جسکی زبان پر
فرشتے بولیں۔

فصل

حضرت عمرؓ کے حق میں صحابہ اور سلف کے اقوال

ابن عساکر سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا روئے
زمین پر عمر سے زائد مجھے اور کوئی آدمی دوست نہیں۔ ابن
سعد کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر سے انکی بیماری میں لوگوں نے
کہا آپنے عمر کو خلیفہ تو بنایا اگر جب خدا پوچھیگا تو کیا جواب دیجیگا
فرمایا میں عرض کرونگا الٰہی میں نے انکے بہترین شخص کو انپر
والی کیا۔ طبرانی اوسط میں علیؓ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب نیکبخت لوگ ذکر کئے جاویں تو عمر کو
ضرور ذکر کرنا چاہیئے۔
ہم اصحاب کو دور نجانتے تھے کہ عمرؓ کی زبان پر

رواه الطبرانی فی الاوسط عن
ابن عمر ما رایت احدا قط بعد
رسول الله صلعم من حین قبض
اجد ولا اجود من عمر رواه
ابن سعد عن عبد الله بن مسعود
لو ان علم عمر وُضِع فی کفة میزان
ووُضِع علم احیاء الارض فی کفة
لرجح علم عمر بعلمهم ولقد کانوا
یرون انه ذهب بتسعة اعشار
العلم رواه الطبرانی فی الکبیر
والحاکم وقال حذیفة والله
ما اعرف رجلا لا تاخذه فی
الله لومة لائم الا عمر وقال
معاویة اما ابو بکر فلم
یرد الدنیا ولم تُرِده واما عمر
فارادته الدنیا ولم یُرِدها واما
نحن فتمرغنا فیها ظهر البطن اخرجه
الزبیر بن بکار فی الموافقات وقال
جابر دخل علیؓ علی عمر وهو مسجی
فقال رحمة الله علیک ما من احد
احب الیّ ان القی الله بما فی
صحیفته بعد صحیفة النبی ص
من هذا المسجی رواه الحاکم

سکینہ گویا ہوتا ہے۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا کے بعد جسوقت سے آپنے وفات پائی میںنے
کبھی کسیکو حضرت عمر سے زائد کوشش کرنیوالا اور زیادہ سخی
نہیں دیکھا۔ طبرانی کبیر میں اور حاکم اپنی مسند میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ اگر عمر کا علم ترازو کے
ایک پلڑے میں اور تمام اہل زمین کے زندوں کا علم دوسرے
پلڑے میں رکھا جاوے تو عمر کا علم انکے علم پر ترجیح رکھے گا
اور بلاشبہ صحابہ جانتے تھے کہ عمرؓ علم کے نو دسویں لے
گئے اور ایک دسواں حصہ چھوڑ گئے۔
حذیفہ کہتے ہیں بخدا میں سوائے عمر کے اور کسی آدمی کو
ایسا نہیں جانتا کہ اُسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالو
کی ملامت کے خوف نے نہ پکڑا ہو۔
زبیر بن بکار موافقات میں معاویہ سے نقل کرتے ہیں
کہ حضرت ابوبکر نے نہ تو دنیا کو چاہا نہ دنیا نے آپکی طرف
التفات کیا۔ مگر حضرت عمر نے گو دنیا نہ چاہی
ہاں دنیا نے آپکو چاہا۔ اور ہم تو بالکل دنیا میں
پھنسے اور ملگئے۔ حاکم جابر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علیؓ حضرت عمرؓ پر اس حال میں داخل ہوئے
کہ اُنپر کپڑا ڈالدیا گیا تھا سو آپنے فرمایا تمپر خدا
کی رحمت ہو مجھے اس کپڑا پڑے ہوئے سے زائد اور
کوئی محبوب نہیں اس امر میں کہ میں اللہ سے ملاقات
کروں اُس چیز کے ساتھ جو اُسکے صحیفہ میں ہے
بعد صحیفہ رسول خدا کے۔

وقال ابن مسعود اذا ذكر الصالحون فحيهلاً بعمر ان عمر كان اعلمنا بكتاب الله وافقهنا في دين الله رواه الطبراني عن عمرو بن ربيعة ان عمر بن الخطاب قال لكعب الاحبار كيف تجد نعتي قال اجد نعتك قرنٌ من حديد قال وما قرنٌ من حديد قال امير شديد لا تاخذه في الله لومة لائم قال ثم مه قال ثم يكون من بعدك خليفة يقتله فئة ظالمة قال ثم مه قال ثم يكون البلاء رواه الطبراني مجاهد قال كنا نحدث ان الشياطين كانت مصفدةً في امارة عمر فلما اصيب بثت رواه ابن عساكر عن سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر عمر على ابي موسى فاتى امرأة في بطنها شيطانٌ فسألها عنه فقالت حتى اتى شيطان فجاء فسألته عنه فقال تركته موتزرا بكساء يسهم

ابن مسعود کہتے ہیں جب نیکوں کا ذکر ہو تو عمر سے شروع کرو کیونکہ حضرت عمر ہم سب سے کتاب اللہ زائد جانتے تھے اللہ کے دین میں ہم سب میں بہت بڑے فقیہ تھے طبرانی میں عمرو بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے کعب الاحبار سے فرمایا تو نے میرا وصف (اگلی کتابوں میں) کیونکر پایا (کعب نے) کہا میں آپکی تعریف یوں پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا سینگ ہے۔ فرمایا اسکے کیا معنے۔ کہا سخت سوار جیسے اللہ کے دین میں ملامت کرنیوالے کی ملامت نہ پکڑے۔ عمر نے فرمایا پھر اسکے بعد کیا ہوگا کہا آپکے بعد ایک اور خلیفہ ہوگا جسے ظالم جماعت قتل کرے گی۔ آپنے فرمایا پھر کیا ہوگا۔ کہا پھر تو جدال و قتال اور فتنہ واقع ہونگی۔

ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کئے جاتے تھے کہ شیاطین عمر کی خلافت میں مقید تھے سو جب آپ شہید ہوگئے تو وہ پراگندہ ہو اور پھیل گئے ابن عساکر سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسی پر حضرت عمر کی خبر نے دیری کی سو وہ ایک عورت کے پاس جسکے پیٹ میں شیطان تھا آئے اور عمر کی خبر پوچھنے لگے عورت نے کہا جبتک شیطان آئے (تم ٹھہر جاؤ) جب شیطان آیا تو اوس نے عمر کی خبر پوچھی شیطان بولا میں عمر کو چادر کا تہ بند باندھے ہوئے چھوڑ آیا ہوں۔ اور وہ خیرات کے

ابل الصدقة وذاك رجل لايراه	اونٹ تقسیم کر رہیں ہیں عمر ایک ایسے آدمی ہیں کہ جب
شیطان الاخرّ لمنخریه الملك	شیطان انہیں دیکھتا ہے تو نتھنوں کے بل گر پڑتا ہے ایک
بین عینیه وروح القدس	فرشتہ انکی آنکھوں کی درمیان اور روح القدس
بلسانه رواه ابن عساکر	(جبرئیل) اونکی زبان پر بولتا ہے
فصل قال سفیان الثوری	**فصل**
من زعم ان علیا کان احق با	سفیان ثوری کہتے ہیں جو اس بات کا گمان کرے کہ
لولایة من ابی بکر و عمر لم اجد	حضرت علی حضرت ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ مستحق
فیه خیرا وقال ابو اسامة اتدرون	ہیں ہیں تو اوسمیں کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔
من ابوبکر و عمر هما ابو الاسلام	ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تم جانتے ہو ابوبکر و عمر کون ہیں
وامه فقال جعفر الصادق انا	وہ اسلام کے ما باپ ہیں۔ امام جعفر صادق کہتے ہیں
بریئ ممن ذکر ابا بکر و	کہ جو حضرت ابوبکر و عمر کو بھلائی سے یاد نکرے میں اُس سے
عمر الا بخیر فصل فی موافقات	بیزار ہوں۔
عمر رضی الله عنه قد وصلها	**فصل**
بعضهم الی اکثر من عشرین	حضرت عمر کے موافقات میں بعض محدثین نے بیس سے زائد جمع
عن مجاهد قال کان عمر یری	کئے ہیں۔
الرای فینزل الله به القران	ابن مردویہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر جب کوئی
رواه ابن مردویه عن علی رض	رائے لگاتے تو اللہ تعالی اُسباب میں قرآن اُتارتا۔
قال ان فی القران لرأیا من رای	ابن عساکر علی سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں
عمر رواه ابن عساکر عن ابن	عمر کی رائی میں سے ایک رائی ہے۔ ابن عساکر ابن عمر
عمر مرفوعا قال ما قال الناس	سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شئ میں لوگوں نے
فی شئ وقال فیه عمر الا جاء	اور حضرت عمر نے گفتگو کی تو قرآن مجید حضرت عمر کے
القران بنحو ما یقول عمر رواه	قول کے موافق آیا مسلم میں حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے
ابن عساکر عن عمر قال وافقت	ہیں میں تین امروں میں اپنے رب کے موافق ہوا

ربي في ثلث في الحجاب وفي اسارى
بدر وفي مقام ابراهيم وفي
تحريم الخمر رواه مسلم عن
انس قال قال عمر وافقت ربي
في اربع نزلت هذه الآية ولقد
خلقنا الانسان من سلالة من
طين فلما نزلت قلت انا فتبارك
الله احسن الخالقين فنزلت
وفي فضائل الامامين لابي
عبد الله الشيباني قال وافق
عمر ربه في احدى وعشرين
موضعا قصة عبد الله بن ابي
قال عمر لما توفي عبد الله بن
ابي دعي رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة
عليه فقام عليه فقمت حتى
وقفت في صدره فقلت يارسول
الله اعلى عدو الله ابن ابي القائل
يوم كذا وكذا فوالله ما كان
يسيرا حتى نزلت ولا تصل على
احد منهم مات ابدا ولا
تقم على قبره الآية ويسئلونك
عن الخمر والميسر الآية
ويا ايها الذين امنوا لاتقربوا

پردہ میں بدر کے قیدیوں میں مقام ابراہیم پر
نماز پڑھنے میں اور شراب کے حرام ہونے میں
بھی - انس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا میں
اپنے رب سے چار چیزوں میں موافق ہوا۔ جب یہ
آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالة
من طین اتری تو میں نے کہا فتبارک اللہ
احسن الخالقین - پس یہ آیت بعینہ اتری
ابو عبداللہ شیبانی فضائل امامین میں کہتے ہیں
کہ حضرت عمر اکیس موضع میں اپنے رب سے موافق
ہوئی (۱) عبداللہ بن ابی کا قصہ عمر بن الخطاب کہتے ہیں جب
عبداللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرگیا
تو رسول خدا صلعم اوسکی نماز کے لئے لوگوں نے
بلایا سو آپ اوسکی طرف کھڑے ہوئے اور
میں بھی کھڑا ہوا (جب آپنے نماز پڑھنے کا ارادہ
کیا) میں آپکے سینہ کے سامنے آکھڑا ہوا اور
عرض کرنے لگا اے رسول خدا کیا آپ اللہ
کے دشمن ابن ابی پر نماز پڑھتے ہیں جو فلانے
فلانے دن ایسی ایسی باتیں کہتا تھا۔
(عمر کہتے ہیں) بخدا تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی
کہ یہ آیت اتری ولا تصل علی احد منهم مات
ابدا ولا تقم علی قبره الخ (۲) یسئلونک عن
الخمر والمیسر (۳) یا ایها الذین آمنوا
لاتقربوا الصلوة

الصلوة وانتم سكارى الاية
ولما اكثر رسول الله صـ في
الاستغفار لقوم قال عمر
سواء عليهم فانزل الله سواء
عليهم الاية ولما استشار رسول
الله الصحابة في الخروج الى بدر
اشار عمر بالخروج فنزلت كما
اخرجك ربك الاية رواه الطبراني
عن ابن عباس ولما استشار
الصحابة في قصة الافك قال عمر
من زوجكها يا رسول الله ص
قال الله قال افتظن ان ربك
دلس عليك فيها سبحانك هذا بهتان
عظيم فنزلت كذلك وقصة في
الصيام لما جامع زوجته بعد
الانتباه وكان ذلك محرما في
اول الاسلام فنزلت احل لكم
ليلة الصيام الاية عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى ان يهوديا لقي
عمر فقال ان جبرئيل الذي
كان يذكر صاحبكم عدو
لنا فقال عمر من كان عدوا لله
وملائكته ورسله وجبريل

وانتم سکاری۔ (۵) جب رسول خدا نے اپنی قوم
کے لئے بکثرت بخشش مانگی تو عمرؓ نے فرمایا اون کے
لئے بخشش مانگنا نہ مانگنا برابر ہے۔ پس یہ آیت
اوتری سواء علیهم استغفرت لهم الخ (۶) جب رسول
خدا نے بدر میں نکلنے کے لئے صحابہ سے مشورہ کیا تو
حضرت عمرؓ نے نکلنے کا اشارہ فرمایا سو یہ آیت
اوتری کما اخرجک ربک من بیتک بالحق۔ اسکو
طبرانی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے (۷) جب
رسول خدا نے صحابہ سے حضرت عائشہ کی تہمت کے
قصہ میں مشورہ کیا تو عمرؓ نے کہا اے حضرت عائشہ کو
آپسے کسنے بیاہا فرمایا اللہ نے کہا کیا آپ یہ
گمان کرتے ہیں کہ آپکے رب نے آپ پر انکا عیب
پوشیدہ رکھا۔ ای خدا تجھے پاکی ہے یہ تو بڑا ہی بہتان
ہے پس یہی آیت (سبحانک هذا بهتان عظیم)
اوتری۔ (۸) روزوں کے قصہ میں جبکہ حضرت عمرؓ
نے خبر ہونیکے پیچھے اپنی بیوی سے صحبت کی حالانکہ ابتدائے
اسلام میں یہ حرام تھا سو یہ آیت احل لکم لیلة
الصیام الرفث نازل ہوئی (۹) عبد الرحمن بن
ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ
سے ملکر کہا کہ جبرئیل جسے تمہارے صاحب (محمد
صلعم) ذکر کرتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں
حضرت عمرؓ نے فرمایا جو کوئی خدا اور اوس کے
فرشتوں اور پیغمبروں اور جبرئیل

وميكال فان الله عدو للكافرين
فنزلت على لسان عمر رواه ابن
ابی حاتم عن الاسود قال
اختصم رجلان الی النبی صلعم
فقضی بینهما فقال الذی قضی
علیہ ردنا الی عمر بن الخطاب
فاتیا الیه فقال الرجل قضی لی
رسول الله صلعم علی هذا فقال
ردنا الی عمر فقال اکذلك قال نعم
فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما فخرج الیهما
مشتملا علی سیفه فضرب الذی
قال ردنا الی عمر فقتله وادبر
الآخر فقال یا رسول الله
قتل عمر والله صاحبی فقال
ماکنت اظن ان یجترئ
عمر علی قتل مومن فانزل الله

فلا وربك لا یومنون حتی
یحکموك فیما شجر بینهم الایة

فاهدر دم الرجل وبرئ عمر
من قتله رواه ابن ابی حاتم
وابن مردویه الاستیذان
فی الدخول وذلك انه دخل علیه
غلامه وکان نائما فقال اللهم حرم

اور میکائیل کا دشمن ہو سو خدا کافروں کا
دشمن ہے۔ پس حضرت عمر کے قول کی موافق یہ آیت
اتری من کان عدوا للہ وملائکتہ الخ اسی ابن ابی
حاتم نے روایت کیا ہے (۱۰) اسود سے روایت ہے کہ دو
شخص نبی صلعم کے پاس جھگڑا لائے آپنے اون
دونوں میں فیصلہ کیا مگر جس شخص پر ڈگری ہوئی تھی وہ
کہنے لگا ہمیں عمر کی پاس بھیج دیجے چنانچہ وہ دونوں عمر
ابن الخطاب کے پاس آئے۔ ایک شخص نے اونسے
کہا۔ جناب اس شخص پر مجھے رسول خدا نے ڈگری
دی اسنے کہا ہمیں عمر بن الخطاب کے پاس بھیج دیجے
آپنے دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ
ٹھیک بات ہے اسنے کہا ہاں فرمایا یہیں ٹھہرے رہو جبتک
میں تمھارے پاس آؤں سو تھوڑی دیر میں اونکے پاس
تلوار لیے آئے اور جس شخص نے کہا تھا کہ ہمیں عمر بن الخطاب کی
طرف پھیر دیجے اوسکے تلوار ماری اور قتل کر ڈالا دوسرا
شخص بھاگا سو رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا کی
قسم عمر نے میرے یار کو قتل کر ڈالا حضرت نے فرمایا میں تو یہ گمان
نہیں کرتا کہ عمر ایک مومن کی قتل پر جرأت کریں پس یہ آیت
فلا وربک لا یومنون الخ نازل ہوئی سو اوس شخص کا خون رایگاں
گیا اور حضرت عمر اوسکے قتل سے بری ہوئے اسکو ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے (۱۱) گھر میں اجازت سے داخل
ہونا اور یوں ہوا کہ حضرت عمر کا غلام انپر ایسے وقت آیا کہ آپ
سوتے تھے پس فرمایا ای اللہ بدون اجازت کے بھیتر آنا حرام کردے

الدخول نزلت اية في اليهود
انهم قوم بهت قوله تعالے
ثلة من الاولين وثلة من
الاخرين رفع تلاوة الشيخ
والشيخة اذا زنيا للاية قوله
يوم احد لما قال ابو سفيان
في القوم فلان الاتجيبه فوافق
رسول الله ص عن سالم بن
عبد الله ان كعب الاحبار قال
ويل لملك الارض من ملك السما
فقال عمر الا ما حاسب نفسه
فقال كعب والذي نفسي بيده
انها لفي التوراة لتابعتها فخر
عمر ساجدًا رواه عثمان بن سعيد
الدارمي فصل في كرامات
عمر عن ابن عمر قال وجه
عمر جيشا و راس عليهم رجلا
يدعى سارية فبينا عمر يخطب
جعل ينادي يا سارية الجبل
ثلاثا ثم قدم رسول بجيش
فساله عمر فقال يا امير
المومنين هزمنا فبينا نحن كذلك
اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل

سو آیت یا ایہا الذین امنوا لیستاذنکم الخ اتری (۱۲)
یہود کی بابت کہ وہ ایک قوم بہو بہتی ہی۔ (۱۳) یہ اللہ تعالی کا
قول ثلة من الاولین وثلة من الآخرین (۱۴) الشیخ والشیخة
اذا زنیا الخ اسکی تلاوت منسوخ ہے مگر حکم باقی ہی (۱۵)
احد کی دن جب ابو سفیان نی کہا کیا کوئی قوم میں باقی
ہی (عمرؓ نے رسول خدا سے کہا) آپ اوسے کیوں نہیں
جواب دیتے سو آنحضرت نی آپکی موافقت کی عثمان بن
سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کعب
احبار نے کہا آسمان کی بادشاہ کی طرف سے زمین کے بادشاہ
کی لئے خرابی ہی۔ حضرت عمر نی فرمایا جسنے اپنے نفس کا محاسبہ
کیا کعب بولا اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان
ہی یہ جملہ توراۃ میں ہی آپ نے اوس ہی موافقت کی
حضرت عمر یہ سنکر سجدے میں گر پڑے۔

فصل حضرت عمر کی کرامات میں ؇ ؇ ؇

دلائل النبوۃ میں بیہقی نی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت
کی ہے کہ حضرت عمر نی ایک لشکر (نہاوند کی طرف)
بھیجا اور اونپر ایک مرد کو جسے لوگ ساریہ کہتے
تھے امیر کیا پس ایکوقت حضرت عمر خطبہ پڑہتے پڑہتے
چلا کر کہنے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے تین دفعہ یہ جملہ
فرمایا پھر جب لشکر سے قاصد آیا تو حضرت عمر نے اوس سے
وہاں کا حال دریافت کیا اوسنے کہا اے امیر المومنین
ہمیں شکست ہو چکی تھی یکایک ایک چلانے والے کی آواز ہم نے
سُنی کہتا تھا۔ اسے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے۔

فاسند نا ظهورنا الى الجبل فهزمهم
الله قال قيل لعمر انك تصيح بها
رواه البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة عن ابن عمر
قال كان عمر يخطب يوم الجمعة
فعرض له في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى
الذئب ظلم فالتفت الناس
بعضهم الى بعض قال لهم علي
ليخرجن مما قال فلما فرغ سألوه
فقال وقع في خلدي ان المشركين
هزموا اخواننا وانهم يمرون
بجبل فان عدلوا اليه قاتلوا من
وجه واحد وان جاوزوا هلكوا
فخرج مني ما تزعمون انكم
سمعتموه فجاء البشير بعد شهر
فذكر انهم سمعوا صوت عمر
في ذلك اليوم قال فعدلنا الى
الجبل ففتح الله علينا رواه ابن مردويه
عن ابن عمر قال قال ابن الخطاب
لرجل ما اسمك قال جمرة قال ابن من قال ابن
شهاب قال ممن قال من الحرقة قال
اين مسكنك قال الحرة قال بايها

سو ہم اپنی پیٹھیں پہاڑ سے لگا دیں اللہ تعالی نے اونہیں بھگا دیا
(ابن عمر کہتے ہیں) لوگوں نے عمر سے کہا بلاشبہ آپ ہی
چلا رہے تھے۔ ابن مردویہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اثناء خطبہ میں
فرمانے لگے اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لے جس نے بھیڑیئے کو چروا
یا اوسنے ظلم کیا حاضرین حضرت عمر کا یہ قول سنکر آپس میں
ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ حضرت علی نے
اون لوگوں سے کہا جو عمر نے فرمایا ہے اوسکا کہو جو ہم
نکال لوگے چنانچہ جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں
نے آپ سے پوچھا فرمایا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ مشرکوں
نے ہمارے بھائیوں کو بھگا دیا اور وہ پہاڑ
چھوڑ کر آگے چلے جاتے تھے اگر پہاڑ کی طرف پھریں تو
ایک ہی جہت سے لڑیں اور اگر وہ اوس سے تجاوز
کرینگے تو ہلاک ہو جائینگے سو اوس وقت میرے موںہہ سے
نکلا جو تم نے سنا (ابن عمر کہتے ہیں) ایک مہینہ کے بعد
وہاں سے قاصد آیا اور ذکر کیا کہ لشکریوں نے جمعہ کے
دن حضرت عمر کی آواز سنی پھر ہم سب کے سب پہاڑ
کی طرف پھر آئے حق سبحانہ تعالی نے ہمیں فتح
نصیب کی۔ مالک موطا میں ابن عمر سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا نام
ہے کہا جمرہ فرمایا کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا تو
کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں
ہے۔ کہا حرہ۔ فرمایا کون سا حرہ۔

قال بذات نطى فقال عمر اذهب الى
اهلك فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا رواه
مالك فى الموطا عن قيس بن
الحجاج قال لما فتحت مصر اتى
عباد عمرو بن العاص حين دخل
يوم من اشهر العجم فقالوا ايها
الامير ان لنيلنا هذا سنة لايجرى
الا بها قال وما ذاك قال اذا كان
احدى عشرة ليلة تخلو من هذا
الشهر عمدنا الى جارية بكر
بين ابويها فارضينا ابويها وجعلنا
عليها من الثياب والحلى افضل ما
يكون ثم القيناها فى هذا النيل فقال
لهم عمرو ان هذا لا يكون ابدا فى
الاسلام وان الاسلام يهدم ما كان
قبله فاقاموا والنيل لا يجرى قليلا ولا
كثيرا حتى هموا بالجلاء فلما راى ذلك عمرو
كتب الى عمر بن الخطاب بذلك
فكتب عمر ان قد اصبت بالذى فعلت
وان الاسلام يهدم ما كان
قبله وبعثه بطاقة فى
داخل كتابه وكتب الى

کہا ذات النطی حضرت عمر نے فرمایا جا اپنے اہل کو دیکھ
وہ جل گئے پس اُس شخص نے پلٹ کر اپنے لوگوں کو جلا ہوا
پایا ابن درید اخبار منثورہ میں قیس بن حجاج سے روایت
کرتے ہیں کہ جب مصر فتح ہوا اور جو وقت عجم کے مہینوں میں سے
ایک خوشی کا دن آیا تو اہل مصر عمرو بن العاص سے آکر
کہنے لگے ای امیرالمومنین ہماری اس دریای نیل کی ایک
عادت ہو کہ جبتک اسکی بھینٹ نہیں جاری نہیں ہوتا عمرو بن
عاص نے کہا وہ کیا ہو بولے جب اس مہینے کے گیارہ تاریخیں
گذر چکتی ہیں تو ہم ایک کواری لڑکی کے متلاشی ہوتے ہیں
اور اوسکی والدین سے لیکر اُنہیں راضی کرکے عمدہ عمدہ کپڑے
اور بیش قیمت زیور پہناتے ہیں اور بنا سنوار کر اس نیل
میں ڈالا کرتے ہیں عمرو بن عاص نے مصریوں سے کہا
یہ رسم تو اسلام کبھی جایز نہ رکھیگا کیونکہ اسلام امور
جاہلیت کو نیست و نابود کرتا ہو سو اہل مصر اس
رسم سے باز رہے اور دریائے نیل جاری نہ ہوا نہ تھوڑا
نہ بہت (جس سے قحط کے آثار معلوم ہوئے) حتیٰ کہ
لوگوں نے شہر سے نکل جانیکا ارادہ کیا عمرو بن العاص
کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اونہوں نے سارا قصہ
عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا۔ آپنے جواب میں لکھا
تم نے جو کچھ کیا اچھا کیا۔ بیشک اسلام
ڈھا دیتا ہے جو اوس سے پہلے ہے اور ایک کاغذ
کا پرچہ اپنے خط میں رکھکر عمرو بن العاص
کو لکھا

عمر وانی قد بعثت الیک بطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا من عبد اللہ عمر امیر المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسأل اللہ الواحد القہار ان یجریک والقی البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ ستۃ عشر ذراعا فی لیلۃ واحدۃ وقطع اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر الی الیوم رواہ ابن درید فی الاخبار المنثورۃ عن الحسن قال ان کان احد یعرف الکذب اذا حدث بہ انہ کذب فہو عمر بن الخطاب رواہ ابن عساکر عن شریح بن عبید قال اخبر عمر بان اہل العراق قد حصبوا امیرہم فخرج غضبان فصلی فسہی فی صلاتہ

میں تمھارے پاس ایک کاغذ کا پرچہ جو میری خط میں رکھا ہے بھیجتا ہوں سو اسکو نیل میں ڈال دو پس جب حضرت عمر بن الخطاب کا خط عمرو بن العاص کے پاس آیا تو انہوں نے اوس کاغذ کے پرچہ کو کھولکر پڑھا اوس میں لکھا تھا۔ یہ خط امیر المومنین اللہ کے بندے عمر بن الخطاب کی طرف سے نیل مصر کی طرف ہے اما بعد۔ اگر تو اپنے آپ ہی جاری رہتا ہے تو مت جاری رہ اور اگر تو اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ اکیلے زبردست سے التماس کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔ سو عمرو بن العاص نے اوس کاغذ کے پرچے کو یوم الصلیب کے ایکدن پہلے ڈالا پس اہل مصر نے صبح کی اس حال میں کہ اللہ تعالی نے اوسے ۱۶ گز بلند ایک ہی رات میں جاری کیا پس یہ برا طریقہ اللہ تعالی نے اہل مصر سے منقطع کر دیا۔ ابن عساکر حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ بات پہچانتا تھا جب بات کیا جاوے تو وہ عمر بن الخطاب تھے۔ ابن عساکر شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کو لوگوں نے خبر دی کہ عراقیوں نے اپنے امیر کو سنگسار کیا۔ آپ غصہ میں بھرے ہوئے باہر آئے اور نماز پڑھی۔ نماز میں سہو ہو گیا۔

فلما سلم قال اللهم انهم
قد البسوا على فالبس عليهم
وعجل بالغلام الثقفى يحكم
فيهم بحكم الجاهلية لا يقبل من
محسنهم ولا يتجاوز عن
مسيئهم رواه ابن عساكر
قلت اشار به الى الحجاج بن
يوسف فصل فى نبذ سيرته
عن احنف بن قيس قال كنا
بباب عمر فمرت جارية فقالوا
سرية امير المومنين فقال ماهى لامير
المومنين بسرية ولا تحل له انها من مال
الله فقلنا فماذا يحل له من مال
الله فقال انه لا يحل لعمر من مال
الله الا حلتين حلة للشتاء و
حلة للصيف وما احج به وما اعتمر
وقوتى وقوت اهلى كرجل من
قريش ليس باغناهم ولا
بافقرهم ثم انا بعد رجل
من المسلمين رواه ابن سعد
قال خزيمة بن ثابت كان عمر
اذا استعمل عاملا كتب له واشترط
عليه ان لا يركب برذونا ولا

جب سلام پھیرا فرمایا بار خدایا انہوں نے مجھپر شبہہ
ڈالا تو بھی انپر شبہہ ڈال اور اونپر جلد اس ثقفی غلام
ایسا بھیج کہ وہ اونمیں جاہلیت جیسا حکم کرے
نہ تو وہ اونکی نیکوں کی نیکیاں قبول کرے اور نہ بُروں
سے درگذرے۔ میں کہتا ہوں اس سے اشارہ
حجاج بن یوسف کی طرف ہے

فصل

حضرت عمر کی بعض خصلتوں میں

ابن سعد احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
عمر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک
لونڈی گذری لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین کی حرم ہے
آپ نے فرمایا امیر المومنین کی یہ حرم نہیں اور نہ اوسے
اسمیں تصرف حلال ہے یہ تو اللہ کا مال ہے ہم نے
کہا اللہ تعالی کے مال میں سے عمر کو کیا کیا حلال ہے
فرمایا بلاشبہہ عمر کو دو حلوں کے سوا ایک حلہ تو جاڑے میں
اور ایک گرمی میں اور کچھ حلال نہیں اور اسقدر
مال جس سے وہ حج و عمرہ کرلے اور میری اور میرے
اہل کی قوت قریش کے متوسط آدمی کے مانند ہے کہ جو
نہ قریش میں سب سے غنی زائد ہوا اور نہ فقیر
پھر میں اس کے بعد مسلمانوں میں سے ایک مرد
ہوں خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عمر جب
کسیکو عامل مقرر کرتے تو اوسے یہ لکھتے اور
شرط کرلیتے کہ ترکی رہوار پر سوار نہ ہونا

ياكل نقيا ولا يلبس رقيقا
ولا يغلق باب دون ذوي
الحاجات فان فعل فقد حلت
عليه العقوبة وقال عكرمة
بن خالد وغيره ان حفصة
وعبد الله وغيرهما كلموا عمر
فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان
اقوى لك على الحق قال اوكلكم
على هذا الراي قالوا نعم قال
قد علمت نصحكم ولكني تركت
صاحبي على جادة فان تركت
جادتهما لم ادركهما في المنزل
قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال
ابن ابي مليكة كلم عقبة بن
فرقد عمر في طعامه فقال ويحك
اكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع
بها وقال الحسن دخل عمر على
ابنه عاصم وهو ياكل لحما فقال
ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء
سرفا ان ياكل كل ما اشتهى وقال
اسلم قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة

میدہ کی روٹی نہ کہاتا باریک کپڑا نہ پہنتا حاجتمندوں
سے اپنا دروازہ بند نہ کرتا اگر ایسا کرے گا تو سزا پاے
ہوگا۔ عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ
وعبد اللہ وغیرہ نے حضرت عمر سے کلام کیا اور کہا اگر
آپ عمدہ کہانا کہائیں تو حق کے کاموں پر آپکو بہت بڑی
قوت ہو فرمایا کیا تم سب کی یہی راے ہے کہا ہاں فرمایا
بیشک تمہاری خیرخواہی جان لی مگر میں نے اپنے دونوں
مصاحبوں (حضرت صلعم و ابوبکر) کو اسی راہ پر چہوڑا
ہے اگر میں اونکی اس راہ کو چہوڑ دونگا تو مرتبہ میں
اون دونوں کو نہ پاؤں گا راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک
برس لوگوں کو قحط پہونچا تو آپ نے دو سال تک روغن اور
فربہ (گوشت وغیرہ نکہایا) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ
عقبہ بن فرقد نے حضرت عمر سے اون کے کہانے کے
باب میں کلام کیا فرمایا تجہے خرابی ہو میں اپنی زندگانی
دنیا میں اپنے (حصہ کے موافق) عمدہ چیزیں کہاتا
اور (بقدر حاجت) دنیا سے فائدہ اوٹھاتا ہوں
حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر ایک دن اپنے فرزند
عاصم پر گذرے اور وہ گوشت کہا رہے تھے فرمایا
یہ کیا ہے کہا اسکو ہمارا جی چاہتا تھا فرمایا کیا جس
چیز کو تیرا جی چاہتا ہے تو وہ کہاتا ہے۔ مرد کو یہی
گناہ کافی ہے کہ جس چیز کو اوسکا جی چاہے کہالے
اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دن میرے
دل میں تازی مچہلی کی خواہش کا خطرہ گذرا

الشمات الظهر قال فرحل يرفا راحلته
وسار اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشترى
مكتلا فجاء به وعمد الى الراحلة
فغسلها فاتى عمر فقال انطلق
حتى انظر الى الراحلة فنظر وقال
نسيت ان تغسل هذا العرق
الذي تحت اذنها عذبت بهيمة
في شهوة عمر لا والله لايذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر
يلبس وهو خليفة جبة من صوف
مرقوعة بعضها بادم ويطوف
بالاسواق على عاتقه الدرة
يؤدب الناس بها ويمر
بالنوى فيلتقطه ويلقيه في منازل
الناس ينتفعون به وقال انس
رايت بين كتفي عمر اربع رقاع
في قميصه وقال ابو عثمان النهدي
رايت على عمر ازارا مرقوعا بادم وقال
عبدالله بن عامر بن ربيعة
حججت مع عمر فما ضرب فسطاطا
ولا خباء كان يلقي
كساء والنطع على الشجرة
ويستظل تحته وقال

سو اوسکے غلام یرفا نے اپنی سواری پر پالان رکھا
اور چار دن آگے چار دن پیچھے چلا گیا اور وہاں سے
ایک زنبیل خرید کر لایا اور اپنی سواری کو
زخموں کے خون سے دہو دہلا کر صاف کیا پھر حضرت عمرؓ کے
پاس آکر کہنے لگا آپ چلئے اور راحلہ کی طرف ملاحظہ
فرمائیے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو اس رگ کو جو
اوسکے کان کے نیچے ہے دھونی بھول گیا کیا عمر کی
خواہش پوری کرنیکے لئے ایک جاندار ستایا جاوے
بخدا عمر اس زنبیل سے کچھہ نہ چکھے گا قتادہ کہتے ہیں
کہ حضرت عمر خلافت کی حالت میں ایک صوف کا جبہ
جسمیں بعض پیوند ادہوڑی کو لگے ہوئے تھے پہنتے اور اپنے
کندے پر درہ رکھکر بازاروں میں گشت کرتے تا کہ
لوگوں کو اوس سے ادب دیں اور لوگوں کی آمد
رفت کے رستے میں کہجور کی خستہ وغیرہ ڈال دیتے
تا کہ لوگ اوس سے نفع حاصل کریں۔ انس کہتے
ہیں میں نے حضرت عمرؓ کے کرتے کے مونڈھوں کے بیچ میں چار
پیوند دیکھے۔ عثمان نہدی کہتے ہیں میں نے حضرت
عمر کے تہبند میں ادہوڑی کے چار پیوند دیکھے عبداللہ
بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر کے ساتھ
حج کیا سو نہ تو آپنے کوئی چھوٹا خیمہ گاڑا نہ کوئی
بڑا سائبان اپنے ساتھ لیا۔ منزل میں
چادر اور چمڑے کا فرش درخت پر ڈال دیتے
اور اوس کے سایہ میں آرام کرتے۔

عبد الله بن عيسى كان في وجه عمر بن الخطاب خطان اسودان من البكاء وقال انس دخلت حائطا فسمعت عمر يقول وبيني وبينه جدار عمر بن الخطاب امير المومنين بخ بخ والله لتتقين الله ابن الخطاب او ليعذبنك الله وقال عبد الله بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة من الارض وقال يا ليتني هذه التبنة ليتني لم اك شيئا ليت امي لم تلدني وقال عبد الله بن عمر بن حفص حمل عمر بن الخطاب قربة على عنقه فقيل له في ذلك فقال ان نفسي اعجبتني فاردت ان اذلها وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر من مكة فطالب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردت ان القى الله ملكا

عبد اللہ بن عیسی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے چہرہ پر دو سیاہ خط روتے روتے پڑ گئے تھے۔ انس کہتے ہیں۔ میں ایک باغ میں گیا دیوار کے پیچھے سے حضرت عمر کو یہ کہتے سنا اے عمر بن الخطاب۔ اے امیر المومنین واہ واہ خدا کی قسم تو اللہ سے ڈر ورنہ وہ تجھ پر عذاب کرے گا۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ آپ زمین سے ایک تنکا لئے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا کاش میں کوئی چیز نہ ہوتا۔ کاش مجھے میری ما نہ جنتی۔ عبد اللہ بن عمر بن حفص کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب کندہے پر مشک اوٹھائے چلے جاتے تھے لوگوں نے اسباب میں آپ سے استفسار کیا فرمایا میرے نفس نے مجھے عجب اور تکبر میں ڈال دیا تھا سو میں نے اوس کو ذلیل و پست کرنا چاہا محمد بن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر کے داماد آپکے پاس مکہ سے آئے اور سوال کیا کہ بیت المال میں سے آپ اوسے کچھ دیویں حضرت عمر نے اوسے جھڑک دیا اور فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملوں

خائنا ثم اعطاه من صلب ماله
عشرة آلاف درهم وقال النخعي
وكان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر
بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة وكان
قد حرم نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه
وقال انه ليس عندنا غيره حتى يحيى الناس
قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال
اسلم رايت عمر بن الخطاب
ياخذ باذن الفرس ويأخذ بيده
الاخرى اذنه ثم ينزو على ظهر
الفرس وقال ابن عمر ما رايت
عمر قط غضب فذكر الله عنده
او خوف او قرأ عنده انسان
آية من القرآن الا وقف عما
كان يريد وقال بلال لاسلم
كيف تجدون عمر فقال خير الناس
الا انه اذا غضب فهو امر عظيم
فقال بلال لو كنت عنده اذا
غضب قرأت عليه القرآن حتى
يذهب غضبه وقال الاحوص
بن حكيم عن ابيه اتي عمر بلحم فيه
السمن فابى ان ياكلها وقال

خیانت کر نیوالا ہوں پھر اسی اپنی اصلی مال میں سے دس ہزار درہم دئے۔ نخعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر خلافت میں تجارت کرتے تھے انس کہتے ہیں عام الرمادہ (جس میں قحط کے سبب سے جانور اور آدمی بکثرت ہلاک ہوئے) میں روغن زیت کھانے کی وجہ سے حضرت عمر کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور آپنے گھی کا استعمال اپنی نفس پر حرام کر لیا تھا سو اونگلی سے اپنے پیٹ کو بجا کر کہنے لگی ہمارے پاس بجز اسکے اور کچھ نہیں جبتک کہ لوگ زندہ ہوں یعنے مینہہ برسائے جاویں سفیان بن عیینہ نے کہا عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے مجھے تمام لوگوں سے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو میری عیب میرے سامنے ظاہر کرے اسلم کہتے ہیں کہ مینے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ گھوڑے کا کان پکڑکے اور دوسرے ہاتھ سے دوسرا کان پکڑکے اوسکی پیٹھ پہ اچک کر چڑھ جاتے۔ ابن عمر کہتے ہیں مینے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ کیسے ہی غصہ میں ہوں مگر جب کوئی اللہ کا ذکر کرتا یا اللہ سے ڈراتا یا کوئی آدمی اونکے پاس قرآن کی آیت پڑھتا تو اوسیوقت آپ رک جاتے۔ بلال نے اسلم سے کہا تم حضرت عمر کو کیسا پاتے ہو کہا وہ سب لوگوں سے بہتر ہیں ہاں جب غصہ میں ہوتے ہیں تو پناہ بخدا۔ وہ ایک دشوار امر ہوتا ہے بلال نے کہا میں اگر غصہ کے وقت اونکے پاس ہوتا تو اونکے سامنے قرآن پڑہنا شروع کر دیتا تھا یہانتک کہ انکا غصہ فرو ہو جاتا۔ احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس گوشت جسمیں گھی ملا ہوا تھا لایا گیا آپنے دونوں کو کھانے سے انکار کیا اور فرمایا

حق سبحانہ وتعالی آسائش اور نرمی میں مجھے اون کے ساتھ شریک کرے ۱۲

كل واحد منهما ادم رواه هذه
الآثار كلها ابن سعد عن الحسن
البصري قال قال عمر هان شيء
اصلح به قوما أبدل لهم اميرا
مكان امير رواه ابن سعد

فصل في صفة عن ابي ذر
الغفاري رض قال خرجت مع اهل
المدينة في يوم عيد فرأيت
عمر يمشي حافيا شيخا اصلع
آدم اعسر ايسر طوالا قد اشرف على
الناس كأنه على دابة رواه
الحاكم وابن سعد قال الواقدي
لا يعرف عندنا ان عمر كان
آدم الا ان يكون رآه عام الرمادة
فانه كان تغير لونه من اكل الزيت
عن عثمان بن سعد عن ابن عمر
انه وصف عمر فقال رجل ابيض
تعلوه حمرة طوال اصلع
اشيب رواه ابن سعد والحاكم عن عبيد
بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا
عن سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر
يعني يعمل بيديه جميعا رواهما ابن سعد والحاكم عن
ابي رجاء العطاردي قال كان عمر رجلا طويلا

ان دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے ان تینوں اثروں کو ابن
سعد نے روایت کیا ہے ابن سعد حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عمر نے فرمایا جس چیز سے میں قوم میں صلاحیت پیدا کرتا ہوں آسان
ہے وہ یہ کہ انکے حاکم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتا ہوں

فصل حضرت عمر کی حلیہ میں۔ ابن سعد ابو ذر سے روایت کرتے ہیں
کہ میں اہل مدینہ کے ساتھ عید کے دن نکلا حضرت عمر کو میں نے دیکھا کہ
ننگے پیر چلے جاتے تھے ادہیڑ۔ سر کے بال گھن دار گیہوان
رنگ داہنوں میں جیسی اور بائیں سے بھی رکھتے تھے۔ دونوں ہاتھوں سے برابر
کام کرتے دراز قد لوگوں پر بلند تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ گھوڑے پر
سوار ہیں (اور لوگ پیادہ) واقدی کہتے ہیں حضرت عمر کا گیہواں
رنگ ہونا ہمارے نزدیک معروف نہیں ہوا ہاں شاید ابو ذر نے
آپکو عام الرمادہ میں دیکھا ہوگا کہ تیل کھاتے کھاتے گندم گوں پڑ گئے
تھے اور اس سے اونکا اصلی رنگ بگڑ گیا تھا۔ ابن سعد اور
حاکم عثمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے حضرت عمر کی
صفت اور حلیہ بیان کیا کہ وہ سفید رنگ مرد تھے سرخی اونپر
چڑہی آتی تھی دراز قد سر کے گھن دار بال ادہیڑ تھے عبید بن عمیر
کہتے ہیں کہ حضرت عمر قد کی درازی میں سب لوگوں سے
فوقیت رکھتے تھے۔ سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ حضرت عمر
ایسر مرد تھے یعنے دونوں ہاتھوں سے یکساں اور
برابر کام کرتے تھے۔ ان دونوں اثروں کو ابن سعد
اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر ابو رجاء
عطاردی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر دراز قد
جسیم۔ سر کے بال بہت گھن والے۔

جبینا صلعم شدید الصلع ابیض شدید
الحمرة فی عارضیہ خفۃ سبلتہ کبیرۃ وفی
اطرافہا صہبۃ رواہ ابن عساکر وفی
تاریخ ابن عساکر من طرق
ان ام عمر بن الخطاب حنتمۃ بنت
ھشام بن المغیرۃ اخت ابی
جہل بن ھشام فکان ابو جہل
خالہ فصل فی خلافتہ وشہادتہ
ولی الخلافۃ بعہد من ابی بکر
الصدیق فی جمادی الاخرۃ سنۃ
ثلاث عشرۃ عن الحسن البصری
قال استخلف عمر یوم توفی
ابو بکر بعجہ یوم الثلثاء لثمان
بقین من جمادی الاخرۃ رواہ
الحاکم فقام بالامر اتم قیام
وکثرت الفتوح فی ایامہ عن
یسار الاسلمی ان عمر لما خرج
یستسقی خرج وعلیہ برد رسول
اللہ صلعم عن ابن ابی عون
قال اخذ عمر بید العباس ثم
ارفعہا وقال اللہم انا نستشفع
الیک بعم نبیک ان تذہب عنا
المحل وان تسقینا الغیث فلم یرجعوا

سفید رنگ سخت سرخی مائل تھے اونکے دونوں رخسار
میں گوشت کم تھا اونکی موچھیں بڑی بڑی جنکی نولیں
سرخ تھیں۔ ابن عساکر کی تاریخ میں متعدد طرق سے
مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کی ماں حنتمہ ہشام بن مغیرہ
کی بیٹی ابوجہل بن ہشام کی بہن تھیں ابوجہل آپکا ماموں ہوا

فصل

حضرت عمر کی خلافت وشہادت میں

آپ حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں جمادی الاخرے
سنہ ۱۳ھ میں خلافت کے والی بنائے گئے۔
حسن بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر منگل کی صبح
بائیسویں جمادی الاخرے حضرت ابوبکر کی
وفات کے دن خلیفہ ہوئے۔ آپنے امر خلافت
پر پورا پورا قیام فرمایا اور آپ کے زمانہ
میں بکثرت فتوحات ہوئے۔
یسار اسلمی کہتے ہیں۔ جب حضرت عمر استسقا
کے لئے نکلے تو اونکے کندھوں پر رسول خدا
کی چادر پڑی ہوئی تھی۔ ابن ابی عون کہتے
ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کا
ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا اور کہا بار خدایا ہم تیرے
نبی کے چچا کو تیری طرف سفارشی لائے ہیں ہوا
کہ یہ مشقت (قحط سالی) تو ہم سے دور کرے
اور مینھ برسادے (راوی کہتا ہے)
کہ ابھی وہاں سے پھرے نہ تھے کہ جو

حتى سقوا واطبقت السماء عليهم
ايا ما رواهما ابن سعد عن سعيد بن
المسيب قال لما نفر عمر من منى
اناخ بالابطح ثم استلقى
ورفع يديه الى السماء وقال
اللهم قد كبرت سني وضعفت
قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني
اليك غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ
ذو الحجة حتى قتل رواه الحاكم
عن ابي صالح السمان قال كعب
لعمر اجدك في التوراة تقتل
شهيدا قال واني لي بالشهادة
وانا بجزيرة العرب وقال اسلم
قال عمر اللهم ارزقني شهادة
في سبيلك واجعل موتي في
بلد رسولك رواه البخاري
عن سعد بن ابي طلحة قال خطب
عمر فقال رايت كان ديكا نقرني نقرة
او نقرتين واني لا اراه الا حضور
اجلي وان قوما يامرونني ان
استخلف وان الله لم يكن ليضيع
دينه ولا خلافته فان عجل بي
امر فالخلافة شورى بين هؤلاء

مینہ برسائے گئے اور چند روز تک آسمان نمودار نہ ہوا
انکو ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ حاکم سعید بن مسیب سے
روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن الخطاب منی سے پہرے تو ابطح میں
اونٹنی بٹھائی پھر لیٹ کر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کیطرف
اوٹھا کر کہا اے اللہ میری عمر بڑی ہوگئی میری قوی میں ضعف
آگیا میرے رعیت ملکوں ملکوں پھیل گئی سو اب مجکو اپنی
طرف اسحال میں اوٹھا کہ نہ تو میں ضائع کرنیوالا ہوں نہ عبادت میں
تقصیر کرنیوالا (راوی کہتے ہیں) ذیحجہ تمام نہ ہوا تا کہ شہید
ہو گئے ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ کعب نے حضرت عمر سے
کہا میں توراۃ میں پاتا ہوں کہ آپ شہید کیے جاوینگے فرمایا میری
لئے کہاں شہادت ہوگی حالانکہ میں عرب کے جزیرہ میں ہوں
بخاری میں اسلم سے روایت ہے کہ عمر کہا کرتے تھے اے اللہ مجھے
اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر
میں مجھے موت دے۔

حاکم سعد بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر خطبہ
پڑہتے پڑہتے فرمانے لگے۔ مینے خواب میں ایک مرغ
دیکھا ہے کہ اوسنے میری ایک یا دو ٹہونگیں ماری
ہیں اور میں اسکی یہی تعبیر دیکھتا ہوں کہ میری موت
میرے سامنے آگئی ہے - ایک قوم خلیفہ
بنانے کا مجھے حکم کرتی ہے اور اللہ تو نہ اپنے
دین کو ضائع کرے گا نہ خلافت کو۔ سو اگر
مجھے جلدی سے موت آجاوے تو خلافت اون چھہ
آدمیوں کے مشورہ سے ہو

السنة الذين توفى رسول الله
وهو عنهم راض رواه الحاكم
عن عمرو بن ميمون الازدي ان
ابا لؤلؤ عبد المغيرة طعن عمر
بخنجر له راسان وطعن معه
اثنى عشر رجلا مات منهم ستة
فالقى عليه رجل من اهل العراق
ثوبا فلما اغتم قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤ عبد للمغيرة
يستعمل كل يوم اربعة دراهم
فلقي عمر فقال يا امير المومنين
ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه
فقال احسن الى مولاك ومن
نية عمر ان يكلم المغيرة فغضب
وقال يسع الناس كلهم عدله غيري
واضمر قتله واتخذ خنجرا وحده
وسمه وكان عمر يقول اقيموا
صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام
حذاءه في الصف وضربه في كتفه
وفي خاصرته فسقط وطعن معه
ثلاثة عشر رجلا فمات منهم
ستة وحمل عمر الى اهله وكادت
الشمس تطلع وصلى ابن عوف

جنسے رسول خدا انتقال کی وقت راضی تھی عمرو بن میمون
ازدی کہتے ہیں کہ مغیرہ کے غلام ابولولو نے حضرت عمر کے خنجر
دودم (جسے دوپاڑا کہتے ہیں) مارا اور آپ کے ساتھ اور بارہ
آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ آدمی شہید ہو گئے جب
اہل عراق میں سی ایک شخص نی ابولولو پر اپنا کپڑا ڈالدیا
اوسنے اپنے آپ کو گرفتار پایا تو خودکشی کی ابو رافع کہتے ہیں
ابولولو مغیرہ کا غلام تھا اور مغیرہ اوس سے ہر دن
چار درہم لیتا تھا ابولولو نے حضرت عمر سے ملکر کہا
ای امیر المومنین مغیرہ نے مجھپر بوجھ رکہا ہے آپ اس بیجے
اسباب میں کلام کیجئے حضرت عمر کی نیت میں تو یہی
بات تھی کہ مغیرہ سے اوسکی سفارش کریں مگر ظاہرا
فرمایا کہ اپنے آقا کے ساتھ تو نیکی کر۔ اوسے غصہ آیا
اور کہنے لگا انکا انصاف بجز میرے اور سب لوگونکو
شامل ہے اور دلمیں اونکے قتل کا ارادہ کیا۔ پس
ایک خنجر دو دھارا بناکر خوب تیز کیا اور زہر میں
بجھایا حضرت عمر کی عادت تھی کہ تکبیر سے پہلے فرمایا
کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو اور خود پھر چلکر
دیکھتے بھی تھے ابولولو وہی خنجر دو سر لیکر آیا
اور صف اول میں حضرت عمر کے مقابل کھڑا ہوا اور
آپکے کندھے پر کئی ضرب اور کوک میں ایک ضرب ماری
حضرت عمر زمین پر گر پڑے اور آپ کے ساتھ اور
تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے
حضرت عمر کو اٹھا کر گھر میں لے گئے اور سورج نکلنے کو قریب تھا

۱۶۹

بالناس باقصر سورتين فاتى عمر
بنبيذ فشربه فخرج من جرحه فسقوه
لبنا فخرج من جرحه فقالوا لا باس
عليك فقال ان يكن بالقتل باس
فقد قتلت فجعل الناس يثنون
عليه ويقولون كنت وكنت فقال
اما والله وددت انى خرجت منها
كفافا لا علي ولا لي وان صحبة رسول
الله صلعم سلمت لي واثنى عليه ابن
عباس فقال لو ان طلاع الارض
ذهبا لافتديت به من هول المطلع
وقد جعلتها شورى في عثمان و
علي وطلحة وزبير وعبد الرحمن
وسعد وامر صهيبا ان يصلي
بالناس رواه الحاكم وقال العباس
كان ابو لؤلؤة مجوسيا عن الزهري
كان عمر لا ياذن بصبي قد احتلم
في دخول المدينة حتى كتب المغيرة
بن شعبة وهو على الكوفة يذكر له
غلاما صنعا ويستاذنه ان يدخل
المدينة ويقول ان عنده اعمالا
كثيرة فيها منافع للناس انه حداد
نقاش نجار فاذن له ان يرسله

یہاں عبدالرحمن بن عوف نے چھوٹی دو سورتوں سے
نماز پڑھائی اور حضرت عمر کے پاس کھجور کا شیرہ لایا گیا آپ نے
اوسے پیا مگر زخموں کی راہ سے نکل گیا پھر لوگوں نے دودھ پلایا
وہ بھی نکل گیا حاضرین نے کہا آپ کچھ خوف نہ کیجئے فرمایا
اگر قتل میں خوف ہے تو میں مقتول ہو چکا۔ پس لوگ آپکی
تعریفیں کرکے کہنے لگے آپ ایسے ہیں آپ ایسے ہیں۔
فرمایا خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے برابر سرابر
نکلوں نہ تو اوسکا کچھ مجھپر رہے نہ میرا اوسپر اور صحبت رسول خدا
کی صحبت میری لئے سالم رہے اسکے بعد ابن عباس آپکی تعریف
کرنے لگے فرمایا اگر میری پاس پری زمین کی برابر سونا ہوتا
تو قیامت کے موقف کے ہول سے سب کا سب فدیہ میں
دیتا اور میں نے امر خلافت کو عثمان علی طلحہ زبیر
عبدالرحمن سعد کے مشورے میں سونپا اور صہیب
کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ عباس کہتے ہیں ابولولو
مجوسی تھا۔ ابن سعد زہری سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت عمر کسی مشرک بالغ کو مدینہ میں نہ آنے دیتے
تھے حتے کہ مغیرہ بن شعبہ والی کوفہ نے آپکو لکھا کہ
یہاں ایک کاریگر لڑکا ہے (اور وہ اوس کہنے سے)
حضرت عمر سے اجازت چاہتے تھے کہ وہ لڑکا مدینہ میں داخل
ہو حضرت عمر سے کہا کہ اوس لڑکے کو بہت سے ایسے
کام آتے ہیں جن میں لوگوں کو بہت نفعے ہیں۔
جیسے نجاری۔ نقاشی لوہاری وغیرہ حضرت عمر نے
اجازت دیدی کہ اوسے مدینہ میں بھیجدیں۔

المدينة وضرب عليه المغيرة مائة
درهم في الشهر فجاء الى عمر يشتكي
لشدة الخراج فقال ما خراجك
بكثير فانصرف ساخطا فلبث
ليالي ثم اتاه فقال الم اخبر انك
تقول لو اشاء لصنعت رحى تطحن
بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال
لاصنعن لك رحى يتحدث الناس
بها فلما ولى قال لاصحابه اوعدني
العبد انفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على
خنجر ذي راسين ونصابه في وسطه
فكمن في زاوية من زوايا المسجد في
الغلس فلم يزل هناك حتى خرج
عمر يوقظ الناس للصلوة فلما
دنى منه طعنه ثلاث طعنات وذلك
في الصلوة رواه ابن سعد عن عمر
انه قال ان ادركني اجلي وابو عبيدة
بن الجراح حي استخلفته فان سالني
ربي قلت سمعت رسول الله صلعم يقول
ان لكل نبي امين واميني ابو عبيدة
بن الجراح فان ادركني اجلي وقد
توفي ابو عبيدة استخلفت معاذ بن
جبل فان سالني ربي لم استخلفته

اور مغیرہ نی ہر مہینے میں سو درہم اُس غلام پر لگائے تھے اور وہ
حضرت عمرؓ کی پاس آکر اُس ٹکس کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ ٹکس تو
بہت نہیں ہے۔ یہ سنکر وہ غلام غصہ میں بھرا ہوا چلا گیا اور
چند دن ٹھہر کر عمرؓ کی پاس آیا آپنے فرمایا مجھ کو خبر دیگئی ہے کہ تو یوں
کہتا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک ایسی چکی بناؤں کہ جو خود بخود
ہوا سے آٹا پیسے اُس غلام نی حضرت عمرؓ کی طرف ترش رو
ہو کر دیکھا اور کہا میں آپکے واسطے ایک ایسی چکی بناتا
ہوں کہ اوس سے لوگوں میں بہت شہرت ہو پس جب وہ غلام
پیٹھ پھیر کر باہر نکلا آپنے اپنے یاروں سے کہا کہ یہ غلام دھمکی
اور ڈراوا دیکر گیا ہے پھر ابو لولو (مغیرہ کا غلام) دو دھارا خنجر
جسکا دستہ بیچ میں تھا لایا اور اندہیرے میں مسجد کے کونوں
میں سے کسی کونے میں چھپ گیا اور وہیں بیٹھا رہا حتی کہ حضرت عمرؓ
نماز کے لئے لوگونکو جگانے نکلے پس جب آپ اُسکے قریب ہوئے
تو اُسنے تین ضربیں اُس خنجر کی آپکو ماریں اور یہ حالت نماز
میں واقع ہوئی۔ مسند احمد میں عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے
فرماتے ہیں اگر مجھے موت آئی اور ابو عبیدہ بن جراح زندہ
ہوں میں اونھیں خلیفہ کر جاؤں۔ اگر مجھسے میرا رب
پوچھے تو عرض کروں کہ میں نے رسول خدا سے سنا تھا
وہ فرماتے تھے کہ ہر نبی کے لئے ایک امین ہوتا ہے
اور میرا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ اور
اگر مجھے موت اس حال میں آئے کہ ابو عبیدہ
مر چکے ہوں تو معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا جاؤں
پھر اگر مجھسے میرا رب پوچھے کہ

قلت سمعت رسول الله صلعم يقول
انه يحشر يوم القيمة بين يدي
العلماء وقد ماتا بخلافته
رواه احمد فی المسند عن اسمعیل
بن زیاد قال مر علی بن ابی
طالب علی المساجد فی رمضان
وفیها القنادیل فقال نور الله
عمر فی قبره کما نور علینا مساجدنا
رواه ابن عساکر قال ابن سعد
ولقد قیل لدرة عمر اهیب من
سیفکم عن ابن شهاب ان عمر بن
عبد العزیز سال ابابکر بن سلیمان
بن ابی حثمة لای شی کان یکتب
من خلیفة رسول الله صلعم فی عهد
ابی بکر ثم کان یکتب عمر اولا من
خلیفة ابی بکر فمن اول من کتب
امیر المومنین فقال حدثتنی الشفاء
وکانت من المهاجرات ان ابابکر
کان یکتب من خلیفة رسول الله
صلعم وعمر من خلیفة خلیفة رسول
الله صلعم حتی کتب عمر عامل العراق ان
یبعث الیه رجلین جلدین یسألهما عن
العراق واهله فبعث الیه

تونے اونہیں خلیفہ کیوں بنایا۔ عرض کروں میں نے رسول
خدا سے سنا فرماتے تھے کہ معاذ کا قیامت کے دن تمام علما
کے آگے حشر ہوگا (راوی کہتے ہیں) یہ دونوں صاحب
آپکی خلافت ہی میں وفات پا چکے تھے ابن عساکر سمعیل بن
زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رمضان
میں مسجدوں میں آئے اور اونمیں قندیلیں دیکھکر فرمانے لگے اللہ تعالی
عمر کی قبر میں روشنی کرے جیسا اونہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا
ابن سعد سے نقل ہے کہ لوگ کہتے ہیں حضرت عمر کا درہ تمہاری
تلواروں سے زائد ہیبت ناک ہے۔ حاکم اور طبرانی کبیر میں
ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے
ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا کہ حضرت
ابوبکر کے زمانہ میں خلیفہ رسول اللہ کس وجہ سے لکھا
جاتا تھا پھر حضرت عمر اول اول تو خلیفہ
ابوبکر لکھا کرتے تھے۔ مگر آخر میں اون کو سب سے پہلے
کس نے امیر المومنین لکھا۔ ابوبکر بن سلیمان نے
جواب دیا شفا نے مجھسے حدیث کی۔ اور وہ مہاجرات
میں سے ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے تھے۔ اور حضرت عمر خلیفہ خلیفہ رسول خدا لکھے
جاتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل
کو لکھا کہ میرے پاس دو ہشیار مردوں کو بھیجے کہ
میں اون سے عراق اور اہل عراق کا حال پوچھوں
سو اوس نے عبیدہ بن ربیعہ اور عدی بن
حاتم کو آپ کے پاس بھیجا۔

عبيد بن ربيعة وعدى بن حاتم
فقدما المدينة ودخلا المسجد
فوجد اعمرو بن العاص فقالا
استاذن لنا على امير المومنين
فقال عمرو انتما والله اصبتما
اسمه فدخل عليه عمرو فقال
السلام عليك يا امير المومنين
فقال ما بدالك فى هذا الاسم
لتخرجن مما قلت فاخبره وقال
انت الامير ونحن المومنين
فجرى الكتاب بذلك من
يومئذ رواه الحاكم والطبرانى
فى الكبير عن معاوية بن
قرة قال كان يكتب ابوبكر
من خليفة رسول الله صم
فلما كان عمر بن الخطاب
ارادوا ان يقولوا خليفة رسول
الله صم قال عمر هذا يطول
قالوا لا ولكنا امرناك علينا
فانت اميرنا قال نعم انتم
المومنون وانا اميركم فكتب
امير المومنين رواه ابن عساكر
عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب

یہ دونوں مدینہ میں آکر مسجد میں داخل ہوئے اور
عمرو بن عاص کو مسجد میں پایا پھر انہوں نے کہا
ہمارے لئے امیر المومنین پر داخل ہونے کی اجازت
مانگ عمرو نے کہا بخدا تم نے حضرت عمر کا ٹھیک
نام لیا۔ یہ کہکر عمرو بن عاص حضرت عمر
کے پاس آئے اور کہا۔ السلام علیک یا
امیر المؤمنین۔ عمر نے فرمایا۔ اس نام سے تو
تجھے کس چیز نے آمادہ کیا جو کچھ تو نے کہا ہے
اسکو کھول کر بیان کر۔ سو اوس نے گذشتہ
قصہ بیان کیا اور کہا آپ امیر ہیں اور ہم
مومنین (ابوبکر نے عمرو بن عبد العزیز
سے کہا) پس اوسدن سے یہ لکھنا جاری ہوا
ابن عساکر معاویہ بن قرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول خدا لکھے
تھے۔ جب عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو
لوگوں نے چاہا کہ آپ کو خلیفہ رسول خدا
کہیں۔ عمرؓ نے فرمایا یہ تو بہت لمبا چوڑا
نام ہے لوگوں نے کہا نہیں۔ چونکہ ہم
آپکو اپنا امیر بنا چکے ہیں تو اب آپ ہمارے
امیر ہیں فرمایا ہاں تم مومنین ہو اور
میں تمہارا امیر ہوں۔ سو آپ
امیر المومنین لکھے گئے۔ ابن سعد ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب

باہر گئے ہوئے تھے (باقی بر صفحہ ۱۸۴)

كان اذا احتاج اتى صاحب بيت
المال فاستقرضه فربما اعسر
فياتيه صاحب بيت المال
يتقاضاه فيلزمه فيحتال له
عمر وربما خرج عطاؤه فقضاه
رواه ابن سعد عن عمرؓ
قال انى نزلت نفسى من مال الله
منزلة والى اليتيم من ماله ان
ايسرت استعففت وان
افتقرت اكلت بالمعروف
فان ايسرت قضيت رواه سعيد
بن منصور وابن سعد عن ابن
عمر وان عمر خرج يوما حتى اتى
المنبر وكان قد اشتكى شكوى
فنعت له العسل وفى بيت المال عكة
فقال ان اذنتم لى فيها اخذتها
والا فهى على حرام فاذنوا له
رواه ابن سعد عن سالم بن
عبد الله ان عمر كان يدخل يده
فى دبرة البعير ويقول انى خائف
ان اسأل عما بك رواه ابن سعد
عن ابن عمر قال كان عمر اذا
اراد ان ينهى الناس عن شئ

جب تنگدست ہوتے تو بیت المال کے داروغہ سے کچھ قرض مانگتے اور آپ اکثر مفلس رہا کرتے تھے سو جب بیت المال کا داروغہ آپ کے پاس تقاضا کرنے آتا اور سخت تقاضا کرتا تو اوس سے کچھ حیلہ کرتے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب مال آگیا تو فوراً ادا کر دیا ابن سعد حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے مال میں میں نے اپنا وہ مرتبہ کیا ہے جو والی یتیم کو یتیم کے مال میں مرتبہ ہوتا ہے اگر میں تونگر ہوں تو اوس مال سے باز رہوں اور اگر مفلس ہوں تو بقدر حاجت کھاؤں پھر اگر اسکے بعد تونگر ہو جاؤں تو اوسے ادا کروں۔

ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ایکدن نکلے اور منبر تک آئے۔ آپ کوئی مرض یا بھوک کی شکایت رکھتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے شہد کی تعریف بیان کی اور بیت المال میں شہد کا ایک کپہ بھی تھا حضرت عمر نے فرمایا اگر تم مجھے اجازت دو تو اس میں سے تھوڑا لے لوں۔ ورنہ وہ مجھپر حرام ہے لوگوں نے آپ کو اجازت دی۔ ابن سعد سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اونٹ کی پیٹھ کے زخم پر ہاتھ رکھکر فرماتے میں ڈرتا ہوں مبادا تیری تکلیف سے پوچھا جاؤں۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی بات سے لوگوں کو منع کرنا چاہتے تو

نقدم الی اهله فقال لا اعلمن
احدًا وقع مما نهيت عنه الا
اضعفت عليه العقوبة رواه
ابن سعد عن ابن مسعود
قال ركب عمر فرسا فانكشف
ثوبه عن فخذه فرای اهل نجران
بفخذه شامة سوداء فقالوا هذا
الذی نجد فی كتابنا انه يخرجنا من
ارضنا رواه ابن سعد عن سعد
الجاری ان كعب الاحبار قال لعمر
انا نجدك فی كتاب الله علی باب فی
ابواب جهنم تمنع الناس ان يقعوا
منها فاذا مت لم يزالوا يقتحمون
فيها الی يوم القيمة واخرج
ابن ابی شيبة فی المص عن حكيم بن
عمر قال كتب عمر بن الخطاب
لا يجلد امير جيش ولا سرية احدا
الحد حتی يطلع الدرب لئلا تحمله حمية
الشيطان ان يلحق بالكفار و
كان عمر بن الخطاب يقول من ولدی
رجل بوجهه شامة يملأ الارض
عدلا رواه الترمذی فی ظنه وصدق
ظن ابيه عن ابن عمر قال كنا نتحدث

پہلی اپنے گھر میں آکر فرمایا (دیکھو) جس بات سے میں نے
لوگونکو منع کیا ہے اگر اوسکا مرتکب میں سے کسیکو پاؤں گا تو
اوروں سے دوگنی سزا دوں گا ابن سعد ابن مسعود سے
روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ ایک بار گھوڑے پر سوار تھے
آپکی ران سے کپڑا ہٹ گیا اہل نجران نے ران میں ایک
کالا تل دیکھکر کہا یہ وہی شخص ہے جسے ہم اپنی کتاب
میں پاتے ہیں کہ وہ ہماری زمین سے ہمیں نکالدے گا
سعید جاری کہتے ہیں کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے
کہا ہم آپ کو اللہ کی کتاب میں جہنم کے دروازوں
میں سے ایک دروازہ پر پاتے ہیں کہ لوگونکو
دوزخ میں گرنے سے روکتے ہو۔ پر تمہارے
مرنے کے بعد وہ قیامت تک آگ ہی میں گھستے
رہیں گے۔ ابن ابی شیبہ مصنف میں
حکیم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ عمر
بن الخطاب نے لکھا خبردار کوئی لشکر کا امیر او
رجیش کا سردار کسیکو حد نہ مارے جبتک کہ
وہ پہاڑی کی تنگ راہ میں آوے ایسا
نہ ہو کہ اوسے حمیت شیطان اوبھارے اور
کافروں میں جاملے۔ عمر بن الخطاب فرماتے تھے کہ
میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا کہ زمین
کو انصاف سے بھر دے گا اوسکے مونہہ پر ایک
تل ہوگا اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن سعد
ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ذکر کرتے تھے

ان الدنيا لا تنقضي حتى يلي	دنیا نہ گذریگی جبتک عمر کی اولاد میں ایک ایسا شخص
رجل من ال عمر يعمل بمثل	جو عمر جیسا کام کرے سو ہلال بن عبداللہ بن عمر جنکے
عمل عمر فكان هلال بن عبدالله	مونہہ پر تل تھا ظاہر ہوئے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ وہ
بن عمر بوجهه شامة وكانوا	وہی ہیں یہانتک کہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کو لایا۔
يرون انه هو حتى جاء الله بعمر	ابن سعد سفیان بن ابو العرجا سے روایت کرتے ہیں کہ
بن عبد العزيز رواه ابن سعد	عمر بن الخطاب نے فرمایا بخدا مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ
عن سفيان بن ابي العرجاء	ہوں یا بادشاہ اگر بادشاہ ہوں تو امر دشوار ہے پس
قال عمر بن الخطاب والله ما ادري	ایک کہنے والے نے کہا اے امیر المومنین خلیفہ
اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا	اور بادشاہ میں فرق ہے فرمایا کیا۔ کہا خلیفہ
فهذا امر عظيم فقال قائل	تو اپنا حق ہی لیتا ہے اور حق کو حق کی جگہہ
يا امير المومنين ان بينهما فرقا قال	رکھتا ہے اور آپ فضل خدا سے ایسے ہی ہیں
ما هو قال الخليفة لا ياخذ الا حقا	اور بادشاہ لوگوں سے تعصب کرکے ایک
ولا يضعه الا في حقه وانت بحمد الله	سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے حضرت
كذلك والملك يعسف الناس	عمر خاموش ہو رہے۔
فياخذ من هذا ويعطي فسكت عمر رواه	ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں شعبی سے روایت
ابن سعد عن الشعبي قال	کرتے ہیں کہ قیصر روم نے عمر بن الخطاب کو نامہ
كتب قيصر الى عمر بن الخطاب	لکھا کہ میرے قاصد جو آپکے طرف سے آئے ہیں
ان رسلي اتتني من قبالك فزعمت	کہتے ہیں آپ کی ولایت میں ایک درخت ہے
ان قبالكم شجرة ليست بخلق شيء	کہ ان درختوں جیسی اوسکی پیدائش نہیں
من الشجر تخرج مثل اذان الحمير	پہلے پہل گدہے کے کانوں جیسا ظاہر ہوتا
ثم تنشق مثل اللولوء ثم تخضر	ہے۔ پہر پہٹ کر موتی جیسا ہوجاتا ہے پہر
فيكون كالزمرد الاخضر ثم تحمر	ہرا ہوکر سبز زمرد کی طرح ہوجاتا ہے اسکے
فيكون كالياقوت الاحمر ثم يينع	بعد سرخ یاقوت کے مانند احمر ہوتا ہے

فيتهم فتكون كالطيب فالوذج اكل
ثم ييبس فتكون عصمة للمقيم وزادا
للمسافر فان تكن رسلى صدقتنى
فلا ادرى هذه الشجرة الا
من شجر الجنة فكتب اليه عمر من
عبد الله عمر امير المومنين الى قيصر
ملك الروم ان رسلك قد صدقوك
هذه الشجرة عندنا هى الشجرة التى
انبتها الله على مريم حين نفست
بعيسى ابنها فاتق الله ولا
تتخذ عيسى الها من دون الله فان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم
خلقه من تراب رواه ابن ابى
حاتم فى تفسيره عن ابى امامة
بن سهل بن حنيف قال مكث
عمر زمانا لاياكل من بيت المال
شيئا حتى دخلت عليه فى ذلك
خصاصة وارسل الى اصحاب
رسول الله صلعم فاستشارهم فقال
قد شغلت نفسى فى هذا الامر
فما يصلح لى منه فقال على غداء
وعشاء واخذ بذالك عمر رواه
ابن سعد عن ابن عمر ان عمر

پھر پک کر پختہ ہو کر خاصے اچھے فالودہ کی طرح کہایا
جاتا ہے۔ پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے عصمت اور مسافر
کے لئے توشۂ راہ ہوتا ہے۔ اگر میری قاصد
سچے ہیں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ سوائے جنت کے درختوں
کے یہ درخت ہو۔ حضرت عمر نے اوسکی طرف یوں
جواب لکھا اللہ کے بندے عمر بن الخطاب امیر المومنین
کی طرف سے قیصر روم کو معلوم ہو بیشک تیرے
قاصد سچے ہیں۔ اس قسم کا درخت ہمارے پاس
ہے۔ یہ وہ درخت ہے کہ اللہ نے حضرت مریم پر
جب اونکے بیٹے عیسی پیدا ہوئے اوگایا تہا۔ سو تو
اللہ سے ڈر اور اللہ کے سوا عیسی کو معبود نہ بنا
کیونکہ عیسی کی مثال اللہ کے پاس آدم کی مانند
ہے اونہیں مٹی سے پیدا کیا الخ۔
ابن سعد ابو امامہ بن سہیل بن حنیف سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر (خلافت کے زمانہ میں) ایک
عرصہ تک ٹھہرے رہے بیت المال کے مال سے کچھ
نہ کھاتے تھے حتے کہ آپکو اس میں احتیاج ظاہر
ہوئی سو اصحاب رسول خدا کے پاس کسیکو بھیجا اور
ان سے مشورہ کر کے فرمایا۔ میں اس خلافت
میں ہمہ تن مصروف ہوں اب مجھے اسمیں سے
کسقدر لینا لائق ہے حضرت علی نے فرمایا صبح اور شام
کا کھانا آپ نے وہی لے لیا۔
ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ

فی حجۃ ستۃ عشر دینارا فقال	حضرت عمر نے اپنے حج میں کل سولہ دینار خرچ کئے پھر فرمایا
یا عبد اللہ اسرفنا فی ھذا المال	ای عبد اللہ ہم نے اس مال میں فضول خرچی کی۔ عبد الرزاق
رواہ ابن سعد عن قتادۃ و الشعبی	اپنی مصنف میں قتادہ اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
قال جاءت عمر امرأۃ فقالت	عمر کے پاس ایک عورت نے آکر کہا میرا خاوند رات کو
زوجی یقوم اللیل و یصوم النہار	قیام اور دن کو روزہ رکہتا ہے حضرت عمر نے فرمایا
فقال عمر لقد احسنت الثناء علے	تونے اپنے میاں کی بڑی خوبی بیان کی۔ کعب بن
زوجك فقال کعب بن سوار	سوار نے کہا یا حضرت یہ تو اوسکی شکایت کر رہی ہے آپنے
لقد شکت فقال عمر کیف قال یزعم	فرمایا کیونکر کہا وہ کہتی ہے میرے لئے خاوند سے کچھ بہرہ
انہا لیس لہا من زوجہا نصیب	نہیں دیکھئے رات دن کی عبادت ہے اور سے فرصت
قال فاذ فہمت ذلك فاقض بینہما	نہیں کہ میرے حقوق ادا کرے) آپنے فرمایا جب تو سمجہا
فقال یا امیر المومنین احل اللہ من	تو سمجہا ہے تو تو ہی اونمیں فیصلہ کردے وہ بولا اے
النساء اربعا فلہامن کل اربعۃ ایام	امیر المومنین اسنے مرد کے لئے چار عورتیں حلال
یوم و من کل اربع لیال لیلۃ رواہ	کی ہیں سو عورت کے لئے ہر چار دن میں ایکدن اور
عبد الرزاق فی مصنفہ عن جابر	ہر چار راتوں میں ایک رات ہونی چاہئے۔ ابن جریج
بن عبد اللہ اذ جاء الی عمر یشکو	کہتے ہیں کہ حضرت جابر حضرت عمر کے پاس آکر عورتوں کی
الیہ مایاتی من النساء فقال عمر انا	سختیوں اور زیادتیوں کی شکایت کرنے لگے آپنے فرمایا بھائی
لنجد ذلك حتی انی لاریدالحاجۃ	ہم بھی اسمیں مبتلا ہیں یہانتک کہ جب میں اپنی بی بی سے
فتقول لی ما تذھب الا الی فتیات	قضائے حاجت کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے کہتی ہے
بنی فلان تنظر الیہن فقال لہ	تو بنی فلاں کی جوان لڑکیوں کو جا کر دیکھتا ہے حضرت عبد اللہ بن
عبد اللہ بن مسعود اما یکفیك	مسعود نے کہا کیا آپ کو یہ بات بس نہیں کہ حضرت ابراہیم
ان ابراھیم شکی الی اللہ خلق	نے سارہ کی عادت کی جناب باری میں شکایت کی وہانسے حکم
سارۃ فقیل لہ انہا خلقت من	کہ عورت کی پیدائش پسلی سے ہے جبتک اوسکے دین میں کوئی خرابی
ضلع فالبسہا علے ما کان منہا مالم	نہیں معلوم نہ ہو تو جس حال پر وہ ہے اوس سے موافقت کرو

ثم عليها خزية في دينها رواه ابن جريج عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسنا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه فقالت له حفصة لم ضربته قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها اليه عن نضر عن ليث بن ابي سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم ولا تسموا الطريق السكة رواهما ابن جريج عن الضحاك قال قال ابوبكر والله لوددت اني شجرة الى جانب الطريق فمر علي بعير فاخذني فادخلني فاه ولاكني ثم ازدردني ثم اخرجني بعرا ولم اكن بشرا فقال عمر ليتني كنت كبش اهلي سمنوني مابدا لهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم بعض ما يحبون فذبحوني لهم فجعلوني شواء وبعضه قديدا ثم اكلوني ولم اكن بشرا رواه البيهقي

ابن جریج عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے بیٹے کنگھی کئے اچھے کپڑے پہنے ہوئے باپ کے پاس آئے آپنے اونہیں درہ سے مارا یہانتک کہ وہ رونے لگے۔ حفصہ بولیں کہ آپ نے اسے کیوں مارا فرمایا میں نے دیکھا کہ اوسکے نفس نے اوسے غرور اور عجب میں ڈالا - سو میں نے چاہا کہ اوسکے نفس کو اوسکے روبرو حقیر کروں۔

ابن جریج نضر سے اور وہ لیث بن ابی سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا نہ تو کسیکا نام حکم رکھو نہ ابا حکم۔ کیونکہ حکم تو اللہ ہی ہے اور راستہ کا نام بھی سکہ نہ کہو۔

بیہقی شعب الایمان میں ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کاش میں کسی رستہ کے کنارے پر درخت ہوتا کہ مجھپر اونٹ گذرتا اور پکڑکر اپنے مونھ میں داخل کرتا پھر مجھے چباکر ہضم کر لیتا اور مینگنی بناکر نکالدیتا اور میں آدمی نہ ہوتا پس حضرت عمر نے فرمایا ای کاش میں اپنے لوگوں کا مینڈھا ہوتا کہ وہ مجھے فربہ کرتے جبتک چاہتے یہانتک کہ جب میں بہت فربہ ہوتا اور دیکھنے والے مجھے بہت پسند کرتے تو میرے لوگ اون مہمانوں کے لئے مجھے ذبح کر ڈالتے پھر اوس میں سے ایک حصہ تو بھون لیتے اور ایک حصہ گوشت کر سکھادیتے۔ پھر مجھے خوب چبا چبا کر کھاتے اور میں آدمی نہ ہوتا۔

في شعب الايمان عن ابي
البختري قال كان عمر بن الخطاب
يخطب على المنبر فقام اليه الحسين
بن علي فقال انزل عن منبر ابي
فقال عمر منبر ابيك لا منبر لي
من امرك بهذا فقام علي فقال
ما امره بهذا احد اما لاوجعنك
يا غدر فقال لا توجع ابن اخي
فقد صدق منبر ابيه رواه ابن
عساكر عن ابي سلمة بن
عبد الرحمن وسعيد بن المسيب
ان عمر بن الخطاب وعثمان بن
عفان كانا يتنازعان في المسئلة
بينهما حتى يقول الناظر انهما
لا يجتمعان ابدا فما يفترقان
الا على احسنه واجمله رواه
الخطيب في الرواة عن مالك عن
ابن شهاب عن الحسن قال
اول خطبة خطبها عمر حمد الله
واثنى عليه ثم قال اما بعد
فقد ابتليت بكم وابتليتم بي
وخلفت فيكم بعد صاحبي فمن
كان بحضرتنا باشرناه بانفسنا

ابن عساکر ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے حسین بن علی نے کھڑے ہو کر کہا
ای عمر میرے باپ کے منبر سے اوتریئے حضرت عمر نے
فرمایا یہ منبر آپ ہی کے والد کا ہے میرے باپ کا نہیں
مگر یہ بات تمھیں کسنے سکھائی۔ حضرت علی نے کھڑے
ہو کر فرمایا اسے اس بات کا کسی نے حکم نہیں
کیا (حسین کی طرف اشارہ کر کے) ای فریبی بھلا او بیوفا
میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ نے فرمایا میرے
بھتیجے کو نہ مارنا۔ اس نے سچ کہا۔ منبر اوس کے
والد ہی کا ہے۔ خطیب نے اپنی رواۃ میں مالک سے
اور وہ ابن شہاب سے بطریق وسطہ سعید بن المسیب
سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب اور عثمان بن
عفان میں کسی مسئلہ میں ایسا جھگڑا ہوتا تھا
کہ دیکھنے والے کہتے تھے اب ان دونوں کا کبھی
ملاپ نہ ہوگا سو وہ دونوں اوس مجلس سے جدا
نہوتے تھے مگر عمدہ اور اچھی خصلت کے ساتھ
ابن سعد حسن سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے
پہلے حضرت عمر نے جو خطبہ پڑھا اوس میں حمد و ثنا
کے بعد فرمایا۔ اے لوگو میرا امتحان اور آزمائش تمہارے
ساتھ اور تمھاری آزمائش میرے ساتھ کی گئی ہے
میں تم میں اپنے یار (ابوبکر) کے بعد خلیفہ بنایا گیا
ہوں سو جو کوئی ہمارے سامنے ہے ہم اوس سے
اپنی ذات کے ساتھ ملاقات کریں گے۔

ومن غاب عنا وليناه اهل القوة
والامانة فمن يحسن نزده حسنا
ومن يسيء نعاقبه ويغفر الله لنا
ولكم رواه ابن سعد عن سعيد
بن المسيب قال دون عمر الدواوين
في المحرم سنة عشرين عن جبير بن
الحويرث ان عمر بن الخطاب
استشار المسلمين في تدوين فقال
تقسم كل سنة
تجمع اليك من مال ولا تمسك منه
شيئا وقال عثمان ارى مالا كثيرا
يسع الناس وان لم يحصوا حتى
تعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت
ان يلتبس الامر فقال له الوليد بن
هشام بن المغيرة يا امير المؤمنين
قد جئت بشام فرايت ملوكها
قد دونوا ديوانا وجندوا جنودا
فدون ديوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعى عقيل بن ابي
طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن
مطعم وكانوا من نسابة قريش
فقال اكتبوا الناس على منازلهم
فكتبوا فبدأوا ببني هاشم ثم اتبعوهم
ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على

اور جو ہم سی غائب ہی اُسپر اہل قوت اور امانت کو والی مقرر
کرینگے جو کوئی بھلے کام کریگا ہم اوس سے اتنا بھلائی زیادہ کرینگے
اور جو بُرائی سی پیش آیگا اوسی سزا دینگے اور اسے ہم تم کو بخشے
سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر نی ۲۰ھ محرم میں حساب کے
کاغذات جمع کئے۔ ابن سعد جبیر بن الحویرث سی روایت
کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے حساب کے کاغذات جمع کرنیمیں
مسلمانوں سی مشورہ کیا حضرت علی نے فرمایا جو مال آپ کے
پاس جمع ہوا کرے ہر سال بانٹ دیا کریں اور اوسمیں سے
کچھ باقی نہ رکھیں حضرت عثمان نے فرمایا۔ میں مال میں وہ
کثرت دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو سمالے گا۔ اور جب تک
یہ بات نہ معلوم ہو کہ کس نے لیا اور کس نے نہیں لیا
آدمی شمار میں نہ آئیں گے۔ میں تو اس بات کے
مشتبہ ہونیسے ڈرتا ہوں۔ ولید بن ہشام بن مغیرہ بولے
اے امیر المومنین میں شام سے آیا ہوں وہاں کے
بادشاہوں کو میں نے دیکھا کہ لشکر بنائے اور
کاغذات جمع کئے ہیں۔ آپ بھی لشکر مرتب کریں۔ اور
کاغذات جمع فرماویں حضرت عمر نے ولید کے قول پر
عمل کرکے عقیل بن ابی طالب اور مخرمہ بن نوفل اور جبیر
بن مطعم کو جو قریش کا نسب خوب جانتے تھے بلایا
اور فرمایا لوگوں کو اونکے مراتب کے موافق لکھو
سو انھوں نی لکھنا شروع کیا اور بنی ہاشم کے ساتھ
ابتدا کی۔ پھر اونکے پیچھے ابوبکر اور انکی قوم کو لکھا
اسکے بعد خلافت کے لحاظ سے عمر اور اونکی قوم کو

الخلافة فلما نظر فيه عمر قال
ابدؤا بقرابة النبي صلعم الاقرب
فالاقرب حتى تضعوا عمر حيث
وضعه الله رواه ابن سعد عن
عايشة قالت لما كان آخر حجة حجها
عمر بامهات المومنين اذ صدرنا
عن عرفة مررت بالمحصب سمعت
رجلا على راحلته يقول اين كان
عمر امير المومنين فسمعت رجلا
آخر يقول ههنا كان امير المومنين
فاناخ راحلته ثم رفع عقيرته
فقال عليك السلام من امام وباركت
يد الله في ذلك الاديم الممزق
ابعد قتيل بالمدينة اظلمت له الارض
تهتز العضاه باسوق
قضيت امورا ثم غادرت بعدها
بوائق في اكمامها تفتق فلم يتحرك
ذلك الراكب ولم يدر من هو وكنا
نتحدث انه من الجن فقدم عمر
من تلك الحجة فطعن فمات عن عبد الرحمن
بن ابزى عن عمر قال هذا الامر
في اهل بدر ما بقي منهم احد ثم في
احد ما بقي منهم احد في كذا وكذا

درج کتابت کیا۔ جب حضرت عمرؓ نے اوسی دیکھا تو فرمایا
نبی صلعم کے اہل قرابت کو (مجہپر) مقدم کرو۔ اسیطرح پھر
اونکو مقدم کرو جو قریب تر ہوں حتی کہ عمر کو اُس جگہ رکھو جہاں
اوسے اللہ نے رکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عمرؓ نے
جب آخیر حج حضرت کی بیبیوں کی ساتھ کیا تو ہمارا عرفہ سے پلٹتے
وقت محصب پر گذر ہوا میں نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنی سواری
پر بیٹھا ہوا کہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر کہاں ہیں۔ دوسرے
کو سنا کہتا ہے ابھی تو یہیں تھے پس اوسنے اپنی اونٹنی بٹھائی
اور آواز گریہ اونچی کرکے کہا آپ پر اے امیر المومنین کیطرف سے سلام ہو اور
اس چمڑے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئیں (جسے ابولولو نے خنجر
سے پارہ پارہ کریگا) اللہ کی قدرت کا ہاتہ برکت دے
گیا کیا ایسے مقتول کے پیچھے جو
مدینہ میں قتل ہوا اور جسکے لئے زمین تاریک ہو گئی ایسی شاخیں اپنے تنوں پر
لہلہائینگی تونے بہت سے کاموں کا صاف فیصلہ کیا۔ پھر اسکے
بعد بہت سی مصیبتیں اونکے ایسے غلافوں میں چھوڑی
ہیں کہ وہ غلاف ابھی تک کھلے نہیں۔ عائشہؓ فرماتی
ہیں ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ سوار کون تھا اور نہ ہمنے
پھر اوسکی آہٹ پائی۔ ہم آپس میں چرچا کرتے تھے
کہ یہ کوئی جن ہے۔ سو جب حضرت عمرؓ حج کرکے مدینہ آئے
تو زخمی کئے گئے اور وفات پائی۔ عبد الرحمن بن ابزی
کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ خلافت بدریوں میں
رہے گی جبتک ایک بھی اونمیں باقی رہے۔ پھر اہل
احد میں رہیگی جبتک ایک بھی اُن میں باقی رہے

وليس فيها للطليق ولا لولد طليق ولا لمسلمة الفتح شيء عن شداد بن اوس عن كعب قال كان في بني اسرائيل ملك اذا ذكرناه ذكرنا عمر واذا ذكرنا عمر ذكرناه وكان الى جنبه نبي يوحى اليه فاوحى الله الى النبي ان يقول له اعهد عهدك واكتب الى وصيتك فانك ميت الى ثلاثة ايام فاخبره النبي بذلك فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدار وبين السرير ثم جاء الى ربه فقال اللهم ان كنت تعلم اني كنت اعدل في الحكم واذا اختلفت الامور اتبعت هداك وكنت كذا وكنت كذا فرد في عمري حتى يكبر طفلي وتربو امتي فاوحى الله الى النبي انه قد قال كذا وكذا وقد صدق وقد زدته في عمره خمس عشرة سنة ففي ذلك يكبر طفله ويربو امته فلما طعن عمر قال كعب لئن سال عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم عن سليمان بن يسار ان الجن ناحت على عمر روى هذه الاحاديث ابن سعد واخرج ابن جريج قال اخبرني من صدق ان عمر بينا هو يطوف اذ سمع امراة تقول تطاول هذا الليل واسود جانبه

اور اس خلافت میں نہ تو طلیق اور ولد طلیق کا حصہ ہے نہ اُن لوگوں کا جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ شداد بن اوس کعب سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب ہم اوسے یاد کرتے تو عمرؓ یاد آتے اور جب عمرؓ کا ذکر کرتے اوسے یاد کرتے بادشاہ کے پہلو میں ایک نبی تھا جسپر وحی آتی تھی (ایکدفعہ) اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ سے کہو اگر اپنا کوئی ولیعہد بنانا ہو کر لے اور اپنی وصیت لکھ لے کیونکہ تو تین دن بعد مر جائیگا نبی نے اس امر کی بادشاہ کو اطلاع کر دی سو جب تیسرا دن ہوا تو بادشاہ اپنے تخت اور دیوار کے درمیان گر پڑا اور اپنے رب کے پاس آکر عرض کرنے لگا بار خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں ہر حکم میں داد دیتا اور جب کاموں میں اختلاف ہوتا تھا تو میں تیری مرضی اور ہدایت کی پیروی کرتا اور میں ایسے ایسے کام بجا لاتا تھا سو میری عمر مجھے پھیر دے کہ میری بچے بڑے اور میری امت بڑھے تو اللہ نے اپنے نبی کو وحی بھیجی کہ بادشاہ نے ایسا ایسا کہا اور سچ کہا میں نے اوسکی عمر میں پندرہ سال اور زیادہ کیے اسمیں اُسکی اولاد بڑی اور امت پھیل جاویگی جب عمرؓ زخمی ہوئے تو کعب نے کہا بخدا اگر عمر بھی اپنی عمر کی زیادتی میں اپنے رب سے التجا کریں تو ضرور خدا تعالیٰ آپکو ایک مدت تک باقی رکھے آپکو جب اس امر کی اطلاع ہوئی فرمانے لگے الٰہی مجھے اس حال میں اُٹھا لے کہ میں عاجز اور ملامت کیا گیا نہ ہوں۔ ابن سلیمان ابن یسار بھی روایت کرتے ہیں کہ جنوں نے حضرت عمرؓ کی وفات پر نوحہ کیا ابن جریج کہتے ہیں مجھے ایسے آدمی نے خبر دی جسے میں سچا جانتا ہوں کہ حضرت عمر مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے ایک عورت کو یہ کہتے سنا۔ آج کی رات کیسی دراز ہو گئی اور اوسکے اطراف بالکل کالے ہیں۔

خليل الاعبة تقولوا احد الا الله لا شيء منه النه يزعزع
من هذا السرير جوانبه
فقال عمر رضی مالك فقالت قد اغربت
زوجي منذ اشهر وقد اشتقت
اليه قال اردت سوءا قالت معاذ الله
قال فاملكي عليك نفسك فانما هو
البريد اليه فبعث اليه ثم دخل
على حفصة فقال انی سائلك عن
امر قد اهمني فافرجي عني فكم
تشتاق المراة الی زوجها فخفضت
راسها واستحيت قال فان الله لا
يستحيي من الحق فاشارت
بيدها ثلاثة اشهر والا
فاربعة اشهر فكتب عمر لا
تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر
عن ابن عباس ان العباس قال
سالت الله حولا بعد ما مات عمر
ان يرينيه فی المنام فرايته بعد حول
وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت
بابي انت وامي يا امير المومنين ما
شانك فقال هذا اوان فرغت و
ان كاد عرش عمر ليهد لولا انی
لقيت ربا رؤفا رحيما عن زيد بن

اور مجھے اس بات نے جگا دیا کہ میرے پہلو میں یار نہیں جس سے میں بازی کرتی اگر خدا کا ڈر نہ ہوتا جسکی برابر کوئی چیز نہیں تو اس چارپائی کی چولیں ہلائی جاتیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا۔ اُسے کہا میں کئی مہینے سے اپنے خاوند سے جدا ہوں اور اسکا اشتیاق بہت بڑھ گیا ہے آپ نے فرمایا کیا تو برائی (زنا) کرنا چاہتی ہے اوسنے کہا خدا کی پناہ فرمایا تو اپنے نفس کو تھام رکھ۔ میں تیرے میاں کی طرف قاصد بھیجتا ہوں چنانچہ اوسکی طرف آدمی بھیجا پھر حفصہ (اپنی صاحبزادی) کے پاس آکر فرمانے لگے۔ میں تجھ سے ایک ایسی بات پوچھتا ہوں جس نے مجھے سخت رنج میں ڈال دیا ہے سو اوس رنج کو مجھ سے دور کر۔ عورت کو خاوند کی کتنی مدت بعد خواہش ہوتی ہے۔ حضرت حفصہ نے شرم کے مارے سر نیچا کر لیا آپ نے فرمایا اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا پس حفصہ نے تین انگلیوں کا اشارہ کرکے بتلایا یعنی تین مہینے ورنہ چار اسکے بعد حضرت عمر نے لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زائد لشکر نہ ٹھہریں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کی وفات کے بعد ایک برس تک اللہ سے دعا کی کہ عمر کو مجھے خواب میں دکھلا دے۔ سو میں نے ایک سال کے بعد آپ کو اس حال میں دیکھا کہ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھ رہے ہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا میں اسوقت حساب سے فارغ ہوا ہوں قریب تھا کہ عمر کی (عمارت کی چھت) ڈھ جاتی اگر اپنے رب کو شفیق و مہربان نہ پاتا۔ زید بن اسلم

اسلم ان عبد الله بن عمرو بن
العاص رای عمر فی المنام فقال
كيف صنعت قال متى فارقتكم
قال منذ اثنی عشر سنة فقال
انما انفلت الآن من الحساب
رواهما ابن عساكر عن سالم
بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا
من الانصار يقول دعوت الله ان
يريني عمر فی النوم فرايته بعد
عشرين سنة وهو يمسح العرق
عن جبينه فقلت يا امير المومنين
ما فعلت قال الآن فرغت ولولا
رحمة ربی لهلكت رواه ابن سعد
عن علی رض قال كنت عند النبی ص اذ
اقبل ابو بكر وعمر فقال يا علی
هذان سيدا كهول اهل الجنة
وشبابها بعد النبيين والمرسلين
رواه احمد فی مسنده باسناد
صحيح عن الشعبی قال رثت عاتكة
بنت زيد بن عمرو بن نفيل على
عمر فقالت يا عين جودی بعبرة
ونحيب لا تملّی على الامام الصليب
عصمة الدين والمعين على الدهر

اسلم کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
حضرت عمر کو خواب مین دیکھکر کہا آپ کے ساتھ
کیا کیا گیا فرمایا مین تم سے کب سے جدا ہوا ہون
کہا بارہ برس سے۔ فرمایا حساب سے اب
مجھے فرصت ہوئی ہے۔ ان دونون اثرون
کو ابن عساکر نقل کرتے ہین۔ سالم بن عبد اللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ مین نے ایک انصاری
مرد سے سنا وہ کہتا تھا مین نے اللہ سے دعا مانگی
کہ مجھے عمر کو خواب مین دکھادے سو مین نے
بیس برس کے بعد انہین ماتھے سے پسینا پونچھتے
دیکھا مین نے کہا اے امیر المومنین آپ کے
ساتھ کیا ہوا فرمایا اب مین حساب سے فارغ ہوا ہون اور
میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہو گیا تھا
احمد اپنی مسند مین صحیح سند کے ساتھ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ مین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا یکایک ابوبکر و عمر
آئے حضرت نے فرمایا اے علی نبیون اور پیغمبرون
کے بعد یہ دونو ادھیڑ اور جوان جنتیون کے سردار
ہین۔ حاکم اپنی صحیح اسناد کے ساتھ شعبی سے
روایت کرتے ہین کہ زید بن عمرو بن نفیل کی
بیٹی عاتکہ نے عمر پر مرثیہ پڑھا اے آنکھ آنسو ڈال سے رو اور
سے اور زبردست سخت امام پر رونے سے مت تھک
وہ دین کا بچاؤ اور زمانہ کی مصیبتون پر معین تھا

۱۸۶

وغيث الملهوف والمكروب ؛
قل لاهل الضراء والباس موتوا
اذ سقتنا المنون كاس شعوب ؛
رواه الحاكم باسناد صحيح اصيب
عمر يوم الاربعاء لاربع بقين من
ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل
المحرم وله ثلاث وستون سنة وقيل
احدى وستون سنة وقيل ست وستون
سنة ... ورجحه الواقدي
وصلى عليه صهيب في المسجد
وفي حديث النسائي كان نقش
خاتم عمر كفى بالموت واعظا عن طارق
بن شهاب قال قالت ام ايمن
يوم قتل عمر اليوم وهى
الاسلام رواه الطبراني عن
عبد الرحمن بن يسار قال شهدت
موت عمر بن الخطاب فانكسفت
الشمس رواه الطبراني ورجاله ثقات
عن مالك عن انس بن مالك قال بنى عمر
رحبة في المسجد تسمى البطيحاء و
قال من كان يريد ان يلغط
او ينشد شعرا او يرفع صوته
فليخرج الى هذه الرحبة رواه

- اور مصیبت زدون غمگینون کی فریاد کو پہنچنے والا تھا نقصان اور سختی رسیدون کو کہنا چاہئے مرجاؤ کیونکہ آرزون نے موت کا پیالہ ہمین پلا دیا ہے - حضرت عمر ذیحجہ کے چار دن باقی رہے تھے جو زخمی ہوے اور وہ بدھ کا دن تھا اور اتوار کے دن محرم کی چاندرات کو دفن ہوے - آپکی عمر تریسٹھ یا اکسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی تھی اور صہیب نے مسجد مین آپ پر نماز پڑھی - نسائی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی مہر کفی بالموت واعظا کے نقش سے آراستہ تھی ؛

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوے تو ام ایمن نے کہا آج اسلام سست ہوگیا - اسے طبرانی نے روایت کیا ہے ؛

عبد الرحمن بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت موجود تھا سو سورج گہن پڑا اسے بھی طبرانی نے نقل کیا ہے اور اسکے راوی ثقہ ہین - موطا مین مالک بن انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے کونے مین ایک حجرہ بنا دیا تھا جسکا نام بطیحا تھا اور فرمایا تھا جو کوئی بک بک کرنا یا شعر پڑھنا چاہے یا کسی کو اونچی آواز سے پکارے تو اُس جگہ چلا جاوے ؛

في الموطا عن عمر بن الخطاب
قال استأذنت النبي صلعم في العمرة
فاذن لي وقال اشركنا يا اخي في دعائك
ولا تنسنا فقال كلمة ما يسرني
ان لي بها الدنيا رواه ابو داود
والترمذي وانتهت روايته عند
قوله ولا تنسنا عن عبد الله بن عمر بن
الخطاب رضي الله عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله جعل الحق على لسان عمر
وقلبه رواه الترمذي عن جندب
بن جنادة ابي جنادة ابي ذر
الغفاري قال ان الله وضع الحق
على لسان عمر يقول به رواه الترمذي
عن امير المومنين ابي الحسن
علي بن ابي طالب رضي الله عنه
قال ما كنا نبعد ان السكينة تنطق
على لسان عمر رواه البيهقي في
دلائل النبوة عن ابي العباس
عبد الله بن عباس بن عبد المطلب
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام
بابي جهل ابن هشام او بعمر بن الخطاب

ترمذی اور ابو داود مین حضرت عمر بن الخطاب فرماتے ہین کہ
مین نے نبی صلعم سے عمرہ کے لئے اجازت مانگی آپ نے اجازت دیکر
فرمایا اے میرے بھائی ہمکو اپنی دعا مین شریک کرنا اور ہمت
مین نہ بھولنا پھر ایک ایسا کلمہ فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا
سے زیادہ خوش لگا۔ ترمذی کی روایت قولہ
ولا تنسنا تک ہے +

ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے
حضرت عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کردیا
ہے +

ترمذی مین جندب بن جنادہ ابی جنادہ سے اور وہ
ابوذر غفاری رض سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالی نے عمر کی زبان پر حق رکھا ہے کہ
وہ اُسکے ساتھ بولتے ہین +

بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہم اس بات کو بعید
نجانتے تھے کہ سکینہ عمر رض کی زبان پر گویا ہوتا
ہے +

احمد اور ترمذی ابن عباس سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا - خداوندا ابوجہل بن ہشام یا
عمر بن الخطاب کی وجہ سے اسلام
کو غالب کردے (پس اس دعا کے بعد

فاصبح عمر فغدا على النبي صلى
الله عليه وسلم فاسلم ثم صلى
في المسجد ظاهرا رواه احمد و
الترمذي كلاهما باسناد صحيح
عن جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه قال عمر لابي بكر
يا خير الناس بعد رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ابو بكر
اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ما طلعت الشمس على رجل
خير من عمر رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب عن عقبة
بن عامر قال قال النبي صلى الله
عليه لو كان بعدي نبي لكان
عمر بن الخطاب رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن
بريدة بن الحصيب الاسلمي رضي
الله عنه قال خرج رسول الله صلى
الله عليه وسلم في بعض مغازيه
فلما انصرف جاءت جارية
سوداء فقالت يا رسول الله
اني كنت نذرت ان ردك الله

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی اور اول روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اسلام لے آئے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین آشکارا نماز پڑھی۔ یہ دونو حدیثین صحیح ہین +

ترمذی مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا اے بہترین لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار ہوا ے عمر اگر تمنے مجھے یہ کلمہ کہا ہے تو مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج نہین چمکا یہ حدیث غریب ہے +

ترمذی مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بالفرض میرے پیچھے کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے +

ترمذی مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے۔ سو جب وہان سے پلٹ کر آئے تو ایک سیاہ لڑکی (حبشیہ تھی یا اُسکا رنگ ہی کالا تھا) نے آپ کے پاس آکر کہا اے رسول اللہ مین نے نذر مانی تھی کہ اگر خدائے تعالیٰ آپکو فتحیاب کرکے بھیجیگا تو مین

صالحًا ان اضرب بين يديك بالدف واتغنى فقال لها رسول الله صلے الله عليه وسلم ان كنت نذرت فاضربي والا فلا فجعلت تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استها ثم قعدت عليها فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم ان الشيطان ليخاف منك يا عمر اني كنت جالسًا وهي تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت انت يا عمر القت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب عن عائشة زوج النبي صلے الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلے الله عليه وسلم جالسًا فسمعنا لغطًا وصوت صبيان فقام رسول الله صلے الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلے الله عليه وسلم

آپ کے سامنے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تونے نذر مانی ہے تو دف بجا ورنہ نہین۔ سو اُس چھوکری نے دف بجانا شروع کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ دف ہی بجارہی تھی۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے اور وہ بجائے گئی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور وہ اسیطرح بجاتی رہی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آتے ہی وہ چھوکری چوتڑون کے نیچے دف ڈالکر بیٹھ گئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمسے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ مین بیٹھا رہا اور وہ دف بجائے گئی ابوبکر آئے اور وہ بجائے گئی عثمان آئے اور وہ بجائے گئی۔ جب اے عمر تم آئے تو اُسنے دف ڈالدیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے +

ترمذی مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے جو ہمنے ایک شور اور بچون کی آواز سنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر کھڑے ہوگئے۔ ناگہان ایک حبشیہ عورت اُچھل اور کود رہی تھی اور بچے اُسکے گرداگرد تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ آؤ تماشا دیکھو۔ مین آئی اور اپنے کلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے پر رکھکر

فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لے اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتي عنده اذ اطلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم انی لانظر الى شياطين الانس والجن قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح غريب عن انس بن مالك وعبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام ابراهيم مصلے فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلے وقلت يا رسول الله يدخل علے نسائك البر والفاجر فلو امرتهن ان يحتجبن فنزلت اية الحجاب واجتمع نساء النبی صلے الله عليه وسلم فی الغيرة فقلت عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن فنزلت كذلك رواه البخاری ومسلم وفی

آپکے کندھے اور سر کے درمیان مین سے اُس حبشی عورت کے تماشے کو دیکھنے لگی (تھوڑی دیر بعد) آپنے مجھے فرمایا کیا تم سیر نہین ہوئین۔ مین نے کہنا شروع کیا نہین نہین (اور اس سے میری غرض یہ تھی) کہ مین اپنا مرتبہ محبت آپکے پاس دیکھون کہ کسقدر ہے یکایک حضرت عمر نمودار ہوے سو لوگ اُسکے گرد سے پھری ہو گئے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جنی اور انسی شیطانون کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہون۔ عائشہ فرماتی ہین مین ہانسے پھر آئی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بخاری مسلم مین انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا مین نے اپنے رب کی موافقت تین چیزمین کی ہے (۱) مین نے کہا اے رسول خدا اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز کی جگہ ٹھیراتے تو بہتر ہوتا سو اُسوقت یہ آیت اُتری اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ ٹھیراؤ (۲) مین نے کہا اے رسول خدا آپکی بیبیون کے پاس اچھے اور بُرے لوگ آتے ہین اور یہ آپکی شان کے خلاف معلوم ہوتا ہے سو اگر آپ بی بیون کو پردہ کا حکم کردین اور وہ لوگون کے سامنے نہون تو بہتر ہے پس پردہ کی آیت اُتری (۳) آنحضرت کی بی بیان قصہ غیرت مین (یعنی آنحضرت کا حضرت زینب کے پاس شہد پینے مین) متفق ہوئین سو مین نے کہا اے بی بیون اگر تمہین آنحضرت طلاق دیدین تو امید ہے کہ انکا رب انکو ایسی بیویان بدل دیگا جو تسے بہتر ہین سو یہ آیت بعینہ نازل ہوئی اور ایک

روایة لابن عمر قال قال عمر
وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراهیم
وفی الحجاب وفی اساری بدر رواه
الشیخان عن عبد الله بن مسعود
رضی الله عنه قال فضل الناس
عمر بن الخطاب باربع بذکر
الاساری یوم بدر امر بقتلهم
فانزل الله تعالی ولولا کتاب
من الله سبق لمسکم فیما اخذتم
عذاب عظیم وبذکر الحجاب امر
نساء النبی صلی الله علیه وسلم
ان یحتجبن فقالت له زینب وانک
علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل
فی بیوتنا فانزل الله تعالی واذا
سألتموهن متاعا فاسئلوهن من
وراء حجاب وبدعوة النبی صلی
الله علیه وسلم اللهم اید الاسلام
بعمر وبرائه فی ابی بکر کان
اول الناس بایعه رواه احمد
عن ابی سعید الخدری
رضی الله عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ذاک
الرجل ارفع امتی درجة فی

روایت مین ابن عمر کے یون آیا ہے کہ عمر کہتے ہین مین
نے اپنے رب سے تین چیز مین موافقت کی (۱) مقام
ابراہیم مین (۲) پردہ مین (۳) بدر کے قیدیون
مین۔ امام احمد ابن مسعود سے روایت کرتے ہین
کہ عمر بن الخطاب چار چیزون کی وجہ سے لوگون پر
فضیلت دیے گئے (۱) بدر کے دن قیدیون کے
ذکر کرنے کے سبب کہ حضرت عمر نے اُنہین قتل کرنیکا
حکم فرمایا سو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اگر وہ حکم
جو لوح محفوظ مین سبقت لیگیا ہے نہوتا (یعنی مجتہد
کا معذب نہونا یا اہل بدر کا مغفور ہونا) تو فدیہ لیکر چھوڑ
دینے مین تمہین بڑا عذاب لگتا (۲) پردہ کے ذکر کرنیکے
سبب کہ آپنے ازواج نبی صلعم کو پردہ کرنیکا حکم فرمایا تو
حضرت زینب نے آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے کیا تم ہمپر حکم
کرتے ہو حالانکہ ہمارے گھرون مین وحی اُترتی ہے پس
اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری کہ جب تم آنحضرت کی
بی بیون سے کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو (۳)
آنحضرت صلعم نے اُنکے حق مین دعا کی کہ اے بار خدا اسلام کو
عمر کے مسلمان ہونے کی وجہ سے قوی کر (۴) حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت اپنی رائے
کے سبب کہ سب سے پہلے آپ ہی نے اُنسے بیعت
کی۔ ابن ماجہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
شخص میری امت مین مرتبہ کی رو سے جنت مین

الجنة قال ابو سعيد واللہ ما كنّا نرى ذلك الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله رواه ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزوينى عن اسلم قال سألني ابن عمر عن بعض شانه يعنى عمر فاخبرته فقال ما رأيت احدًا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض كان اجدّ ولا اجود حتى انتهى من عمر رواه البخارى عن المسور بن مخرمة قال لمّا طعن عمر جعل يألم فقال له ابن عباس وكان يجزّعه يا امير المؤمنين ولا كلّ ذلك لقد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحسنت صحبته ثم فارقك وهو عنك راض ثم صحبت ابا بكر فاحسنت صحبته ثم فارقك وهو عنك راض ثم صحبت المسلمين فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنك راضون قال اما ما ذكرت من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضاه

بلند مرتبہ ہے - ابو سعید کہتے ہین بخدا ہم بجانتے تھے کہ وہ کون شخص ہے مگر عمر بن الخطاب ہی پر ہمارا گمان تھا حتی کہ آپنے وفات پائی - بخاری مین اسلم سے روایت ہے کہ مجھسے ابن عمر نے حضرت عمر کے بعض حال سے پوچھا سو مین نے انہین خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جسوقت سے آپ قبض ہوے مین نے ہرگز کسیکو نہین دیکھا کہ وہ بہت کوشش کرنے والا اور نیک تر حضرت عمر سے ہو یہانتک کہ آخر عمر کو پہونچے - بخاری مسور بن مخرمہ سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت عمر رضہ زخمی ہوئے تو آپ درد کا اظہار کرنے لگے ابن عباس نے آپسے کہا اور وہ آپکی جزع و فزع دور کرتے تھے اے امیر المومنین یہ جزع وفزع نکرنی چاہئیے بے شبہ آپنے حضرت کی صحبت رکھی اور وہ آپ سے رضا کی حالت مین جدا ہوے پھر آپنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت برتی اور بہت اچھی طرح سے برتی پھر وہ آپسے رضامندی کی حالت مین جدا ہوے (پھر اپنی خلافت کے زمانہ مین) آپ نے مسلمانون سے صحبت رکھی اور رکھی بھی عمدگی کے ساتھ اگر آپ اُنسے جدا ہونگے تو اُس حال مین جدا ہونگے کہ وہ سب آپسے راضی ہونگے حضرت عمر نے فرمایا کہ تمنے جو رسول اللہ صلعم کی صحبت اور رضا کا ذکر کیا

فانّما ذلك مَنٌّ من الله مَنَّ به علىّ
واَمّا ما ذكرتَ من صحبة ابى بكرٍ
ورضاه فانّما ذلك مَنٌّ من الله
مَنَّ به علىّ واَمّا ما ترى
من جزعى فهو من اَجلِك ومن اجل
اصحابك والله لو اَنّ لى طلاع
الارض ذهبًا لافتديت به من
عذاب الله قبلَ اَنْ اَراه رواه
البخارى فى صحيحه باسناده عن
سليمان الاعمش قال حدثنى
شقيقٌ قال سمعتُ حُذيفةَ قال
كنّا جلوسًا عند عمر رضى الله عنه
فقال ايكم يحفظ قولَ رسول الله
صلّى الله عليه وسلم فى الفتنة
قلت انا احفظه كما قال قال هات
انك عليه لجرئٌ قلتُ سمعتُ
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول فتنةُ الرجل فى اهله وماله
وولده وجاره تُكفره الصّلوٰةُ
والصومُ والصّدقةُ والامر
والنهى عن المنكر قال عمر ليس
هذا اُريدُ ولكن الفتنة التى تموج
كما يموج البحرُ قال ليس عليك منها

تو یہ خدا کی طرف سے نعمت ہے کہ اُسنے اُسکے ساتھ
مجھپر احسان فرمایا اور ابوبکر کی صحبت اور اُنکی رضامندی
جو تم کہتے ہو وہ بھی خدا کی جانب سے ایک احسان ہے
جو مجھپر ہُوا - اور تم جو بے صبری میری دیکھتے
ہو (یہ کسی اور وجہ سے ہے) بلکہ تمہارے اور تمہارے
یارون کے سبب سے ہے - خدا کی قسم اگر میرے پاس
پری زمین کی مقدار سونا ہوتا تو مین عذاب آلٰہی کے
عوض بدلہ دیتا اس سے پہلے کہ عذاب آلٰہی کا سامنا
ہو - بخاری مین سلیمان الاعمش کہتے ہین مجھے
شقیق نے حدیث کی وہ کہتے ہین مین نے حذیفہ
سے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے آپنے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا فرمان فتنہ کے
باب مین تم مین سے کونسا یاد رکھتا ہے (حذیفہ کہتے
ہین) مین نے کہا جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا بعینہ
ویسا مجھے یاد ہے عمر نے فرمایا بیان کر بلاشبہ تو
زود حدیث مین دلیری کرتا ہے جو کچھ حضرت نے فرمایا ہو مین نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے آدمی کی آزمائش
اور فتنہ اُسکے اہل وعیال اُسکے مال و اولاد اُسکے پڑوس مین ہے
اُسے روزہ وصدقہ امر معروف اور نہی منکر دور کرتے ہین (حضرت
عمر یہ جواب سنکر بولے) فتنہ سے یہ آزمائش میری مراد
نہین میرا مقصود تو وہ فتنہ ہے جو دریا کے موج کے
مانند لہرائیگا (حذیفہ نے کہا) اے امیرالمومنین
آپ کو اُس سے کچھ غم نہ کرنا چاہیئے -

باس یا امیر المومنین ان بینک وبینها لبابا مغلقا قال ایکسر ام یفتح قال یکسر قال اذا لا یغلق ابدا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کما ان دون الغد اللیلة انی حدثته بحدیث لیس بالاغالیط فهبنا ان نسئل حذیفة فامرنا مسروقا فسأله فقال الباب عمر رواه البخاری عن ابی العالیة عن ابن عباس قال شهد عندی رجال مرضیون وارضاهم عندی عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الصلوة بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد العصر حتی تغرب رواه البخاری عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظهر فقام علی المنبر فذکر الساعة وذکر ان فیها امورا عظاما ثم قال من احب ان یسئل عن شیء فلیسئل ولا تسألونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت

(کیونکہ اسکی برائی آپکو نہ پہونچیگی) آپکے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے (جو درحقیقت وجود حضرت عمر ہے) حضرت عمر نے فرمایا کیا وہ دروازہ توڑا جاویگا یا کھولا جائیگا (حذیفہ نے) کہا توڑا جاویگا (جو کبھی قابل علاج پذیر نہو گا) حضرت عمر نے کہا جب وہ توڑا ہی جاویگا تو پھر اسکا کبھی بند ہونا لایق نہین (شقیق کہتے ہین) ہمنے حذیفہ سے کہا کیا عمر اس دروازہ کو جانتے تھے کہا انہین تو اسکا ایسا علم تھا جیسا کل کی ورے رات کا مین نے انسے ایسی حدیث بیان کی جسمین غلطی بالکل نہین (شقیق کہتے ہین) ہم حذیفہ سے خوف کی وجہ سے اس دروازہ کو نہ پوچھ سکے ہمنے مسروق کو حکم کیا انسنے حذیفہ سے پوچھا تو انہون نے کہا دروازہ سے مراد حضرت عمر ہین۔ بخاری نیز ابو عالیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میرے پاس کئی پسندیدہ آدمیون نے جنکے دین صدق مین کسیطرحکا شک نہین اور جنمین سب سے زائد پسندیدہ میرے نزدیک عمر بن الخطاب ہین یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلعم نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ بخاری مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم دوپہر ڈھلے نکلے اور ظہر کی نماز پڑھکر منبر پر کھڑے ہوے پھر قیامت کو ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اسمین بڑے بڑے خوفناک کام ہونگے اسکے بعد فرمایا جس شخصکو کسی چیز کے پوچھنے کی اگر آرزو ہو تو وہ پوچھے اور تم جس چیز سے پوچھوگے اسکی ضرور اطلاع دونگا مگر جب ہی تک کہ مین

في مقامي هذا فاكثر الناس من
البكاء واكثر ان يقول سلوني
فقام عبد الله بن حذافة وقال
من ابي قال ابوك حذافة ثم
اكثر ان يقول سلوني فبرك
عمر على ركبتيه قال رضينا بالله
ربا وبالاسلام دينا وبمحمد
نبيا فسكت ثم قال عرضت
على الجنة والنار آنفا في عرض
هذا الحائط فلم ار كالخير والشر
رواه البخاري عن عمار بن
ياسر رضي الله عنه انه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتاني جبرئيل فقلت يا جبرئيل
حدثني بفضائل عمر بن الخطاب
فقال لو حدثتك ما لبث نوح
في قومه ما نفدت فضائل وان
عمر حسنة من حسنات ابي بكر رواه ابو يعلى
الموصلي باسناد صحيح عن عبد الله بن عمر
رضي الله عنه قال استشار رسول الله صلى
الله عليه وسلم في الاسارى ابا بكر فقال قومك
وعشيرتك فخل سبيلهم فاستشار عمر
فقال اقتلهم قال ففداهم

اسکو کھڑا ہون سو لوگون نے بہت رونا شروع کیا
اور آپ بار بار فرماتے تھے مجھ سے پوچھو پس عبد اللہ بن
حذافہ نے کھڑے ہوکر پوچھا میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا
باپ حذافہ ہے پھر آپ بہت کثرت سے کہنے لگے مجھ سے
پوچھو پس حضرت عمر دوزانو بیٹھکر کہنے لگے ہم اللہ سے ازروے
رب ہونیکے اسلام سے ازروے دین ہونیکے محمد سے
ازروے نبی ہونیکے راضی ہوے پس آنحضرت چپ
ہوگئے - پھر فرمایا اسوقت اس دیوار کی جانب مجھپر جنت
و دوزخ پیش ہوئی اور مین نے آج جیسی کبھی بھلائی
برائی نہ دیکھی ؞

ابو یعلی الموصلی صحیح اسناد کے ساتھ عمار بن یاسر سے
روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے
پاس جبرئیل آئے مین نے کہا آئیے کچھ عمر کے فضائل
مجھ سے بیان کیجئے انہون نے کہا جب تک نوح اپنے
قوم مین رہے ہین اگر اُس زمانہ تک بھی عمر کے
فضائل بیان کرون تو کم نہون - بیشک حضرت
عمر ابوبکر کی نیکیون مین سے ایک نیکی ہین - مستدرک مین
حاکم ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
سے مشورہ کیا انہون نے کہا وہ آپکی قوم آپکا
کنبا ہے انسے فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے - پھر عمر بن الخطاب
سے مشورہ کیا انہون نے کہا انہیں قتل کیجئے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کی رائے پر فدیہ

رسول الله صلعم فانزل الله
عز وجل ما كان لنبي ان
يكون له اسرى حتى يثخن في
الارض الى قوله فكلوا مما غنمتم
حلالا طيبا فلقي النبي صلى الله
عليه وسلم عمر رض قال كاد ان
يصيبنا في خلافك بلاء رواه
الحاكم في المستدرك وقال هذا
حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه
عن عبد الله بن عباس رضي
الله عنه قال لما نزلت هذه الآية
والذين يكنزون الذهب والفضة
كبر ذلك على المسلمين فقال
عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال
يا نبي الله انه كبر على اصحابك
هذه الآية فقال ان الله لم
يفرض الزكوة الا ليطيب ما
بقي من اموالكم وانما فرض المواريث
وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم
فقال فكبر عمر ثم قال له الا
اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة
الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا
امرها اطاعته واذا غاب عنها

اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری۔ ماکان
لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الی قولہ فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا اسکے بعد نبی صلعم
حضرت عمر سے ملکر کہنے لگے قریب تھا کہ تیری مخالفت
مین ہمین مصیبت و بلا پہونچتی۔ ابو داود مین
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ
آیت والذین یکنزون الذہب والفضۃ اُتری تو
مسلمانون پر شاق اور گران ہوئی۔ حضرت عمر نے
فرمایا گھبراؤ مت مین اس فکر کو تم سے کھول دونگا
سو آپ گئے اور کہا اے رسول خدا آپ کے یارون
پر یہ آیت بھاری آئی ہے۔ حضرت نے فرمایا اللہ
تعالی نے زکوۃ صرف اسواسطے فرض کی ہے کہ
تمہارے باقی مالونکو پاک کر دے اور میراث کو اسواسطے
فرض کیا کہ جو شخص تمہارے پیچھے ہے اسکو میراث ملے
(راوی کہتا ہے) اسکے بعد آپنے ایک اور کلمہ ذکر کیا پس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشی کے مارے
اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمر سے فرمایا کیا مین تمکو بہترین
اُس چیز کی خبر نہ دون جسے آدمی جمع کرتا ہے
وہ نیکبخت عورت ہے کہ جب اسکی طرف
دیکھے خوش کرے اور جب اُسے حکم دے تو
لونڈی بنجائے اور جب شوہر اُس سے غائب

ہو

حفظته رواه ابو داود وعن عبد الله بن عبّاسٍ قال حدّثني عمر قال لمّا كان يومُ ..... خيبرًا قبلَ نفرٌ من صحابةِ النبيّ صلى الله عليه وسلم فقالوا فلانٌ شهيد وفلانٌ شهيدٌ حتى مرّوا على رجلٍ فقالوا فلانٌ شهيدٌ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلا انّي رايتُه في النار في بردةٍ غلّها او عباءةٍ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطّاب اذهب فناد في النّاس انه لا يدخل الجنةَ الا المؤمنون ثلثًا قال فخرجتُ فناديتُ الا انه لا يدخل الجنةَ الا المؤمنون ثلثًا رواه مسلمٌ عن عبد الله بن عمر بن الخطّاب رضي الله عنه قال قام عمر خطيبًا فقال إنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عامل يهود خيبر على اموالهم قال نقركم ما اقركم الله وقد رايتُ اجلاءهم فلما اجمع عمر على ذلك اتاه بني ابي الحقيق

تو اسکی رکھوالی کرے ٭

مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ بہین عمرؓ نے حدیث کی کہ جب خیبر کا دن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کئی شخص آپکے پاس آئے اور کہا فلان فلان شہید ہوا یہانتک کہ ایک شخص پر جو مرا ہوا پڑا تھا گذرے اور کہنے لگے فلان شہید ہے آنحضرتؐ نے فرمایا حاشا کلا (یعنی تم شہید نکہو) بلا شبہ مین نے اسے دوزخ مین ایک چادر یا کنبلی مخطط کی وجہ سے جو اُسنے غنیمت کے مال مین سے چرائی تھی دیکھا ہے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے جا اور لوگون مین تین بار پکار دے کہ جنت مین مومنون کے سوا اور کوئی نجائیگا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہین مین نے نکلکر تین دفعہ پکار دیا کہ آگاہ ہو جاؤ مومنون کے سوا کوئی شخص بہشت مین نجائیگا ٭

بخاری مین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ خطبہ فرمانے کو کھڑے ہوے پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے خیبر کے یہود سے اُنکے مالون پر معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک اللہ تمہین ٹھیرائیگا (یعنی نکالنے کا حکم نکریگا) ہم ٹھیرائینگے اور اب مین اُنکا جلا وطن کرنا مناسب دیکھتا ہون۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا ارادہ کیا تو قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سے

فقال یا امیر المومنین اتخرجنا وقد اقرنا محمد وعاملنا علی الاموال فقال عمر اظننت انی نسیت قول رسول الله صلی الله علیہ وسلم کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ فقال ھذہ کانت ھزیلۃ من ابی القسم فقال کذبت یا عدو الله فاجلاھم عمر واعطاھم قیمۃ ما کان لھم من الثمر مالا وابلا وعروضا من اقتاب وحبال وغیر ذلک رواہ البخاری عن عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنہ ان بنتا کانت لعمر یقال لھا عاصیۃ فسماھا رسول الله صلی الله علیہ وسلم جمیلۃ رواہ مسلم - عن عبد الله بن عمر رضی الله عنہ قال کانت تحتی امرأۃ احبھا وکان عمر یکرھھا فقال لی طلقھا فابیت فاتی عمر رسول الله صلی الله علیہ وسلم فذکر

ایک شخص آپکے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین کیا آپ ہمین یہان سے نکالتے ہین حالانکہ رسول اللہ نے ہمین ٹھیرایا اور مالون پر ہم سے معاملہ کیا تھا عمر رض نے فرمایا کیا تو گمان کرتا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس فرمان کو جو تجھ سے فرمایا تھا بھول گیا - رسول اللہ نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا کہ راتون رات خیبر سے نکالا جائیگا اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑیگی - اُس شخص نے کہا یہ کلمہ تو ابو القاسم صلعم سے ہنسی کی راہ سے نکلا تھا حضرت عمر نے فرمایا اے اللہ کے دشمن تو نے جھوٹ کہا - پھر آپنے اُنھین جلاوطن کرکے اُن چیزونکی قیمت جو انکے لیے تھی کھجورین نال اونٹ اور اسباب جیسے پالان رسیان وغیرہ دیدی - مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی ایک بیٹی تھین جنکا نام ایام جاہلیت مین عاصیہ تھا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جمیلہ رکھا + ترمذی اور ابوداؤد عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین ابن عمر نے کہا میرے نکاح مین ایک عورت تھی جسے مین بہت دوست رکھتا تھا اور حضرت عمر اُس سے ناخوش تھے اُنہون نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دیدے مین نے انکار کیا پس حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس امر کا ذکر کیا +

ذلك له فقال لی رسول الله
صلی الله علیه وسلم طلقها رواه
الترمذی وابو داود عن عمر بن
الخطاب رضی الله عنه قال دخلت
علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاذا هو مضطجع علی
رمال حصیر لیس بینه وبینه
فراش قد اثر الرمال بجنبه
متکئا علی وسادة من ادم حشوها
لیف قلت یا رسول الله ادع
الله فلیوسع علی امتك فان
فارس والروم قد وسع علیهم
وهم لا یعبدون الله فقال اوفی
هذا انت یا ابن الخطاب اولئك
قوم عجلت لهم طیباتهم فی
الحیوة الدنیا وفی روایة اما
ترضی ان تکون لهم الدنیا ولنا
الاخرة رواه البخاری ومسلم
عن ابی بردة بن عبد الله بن
قیس وهو ابن ابی موسی الاشعری
قال قال لی عبد الله بن عمر هل تدری
ما قال ابی لابیك قال قلت لا قال
فان ابی قال لابیك یا ابا موسی

رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اُسے طلاق دیدے
بخاری مسلم مین حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے
ہین کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس گیا ناگہان رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر جو
کھجور کے پتھون سے بُنا ہوا تھا بیٹھے تھے آپکے اور
اُس بوریے کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اُس بوریے
نے آپکے پہلو مین نشان ڈالدیے تھے اور ایک چمڑے
تکیہ پر جسکا بھراؤ کھجور کا پوست تھا تکیہ کئے ہوے تھے
مین نے کہا اے رسول خدا آپ اپنی امت کی فراخی کے لئے
اللہ تعالی سے دعا کیجئے۔ دیکھئے فارس اور روم کیسے
چین اُڑا رہے ہین اُنپر کیسی فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ
خدا کو نہین پوجتے ہین۔ حضرت نے فرمایا اے ابن الخطاب
کیا تم ابھی اسی درجہ مین ہو۔ یہ ایک قوم ہے کہ انکی
لذتین اُنکی دنیا کی زندگی مین جلدی کی گئی ہین
اور ایک روایت مین یون ہے کیا تم اس بات
سے راضی نہین ہو کہ اُنکے لئے دنیا اور ہمارے
لئے آخرت ہو۔ بخاری مین ابوبردہ بن عبداللہ
بن قیس یعنی ابن ابی موسی اشعری سے روایت
ہے کہ مجھے عبداللہ بن عمر نے کہا تجھے کچھ
معلوم ہے کہ میرے باپ نے تیرے باپ
سے کیا کہا ابوبردہ کہتے ہین مین نے کہا مین
نہین جانتا۔ فرمایا میرے والد نے تیرے
والد سے کہا اے ابو موسے

هل يسرك ان اسلامنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهجرتنا معه وجهادنا معه وعملنا كله معه برد لنا وان كل عمل عملناه بعده نجونا منه كفافا راسا براس فقال ابوك لا والله قد جاهدنا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلينا وصمنا وعملنا خيرا كثيرا واسلم على ايدينا بشر كثير وانا لنرجو ذلك فقال ابي ولكني انا والذي نفس عمر بيده لوددت ان ذلك برد لنا وان كل شيء عملناه بعده نجونا منه كفافا راسا براس فقلت ان اباك والله كان خيرا من ابي رواه البخاري عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح فجاء عمر فاراد امرأته فقالت اني قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخن لك شيئا فنام فلما اصبحوا انزلت هذه الاية احل

کیا تجھ کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ ہمارا اسلام ہماری ہجرت ہمارا جہاد اور تمام عمل جو ہمنے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں ہمارے لئے ثابت اور باقی رہیں اور جتنے عمل کہ رسول اللہ کے بعد ہمنے کئے ہیں اُنسے برابر سرابر نجات پائیں تو تیرے باپنے میرے باپ کے جواب میں کہا یہ بات نہیں بخدا ہمنے رسول اللہ صلعم کے بعد جہاد کئے نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سی بھلائیاں اور کارگذاریاں کیں اور ہمارے ہاتھوں پر بہت سے آدمی مسلمان ہوے اور ہمیں پوری امید ہے کہ پہلی بھلائیوں سے زائد اور کثیر سوا ان کا بھی ثواب ہے میری والد نے کہا لیکن میں تو اُس خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جسکے دست قدرت میں عمر کی جان ہے میں یوں چاہتا ہوں کہ جو عمل ہمنے رسول اللہ کے ساتھ کئے ہیں وہی باقی رہیں اور جو کچھ ہمنے رسول اللہ کے بعد کیا ہے اُس سے برابر سرابر رہائی پاویں ابو بردہ کہتے ہیں ہمنے ابن عمر سے کہا واللہ آپکے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے۔ ابو داود میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے رفیقوں نے حدیث کی کہ ابتدا اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کرنے کے بعد کھانا کھانے سے پہلے سو رہتا تو پھر صبح تک کھانا نکھاتا سوا ایکدن حضرت عمر گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے صحبت کرنی چاہی اُنکی بی بی نے کہا میں سو چکی ہوں آپنے گمان کیا کہ وہ بہانہ کرتی ہے پس آپنے قضائے حاجت کی اسیطرح ایک مرد انصاری نے کھانا کھانا چاہا گھر کے لوگوں نے کہا ذرا ٹھیر جاکہ تیرے لئے کچھ کھانا گرم کرلیں پس اُسے نیند آگئی۔ صبح کو یہ آیت اُتری کہ تمہیں روزہ کی رات میں

لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم
رواه ابوداود عن عبد الله بن
زيد بن عبد ربه قال لما امر رسول
صلى الله عليه وسلم بالناقوس
يعمل ليضرب به للناس لجمع
الصلوة طاف بي وانا نائم رجل
يحمل ناقوسا في يده فقلت يا
عبد الله اتبيع الناقوس قال وما تصنع به
فقلت ندعو به الى الصلوة قال
افلا ادلك على ما هو خير من
ذلك فقلت له بلى فقال تقول
الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله
حي على الصلوة حي على الصلوة
حي على الفلاح حي على الفلاح الله
اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم استاخر
عني غير بعيد ثم قال ثم تقول
اذا اقمت الصلوة الله اكبر الله اكبر
اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول
الله اشهد ان محمدا رسول الله حي على

مین اپنی بی بیون سے جماع کرنا حلال ہوگیا*

ابوداود مین عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے جانیکا حکم فرمایا کہ نماز مین جمع ہونے کے لئے لوگون مین اُسے بجاوین تو مجھے ایک شخص خواب مین دکھائی دیا کہ وہ اپنے ہاتھ مین ناقوس اُٹھائے ہوئے ہے مین نے اُس سے کہا اے خدا کے بندے کیا یہ ناقوس بیچتا ہے اُسنے کہا تو کیا کریگا مین نے کہا اس سے لوگونکو نماز کے لئے بلاوینگے اُسنے کہا مین اس سے بہتر چیز تجھے بتاؤن مین نے کہا ہان اُسنے کہا پہلے چار مرتبہ اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) کہہ پھر دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ (مین اس بات کا گواہ ہون کہ خدا کے سوا کوئی پوجا کے لایق نہین) کہہ۔ اور دو دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ (گواہ ہون اسکا کہ محمد رسول خدا ہین) کہہ۔ دو دفعہ حی علی الصلوۃ (نماز کے لئے آو) کہہ۔ اسیطرح دو دفعہ حی علی الفلاح (مراد ملنے کے لئے آو) کہہ۔ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ۔ یہ کہکر وہ شخص تھوڑی سی دیر مجھ سے پیچھے ہٹ کر کہنے لگا پھر جب نماز کھڑی کرے تو تو پہلے دو مرتبہ اللہ اکبر کہہ۔ اور پھر دو دفعہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہہ۔ پھر دو دفعہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور

دو دفعہ حی علی

الصلوٰة حی علی الفلاح قد قامت
الصلوٰة الله اکبر الله اکبر لا اله
الا الله فلما اصبحتُ اتیت رسول
الله صلی الله علیه وسلم فاخبرتُه
بما رایتُ فقال انها لرویا حق
ان شاء الله فقم مع بلال فالق علیه
ما رایت فلیؤذن به فانه اندی صوتًا
منك فقمتُ مع بلال فجعلت القیه
علیه ویؤذن به قال فسمع ذلك
عمر بن الخطاب وهو فی بیته فخرج
یجر رداءه یقول والذی بعثك
بالحق یا رسول الله لقد رایتُ
مثل الذی اُرِیَ فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلله الحمد رواه ابوداود وعن
عبد الله بن عباس رضی الله عنه
عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه
انه قال لما مات عبد الله بن اُبَیّ
ابن سلول دُعِیَ له رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیصلی علیه فلما قام
رسول الله صلی الله علیه وسلم
وثبت علیه فقلتُ یا رسول الله
تصلی علی ابن ابیّ وقد قال یوم
کذا وکذا کذا وکذا اعدد علیه قوله

الصلوٰة اسیطرح حی علی الفلاح کہکر دو دفعہ قد قامت
الصلوٰة (قائم ہوئی نماز) کہہ پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا
اللہ کہہ پس جب مین نے صبح کی تو رسول اللہ کے پاس آکر
اُس خواب کو جو مین نے دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا بیشک
یہ خواب حق ہے اگر اللہ نے چاہا تو بلال کے ساتھ کھڑا
ہو کر جو کچھ دیکھا ہے اوسے سکھا اور بتا تا کہ بلال اُن
کلمون کے ساتھ اذان دے کیونکہ بلال تجھ سے آواز مین
زیادہ ہے پس مین نے بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر اُنہین
اُن لفظونکو بتانا شروع کیا۔ بلال اُن لفظون سے اذان دیتے
تھے۔ راوی کہتے ہین حضرت عمر بن الخطاب گھر مین سے یہ
آواز سنکر اپنی چادر سنبھالتے ہوے باہر آئے کہنے لگے اے
رسول خدا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے مین نے بھی
ہی خواب دیکھا ہے جیسا عبداللہ دکھلایا گیا رسول اللہ صلعم
نے فرمایا خدا کا شکر ہے (کہ میرے اصحاب حق الہام ہوتے
ہین) عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مین نے عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس منافقین)
مرگیا تو اُسپر نماز پڑھنے کے لئے لوگون نے آپکو بلایا سو
جب آنحضرت صلعم نماز کے لئے کھڑے ہوے تو وہانسے
مین جھپٹا اور آپ پر کود کر کہنے لگا اے رسول خدا
کیا ابن ابی پر آپ نماز پڑھتے ہین۔ حالانکہ اُسنے
فلان فلان دن آپ کو ایسا ایسا کہا تھا (حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین) مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اُسکے بیہودہ باتین شمار کرا رہا تھا

فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال أخر عني يا عمر فلما أكثرت عليه قال اني قد خيرت فاخترت لو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له لزدت عليها قال فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انصرف فلم يمكث الا يسيرا حتى نزلت الآيتان من براءة ولا تصل على احد منهم مات ابدا الى قوله وهم فاسقون فعجبت من بعد جرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ والله ورسوله اعلم

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل وعدني ان يدخل الجنة من امتي اربعمائة الف فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله فقال وهكذا فحثا بكفيه وجمعهما فقال ابو بكر زدنا يا رسول الله قال وهكذا فقال عمر دعنا يا ابا بكر فقال ابو بكر وما عليك ان يدخلنا الله كلنا الجنة فقال ان الله عز و

رسول اللہ صلعم مسکراتے تھے اور فرماتے تھے اے عمر مجھ کو ذرا پرے تو ہٹو سو میں نے جب آپ سے بہت کچھ کہا تو فرمایا مجھے اختیار دیا گیا ہے اگر میں جانتا کہ ستر پر زیادہ بخشش طلب کرنے سے وہ بخشا جاویگا تو میں ضرور ستر پر زیادہ کرتا (راوی کہتے ہیں) پس رسول اللہ نے اُس (منافق) پر نماز پڑھی پھر وہاں سے پھرتے ہوئے تھوڑی دیر نہ لگی ہوگی کہ سورۂ برات کی یہ دو آیتیں اُتریں۔ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا سے وہم فاسقون تک (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اسکے بعد مجھے اپنی جرأت پر جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کی تعجب ہوا۔ اور اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں +

شرح سنہ میں انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بزرگ و برتر نے میری امت میں چار لاکھ آدمی بلا حساب جنت میں داخل کرنیکا وعدہ فرمایا ہے حضرت ابوبکر نے کہا اے رسول خدا اللہ سے ہمارے لیے اَور زیادتی مانگیے آنحضرتؐ نے فرمایا اور زیادتی اسطرح ہے پس آپ نے دونو لپیں بنائی اور اُنہیں جمع کرکے دکھایا۔ ابوبکر نے کہا اور بھی زیادہ کیجیے اے رسول خدا آپ نے پھر اُسیطرح فرمایا پس حضرت عمر نے کہا اے ابوبکر ہمیں عمل کرنے اور خوف عذاب الٰہی میں سعی و کوشش کے لئے چھوڑ دیجئے ابوبکر نے فرمایا تمہارا اسمیں کیا نقصان ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

جل ان شاء ان يدخل خلقه الجنة بكف واحد فعل فقال النبي صلعم صدق عمر رواه في شرح السنة . . .

. . . عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا عليها شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة و هذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض رواه البخاري

عن عبد الله بن عمر رض ان عمر انطلق مع النبي صلى الله عليه وسلم في رهط قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان عند اطم بني مغالة وقد قارب ابن صياد الحلم فلم يشعر حتى ضرب النبي صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد

کرے عمر نے کہا اگر خدا اپنی مخلوق کو جنت مین داخل کرنا چاہے تو ایک ہی کف مین داخل کر دے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہین۔ بخاری مین عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ مین نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ صحابہ کی ایک جماعت ایک جنازہ پر گذری اور اسپر بھلائی سے تعریف کی تب نبی صلعم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ پر گذرے اور اُسکا برائی سے ذکر کیا وہان بھی آنحضرت نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا (اے رسول خدا کے) کیا واجب ہوئی فرمایا جس شخص کی تمنے بھلائی کے ساتھ تعریف کی اُسکے لئے جنت واجب ہوگئی اور جسے تمنے بُرائی کے ساتھ ذکر کیا اُسکے لئے دوزخ واجب ہوئی۔ تم زمین مین خدا کے گواہ ہو +

بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب آنحضرت کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف گئے یہانتک کہ بنی مغالہ (یہود مین سے ایک قوم کا نام ہے) کے محل مین بچون کے ساتھ اُسے کھیلتا پایا اُن دنون مین ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا سو اُسے ہمارا آنا معلوم نہ ہوا یہانتک کہ آنحضرت نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ مارکر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین خدا کا رسول ہون تب ابن صیاد نے آپکو قہر آلود نظرون سے دیکھکر کہا مین گواہی دیتا ہون

الك رسول الاميين فقال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فرصه وقال امنت بالله ورسله فقال له ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني صادق وكاذب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له النبي صلى الله عليه وسلم اني قد خبأت لك خبيئا وخبأ له يوم تاتي السماء بدخان مبين فقال ابن صياد هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر دعني اضرب عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه فلا خير لك في قتله رواه البخاري

عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش قال يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى كادت الشمس تغرب قال النبي صلى الله عليه وسلم والله

کہ اَن پڑھون کے پیغمبر ہو - پھر ابن صیاد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کیا تم میرے پیغمبر خدا ہونے کی گواہی دیتے ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بھینچا اور چھوڑ دیا اور فرمایا مین اللہ اور اُسکے پیغمبرون پر ایمان لایا ہون پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد بولا میرے پاس مخبر خبر لاتے ہین کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی جھوٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر تیرا امر مشتبہ ہو گیا ہے پھر اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تیرے لئے اپنے جی مین ایک چیز پوشیدہ رکھی ہے اور وہ یہ آیت ہے کہ جس دن آسمان دھوان ظاہر لاویگا آپنے پوشیدہ رکھی تھی ابن صیاد بولا وہ دُخ (دھوان) ہے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہو تو اپنے اس قدر سے کبھی تجاوز نکریگا - حضرت عمر نے فرمایا اے رسول خدا مجھے چھوڑ دیجئے کہ اسکی گردن ماروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابن صیاد وہی دجال ہے تو تم اُسپر قابو نہ پاؤگے (کیونکہ اُسکے قاتل عیسٰی ہین) اور اگر وہ دجال نہین ہے تو اُسکے قتل مین تمہارے لئے کچھ بھلائی نہین ؀

بخاری مین جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن سورج ڈوبنے کے بعد آئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے اور کہا اے رسول خدا مین نے عصر کی نماز نہین پڑھی یہانتک کہ سورج ڈوبنے کو ہوا آنحضرت صلعم نے فرمایا

(باقی برصفحہ آئندہ)

ما صلّيتها فقمنا الى بطحان فتوضأ
للصلوة وتوضأنا لها فصلى العصر
بعدما غربت الشمس ثم صلى
بعدها المغرب رواه البخاري
عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه يقول
كان المسلمون حين قدموا المدينة
يجتمعون فيتحينون الصلوة ليس ينادي
لها فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا
ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم
بل بوقا مثل بوق اليهود فقال عمر اولا
تبعثون رجلا منكم ينادي
بالصلوة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا بلال قم فناد
بالصلوة رواه البخاري عن الازرق
بن قيس قال صلى بنا امام لنا يكنى
ابا رمثة فقال صليت هذه الصلوة
او مثل هذه الصلوة مع النبي صلى
الله عليه وسلم قال وكان ابو بكر
وعمر يقومان في الصف المقدم
عن يمينه وكان رجل قد شهد
التكبيرة الاولى من الصلوة فصلى
نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم
سلم عن يمينه وعن يساره حتى

بجز امین نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی پھر ہم بطحان
(مدینہ کی وادی) مین کھڑے ہوے پس آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہمنے بھی وضو کیا
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈوبنے کے
بعد عصر کی نماز پڑھی اور اسکے بعد مغرب کی - بخاری
مین ابن عمر سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ مین آئے
اور نماز کے لئے جمع ہوکر وقت کی جستجو اور تلاش
کرنے لگے اور نماز کے لئے کوئی ندا نہ کرتا تھا سو
لوگون نے آپس مین گفتگو کی - بعض تو کہنے لگے
عیسائیون کی طرح تم بھی ایک ناقوس بنالو -
بعضون نے کہا نہیں بلکہ یہود کا سنکھ جیسا
ایک سنکھ بنالو - تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا تم ایک شخص کو کیون نہیں بھیجتے کہ وہ نماز
کے لئے پکارے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے بلال کھڑا ہو اور نماز کے لئے پکار *
ابوداود مین ازرق بن قیس سے روایت ہے کہ ہمارے
امام نے جسکی ابو رمثہ کنیت تھی ہمین نماز پڑھائی پھر کہنے
لگا یہی یا اس جیسی نماز مین نے رسول اللہ کے ساتھ
پڑھی ہے ابو رمثہ نے کہا حضرت ابو بکر و حضرت
عمر رضی اللہ عنہما اول صف مین سیدھی طرف
کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص جو نماز کی تکبیر اولی مین
شریک تھا موجود تھا - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑھکر دائین بائین سلام پھیرا

لاينا بياض خدّيه ثم انفتل كانفتال ابى رمثة يعنى نفسه فقام الرجل ادرك معه التكبيرة الاولى من الصلوة فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبه فهزه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلوتهم فصل فرفع النبى صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه ابوداؤد وفى رواية عن ابن عباس اسلم مع النبى صلى الله عليه وسلم ثلثة وثلثون رجلا وست نسوة ثم اسلم عمر فنزلت يا ايها النبى حسبك الله ومن اتبعك من المومنين ٭

اور گردن مبارک اسقدر پھیری تھی ہین آپکے رخسارون کی سفیدی اچھی طرح سے معلوم ہوئی پھر پھر کر بیٹھ گئے جیسا ابو رمثہ (یعنی مین) پھر کر بیٹھا ہون سو وہ شخص جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکبیر اولی پائی تھی کھڑا ہوکر اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمر نے اسکی طرف ایک جست لگائی اور مونڈھے پکڑ کر جھڑجھڑاے پھر فرمایا بیٹھ جا کیونکہ اہل کتاب صرف اسیوجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی دو نمازون مین فصل نہ تھا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھاکر دیکھا اور فرمایا اے ابن الخطاب اللہ تعالی نے تجھے ٹھیک بات سجھائی - ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تینتیس مرد اور چھ عورتین اسلام لاچکے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری - اے نبی تجھے خدا ے تعالی اور مؤمنین مین سے جنہون نے تیرا اتباع کیا بس ہے

فصل فى سيرة امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله عنه

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال رايت عمر بن الخطاب وهو يومئذ امير المومنين وقد رقع بين كتفيه برقع ثلث لبد بعضها فوق بعض رواه مالك

فصل امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی بعض خصلت کے بیان مین

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے عمر بن الخطاب کو اسزمانہ مین کہ جب وہ امیر المؤمنین تھے آپکے مونڈھوں کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تھے

عن انس بن مالك قال
سمعت عمر بن الخطاب
وخرجت معه حتى
دخل حائطا فسمعته
وهو يقول وبيني وبينه
جدار وهو في جوف
الحائط عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ بخ يا
ابن الخطاب لتتقين
الله او ليعذبنك رواه
مالك عن انس بن مالك قال
رايت عمر بن الخطاب وهو يومئذ
امير المؤمنين يطرح له صاع من
تمر فياكله حتى ياكل حشفها رواه
مالك عن زيد بن اسلم قال
استسقى يوما عمر فجيء بماء قد
شيب بعسل فقال انه لطيب لكني
اسمع الله عز وجل نعى على قوم
شهواتهم فقال اذهبتم طيباتكم
في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها
فاخاف ان تكون حسناتنا عجلت
لنا فلم يشربه رواه رزين عن
عمر بن الخطاب رضي الله عنه

موطا مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا اسوقت کہ جب مین انکے ساتھ چلا اور آپ ایک باغ مین تھے مجھ مین اور آپ مین ایک دیوار حائل تھی مین نے انہین کہتے سنا آپ فرماتے تھے واہ واہ ای خطاب کے بچے اللہ سے ڈر نہین تو اللہ تجھے عذاب کریگا موطا مین انس بن مالک کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر کو اس زمانہ مین دیکھا کہ آپ مسلمانون کے سردار تھے کہ آپ کے سامنے کھجورون کا صرف ایک صاع ڈالا جاتا تھا آپ انہین کھاتے یہانتک کہ خراب اور سوکھی تک کھا لیتے تھے۔ رزین مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس پانی شہد ملا ہوا لایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسمین کوئی شک نہین یہ پانی نہایت مزہ دار اور پاک ہے لیکن مین خدائے بزرگ و برتر کو سنتا ہون کہ اسنے ایک قوم پر انکی خواہشون کے سبب عیب لگایا اور سرزنش کی ہے چنانچہ فرمایا تم اپنی زندگی ہی مین مزے اڑا چکے اور ان لذائذ سے بہرہ مند ہوچکے سو مین ڈرتا ہون کہ ہماری نیکیون کا ثواب اسی عالم مین دیا جاوے پس وہ پانی نہ پیا ۔

شعب الایمان مین عمر بن الخطاب سے روایت ہے

قال وهو على المنبر يا ايها الناس
تواضعوا فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول
من تواضع لله رفعه الله فهو
في نفسه صغير وفي اعين الناس عظيم ومن
تكبر وضعه الله فهو في اعين الناس
صغير وفي نفسه كبير حتى لهو اهون عليهم من
كلب وخنزير رواه البيهقي في شعب الايمان عن عمر
قال قال رسول الله ص اللهم اشدد
الاسلام بعمر بن الخطاب رواه
الطبراني في الاوسط وعنه قال
قال رسول الله ص لولم ابعث
فيكم لبعث عمر الحديث رواه
الديلمي عن سالم بن عبد الله
قال ابطا خبر عمر على ابي موسى
فاتى امراة في بطنها شيطان فسألها
عنه فقالت حتى ياتي شيطاني
فجاء فسألته عنه فقال تركته
مؤتزرا بكساء يسهم ...
ابل الصدقة وذلك رجل لا يراه
شيطان الا خر لمنخريه الملك بين
عينيه وروح القدس بلسانه
رواه ابن عساكر عن ابي هريرة

کہ آپ منبر پر چڑھے ہوئے فرماتے تھے لے لوگو فروتنی کرو
کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہی
کہ جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیئے لوگون کے ساتھ فروتنی
کرتا ہے اُسکا درجہ اللہ بلند کرتا ہے گو وہ اپنی نظر مین
حقیر ہے مگر لوگون کی نظرون مین بزرگ و کبیر ہے اور
جو کوئی تکبر کرتا ہے اُسے خدا تعالی پست کر دیتا ہے
سو وہ گرچہ آپکو بزرگ قدر جانتا ہے لیکن لوگون کی آنکھون
مین اسدرجہ حقیر ہو جاتا ہے کہ کتے اور سور سے بھی زیادہ اُنکے
نزدیک ذلیل و خوار شمار کیا جاتا ہے۔ طبرانی اوسط مین ابوبکر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
اللہ عمر بن الخطاب سے اسلام کی بنیاد مضبوط کر۔ دیلمی
ابوبکر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر
مین تم مین پیغمبری کے ساتھ نہ بھیجا جاتا تو عمر بن الخطاب مبعوث
ہوتے۔ ابن عساکر سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ
ابوموسی اشعری کو حضرت عمر کی خبر معلوم نہوئی وہ ایک
ایسی عورت کے پاس آئے جسکے پیٹ مین شیطان بولتا تھا
ابوموسی نے اُس عورت سے حضرت عمر کی خبر پوچھی نے کہا تم
ٹھیرجاؤ کہ میرا شیطان میرے پاس آجاے جب شیطان آیا تو ابوموسی نے اُس سے
پوچھا شیطان نے کہا مینے اُنھین لنگی کا تہبند باندھے چھوڑا ہے
اور صدقہ کے اونٹ بانٹ رہے ہین وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جب اُسے
شیطان دیکھتا ہے تو منہہ کے بل گر پڑتا ہے اور اُسکی دونون
آنکھون کے درمیان فرشتہ اور زبان پر روح القدس
ہے۔ مسند احمد اور ابوداود مین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلعم من اتى كاهنا
فصدقه بما يقول او اتى امراته
حائضا او اتى امراته في دبرها
فقد برئ مما انزل على محمد رواه
احمد وابو داود عن ابي هريرة
رجلا شكى الى النبي صلعم قسوة قلبه
قال امسح راس اليتيم واطعم المسكين
رواه احمد عن ابي سعيد الخدري
رضي الله عنه قال اتانا ابو موسى
قال ان عمر رضي الله عنه ارسل
الي ان اٰتيه فاتيتُ بابه فسلمتُ
ثلثا فلم يرد علي فرجعتُ فقال
ما منعك ان تاتينا فقلتُ اني اتيتُ
فسلمتُ على بابك ثلثا فلم تردوا
علي فرجعتُ وقد قال لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذن
احدكم ثلثا فلم يؤذن له فليرجع
فقال عمر اقم عليه البينة قال
ابو سعيد فقمت معه فذهبتُ
الى عمر فشهدت رواه البخاري و
مسلم عن ابي امامة الباهلي قال
لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا
فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن
کے پاس آکر اُسکے خبر کی تصدیق کرے یا اپنی بیوی سے حیض
کی حالت مین آوے (جماع کرے) یا اُسکے پیچھے سے آئے
تو وہ اُس سے جو محمد ؐ پہ اُتارا گیا ہے بری ہے +
مسند احمد مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے
اپنی قسوت قلب کی رسول اللہ صلعم سے شکایت کی آپنے
فرمایا یتیم کا سر چھو (ازراہ شفقت) اور مسکین کو کھلا +
بخاری مسلم مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہمارے پاس
ابو موسی اشعری نے آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے میرے بلانے
کے واسطے میرے پاس ایک آدمی بھیجا سو مین پہنچے اُنکے
دروازہ پر جاکر (بقصد اذن) تین بار سلام کیا (لیکن)
وہان سے جواب آیا تب مین پھر کر چلا آیا - اسکے بعد عمر رض
نے فرمایا تمہین ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے منع کیا مین نے
کہا مین تو حاضر ہوا تھا اور آپکے دروازہ پر تین دفعہ سلام بھی
کیا مگر کسی نے مجھے جواب نہ دیا ناچار پھر کر چلا آیا کیونکہ مجھے رسول
اللہ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی تم مین سے تین بار اذن مانگے
اور پھر اندر آنیکا حکم نہ ملے تو پھر جاوے سو حضرت
عمر نے فرمایا اس حدیث کی صحت پر گواہ قایم کر - ابو سعید
کہتے ہین مین کھڑا ہو گیا اور حضرت عمر کے پاس جاکر
اسکی گواہی دی + احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے
ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے نیا
کپڑا پہنکر فرمایا سب تعریف اُس خدا کو ہے جسنے مجھے
ایسا کپڑا پہنایا کہ مین اُس سے اپنی ستر پوشی کرتا

به عورتي واتجمل به في حيوتي
ثم قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من لبس
ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي
كساني ما اواري به عورتي
واتجمل به في حيوتي ثم عمد
الى الثوب الذي اخلق فتصدق به
كان في كنف الله وفي حفظه وفي
ستر الله حيا وميتا رواه احمد
وابن ماجة والترمذي وقال
هذا حديث غريب عن مجاهد
قال كان عمر يرى الرأي فينزل
الله بالقران عن علي قال ان في القران لرأيا
من رأي عمر رواه ابن عساكر
عن ابن عمر مرفوعا قال ما
قال الناس في شئ وقال فيه
عمر الا جاء القران نحو ما يقول عمر
رواه ابن عساكر عن سالم بن
عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل
لملك الارض من ملك السماء
فقال عمر الا من حاسب نفسه
فقال كعب والذي نفسي بيده
انها في التورية لتابعتها فخر عمر

اور اپنی زندگی مین زینت کرتا ہون پھر فرمایا مین نے
رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جو شخص نیا کپڑا پہنکر کہے سب
تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا جس سے
مین اپنا ستر ڈھانکتا اور جس سے اپنی زندگی مین زینت اوسکا
کرتا ہون پھر جو کپڑا پُرانا ہے اُسے اللہ کے واسطے خیرات
کرے تو ایسا شخص جیتے اور مرے دنیا و آخرت مین اللہ
کی پناہ اور اُسکی حفاظت اور اُسکی مغفرت کے پردہ مین
رہتا ہے - مجاہد کہتے ہین کہ حضرت عمر ایک راے لگاتے
تھے سو اللہ تعالی اُنکی راے کے مطابق قرآن اتارتا تھا -
ابن عساکر حضرت علی رضہ سے روایت کرتے ہین وہ کہتے
تھے کہ قرآن مین عمر کی راؤن مین سے ایک
راے ہے - ابن عساکر ابن عمر سے رفعا روایت
کرتے ہین کہ جس چیز مین لوگون کی اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی کچھ گفتگو ہوتی تو عمر رضہ کے قول ہی
کے مطابق قرآن اترتا +
عثمان بن سعید الدارمی سالم بن عبد اللہ سے روایت
کرتے ہین کہ کعب الاحبار نے کہا آسمان کے
بادشاہ کی طرف سے زمین کے والی پر خرابی ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے نفس کا محاسبہ
کرے وہ اِس سے مستثنی ہے - کعب نے
کہا اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ مین میری
جان ہے توراۃ مین یہی جملہ ہے ور آپنے اوسکی
موافقت کی تب حضرت عمر سجدے مین گر گئے

ساجداً رواه عثمان بن سعيد
الدارمي عن ابن عمر ان بلالا
كان يقول اذا اذن اشهد
ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال عمر قل في اثرها اشهد ان
محمدا رسول الله فقال رسول الله
قل ما قال عمر رواه ابن عدي
عن جابر قال لبس رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوما قباءً
ديباج اهدي له ثم اوشك
ان نزعه فارسل به الى عمر
فقيل قد اوشك ما انتزعته يا
رسول الله فقال نهاني عنه
جبرئيل فجاء عمر يبكي فقال
..... يا رسول الله كرهت امرًا
واعطيتنيه فما لي فقال اني لم
اعطكه تلبسه انما اعطيتكه تبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم
عن عمر بن الخطاب رضي
الله عنه انه كان اذا بعث عمالا
شرط عليهم ان لا تركبوا برذونا
ولا تاكلوا نقيا ولا تلبسوا رقيقا ولا
تغلقوا ابوابكم دون حوائج الناس

ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ بلال جب
اذان کہتے تھے تو اشہدان لا الٰہ الا اللہ کے بعد حی علی
الصلوۃ پڑھتے تھے حضرت عمر نے فرمایا یہ نہین
اسکے پیچھے اشہد ان محمداً رسول اللہ کہو تب حضرت
صلعم نے بلال سے فرمایا جیسا عمر نے کہا ویسا ہی
کہو۔ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے ایکدن ابریشمی قبا جو آپکے پاس تحفۃً
بھیجی گئی تھی پہنی اور جلدی سے اُتار کر عمر بن الخطاب
کو بھیجدی۔ صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا ایسے
جلدی آپنے اُسے کیون اُتارا فرمایا مجھے ابھی جبرئیل
نے اسکے پہننے سے منع کیا ہے اتنے مین حضرت عمرؓ
روتے ہوے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
آپنے اس قبا کے پہننے کو ناخوش جانا اور مجھے عنایت
فرمایا سو میرا کیا حال ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مین نے تمہارے پہننے کے واسطے
نہین دی ہے بلکہ بیچنے کے لئے بھیجی ہے تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو اُسے بیچ ڈالا
شعب الایمان مین حضرت عمر بن الخطاب رضؓ سے
روایت ہے کہ وہ جب اپنے تحصیلدارون اور عاملون کو
بھیجتے تو اُنسے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑون پر
سوار نہونا۔ میدہ کی روٹی نہ کھانا۔ باریک
کپڑا نہ پہننا۔ اور لوگون کی حاجتون
کے وقت اپنا دروازہ بند نہ کرنا

فان فعلتم شيئا من ذلك
فقد حلت بكم العقوبة ثم
يشيعهم رواه البيهقي في شعب
الايمان عن ثور بن زيد
الديلي قال ان عمر استشار في
حد الخمر فقال له علي ان تجعله
ثمانين فانه اذا شرب سكر واذا
سكر هذى واذا هذى افترى
فجلد عمر في حد الخمر ثمانين
رواه مالك عن ابي سهيل
بن مالك عن ابيه ان عمر بن
الخطاب كتب الى ابي موسى
الاشعري ان صل الظهر اذا الشمس
زاغت والعصر والشمس بيضاء
نقية قبل ان تدخلها صفرة و
المغرب اذا غربت الشمس واخر
العشاء ما لم تنم وصل الصبح و
النجوم بادية مشتبكة واقرأ
فيها بسورتين طويلتين من
المفصل رواه مالك عن نافع
مولى عبد الله بن عمر ان عمر بن
الخطاب كتب الى عماله ان اهم
امركم عندي الصلوة فمن حفظها

پھر اگر اسمین سے تم کچھ کروگے تو سزا کے مستحق ہوگے ان
شرطون کے بعد آپ اُنھین روانہ کرتے- موطا مین ثور بن
زید دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے شراب کی حد
مین صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رض نے حضرت عمر سے
فرمایا کہ میری راے مین اُسے اسّی دُرّے مارنے چاہئیں
کیونکہ وہ شراب پیکر مست ہوجاتا ہے اور اُسکا مست
ہونا ہذیان اور بیہودہ بکنے کا باعث ہے اور جب بیہودہ
بکتا ہے تو بہتان لیتا ہے سو حضرت عمر نے شراب کی حد
مین اسّی درے مارنیکا حکم دیا- موطا مین ابو سہیل بن مالک
سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
عمر بن الخطاب نے ابو موسی کو لکھ بھیجا کہ ظہر کی نماز
سورج ڈھلے پڑھو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو
کہ سورج سفید اور صاف ہو زردی کا دھبہ تک
اُسمین نہ آنے پائے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے
پڑھو اور عشا کی نماز یہانتک دیر کرکے پڑھو جب تک
نیند نہ آئے- اور صبح کی نماز ایسے اندھیرے مین پڑھو کہ
تارے صاف اور گھن دار ہون- فجر کی نماز مین
مفصل سے دو بڑی بڑی سورتین پڑھو*
موطا مین نافع عبد اللہ بن عمر کے غلام سے روایت
ہے کہ عمر بن الخطاب نے اپنے تحصیلدارون کو
لکھا تمہاری سب خدمتون مین میرے نزدیک
نماز بہت ضروری امر ہے جسنے نماز کے مسئلے یاد
رکھے اور اُسے اُسکے وقت پر پڑھا

وحافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو لما سواها اضيع ثم كتب ان صلوا الصلوة الظهر اذا كان الفيئ ذراعا الى ان يكون ظل احدكم مثله والعصر والشمس مرتفعة بيضاء نقية قدر ما يسير الراكب فرسخين او ثلثة قبل غروب الشمس و المغرب اذا غربت الشمس و العشاء اذا غاب الشفق الى ثلث الليل فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه فمن نام فلا نامت عينه والصبح والنجوم بادية مشتبكة رواه مالك في الموطا

عن ابي صالح قال كعب لعمر اجدك في التورية تقتل شهيدا قال و اني لي بالشهادة بجزيرة العرب

وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك هكذا رواه البخاري

عن هشام بن عروة عن ابيه ان المسور بن مخرمة اخبره انه دخل على عمر بن الخطاب رضي الله عنه الليلة التي طعن فيها فايقظ عمر

تو اُسنے اپنے دین کی حفاظت کی اور جسنے نماز ہی ضائع کی وہ نماز کے سوا تمام خدمتین تلف کریگا پھر لکھا ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج ڈھلکر آدمی کے ایک ہاتھ برابر سایہ ہو یہانتک کہ ہر چیز کا ایک مثل سایہ ہو اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ سورج بلند اور صاف ہو اور اُسکے بعد اسقدر وقت باقی رہے کہ اونٹنی سوار دو فرسخ یا تین فرسخ سورج ڈوبنے سے پہلے پہونچ جاے اور مغرب کی نماز سورج ڈوبے پڑھو اور عشا کی نماز شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک پڑھو اور جو شخص عشا کی نماز سے پہلے سو جائے تو خدا کرے اُسکی آنکھ نہ لگے تین دفعہ یہ کلمہ فرمایا - اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے صاف اور گھن دار ہون *

ابو صالح سے روایت ہے کہ کعب احبار نے حضرت عمر سے کہا مین آپکو توریت مین پاتا ہون کہ آپ اللہ کی راہ مین شہید ہونگے حضرت عمر نے فرمایا مجھے شہادت کہان نصیب ہوگی مین تو عرب کے جزیرہ مین ہون (یعنی یہان تو سب مسلمان ہین پھر جہاد کی کیا صورت) بخاری نے اسلم سے روایت کی ہے کہتے ہین کہ حضرت عمر نے فرمایا یارب خدایا مجھے اپنی راہ مین شہادت نصیب کر اور میری موت اپنے رسول کے شہر مین دے

موطا مین ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے پاس جس رات مین کہ آپ زخمی ہوئے آیا اور حضرت عمر کو

لصلوٰة الصبح فقال عمر نعم
ولاحظ في الاسلام لمن ترك
الصلوٰة فصلى عمر وجرحه يثعب
دمًا رواه مالك وقوله يثعب اى
يسيل وفي رواية وقد كان عمرؓ
راى رؤيةً قبل الطعن انّ
الديكة الاحمر طعنه طعنتين
فخطب قبل ان يكون شهيدًا
بثلثة ايام انى اريٰ رؤيةً واذا
اظنّ ان يقتلنى الاعجمى فوصى الناس
بمواعظة كثيرة نافعة بجميع الناس
عن يحيى بن عبد الرحمن بن
حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب في ركب
فيهم عمرو بن العاص وانّ
عمر بن الخطاب عرّس ببعض
الطريق قريبا من بعض المياه
فاحتلم عمر وقد كاد ان يصبح فلم
يجد مع الركب ماءً فركب حتى
اذا جاء الماء فجعل يغسل ما راى
من ذلك الاحتلام حتى اسفر
فقال له عمرو بن العاص اصبحت
ومعنا ثياب فدع ثوبك يغسل
فقال عمر بن الخطاب واعجبا

فجر کی نماز کے لئے جگایا حضرت عمر نے فرمایا ہان مین نماز
پڑھونگا کیونکہ جو شخص نماز پڑھنی چھوڑ دے اسلام مین
اُسکے لئے کوئی حصہ اور بہرہ نہین سو حضرت عمر نے
نماز پڑھی اس حال مین کہ آپکے زخم سے خون بہتا تھا
یہان یثعب کے معنی یسیل کے ہین اور ایک روایت مین یون
آیا ہے کہ زخمی ہونے سے پہلے حضرت عمر نے ایک خواب دیکھا
تھا کہ سرخ مرغ نے آپکے دو ٹھونگے مارے ہین سو آپنے شہید
ہونے سے پہلے تین دن خطبہ پڑھا اور فرمایا مینے ایک
خواب دیکھا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ مجھے شخص عجمی شہید
کرے سو آپنے تمام لوگون کو بہت سی ایسی نصیحتون کو
وصیت کی جو نفع دینے والی تھین +
موطا مین یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت
ہے کہ اُنہون نے شتر سوارون مین حضرت عمر بن الخطاب
کے ساتھ عمرہ کیا جنمین عمرو بن العاص بھی تھے اور
عمر بن الخطاب پانی کے قریب رات کو راستہ ہی مین اُتر
پڑے - صبح کا وقت قریب ہی تھا کہ آپ کو نہانے کی حاجت
ہوئی اور قافلہ مین پانی نہ تھا تب حضرت عمر سوار
ہوے یہانتک کہ پانی کے پاس آکر جہان جہان
کپڑے پر نجاست احتلام کا اثر تھا دھونے لگے اتنے مین
خوب روشنی ہوگئی پس عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن
الخطاب سے کہا اب تو صبح ہوگئی ہمارے پاس کپڑے ہین آپ
اس کپڑے کو رہنے دیجئے دھو ڈالا جائیگا اور ہمارے
کپڑون سے نماز پڑھ لیجئے تب حضرت عمر نے کہا اے عمرو بن العاص العجب

وا عجبا لك يا عمرو بن العاص
لئن كنت تجد ثيابا افكل الناس
يجد ثيابا والله لو فعلتها
لكانت سنة بل اغسل ما رايت
وانضح ما لم ار عن سعيد بن
المسيب ان مسلما ويهوديا
اختصما الى عمر فراى الحق لليهودي
فقضى له عمر به فقال له اليهودي
والله لقد قضيت بالحق فضربه
عمر بالدرة وقال وما يدريك فقال
اليهودي والله انا نجد في التوراة
انه ليس قاض يقضي بالحق الا كان
عن يمينه ملك وعن شماله ملك
يسددانه ويوفقانه للحق
ما دام مع الحق فاذا ترك الحق
عرجا وتركاه عن محمد بن
سيرين ان عمر بن الخطاب
كان في قوم وهم يقرءون
القران فذهب لحاجته ثم
رجع وهو يقرء القران فقال له
رجل يا امير المؤمنين اتقرء ولست
على وضوء فقال عمر من افتاك بهذا أمسيلمة
رواهما مالك في الموطأ عن

کی بات ہے اگر تمنے کپڑے پا لیے تو کیا سب لوگون
کے پاس کئی کپڑے ہو سکتے ہین واللہ اگر مین یہ کام
کرون تو لوگون کے لئے سنت ہو جاوے بلکہ جہان
نجاست معلوم ہوگی مین اس کپڑے کو دھو ڈالتا ہون
اور جہان نہ معلوم ہوگی پانی چھڑک دیتا ہون *
موطا مین سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی لڑتے جھگڑتے آئے
سو حضرت عمر نے یہودی کی جانب حق دیکھا اور اُسکے موافق
فیصلہ لکھا یہودی نے آپ سے کہا واللہ تمنے سچا
فیصلہ کیا حضرت عمر نے اُسے ایک کوڑا مارا (کیونکہ اُنہین کسیکی
خوشامد بری معلوم ہوتی تھی) اور فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا
یہودی نے جواب دیا ہم اپنی کتاب توریت مین پاتے ہین کہ جو قاضی سچا
فیصلہ کرتا ہے اسکے داہنے اور بائین دو فرشتے ہوتے ہین وہ سیدھی
راہ بتاتے ہین اور حق فیصلہ کی توفیق دیتے ہین جبتک کہ قاضی
حق پر جما رہے مگر جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ فرشتے بھی اسے
چھوڑ کر آسمان پر چڑھ جاتے ہین *
موطا مین محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
لوگون مین بیٹھے تھے اور وہ لوگ قرآن پڑھ
رہے تھے سو حضرت عمر استنجا کرنے تشریف
لیگئے اور پھر آنکر قرآن پڑھنے لگے ایک شخص نے
آپ سے کہا اے امیر المؤمنین آپ بے وضو
قرآن مجید پڑھتے ہین پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا اسکا فتوی تجھے کسنے دیا کیا مسیلمہ نے

217

عبد الرحمن بن عبد القاري
انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب
ليلة في رمضان الى المسجد فاذا
الناس اوزاع متفرقون يصلي
الرجل لنفسه فيصلي بصلوته الرهط
فقال عمر اني ارى لو جمعت
هؤلاء على قارئ واحد لكان
امثل ثم عزم فجمعهم على
ابي بن كعب قال ثم خرجت معه
ليلة اخرى والناس يصلون
بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه
والتي تنامون عنها افضل من التي تقومون
يريد اخر الليل وكان الناس يقومون
اوله رواه البخاري عن زيد بن
اسلم عن ابيه ان عمر بن الخطاب
يصلي من الليل ما شاء الله حتى
اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله
للصلوة يقول لهم الصلوة الصلوة
ثم يتلو هذه الآية وأمر اهلك
بالصلوة واصطبر عليها لا نسألك
رزقا نحن نرزقك والعاقبة
للتقوى رواه مالك عن زيد بن

بخاری میں عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ رمضان میں ایک رات کو مسجد میں آیا دیکھتا کیا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہی ہیں کوئی آدمی تو اکیلا پڑھ رہا ہے کسیکے پیچھے دس پانچ آدمی نماز پڑھ رہے ہیں تب حضرت عمرؓ نے کہا اگر میں ان سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو بہت بہتر ہو پھر آپنے قصداً ان سب لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کردیا (عبد الرحمن) کہتے ہیں پھر میں دوسری رات حضرت عمر کے ساتھ نکلا اور سب لوگ اپنے قاری (ابی بن کعب) کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر نے انہیں دیکھکر فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور جس رات کے حصہ میں تم سوتے ہو وہ اس رات کے حصہ سے بہتر ہے جس میں تم قیام کرتے ہو۔ حضرت عمر کی مراد اس سے آخر شب تھی (یعنی پچھلی رات پہلی رات سے بہتر ہے) اور اسوقت لوگ اول شب قیام کرتے تھے۔ موطا میں زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی توآپ اپنے بی بی بچوں کو نماز کے لئے جگاتے اور انسے کہتے نماز پڑھو نماز پڑھو پھر یہ آیت پڑھتے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اسپر ٹھیرا رہ ہم تجھ سے کوئی روٹی تو مانگتے ہی نہیں ہم تجھکو روزی دیتے ہیں اور انجام کی بہتری پرہیزگاری سے ہے۔ موطا میں زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

اسلم عن ابيه انه قال شرب
عمر بن الخطاب لبنًا فاعجبه فسأل
الذي سقاه من اين هذا اللبن
فاخبره انه ورد ماءً قد سمّاه فاذا
نعمٌ من نعم الصدقة
وهم يسقون فحلبوا لي من
البانها فجعلته في سقاي فهو
هذا فادخل عمر بن الخطاب
يده فاستقاءه رواه مالك
عن زيد بن اسلم عن ابيه انه قال
لعمر بن الخطاب ان في الظهر
ناقةً عمياءَ فقال عمر ادفعها
الى اهل بيتٍ ينتفعون بها
قال فقلت وهي عمياء قال
يقطرونها بالابل قال فقلت
كيف تاكل من الارض قال فقال
عمر امن نعم الجزية هي ام من
نعم الصدقة فقلت بل من نعم
الجزية فقال عمر اردتم والله
اكلها فقلت ان عليها وسم نعم
الجزية فامر بها عمر فنحرت و
كان عنده صحاف تسع فلا
تكون فاكهة ولا طريفة الا جعل

اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن عمر
ابن الخطاب نے دودھ پیا اور وہ اُنکو بہت بھلا
معلوم ہوا سو جسنے آپکو وہ دودھ پلایا تھا اُس سے
دریافت کیا کہ یہ دودھ کہانسے آیا اُس شخص نے حضرت
عمر کو خبر دی کہ مین ایک پانی پر گیا اور اُسنے اُس پانیکا
نام بھی لیا وہان زکوٰۃ کے اونٹون مین سے کئی اونٹ
پانی پی رہے تھے سو لوگون نے اُن اونٹون کا دودھ
مجھے دوہ کر دیا مین نے اُسے اپنے مشکیزہ مین رکھ لیا
سو وہ یہی دودھ تھا جو آپنے پیا تب عمر بن الخطاب نے
اپنا ہاتھ ڈالکر قی کی راہ سے سب دودھ نکالڈالا۔
موطا مین زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ
اُنہون نے حضرت عمر بن الخطاب سے کہا طویلہ مین ایک اندھی
اونٹنی ہے تب حضرت عمر نے فرمایا اُسے کسی گھروالیکو دیدو
تاکہ وہ اُس سے نفع لیوے مین نے کہا جناب وہ تو اندھی ہے حضرت
عمر نے فرمایا اُسے اونٹونکی قطار مین باندھ دینگے مین نے کہا وہ
زمین سے چارہ کسطرح کھائیگی (راوی کہتے ہین) تب حضرت عمر
نے فرمایا وہ جزیہ کے اونٹون مین سے ہے یا زکوٰۃ کے اونٹونمین سے
مین نے کہا جزیہ کے اونٹون مین سے حضرت عمر نے فرمایا بخدا تم اُسکا کھانا چاہتے
ہو۔ مین نے کہا نہین تو اُسپر جزیہ کا نشان موجود
ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکی قربانی کا
حکم دیا اور وہ ذبح کی گئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس نو کٹورے (ظرف چوبی) تھے جب آپکے پاس کوئی
میوہ یا تحفہ آتا تو آپ اُن کٹورون مین رکھ کر

منها فی تلك الصحائف فيبعث
بها الی ازواج النبی صلی الله علیه
وسلم ویکون الذی یبعث به
الی حفصة ابنته من اخر ذلك
فان کان فیه نقصان کان فی
حظ حفصة قال فجعل تلك
الصحائف من لحم تلك الجزور
فبعث بها الی ازواج النبی
صلی الله علیه وسلم وامر بما
بقی من لحم تلك الجزور فصنع
فدعا علیه المهاجرین والانصار
رواه مالك فی الموطا وفی روایة
عن ام المومنین عائشة وعلی بن
ابی طالب رض سماه الفاروق
فرق بین الحق والباطل عن
زید بن اسلم قال کتب ابو
عبیدة بن الجراح الی عمر بن
الخطاب یذکر له جموعا من
الروم وما یتخوف من امرهم
فکتب الیه عمر اما بعد فانه
مهما ینزل بعبد مومن منزل
شدة یجعل الله بعده فرجا
وانه لن یغلب عسر یسرین

اس سیوے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون
کو بھیجتے اور سب سے پیچھے اپنی بیٹی حفصہ ام المومنین
کو بھیجا کرتے تھے سو اگر اس چیز مین کمی ہوتی اور بٹتے
بٹتے تھوڑی سی رہ جاتی تو حضرت حفصہ کے حصے مین
کمی ہوتی (راوی کہتے ہین) اسوقت بھی حضرت عمر
نے اُن ٹوکرون کو اس اونٹنی کے گوشت سے
بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس پہلے
بھیجا پھر جو کچھ باقی رہا آپنے اُسکے پکانے کا حکم
فرمایا اور انصار و مہاجرین کی دعوت کی - ایک
روایت مین حضرت عائشہ اور علی بن ابی طالب رض
سے آیا ہے کہ حضرت عمر کا نام فاروق اسلئے
رکھا کہ انہون نے جھوٹ اور سچ مین جدائی ڈالی
موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ
بن جراح نے حضرت عمر کو روم کے لشکرون اور
اُنکے کامون سے جو خوف لاحق ہوا تھا لکھ بھیجا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
جواب لکھا - حمد و ثنا کے بعد معلوم
ہو کہ مومن بندے پر جب کوئی سختی
اترتی ہے تو اللہ تعالی جل جلالہ
اُسکے بعد خوشی نصیب کرتا ہے اور
ایک سختی دو آسانیون پر غالب
نہین
ہو سکتی ہے

وان الله يقول فى كتابه يا يها
الذين امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا واتقوا الله لكم تفلحون
رواه مالك عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب يقول اللهم
لا تجعل قتلى بيد رجل صلى لك
سجدة واحدة يحاجنى بها عندك
يوم القيمة عن زيد بن اسلم
ان عمر بن الخطاب كان يقول
اللهم انى اسئلك شهادة فى
سبيلك ووفاة ببلد رسولك
عن على قال ما علمت احدا
اختارها الا مختفيا الا
عمر بن الخطاب فانه
لما هم بالهجرة
تقلد سيفه وتنكب قوسه و
انتضى فى يده اسهما واتى الكعبة
واشراف قريش بفنائها فطاف
سبعا ثم صلى ركعتين عند المقام
ثم اتى حلقهم واحدة واحدة فقال
شاهت الوجوه من اراد ان تثكله
امه ويؤتم ولده ويرمل زوجته
فليا تنى وراء هذا الوادى فما تبعه منهم احد

اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب مین فرماتا ہے اے
ایمان والو مصیبتون اور کفار کے مقابلہ مین صبر کرو اور
جہاد پر قایم رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم نجات پاؤ
موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے خداوندا مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے
مت قتل کرائیو جسنے تیرے لئے ایک سجدہ بھی کیا ہو
کہ مبادا اس سجدہ کی وجہ سے قیامت کے دن مجھ سے
تیرے پاس جھگڑے - موطا مین زید بن اسلم سے روایت ہے
کہ عمر بن الخطاب فرماتے تھے اے پروردگار مین تیری راہ مین
شہید ہونا چاہتا ہون اور تیرے رسول کے شہر مین
مرنیکی آرزو رکھتا ہون - حضرت علی فرماتے ہین کہ
مین سوائے عمر بن الخطاب کے کسیکو نہین جانتا کہ اسنے
کھلم کھلا ہجرت کی ہو جب عمر بن الخطاب نے ہجرت کا ارادہ
کیا تو اپنی تلوار لگائی اور کندھے پر کمان رکھی
اور ترکش سے تیر نکالکر ہاتھ مین لئے اور کعبہ مین آئے
اسوقت کعبہ کے صحن مین اشراف قریش موجود
تھے آپنے سات بار طواف کیا پھر مقام کے پاس آکر
دو رکعت نماز پڑھی اور قریش کے حلقون پر الگ الگ گذر
کرکے فرمایا تمہارے منہ برے ہون جو کوئی اپنی
ماں کو اپنے اوپر رلانا اور اپنے بچون کو یتیم چھوڑنا
اور اپنی بیوی کو رانڈ کرنا چاہے وہ مجھ سے اس میدان
مین جو کعبہ کے پس پشت ہے نکلکر ملاقات کرے سو انمین
سے کوئی بھی آپ کے پیچھے نہ لگا + + + +

عن يحيى بن سعيد ان عمر بن
الخطاب كان ياكل خبزا بسمن
فدعى رجل من اهل البادية فجعل
ياكل ويتبع باللقمة وضر الصحفة
فقال له عمر كانك مقتفر
فقال والله ما اكلت سمنا
ولا رايت اكلا به منذ
كذا وكذا فقال عمر لا اكل السمن
حتى يحيى الناس من اول ما يحيون
رواه مالك عن يحيى بن سعيد ان
عمر بن الخطاب ادرك جابر بن
عبد الله ومعه حمال لحم فقال
ماهذا فقال يا امير المؤمنين قرمنا
الى اللحم فاشتريت بدرهم لحما
فقال عمر ما يريد احدكم ان
يطوي بطنه عن جاره وابن
عمه اين تذهب عنكم هذه الاية
اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا
واستمتعتم بها رواه مالك عن
يحيى بن سعيد ان عمر بن الخطاب
يقول كرم المؤمن تقواه و
دينه حسبه ومروته خلقه و
الجرأة والجبن غرائز يضعها الله

موطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ
گھی سے لگا کر روٹی کھارہے تھے ایک جنگلی آیا آپنے
اُسے بلایا وہ بھی کھانے اور جلدی جلدی نوالے مارنے
لگا پیالہ مین گھی کا میل کچیل روٹی کے ساتھ سب کھا گیا
حضرت عمرؓ نے فرمایا تو بڑا مذیدہ ہے اُسنے کہا خدا کی قسم
مین نے اتنے عرصہ سے نہ خود گھی کھایا نہ کسیکو کھاتے دیکھا
(اسوجہ سے کہ اُس زمانہ مین ایکمدت سے قحط تھا اور ذکر
سخت تکلیف مین تھی حضرت عمرؓ نے فرمایا مین بھی
گھی نہ کھاؤنگا جبتک لوگ پہلی سی حالت پر نہو جاوین
(یعنی قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جاوے) موطا
مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے
جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ اُنکے ساتھ ایک گوشت کا بوجھ ہے
حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کیا ہے جواب دیا اے امیر المومنین ہمکو
گوشت کی خواہش تھی سو ایکدرہم کا گوشت خرید کر لایا ہون
حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ بات نہین چاہتا
کہ اپنے پیٹ کو مار کر اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کو کھلاوے
تمہارا خیال اُس سے یہ آیت کہان گئی کہ تمنے اپنے مزے دنیا
ہی مین اُڑا لئے اور خوب فائدے اُٹھا لئے موطا مین
یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے مومن کی عزت تقوے مین
ہے اور دین اُسکی شرافت ہے اور مروت
اُسکا خلق ہے۔ بہادری اور نامردی دونون
جبلی صفتین ہین جنمین اللہ چاہتا ہے رکھتا ہے

حيث يشاء فالجبان يفر عن ابيه وامه والجرى يقاتل عما لا يؤب به الى رحله والقتل حتف من الحتوف والشهيد من احتسب نفسه على الله رواه مالك عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب انه سمعه يقول لما صدر عمر بن الخطاب رضى الله عنه من منى اناخ بالابطح ثم كوم كومة ثم طرح عليها رداءه واستلقى ثم مد يديه الى السماء فقال اللهم كبرت سنى وضعفت قوتى وانتشرت رعيتى فاقبضنى اليك غير مضيع ولا مفرط ثم قدم المدينة فخطب الناس ثم قال يا ايها الناس قد سنت لكم السنن وفرضت لكم الفرائض وتركتم على الواضحة الا ان تضلوا بالناس يمينا وشمالا وضرب باحدى يديه على الاخرى ثم قال اياكم ان تهلكوا عن اية الرجم ان يقول قائل انا لا نجد حدين في

نامرد تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر ایسے شخص سے لڑتا ہے کہ جسکو جانتا ہے کہ گھر تک جانے دیگا اور قتل ہو تو ان میں سے ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان کو خوشی سے اللہ کی راہ میں سپرد کرے تو طار میں یحیی بن سعید سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن المسیب سے سنا کہ جب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ منی سے لوٹے (یہ حج حضرت عمر کا سنہ ہجری میں اخیر تھا) تو اپنی اونٹنی کو ابطح (ایک موضع ہے مکہ کے قریب جسے محصب بھی کہتے ہیں) میں بٹھا کر کنکریوں کا ایک ڈھیر بنایا پھر اسپر اپنی چادر بچھا کر چت لیٹ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا الٰہی میری عمر بہت ہو گئی اور میری قوت بالکل گھٹ گئی اور میری رعیت دور دراز ملکوں میں پھیل گئی سو اب تو مجھے اپنی طرف اٹھا لے اس حال میں کہ میں تیرے احکام کو ضایع کروں اور نہ عبادت میں کسی قسم کی تقصیر کروں پھر مدینہ میں آکر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تمام طریقے تمہارے لئے اور جتنے فرائض تھے سب مقرر ہو گئے اور تم ایک صاف اور سیدھی راہ پر چھوڑ گئے اب ایسا نہو کہ تم لوگوں کو دائیں بائیں گمراہ اور بے راہ کرو اور خود بھی بہک جاؤ اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا - پھر فرمایا رجم کی آیت بھولنے سے اپنے کو بچاؤ مبادا کوئی کہنے والا کہے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کی حد نہیں پاتے

كتاب الله فقد رجم رسول الله صلعم ورجمنا والذي نفسي بيده لولا أن يقول الناس زاد عمر بن الخطاب في كتاب الله لكتبتها الشيخ و الشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة فانا قد قرأناها قال سعيد بن المسيب فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل عمر بن خطاب رحمه الله رواه مالك عن عبد الله بن عمر بن الخطاب أنّ عمر بن الخطاب رأى على طلحة بن عبيد الله ثوبًا مصبوغًا وهو محرم فقال عمر ما هذا الثوب المصبوغ يا طلحة فقال طلحة يا امير المومنين انما هو مدر فقال عمر انكم ايها الرهط ائمة يقتدى بكم الناس فلو أنّ رجلاً جاهلاً رأى هذا الثوب يقال إنّ طلحة بن عبيد الله قد كان يلبس الثياب المصبغة في الاحرام فلا تلبسوا ايها الرهط شيئًا من هذه الثياب المصبغة رواه مالك عن ابن مسعود قال لو علم عمر وضع في كفة ميزان ووضع علم احياء الارض في كفة لرجح عمر

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہمنے بھی لوگون کو رجم کیا۔ اُس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہوتا کہ لوگ یون کہنے لگینگے کہ عمر نے کتاب اللہ مین یاوتی کی تو مین اس آیت کو ضرور لکھدیتا یعنی محصن مرد اور عورت جب زنا کرین تو اُن دونونکو سنگسار کرنا چاہیے ہمنے ابتدا مین اس آیت کو قرآن مین پڑھا ہو پھر منسوخ ہوگئی۔ سعید بن المسیب کہتے ہین ذیحجہ کا پورا مہینا نہ گذرا تھا کہ حضرت عمر شہید ہوے۔ موطا مین عبداللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے طلحہ کو احرام مین رنگین کپڑے پہنے ہوے دیکھا حضرت عمر نے فرمایا اے طلحہ یہ رنگین کپڑا کیسا ہے طلحہ نے کہا اے امیر المؤمنین یہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اے لوگو تم لوگون کے امام ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہین اگر کوئی نادان آدمی اس رنگین کپڑے کو دیکھیگا تو یون ہی کہیگا کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام مین رنگین کپڑے پہنتے ہین سو تم اے صحابہ کی جماعت ان رنگین کپڑون مین سے کچھ نہ پہنو۔

طبرانی اور حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اگر حضرت عمر کا علم ترازو کے ایک پلہ مین اور تمام زندہ زمین والون کا علم دوسرے پلہ مین رکھا جائے تو حضرت عمر کا پلہ اُن تمام پلہ بھاری

بعلمهم و لقد كانوا يرون انه
ذهب بتسعة اعشار عن زيد بن اسلم
عن ابيه انه قال خرج عبد الله
وعبيد الله ابنا عمر بن الخطاب في
جيش الى العراق فلما قفلا مرا على
ابي موسى الاشعري وهو امير
البصرة فرحب بهما وسهّل ثم
قال لو اقدر لكما على امر انفعكما
به لفعلت ثم قال بلى ههنا مال
من مال الله اريد ان ابعث به
الى امير المؤمنين ويكون لكما
الربح فقالا وددنا ففعل
وكتب الى عمر بن الخطاب
ان ياخذ منهما المال فلما قدما
باعا فاربحا فلما دفعا
ذلك الى عمر بن الخطاب قال
اكل الجيش اسلف مثل
ما اسلفكما قالا لا فقال عمر
بن الخطاب ابنا امير المؤمنين
فاسلفكما اديا المال
وربحه فاما عبد الله فسكت
واما عبيد الله فقال ما ينبغي
لك يا امير المؤمنين هذا

فاسلفكماه فتبتاعان به متاعا من متاع العراق ثم تبيعانه بالمدينة فتؤديان راس المال الى امير

بہاری ہوگا بلاشبہ صحابہ رسول اللہ جانتے تھے کہ حضرت
عمر نو عشر علم کا حصہ لیگئے۔ موطا مین زید بن اسلم اپنے
باپ سے روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ اور عبید اللہ حضرت
عمر کے صاحبزادے عراق کی طرف ایک لشکر کے ساتھ جہاد
کے لئے نکلے وہان سے لوٹتے وقت ابو موسی اشعری کے پاس
جو بصرے کے حاکم تھے گئے ابو موسی نے مرحبا اور
شاباش کے بعد کہا کاش مین کسی ایسی بات پر جو
تمہین بہت نفع پہونچاتی قادر ہوتا تو ضرور کرتا ہان
میرے پاس اللہ کے مال مین سے کچھ مال ہے جسے
مین حضرت عمر کے پاس بھیجا چاہتا ہون سو مین
تمہین اس روپے کو قرض دیئے دیتا ہون اسکا عراق
کے اسباب مین سے کوئی اسباب خرید لو پھر مدینہ مین جاکر اسے
بیچڈالنا اور اصل روپیہ حضرت عمر کو دیدینا اور جو نفع ہو وہ تم
لیلینا انہون نے کہا ہم یہی چاہتے ہین حضرت ابو موسی نے
ایسا ہی کیا اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کو لکھ بھیجا کہ ان
دونون سے اصل روپیہ وصول کرلیجیگا جب دونو مدینہ مین آئے
تو وہ مال بیچکر بہت سا نفع اٹھایا پھر اصل روپیہ عمر بن الخطاب کے
پاس لیکر گئے حضرت عمر نے فرمایا کیا ابو موسی تمام لشکر کے
آدمیونکو قرض دیتے ہین جیسے تمکو دیا وہ بولے نہین پھر عمر
ابن الخطاب نے فرمایا تمہین امیر المؤمنین کا بیٹا سمجھکر
انہوں قرض دیا ہوگا تمکو چاہیے کہ اصل و نفع دونون
کو ادا کرو۔ عبد اللہ تو یہہ سنکر خاموش ہوگئے
لیکن عبید اللہ نے کہا + + + +

لو نقص المالُ و هلك لضمنّاه فقال عمر ادّياه فسكت وراجعه عبيد الله فقال رجل من جلساء عمر يا امير المؤمنين لو جعلته قراضًا فقال عمر قد جعلتهُ قراضًا فاخذ عمر راس المال ونصف ربحه واخذ عبد الله وعبيد الله نصف ربح المال عن محمد بن شهاب الزهري عن عروة بن الزُّبير اَنَّ خولة بنت حكيمٍ دخلت على عمر بن الخطاب فقالت ان ربيعة بن أميّة استمتع بامرأةٍ مولدةٍ فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب فزعًا يجرُّ رداءه فقال هذه المتعةُ لو كنتُ تقدمتُ فيها لرجمتُ عن ابي الزُّبيرِ المكي اَنَّ عمر بن الخطّاب أُتِيَ بنكاحٍ لم يشهد عليه الا رجلٌ وامراءةٌ فقال هذا نكاح السّرِ ولا اجيزه ولو كنتُ تقدمتُ فيه لرجمتُ الاحاديث الثلثة كلّها رواها مالك فى الموطّا باسانيد صحيحة عن ابن شهابٍ قال ثعلبة بن مالك ان عمر بن الخطاب قسّم مروطًا بين نساءٍ من نساء المدينة فبقي مرطٌ جيد فقال له بعض من عنده يا امير المومنين اعطِ هذا ابنة رسول الله صلعم التي عندك يريدون ام كلثوم بنت علي فقال عمر ام سليط احق وام سليط من نساء الانصار ممن بايع رسول الله صلعم قال عمر فانها كانت تزفر

اے امیر المومنین تمہین یہ بات لایق نہین ہے اگر فرضاً مال کم ہو جاتا یا بالکل جاتا رہتا تو ہمین اُسکی ضمانت دینی پڑتی ہوتی حضرت عمر نے فرمایا نہین دیدو پھر عبد اللہ تو چپکے ہو گئے مگر عبید اللہ نے وہی جواب دیا اتنے مین ایک شخص حضرت عمر کے ہمنشینون مین (عبد الرحمن بن عوف) بول اُٹھے اے امیر المومنین تم اسے اگر مضاربت کردو تو بہت بہتر ہے آپنے اُنکے کہنے سے اصل مال اور نصف نفع لے لیا اور عبد اللہ و عبید اللہ نے آدھا نفع حاصل کیا۔

موطا مین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگین کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور وہ ربیعہ سے حاملہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوے باہر نکلے اور فرمایا یہ متعہ ہے اگر مین اسکی پہلے سے ممانعت کر دیتا تو ضرور اُسے رجم کرتا ۔ موطا مین ابو زبیر مکی سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کے پاس ایک ایسے نکاح کا تذکرہ آیا جسمین ایک مرد اور ایک عورت کے سوا دوسرا گواہ نہ تھا آپنے فرمایا یہ چوری چھپے کا نکاح ہے مین اسے جائز نہین رکھتا اگر مین پہلے سے اسے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور رجم کرتا ۔ بخاری مین ابن شہاب سے روایت ہے کہ ثعلبہ بن مالک کہتے ہین عمر بن الخطاب نے مدینہ کی عورتون کو چادرین تقسیم کین ایک عمدہ خوبصورت چادر بچ رہی آپکے پاس جو لوگ بیٹھے تھے ان مین سے بعض مصاحبون نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر بنت رسول اللہ کو دیدیجے جو آپکے نکاح مین ہین اور اس سے انکی مراد ام کلثوم بنت علی تھین حضرت عمر نے فرمایا ام سلیط اسکے زیادہ حقدار ہے اور ام سلیط انصار کی عورتون مین سے ہے وہ ہین جنہون نے رسول اللہ سے بیعت کی حضرت عمر نے

وعن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن متعة النساء يوم خيبر وعن اكل لحوم الحمر الانسية وعن جابر رضي الله عنه انه قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني المتعة يوم خيبر ولحوم الحمر الانسية ولحوم البغال وكل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب

لنا انقرب یوم احد رواه البخاری وقال تنز
فی تیجط عن ابی هریرة رضی الله عنه قال كنا
قعوداً حول رسول الله صلعم ومعنا ابوبكر
وعمر فی نفر فقام رسول الله
صلی الله علیه وسلم من بین
اظهرنا فابطأ علینا وخشینا ان
یقتطع دوننا وفزعنا خشیة فقمنا
فكنت اول من فزع فخرجت
ابتغی رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی اتیت حائطا للانصار
لبنی النجار فدرت به هل اجد له
بابا فلم اجده فاذا ربیع یدخل
فی جوف حائط من بئر خارجة
والربیع الجدول قال فاحتفزت
فدخلت علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال ابوهریرة
فقلت نعم یا رسول الله قال ما
شانك قلت كنت بین اظهرنا
فقمت فابطأت علینا فخشینا
ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت
اول من فزع فاتیت هذا الحائط
فاحتفزت كما یحتفز الثعلب و
هؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا

٢٢٦

فرمایا کہ احد کے دن ہمارے لئے تسکین ہیتی ہین مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت
ہے کہ ہم رسول خدا صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر و
عمر بھی ایک جماعت مین بیٹھی تھی سو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم مین سے اٹھکر کہین تشریف
لیگئے اور دیر تک ہمارے پاس نہ آئے ہمین خوف
ہوا کہ مبادا آپ کچھ ایذا پہونچاے جاوین اور
ہم یہین بیٹھے رہین سو ہم گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور
سب سے پہلے مین ہی گھبرایا پھر مین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنے نکلا یہانتک کہ انصار کے
باغ مین جو بنی نجار کا تھا پہونچا اور اسکا دروازہ ڈھونڈ
پانے کے لئے باغ کے اردگرد پھرنے لگا سو مین نے
اسکا دروازہ نپایا ہان ایک نالی باغ کے اندر باہر کے
کنوے سے آتی تھی (راوی کہتا ہے) ربیع نالی
کا نام ہے (ابوہریرہ کہتے ہین) پھر مین سمٹ کر
اس نالی مین گھسا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا حضرت نے کہا ابوہریرہ ہے مین بولا
جی ہان اے رسول خدا فرمایا تیرا کیا حال ہے
مین نے عرض کیا آپ ہم لوگون مین بیٹھے تھے
پھر کھڑے ہوگئے اور بہت دیر لگائی سو ہم ڈر گئے کہ مبادا
آپ ہمارے سوا کسی سے ایذا پہونچاے جاوین پھر ہم سب کے سب
گھبرا گئے اور سب سے پہلے مجھ ہی کو گھبراہٹ ہوئی پھر مین اس
باغ مین آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر یہان آن پہونچا اور
یہ لوگ میرے پیچھے ہین پھر رسول اللہ صلعم نے اپنی

هريرة واعطانى نعليه فقال اذهب بنعلى هاتين فمن لقيك من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة وكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنى بهما من لقيت يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديى فخررت لاستى فقال ارجع يا ابا هريرة فرجعت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجهشت بالبكاء وركبنى عمر فاذا هو على اثرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك يا ابا هريرة فقلت لقيت عمر فاخبرته بالذى بعثتنى به فضرب بين ثديى ضربة فخررت لاستى فقال ارجع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال

دونون جوتیان مجھے دیکر فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری دونون جوتیان لیجا اور اس باغ کے پیچھے جو کوئی آدمی تجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہین مگر اسپر اُسکا دل یقین کرنیوالا ہو تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے سو سب سے پہلے مین حضرت عمر سے ملا انہون نے پوچھا اے ابوہریرہ یہ کیسی جوتیان ہین مین نے کہا یہ دونون جوتیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین مجھے ان دونون کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو کوئی مجھ سے ملے اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا تعالی کے سوا کوئی معبود نہین مگر اُسکا دل یقین کرنیوالا ہو تو اُسے مین جنت کی بشارت دون حضرت عمر نے یہ سنکر میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چوتڑون کے بل گر پڑا پھر فرمایا اے ابوہریرہ پھر جا سو مین آنحضرت صلعم کے پاس پھر آیا اور رو کر حمایت چاہی اتنے مین عمرؓ بھی میرے پیچھے پیچھے اور قدم بقدم آگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ تجھے کیا ہوا مین نے عرض کی کہ مین عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور جس چیز کے ساتھ آپنے مجھے بھیجا تھا مین نے حضرت عمر کو اُسکی خبر دی سو عمرؓ نے میرے سینے مین ایسا مارا اور دھکا دیا کہ مین چوتڑون کے بل گر پڑا اور کہا پھر جا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر اس تمہارے کرنے پر کیا باعث ہوا کہا

۲۲۷

يارسول الله بابي انت وامي
ابعثت اباهريرة بنعليك من
لقي يشهد ان لا اله الا الله
مستيقنا بها قلبه بشره بالجنة
قال نعم قال فلا تفعل فاني
اخشى ان يتكل الناس عليها فخلهم
يعملون فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم فخلهم رواه
مسلم وعن عمر بن الخطاب
قال لما نزل تحريم الخمر قال
عمر اللهم بين لنا في الخمر بيانا
شافيا فنزلت الاية التي في
البقرة يسئلونك عن الخمر والميسر
قل فيهما اثم كبير الاية فدعي
عمر فقرئت عليه قال اللهم بين
لنا في الخمر بيانا شافيا فنزلت
الاية التي في النساء يايها الذين
امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم
سكارى فنادى منادي رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت
الصلوة ينادي ان لا يقربن الصلوة
سكران فدعي عمر فقرئت عليه
فقال اللهم بين لنا في الخمر بيانا

اے رسول خدا آپ پر سے میرے ماں باپ قربان
ہوں کیا ابوہریرہ کو اپنی جوتیاں دیکر آپنے اسواسطے
بھیجا تھا کہ جو کوئی اُس سے ملے اور اس بات کی گواہی
دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات یقین قلب
کے ساتھ کہتا ہو تو اُسے بہشت کی خوشخبری دے حضرت نے
فرمایا ہاں عمر نے کہا آپ ایسا نکیجئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ
اسپر بھروسہ کرلینگے آپ اُنھیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عمل
کریں تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اُنھیں
چھوڑ دے - اَبو داود میں عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ
جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے فرمایا
الٰہی شراب کے بارہ میں ہمارے لئے شافی اور کافی بیان کر
پس وہ آیت جو سورۂ بقر میں ہے یسئلونک عن الخمر والمیسر
نازل ہوئی یعنی اے محمد تسے جوے اور شراب کی بابت
سوال کرتے ہیں سو تم کہدو اُن دونوں میں کبیرہ گناہ ہے
اسکے نزول کے بعد حضرت عمرؓ بلائے گئے اور آیت اُنپر
پڑھی گئی آپکو اس سے پوری تشفی نہوئی دوبارہ کہا خداوندا
شراب میں شافی بیان فرما پھر سورۂ نسا کی آیت یا ایہا
الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰة الخ اُتری سو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا منادی ندا کرتا تھا جب
نماز کی اقامت پڑھی جاتی تھی کہ مست آدمی
نماز کے نزدیک نہ آوے اُسوقت بھی حضرت
عمر بلائے گئے اور اُنپر یہ آیت پڑھی گئی آپکی پھر بھی تسکین
نہوئی اور وہی لفظ فرمایا کہ اے بار خدا شراب کے بارہ میں بیان کر

شافیا فنزلت هذه الایة هل
انتم منتهون فقال عمر انتهینا
رواه ابو داود وعن امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال
سمعت هشام بن حکیم بن حزام
یقرأ سورة الفرقان علی غیر
ما اقرأها وکان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت
ان اعجل علیه ثم امهلته حتی
انصرف ثم لببته بردائه فجئت
به رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقلت یا رسول الله
انی سمعت هذا یقرأ سورة
الفرقان علی غیر ما اقرأتنیها
فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ارسله اقرأ فقرأ القراءة
التی سمعته یقرأ فقال رسول
الله صلعم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت
فقال هکذا انزلت ان هذا القران انزل
علی سبعة احرف فاقرأوا ما
تیسر منه رواه البخاری والمسلم
واللفظ لمسلم امیر المومنین
امام المتقین عبد الله بن

کافی فیصلہ فرما اسوقت یہ آیت نازل ہوئی فہل انتم
منتہون - یعنی کیا تم باز رہنے والے ہو تب عمر نے
فرمایا ہم باز رہے - بخاری مسلم مین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن
حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا مگر جسطرح
مین اُس سورت کو پڑھتا تھا اور جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا تھا اُسکے مخالف
سو مین قریب تھا کہ اسکے پکڑنے اور لڑنے مین جلدی
کرون مگر مین نے اتنی مہلت دی کہ وہ نماز سے
فارغ ہوگیا پھر مین نے اُسکی گردن مین اپنی چادر ڈالکر
گھسیٹا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکر عرض
کیا اے رسول خدا مین نے اسے سورۂ فرقان پڑھتے سنا
مگر جسطرح آپنے مجھے پڑھایا اُسکے مخالف - آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ہشام کو چھوڑدو
پھر ہشام سے فرمایا کہ سورۂ فرقان پڑھ اُسنے اُسیطرح
پڑھی جیسا مین نے اُسے پڑھتے سنا تھا پھر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسیطرح تو مجھ پر اُتاری
گئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عمر اب تم
پڑھو مین نے بھی پڑھا فرمایا اسطرح بھی یہ سورت اُتاری
گئی ہے - بلاشبہ یہ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے پس
جسطرح آسان معلوم ہو پڑھو ۔
حضرت امیر المومنین امام المتقین
عبد اللہ بن عثمان ابو بکر

عن ابی بکر الصدیق العتیق و امیر المومنین امام المسلمین ابو حفص الفاروق عمر بن الخطاب علیهما الصلوٰة والسلام

عن عبد الرحمٰن بن صخر الدوسی ابی هریرة رضی الله عنه قال بینما رجل یسوق بقرة اذ اعیی فرکبها فقالت انا لم نخلق لهذا و انما خلقنا لحراثة الارض فقال الناس سبحان الله بقرة تتکلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اومن به انا و ابو بکر و عمر وما هما ثم وقال بینما رجل فی غنم له اذ عدی الذئب علی شاة منها فاخذها فادرکها صاحبها فاستنقذها فقال له الذئب فمن لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری فقال الناس سبحان الله ذئب یتکلم فقال اومن به انا و ابو بکر و عمر وما هما ثم رواه البخاری والمسلم عن ابن ابی ملیکة انه سمع

صدیق عتیق اور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ابو حفص فاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب اور فضائل مین

بخاری مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایک شخص بیل کو ہانکے لئے جاتا تھا جب تھک گیا تو اُسپر سوار ہوگیا۔ بیل بولا ہم سُواری کے لئے پیدا نہین ہوے ہین۔ ہان زمین کی کشت کار کے واسطے مخلوق ہوے ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ تھے اُنہون نے متعجب ہو کر کہا سبحان اللہ بیل بولتا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اسکی بات کرنے پر ایمان رکھتا ہون اور ابو بکر و عمر بھی (راوی کہتا ہے) حالانکہ اُس مقام پر یہ دونو صاحب نہ تھے پھر ابو ہریرہ نے کہا ایک اور وقت ایک شخص اپنی بکریون کے ریوڑ مین تھا کہ یکایک بھیڑیے نے اُس ریوڑ کی ایک بکری پر حملہ کیا اور بکری پکڑ لیچلا اتنے مین اُسکا مالک پہونچا اور بھیڑیے سے اس بکری کو چھڑا لیا پس اس شخص سے بھیڑیا بولا اچھا سبع کے دن اس بکری کا کون نگہبان ہوگا جسدن کہ سیر کے سوا کوئی چرواہا نہوگا پس لوگون نے متعجب ہو کر کہا سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے حضرت نے فرمایا مین اسکے کلام کرنے پر ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونو اُس جگہ نہ تھے

بخاری مین ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے

ابن عباس يقول وُضع عمرُ
على سريرٍ فتكنفه الناس
يدعون ويصلّون قبل أن
يُرفع وأنا فيهم فلم يرُعني
إلّا رجل آخذٌ منكبي فإذا علي
ترحّم على عمر رض وقال ما خلّفتَ
أحداً أحبّ إليّ أن ألقى الله بمثل
عمله منك وايمُ الله إنّي كنت
لأظنّ أن يجعلك مع صاحبيك
وحسبت أنّي كنتُ كثيراً أسمع
النبي صلى الله عليه وسلم يقول
ذهبتُ أنا وأبو بكر وعمر ودخلتُ
أنا وأبو بكر وعمر وخرجتُ أنا
وأبو بكر وعمر وفي رواية أخرى
عنه قال إنّي لواقفٌ في قوم
فدعوا الله لعمر وقد وُضع على
سريره إذا رجل من خلفي قد
وضع مرفقه على منكبي يقول
يرحمك الله إنّي لأرجو أن
يجعلك الله مع صاحبيك لأنّي
كثيراً ما كنتُ أسمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول
كنتُ وأبو بكر وعمر فعلتُ وأبو بكر

ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر وفات کے
بعد جب تختہ پر غسل کے لئے رکھے گئے اور لوگوں نے کفن پہنایا
تو جنازہ اُٹھنے سے پہلے لوگ دعائے خیر کرنے اور رحمتیں
بھیجنے لگے اُسوقت میں بھی اُنھیں میں تھا مجھے کسی چیز نے
بجز اسکے خوف میں نہ ڈالا کہ ایک مرد نے میرے دونوں
مونڈھے آ کر پکڑ لیے میں مڑ کر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت
علی ہیں اول تو اُنہوں نے حضرت عمر پر رحمت بھیجی پھر فرمایا اے
عمر بن الخطاب اے رسول اللہ کے خلیفہ آپنے اپنے پیچھے کسی شخص کو ایسا نہیں
چھوڑا کہ وہ آپ سے زیادہ مجھے محبوب ہو ہمیں کہ ملاقات کروں میں اللہ سے
ساتھ مثل عمل اُسکے کے بخدا میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ تمہیں تمہارے
دونوں یاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ ملادے اور میں اسکو بھی جانتا ہوں
کہ بارہا رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا ہے کہ فرماتے تھے فلانے کام کو
میں نے اور ابو بکر و عمر گئے فلانی مسجد میں میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے فلانے گھر
سے میں اور ابو بکر و عمر نکلے اور دوسری روایت میں ابن عباس
فرماتے ہیں کہ میں قوم کے لوگوں میں کھڑا تھا اس نے انہوں نے
حضرت عمر کے لئے دعاے خیر مانگی سما لیں کہ حضرت عمر نہلانے کے لئے
تختہ پر رکھے گئے تھے اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے آ کر میرے مونڈھوں پر
اپنی کہنیاں رکھکر کہتا تھا اے عمر بن الخطاب خدا
تجھ پر رحم کرے بلاشبہ مجھ کو امید ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ تمہیں تمہارے
دونوں یاروں (حضرت نبی و ابو بکر) کے ساتھ ملاوے (قبر میں یا جنت
میں) کیونکہ میں رسول اللہ صلعم سے اکثر سنتا تھا فرماتے
تھے فلانے مکان میں میں اور ابو بکر اور عمر تھے۔
فلانا کام میں نے اور ابو بکر و عمر نے کیا

وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت و
ابوبکر وعمر وخرجت وابوبکر وعمر فالتفت
فاذا علی بن ابی طالب رواہ البخاری
ومسلم وعن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ
لیتراءون اھل علیین کما
ترون الکوکب الدری فی
افق السماء وان ابابکر وعمر
منھم وانعما رواہ فی شرح
السنۃ وروی نحوہ ابو داود
والترمذی وابن ماجۃ
القدوینی عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو
بکر وعمر سیدا کھول اھل
الجنۃ من الاولین والاخرین
الا النبیین والمرسلین رواہ
الترمذی وابن ماجۃ عن علی
بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ عن
حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلعم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رواہ

فلانے مقام میں میں اور ابوبکر اور عمر چلے فلان
مسجد میں میں اور ابوبکر اور عمر داخل ہوے فلانے
مکان سے میں اور ابوبکر وعمر نکلے (ابن عباس رضی
اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے جو مڑکر دیکھا تو وہ علی بن
ابی طالب تھے - شرح السنہ میں ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بہشتی علیین والوں کو ایسا
دیکھیں گے جیسا تم روشن تارے کو آسمان کے
کناروں میں چمکتا دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابوبکر و
عمر اہل علیین میں سے ہونگے اور یہ دونوں انکے
مرتبے سے زائد مرتبہ رکھتے ہیں یہی روایت ابوداود
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے گو الفاظ
کا تفاوت ہے - ترمذی میں انس بن مالک رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر نبیوں اور پیغمبروں
کے سوا پچھلے اور پہلوں میں سے تمام ادھیڑ عمر
جنتیوں کے سردار ہیں - اسی حدیث کو ابن
ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
کیا ہے - ترمذی میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نہیں جانتا کہ میری زندگی اور میری بقا تم
میں کتنی مدت رہیگی سو تم میرے پیچھے دو شخصوں کا اقتدا
کرنا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر

الثلثین سنۃ الی اربعین وقیل من ثلث وثلثین ای خمسین والکھل وسماھل اذا بلغ الکھولۃ باعتبار ما کان فی الدنیا ... ووصفھما بالکہولۃ

الترمذی عن انس بن
مالکٍ رضی الله عنه قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
دخل المسجد لم یرفع احدٌ
راسه غیر ابی بکرٍ وعمر کانا
یتبسمان الیه ویتبسم الیهما رواه
الترمذی وقال هذا حدیث
غریبٌ عن انسٍ انّ رجلاً
سأل النبی صلی الله علیه وسلم
عن الساعة فقال متی الساعةُ
قال وماذا اعددت لها قال لا
شیٔ الا اُحِبُّ الله ورسوله
فقال انت مع من احببت قال
انسٌ فما فرحنا بشیءٍ فرحنا بقول
رسول الله صلی الله علیه وسلم
انت مع من احببت قال انسٌ
فانا اُحِبُّ النبی صلی الله علیه
وسلم وابا بکرٍ وعمر وارجوا
اَن اکون معهم بحبی ایاهم
وانْ لم اعمل بمثل اعمالهم
رواه البخاریُ

عن علی انه
قال یوم الجمل ان رسول الله

ترمذی مین انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مسجد مین آتے تھے تو خوف کی وجہ
سے صحابہ مین سے کوئی بھی آپکو سر اُٹھا کر نہ دیکھتا
تھا ہان ابوبکر و عمر آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے
تھے اور آپ بہی اُنہین دیکھکر تبسم فرماتے تھے -
ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے +
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے قیامت کی بابت سوال کیا کہ وہ کب قایم
ہوگی آپنے فرمایا تونے قیامت کیلئے کونسے
نیک عمل تیار کر رکھے ہین - اُسنے کہا میرے پاس
تو بجز اللہ و رسول کی محبت کے اور کچھ نہین سو
حضرت نے فرمایا جسے تو دوست رکھتا ہے قیامت
مین اُسیکے ساتھ ہوگا انس کہتے ہین جیسے ہم اس کلمہ
سے خوش ہوے ویسے کبھی خوش نہوے تھے - اسکے
بعد انس نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہ کو دل سے دوست رکھتا
ہون اور مجھے امید ہے کہ اُنکی محبت کی وجہ سے
مین اُنکی معیت مین ہون اگرچہ اُن جیسے عمل مین نکرون
اور اُن جیسی فضیلت مجھ مین نہو +
مسند امام احمد ...... مین حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اُنہون
نے جمل کے دن فرمایا کہ حضرت صلی اللہ

لم يعهد الينا عهدا ناخذ به في
امارة ولكن شيء رأيناه من قبل
انفسنا ثم استخلف ابو بكر
رحمة الله على ابي بكر فاقام و
استقام ثم استخلف عمر رحمة
الله على عمر بن الخطاب فاقام واستقام
حتى ضرب الدين بجرانه رواه
احمد عن نافع عن عبد الله
بن عمر بن الخطاب رض ان عمر
بن الخطاب غسل وكفن وصلى
عليه وكان شهيدا قال مالك
رحمه الله وتلك السنة فيمن قتل
في المعرك فلم يدرك حتى مات
واما من حمل منهم فعاش
ماشاء الله بعد ذلك فانه يغسل
ويصلى عليه كما فعل بعمر بن
الخطاب عليه السلام رواه
مالك في الموطا باسناد صحيح
عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال ان الله ايدني
باربعة اثنين من اهل السماء
جبرئيل وميكائيل واثنين من
اهل الارض ابي بكر وعمر رواه الطبراني

علیہ وسلم نے ہماری طرف کوئی ایسا عہد مقرر
نہین کیا جس سے ہم خلافت کے باب مین کہتے
دلیل لیلیتے مگر وہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہمنے اپنی
طرف سے مقرر کیا پس ابوبکر پر اللہ رحم کرے پہلے
وہ خلیفہ ہمپر بنائے گئے اور وہ خلافت کے زمانہ
مین سیدھے رہے پھر اللہ کی رحمت عمر پر ہو وہ
خلیفہ بنائے گئے اور وہ بھی اپنے یار کی طرح سیدھے رہے
یہانتک کہ دین نے راحت پائی ۔ موطا مین عبداللہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ غسل دیئے گئے اور کفن پہنائے گئے اور جنازہ
کی نماز انپر پڑھی گئی باوجودیکہ وہ شہید تھے (شہداء احد
مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین انپر حضرت نے نماز پڑھی بعضے
کہتے ہین نہین صرف دعا کی) امام مالک کہتے ہین یہ
طریقہ اُن شہیدون مین ہے جو معرکہ قتال مین قتل کئے جائین
اور وہین مرجاوین مگر جو معرکہ سے زندہ اُٹھائے جائین پھر
کچھ جی کر مرجائین تو انکو غسل دیا جائے نماز پڑھی جاوے
جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا گیا
طبرانی اوسط مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چار
شخصون سے میری مدد کی دو تو آسمان والون مین سے
ہین جبرئیل اور میکائیل اور دو زمین والون مین
سے ہین ابوبکر رض اور عمر رض + +

وا بو نعيم في الحلية عن ابي ذر
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان لكل نبي وزيرين ووزيراي
و صاحباي ابو بكر و عمر
عن علي والزبير معًا ان النبي ص
قال خير امتي بعدي ابو بكر
وعمر رواهما ابن عساكر عن
ابي هريرة ان رسول الله ص
قال ابو بكر وعمر خير الاولين
والآخرين وخير اهل السموات
وخير اهل الارضين الا النبيين و
المرسلين رواه الحاكم في المستدرك
وابن عدي في الكامل عن
معاذ بن جبل ان رسول الله ص
قال رايت اني وضعت في كفة
وامتي في كفة فعدلتها ثم وضع
ابو بكر في كفة وامتي في كفة
فعدلها ثم وضع عمر في كفة وامتي في
كفة فعدلها ثم وضع عثمان في كفة
وامتي في كفة فعدلها ثم رفع
الميزان رواه الطبراني عن عائشة
ان رسول الله ص قال ابو بكر
مني وانا منه وابو بكر اخي في الدنيا

ابن عساکر ابوذر سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر ہوتے ہین میرے دو وزیر اور مصاحب ابوبکر و عمر ہین ❊

ابن عساکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا میرے امت کے بہترین شخص میرے پیچھے ابوبکر اور عمر ہین۔

حاکم نے مستدرک مین اور ابن عدی نے کامل مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیون اور پیغمبرون کے علاوہ حضرت ابوبکر اور عمر تمام آسمان والون اور زمین والون سے بہتر ہین اور سب پہلون اور پچھلون سے بزرگ ❊

طبرانی مین معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ترازو کے ایک پلہ مین مین اور دوسرے پلہ مین میری تمام امت رکھی گئی سو مین اور دونون پلے برابر پاے پھر ابوبکر ایک پلے مین اور میری ساری امت ایک پلے مین رکھی گئی اور وہ دونو برابر اُترے پھر عمر ایک پلہ مین اور میری ساری امت دوسرے پلہ مین رکھی گئی تو وہ بھی برابر تلے پھر عثمان اور میری امت تولے گئے اور وہ بھی برابر اُترے پھر ترازو اُٹھا لی گئی۔ دیلمی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر مجھ سے ہین اور مین ابوبکر سے اور دنیا و آخرت مین میرے بھائی

والاخرة رواه الديلمي عن
علي قال لا اجد احدا فضلني
على ابي بكر وعمر الا جلدته
حد المفتري رواه الدارقطني
وصحح عن مالك عن جعفر الصادق
عن ابيه الباقر ان عليا وقف على
عمر بن الخطاب وهو مسجى
وقال اقلت الغبراء ولا اظلت
الخضراء احدا احب الي ان
القى الله بصحيفته من هذا
المسجى وفي رواية صحيحة انه
قال له وهو مسجى صلى الله عليك
ودعا له عن المغيرة قال
ان عمر بن عبد العزيز جمع
بني مروان حين استخلف
فقال ان رسول الله كانت له
فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير
هاشم ويزوج منها ايمهم و
ان فاطمة سالته ان يجعلها
لها فابى فكانت كذلك في حيوة
رسول الله صلعم حتى مضى لسبيله
فلما ان ولي ابو بكر عمل فيها
بما عمل رسول الله ص في حيوته

اور یار ہیں ٭ دارقطنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں کسیکو نہ پاؤں کہ وہ مجھے
ابوبکر و عمر سے بزرگ جانے والا میں اسپر مفتری جیسی
حد مارونگا- جعفر صادق اپنے والد حضرت باقر سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت علی عمر بن الخطاب کے پاس کھڑے
ہوے اور انپر کپڑا پڑا ہوا تھا (یعنی وفات کے بعد کپڑا
اڑھادیا تھا) فرمایا نہ تو زمین گرد آلود نے کسی ایسے کو اٹھایا
اور نہ سبز آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا جو اس
کپڑا پڑے ہوے سے مجھے زائد محبوب ہو اس بات
میں کہ میں اللہ تعالی سے اسکے صحیفۂ اعمال کے
ساتھ ملاقات کروں - اور صحیح روایت میں یوں ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو کہا جس وقت انپر کپڑا پڑا ہوا تھا اللہ تعالی تمپر
رحمت کرے اور اسکے علاوہ اور بھی دعا کے کلمے فرماتے
ابوداود میں مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے
اپنی خلافت کے وقت بنی مروان کو جمع کرکے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فدک (نام باغ) تھا سو آپ
اسمیں سے اہل و عیال فقرا اور مساکین پر خرچ کرتے اور بنی ہاشم
کے چھوٹے بچوں پر احسان کرتے اور انکی بیواؤں کا نکاح
کرتے تھے اور حضرت فاطمہ رض نے آپسے فدک مانگا مگر آپنے
نہ دیا سو وہ اسیطرح رسول اللہ صلعم کی حیات میں رہا یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو
انہوں نے بھی فدک میں رسول اللہ کے موافق عمل کیا

حتی مضی لسبیله فلما ولی
عمر بن الخطاب عمل فیها
بمثل ما عملا حتی مضی لسبیله
ثم اقطعها مروان ثم صارت
لعمر بن عبد العزیز فرایت
امرا منعه رسول الله ص فاطمة
لیس لی بحق وانا اشهدکم
انی رددتها علی ما کانت یعنی علی
عهد رسول الله ص وابی بکر
وعمر رواه ابو داود وعن ابن
عباس قال کنت آخر الناس
عهدا بعمر فسمعته یقول القول
ما قلتُ قلتُ وما قلتُ قال قلتُ
الکلالة من لا ولد له ولا والد له
الاسناد صحیح علی شرط الشیخین
ولم یخرجاه رواه الحاکم عن
جابر بن عبد الله قال توفی ابی
وعلیه دین فعرضتُ علی غرمائه
ان یاخذوا الثمر بما علیه فابوا
ولم یروا ان فیه وفاءً فاتیت
النبی ص فذکرت ذلک له فقال
اذا جددته فوضعته فی المربد
فاذنت رسول الله صلی الله ع م فجاء معه

یہانتک کہ وفات کر گئے پھر جب عمر بن الخطاب خلیفہ
بنے تو انہوں نے بھی اپنے دونوں یاروں جیسا عمل کیا
یہانتک کہ شہید ہوئے اسکے بعد مروان نے حضرت عثمان
کے عہد مین فدک کو اپنی جاگیر بنالیا پھر یہ عمر بن عبد العزیز
کے لئے ہوا سو مین دیکھتا ہون کہ جب اس مال کو رسول اللہ
نے حضرت فاطمہ کو نہ دیا تو مجھے کب لایق ہے اور میرا حق
کیونکر ہو سکتا ہے اور مین تمہین اب گواہ کرتا ہون کہ
اس مال کو اسی طریقہ پر مین نے پھیر دیا جیسا کہ حضرت ابوبکر
وعمر کے زمانہ مین تھا۔ حاکم مین ابن عباس سے روایت
ہے وہ کہتے ہین کہ مین حضرت عمر کے زمانہ مین سب لوگون
سے آخر تھا سو مین آپکو وہ بات کہتے ہوئے سنتا تھا جسکا
مین قائل تھا راوی کہتا ہے مین نے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے تھے
ابن عباس نے کہا مین کہتا تھا کلالہ اسے کہتے ہین جسکی
اولاد اور ماں باپ نہون یہ حدیث شیخین نے روایت
نہین کی مگر اسکی اسناد انکی شرط پر صحیح ہے۔ بخاری مین
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین میرے باپ کا انتقال
ہوا اور انپر کچھ آدمیونکا قرضہ تھا مین نے انکے قرضخواہون
سے یہ بات پیش کی کہ وہ اس قرضہ کے عوض مین مجھسے کھجورین
لیلین سو انہون نے نہ مانا (کیونکہ) وہ جانتے تھے کہ اسمین انکا قرضہ
ادا نہوگا پھر مین نے آنحضرت کے پاس آکر یہ قصہ بیان کیا
آپنے فرمایا کہ جب تو کھجورین کاٹے تو انکا ایک ڈھیر الگ لگاکر
مجھے بلا لینا سو مین نے ایسا ہی کیا اور آنحضرت صلعم کو
اطلاع دی پس آپ تشریف لائے اور ساتھ

ابو بكر و عمر رض فجلس عليه
فدعا بالبركة ثم قال ادع
غرمائك فاوفهم فما تركت
احداً له على ابی دين الا قضيته
وفضل ثلثة عشر وسقا سبعة
عجوة وستة لون او ستة
عجوة وسبعة لون فوافيت مع
رسول الله م المغرب فذكرت
ذلك له فضحك فقال ايت ابا
بكر و عمر فاخبرهما فقالا
لقد علمنا اذ صنع رسول الله م
ما صنع ان سيكون ذلك رواه
البخاری عن ابی جحيفة قال
كنت أری ان علياً افضل الناس
بعد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فذكر الحديث قلت
لا والله يا امير المومنين انی
لم اكن اری ان احداً من
المسلمين افضل منكم بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال
افلا اخبرك بافضل الناس كان
بعد رسول الله م و ابی بكر
قلت بلی قال عمر رواه احمد

ابو بکر و عمر بھی تھے پھر آپ کھجوروں کے ڈھیر پر بیٹھ
گئے اور برکت کے واسطے دعا کی پھر فرمایا اپنے
قرضخواہوں کو بلا کر ادا کردے پس جس جس کا میرے
والد پر قرضہ تھا مین نے سب کا ادا کر دیا کسیکو اسمین سے
نہ چھوڑا اور تیرہ وسق (وسق ساٹھ صاع کو کہتے ہین
صاع تخمیناً ڈھائی سیر کا ہوتا ہے) کھجورین بچ رہین
سات وسق تو عجوہ (مدینہ کی عمدہ کھجور) کے اور چھ لین
(ردی کھجور) کے یا اسکے عکس پھر مین مغرب کے وقت حضرت
سے ملا اور اس برکت کا ذکر کیا آپ ہنسنے لگے اور
فرمایا جا ابو بکر اور عمر کو اس بات کی خبر دے مین انکے
پاس آیا انہون نے فرمایا ہم تو پہلے ہی سے جانتے
تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ دعا مانگی
ہے تو اسمین برکت ضرور ہوگی *
امام احمد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہین کہ مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی کے افضل الناس
ہونیکا معتقد تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی جحیفہ
کہتے ہین مین نے حضرت علی سے کہا اے امیر المومنین خدا
کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد
آپ سے افضل مسلمانون مین کسیکو نہین دیکھتا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین تجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد
بہترین شخص کی خبر دون مین نے کہا جی ہان
فرمایا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہین * *

عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل الى عمر بن الخطاب بعطاء فرده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم رددته فقال يا رسول الله أليس قد اخبرتنا ان خيرا لاحدنا ان لا يأخذ من احد شيئا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك من المسئلة فاما ما كان غير المسئلة فانما هو رزق يرزقكه الله تعالى فقال عمر بن الخطاب اما والذي نفسي بيده لا اسأل احدا شيئا ولا يأتيني شيء من غير مسئلة الا اخذته رواه مالك في الموطا

موطا مین عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو کوئی عطیہ بھیجا عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے پھیر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اسے کیون واپس کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے رسول خدا کیا آپ نے نہین فرمایا کہ ہم مین سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کچھ نہ لے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ کسی سے مانگ کر کچھ نہ لے اور جو شخص بن مانگے دے تو وہ رزق ہے اللہ تعالی تجھکو دیتا ہے پس عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین اب کسی سے کچھ نہ مانگونگا اور جو بن مانگے میرے پاس آئیگا اُسے لیلونگا ۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بايديهما فقال هكذا نبعث يوم القيمة رواه الترمذي وقال هذا حديث

ترمذی مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلکر مسجد مین تشریف لائے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک صاحب آپکے دائین اور دوسرے صاحب بائین تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کے ہاتھ پکڑے ہوے تھے پھر فرمایا ہم قیامت کے دن قبرون سے یون ہی اُٹھائے جاوینگے ۔ یہ حدیث غریب

غريب عن ابي قتادة

قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة فرأيت رجلاً من المشركين قد علا رجلاً من المسلمين فضربته من ورائه على حبل عاتقه بالسيف فقطعت الدرع واقبل علي فضمني ضمة وجدت منها ريح الموت ثم ادركه الموت فارسلني فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم رجعوا وجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلاً له عليه بينة فله سلبه فقلت من يشهد لي ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت فقال مالك يا ابا قتادة فاخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندي فارضه مني فقال ابو بكر لاها الله اذاً لا يعمد الى اسد من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله

ہے بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین نکلے سو جب ہم کافرون سے ملے تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی مشرکون مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ وہ مسلمانون مین سے ایک مرد پر غالب ہوا سو مین نے اُسکے پیچھے سے آکر اُسکے مونڈھے اور گردن کے بیچ مین تلوار ماری اور اُسکی زرہ کاٹ ڈالی اور وہ میری طرف آیا مین نے اُس سے موت کی بو پائی یعنی مرنے کے قریب ہوا پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین نے حضرت عمر سے ملکر کہا آج لوگون کو کیا ہوا اُنھون نے جواب دیا خدا کا یون ہی حکم ہے پھر مسلمان واپس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے پھر فرمایا جو کوئی کسی کو مار ڈالیگا اُسے اُسکا اسباب ملیگا مگر جب قتل کرنے پر اُسکا گواہ بھی ہو مین نے اپنے دل مین کہا اُس مشرک کے قتل پر میرے لئے کون گواہی دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر آنحضرت نے وہی فرمایا کہ جو کوئی قتل کرےگا اُسکا سامان اُسی کو ملیگا مین پھر اپنے جی مین کہا میری گواہی کون دیگا پھر مین بیٹھ گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی کلمہ فرمایا پھر مین کھڑا ہو گیا حضرت نے فرمایا اے ابو قتادہ تجھ کیا ہوا پس مین نے آپکو سارے قصہ کی خبر دی تو مین ایک شخص بول اُٹھا یہ سچ کہتا ہے اُس کافر کا اسباب میرے پاس ہے آپ وہ سامان مجھے معاف کرا دیجئے ابو بکر بول اُٹھے کہ نہین ایسا نہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا کا ارادہ نکرینگے کہ اللہ کے شیرون مین سے ایک شیر اللہ و رسول کی طرف سے لڑے

فيعطيك سلبه فقال النبي صلى
الله عليه وسلم صدق فاعطه
فاعطانيه فابتعت به مخرفا
في بني سلمة فانه لاول مال
تاثلته في الاسلام رواه
البخاري ومسلم عن عبد الله
بن حنطب ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم رأى ابا بكر
وعمر فقال هذان السمع والبصر
رواه الترمذي مرسلا عن ابي
سعيد الخدري رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من نبي الا وله
وزيران من اهل السماء و
وزيران من اهل الارض فاما
وزيراي من اهل السماء فجبرئيل
وميكائيل واما وزيراي من اهل
الارض فابو بكر وعمر رواه الترمذي
عن عبد الله بن مسعود رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال يطلع عليكم رجل من اهل
الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع
عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع

اور اسکا اسباب مجھے دلا دیوین آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا سو وہ سامان
اسے دیدی چنانچہ اسنے مجھے دیدیا پس مین نے
اسے بیچکر بنی سلمہ کے قبیلہ مین ایک باغ خریدا سو
وہ پہلا مال تھا جو مین نے اسلام مین جمع کیا
ترمذی مین عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر کو دیکھکر فرمایا
یہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کے
ہین ✣
ترمذی مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے آسمان والون
یعنی فرشتون مین سے دو وزیر ہوتے ہین
اور زمین والون مین سے بھی دو وزیر ہوتے
ہین - سو آسمان والون مین سے میرے دو
وزیر جبرئیل اور میکائیل ہین اور زمین والون
مین سے میرے دونون وزیر ابو بکر و عمر ہین -
ترمذی مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا تمپر ایک شخص جنتیون مین سے
آتا ہے اتنے مین ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر فرمایا
جنتیون مین ایک اور شخص تمہارے پاس
آتا ہے اتنے مین ✣

عمر رواه الترمذي وقال هذا
حديث غريب عن عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم قالت
بينا رأس رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حجري في ليلة
ضاحية اذ قلت يا رسول الله
هل يكون لاحد من الحسنات
عدد نجوم السماء قال نعم عمر
قلت فاين حسنات ابي بكر
قال انما جميع حسنات عمر
كحسنة واحدة ابي بكر رواه
ابو الحسين رزين بن معوية
العبدري عن ابي هريرة رضي
الله عنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول
بينا انا نائم رايتني على قليب
عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله
ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع
منها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه
ضعف والله يغفر له ضعفه ثم
استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب
فلم ار عبقريا من الناس ينزع
نزع عمر حتى ضرب الناس

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آسکے ++
ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے ہین ایک چاندنی رات مین......
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری گودی مین تھا
ناگہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اے رسول خدا کیا کسیکی نیکیان تارون
کے شمار کے موافق ہونگی - آپنے فرمایا ہان عمر
کی نیکیان اسقدر ہین پھر مین نے کہا ابوبکر کی
نیکیان کہان گئین فرمایا عمر کی ساری نیکیان
ابوبکر کی ایک نیکی کے مانند ہین
بخاری مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے سنا کہ مین نے خواب مین اپنے آپکو ایک
بے مینڈ کے کنوے پر دیکھا کہ اسپر ڈول پڑا
ہے سو مین نے اس کنوے مین سے جتنا اللہ نے
چاہا کھینچا پھر اس ڈول کو ابوبکر ابن ابی قحافہ نے لیکر
اس کنوے مین سے ایک یا دو ڈول کھینچے مگر ابوبکر کے
کھینچنے مین ایک سستی اور ضعف معلوم ہوتا تھا
اور اللہ تعالی اسکی سستی بخشدے پھر وہ ڈول ایک
بڑا چرس بنگیا اور عمر بن الخطاب نے اسے لیکر کھینچا مین نے
لوگون مین سے کسی کڑیل جوان کو نہین دیکھا کہ وہ عمر رضی
اللہ عنہ کا سا ڈول کھینچتا ہو یہانتک کہ لوگون نے

بعطن وفي رواية عن ابن عمر
رض قال ثم اخذ ابن الخطاب
من يد ابي بكر فاستحالت
في يده غربا فلم ار عبقريا
يفري فريه حتى روى الناس
وضربوا بعطن رواهما البخاري
ومسلم عن عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه في مشاورة النبي
صلى الله عليه وسلم مع ابي
بكر وعمر في اسارى بدر قال
قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما تقولون في هؤلاء
ان مثل هؤلاء كمثل اخوة لهم
كانوا من قبلهم قال نوح رب
لا تذر على الارض من الكافرين
ديارا وقال موسى ربنا اطمس
على اموالهم واشدد على قلوبهم
وقال ابراهيم فمن تبعني فانه
مني ومن عصاني فانك غفور
الرحيم وقال عيسى ان تعذبهم
فانهم عبادك وان تغفر لهم
فانك انت العزيز الحكيم رواه
الحاكم وصححه وفي روايه عن الحجاج

اپنے اونٹون کو سیراب کرکے آنکے بیٹھنے کی جگہ مقرر
کی اور ابن عمر کی روایت مین یون آیا ہے کہ پھر ابوبکر
کے ہاتھ سے اُس ڈول کو عمر بن الخطاب نے لیا اور
وہ اُنکے ہاتھ مین چرس بنگیا پھر مین نے عمر جیسا کوئی
گڑیل جوان نہین دیکھا کہ وہ عمل کرے عمر کا سا عمل
یہانتک کہ سبلوگ سیراب ہوگئے اور اپنے اونٹون کے
لئے بٹھنے کی جگہ مقرر کی۔ حاکم مین عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے کہ آنحضرت نے بدر کے قیدیون مین ابوبکر
عمر سے مشورہ کیا فرمایا ان لوگونکے باب مین کیا کہتے ہو انکی
مثل اُن بھائیون جیسی ہے جو اُنسے پہلے تھے
جنکے حق مین نوح نے یون فرمایا اے پروردگار
زمین پر کسی کافر کا گھر مت چھوڑ۔ اور جنکے
حق مین موسیٰ علیہ السلام نے یون فرمایا
اے ہمارے رب انکے مالون کو نیست و
نابود کردے اور اُنکے دلون پر سختی کی مہر لگادے
اور ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے حق مین یون
فرمایا جو کوئی میری پیروی کریگا وہ مجھ سے
ہے اور جو شخص میری نافرمانی کریگا تو تو لے
اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام
نے اُنکے حق مین یون کہا اگر تو انہین عذاب
کرے وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو انہین معاف
کرے تو تو غالب حکمت والا ہے +
اور ایک روایت مین حجاج تیمی سے یون

التیمی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من رایتہ یذکرا ابا بکر و عمر بسوء یرید ھدم الاسلام عن سالم بن ابی حفصة قال دخلت علے ابی جعفر یعنی محمد بن الباقر فقال اللھم انی اتولی ابا بکر و عمر اللھم ان کان فی نفسی غیر ذلک فلا تاتنی شفاعة محمد صلے اللہ علیہ وسلم یوم القیمة قال سالم اراہ قال ذلک زمن اجلہ عن ابی عبداللہ جعفر بن الصادق عن ابیہ ان رجلا جاء الی ابیہ زین العابدین علے بن الحسین فقال اخبرنی عن ابی بکر و عمر فقال عن الصدیق قال وتسمیہ الصدیق قال فللہ ثکلتک امک قد سماہ الصدیق رسول اللہ صلعم والمھاجرون والانصار ومن لم یسمہ صدیقا فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والاخرة اذھب فاحب ابا بکر و عمر وا ھما

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مین دیکھون کہ ابوبکر وعمر کو برائی کے ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ اسلام کو ڈھا دینے کا ارادہ کرتا ہے - سالم بن ابی حفصہ کہتے ہین کہ مین ابوجعفر یعنی محمد باقر رضہ کے پاس گیا وہ فرماتے تھے خداوندا مین ابوبکر وعمر کو دوست رکھتا ہون الٰہا میرے جی مین اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہو تو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے نصیب نہ کیجیو - سالم (راوی) کہتے ہین مین ابوجعفر کو گمان کرتا ہون کہ انہون نے یہ کلمہ مرتے وقت فرمایا +

دار قطنی مین ابو عبداللہ جعفر صادق اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ انکے دادا زین العابدین کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا مجھے ابوبکر وعمر کی کوئی خبر سنائیے فرمایا صدیق کی خبر اسنے کہا اور آپنے انکا نام صدیق رکھا ہے آپنے فرمایا تیری ماں تجھے رووے انکا نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام مہاجرون اور انصار نے صدیق رکھا ہے جو کوئی انکا صدیق نام نہ رکھے تو خدا تعالےٰ اسکی بات کی دنیا و آخرت مین - تصدیق نہ کرے - جا اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دوست رکھ +

الدارقطنی باسناد صحیح عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال حب ابی بکر وعمر ایمان و بغضہما نفاق رواہ ابن عدی عن جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر من الایمان وبغضہما کفر رواہ ابن عساکر عن بسطام بن اسلم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر لا یتأمر علیکما احد بعدی رواہ ابن سعد عن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان آل ابی لیسوا بی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح المومنین ولکن لھم رحم ابلہا ببلالہا رواہ البخاری و المسلم روی جمہور العلماء ان صالح المومنین ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما عن ابیہ

ابن عدی انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر کی دوستی ایمان کی علامت ہے اور اُن دونون کی دشمنی نفاق کی دلیل ہے ابن عساکر جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور اُنکی دشمنی کفر کے قریب ہے ابن سعد بسطام بن اسلم سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر سے فرمایا میرے بعد تمپر کوئی حکومت نکرے گا ✦ بخاری مسلم مین عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آل ابو فلان میرے یار اور دوست نہین مین البتہ میرا دوست اللہ اور نیک بخت مسلمان ہین۔ لیکن میرا اُن سے ناتا ہے تو مین اُس ناتے کو تری پہونچاتا ہون اُسکی تری کے ساتھ یعنی اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہون ✦ اور جمہور علما اسکے قائل ہین کہ نیکبخت مسلمانون سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مراد ہین

هريرة رضي الله عنه قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه
فيها احد فاتاه ابو بكر فقال
ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت
القى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانظر في وجهه واسلم
عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال
ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا
رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا قد وجدت بعض
ذلك فانطلقوا الى منزل ابي
الهيثم بن التيهان الانصاري
وكان رجلا كثير النخل والشاء
ولم يكن له خدم فلم يجدوه
فقالوا لامرأته اين صاحبك
فقال انطلق يستعذب لنا
الماء فلم يلبثوا ان جاء ابو
الهيثم بقربة يزعبها فوضعها
ثم جاء يلتزم النبي
صلى الله عليه وسلم ويفديه
بابيه وامه ثم انطلق بهم
الى حديقته فبسط لهم بساطا

ترمذی اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت نکلے
کہ اُسمین کبھی نہ نکلتے تھے اور نہ اُسوقت آپ سے کوئی
ملاقات کرسکتا تھا (یعنی وہ وقت آرام وراحت کا
تھا) پھر آپکے پاس ابوبکر آئے آپنے فرمایا اے ابوبکر
کون حاجت تمہین اسوقت لائی۔ اُنہون نے
کہا مین صرف اسواسطے نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملاقات کرون اور اُنکے چہرۂ مبارک کو دیکھکر سلام
کرون ابھی ان باتونکو کچھ دیر نہوئی تھی کہ عمر بھی آپہونچے
حضرت صلعم نے اُنسے بھی وہی فرمایا کہ اسوقت کون چیز
تمہین لائی اے عمر اُنہون نے عرض کی بھوک کی شدت اے
رسول خدا۔ حضرت صلعم نے فرمایا مین نے بھی کچھ بھوک کا اثر
پایا ہے پس سب کے سب ملکر ابوہیثم بن تیہان کے گھر گئے
اور وہ انصار مین سے ایک شخص تھے جنکے پاس کھجورین
اور بکریان بکثرت تھین اور اُنکا کوئی خادم نتھا سو آپنے
اُنہین گھر پر نہ پایا۔ اُسکی بی بی سے پوچھا تیرا خاوند
کہان گیا ہے اُسنے عرض کیا ہمارے لئے میٹھا پانی
لینے گیا ہے ابھی کچھ دیر نہوئی تھی کہ ابوہیثم ایک مشکیزہ
پانیکا بھرا ہوا لیکر آئے اور اُسے بزور کھینچتے تھے پس اُنہون نے
مشک کو رکھکر رسول خدا صلعم کو چمٹ گئے اور آپ پر سے
اپنے ماباپ قربان کرنے لگے (یعنی کہتے تھے میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہون) پھر ان سب یارون کو اپنے باغ
مین لے گئے اور ایک بچھونا بچھاکر بٹھا دیا

ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو
فوضعه فقال النبي صلى الله عليه
وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه
فقال يا رسول الله اني اردت
ان تختاروا او تخيروا من رطبه
وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك
الماء فقال النبي صلى الله عليه
وسلم هذا والذي نفسي بيده
من النعيم الذي تسألون عنه
يوم القيمة ظل بارد ورطب
طيب وماء بارد الحديث رواه
الترمذي والمعنى لمسلم عن ابي
عسيب قال خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليلا فمر بي
فدعاني فخرجت اليه ثم مر بابي
بكر فدعاه فخرج اليه ثم مر
بعمر فدعاه فخرج اليه فانطلق
حتى دخل حائطا لبعض الانصار
فقال لصاحب الحائط اطعمنا بسرا
فجاء بعذق فوضعه فاكل
رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصحابه ثم دعا بماء بارد فشرب
فقال لتسألن عن هذا النعيم يوم

اور آپ کھجوروں کے درختوں کے پاس جاکر کئی کھجور
کے خوشے لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
رکھ دیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا تم ہمارے لیے
رطب (تر خرما) چنکر کیون نہین لائے انہون نے عرض
کیا اے رسول خدا مین نے چاہا آپ ہی انمین سے پسند
کرلین یا یون کہا کہ آپ کچون مین سے پکی پکی خرما چن
لین سو سب نے کھجورین کھائین اور جو پانی وہ لائے
تھے پیا پھر رسول خدا نے فرمایا اُس ذات کی قسم جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے یہ اُن نعمتون مین سے ہے جنکا
قیامت کے دن تمسے سوال ہوگا - ایک ٹھنڈا سایہ دوسرے
پکی اور پاکیزہ کھجورین تیسرے ٹھنڈا پانی +
امام احمد نے اپنی مسند مین اور بیہقی نے شعب الایمان
مین ابو عسیب سے روایت کی ہے کہ ایک رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مجھپر گذرے
پھر مجھے بلایا مین آپکے ساتھ ہو لیا پھر ابو بکر صدیق پر
گذرے اُنہین بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لئے پھر آپکا گذر عمر بن الخطاب پر ہوا
اُنہین بھی بلایا وہ بھی آپکے ہمراہ ہو لیے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہانتک کہ
کسی انصار کے باغ مین تشریف لائے پھر باغ
والے سے فرمایا ہمین کھجورین کھلا - وہ ایک خوشہ
کھجور کا نکالے آیا اور آپکے آگے رکھدیا سو آپنے
اور آپکے یارون نے ملکر کھایا - اسکے بعد ٹھنڈا
پانی مانگا پھر پانی پیکر فرمایا تم سے قیامت
کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا +

۲۴۷

القيامة قال فاخذ عمر العذق فضرب به الارض حتى تناثر البسر قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا رسول الله انا لمسئولون عن هذا يوم القيمة قال نعم الا من ثلث خرقة كف بها الرجل عورته او كسرة سد بها جوعته او جحر يتدخل فيه من الحر والقر رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان وفي رواية للحاكم في المستدرك عن ابي هريرة رض فلما كبر على اصحابه صلى الله عليه وسلم قال اذا اصبتم مثل هذا وضربتم بايديكم فقولوا بسم الله وعلى بركة الله فاذا شبعتم فقولوا الحمد لله الذي هو اشبعنا وارونا وانعم علينا وافضل فان هذا كفاف

راوی کہتا ہے حضرت عمر نے اُس خوشی کو لیکر زمین پر دے مارا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُس مین سے کچی کھجورین جا پڑین پھر کہا اے رسول خدا ہم قیامت کے دن اس سے پوچھے جاوینگے آپنے فرمایا ضرور تم سے سوال ہوگا مگر تین چیزون سے نہوگا ایک وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر عورت کرے یا وہ روٹی کا ٹکڑا جس سے اپنی بھوک بند کرے یا ایسا سوراخ کہ جس مین گرمی اور جاڑے کے صدمہ سے پناہ لے۔ مستدرک مین حاکم ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون پر یہ بات گران گذری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسی چیز کو پاؤ اور لقمے مارو تو یون کہا کرو اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہین اور اُسکی برکت پر۔ اور جب سیر ہو جاؤ تو یون کہو سب تعریف اُس اللہ کو ہے جسنے ہمارا پیٹ بھرا اور سیراب کیا اور ہم پر بڑا انعام اور افضال فرمایا سو یہ کہنا اسکا بدلہ اور جبر ہو جائیگا ❊

هذا ذكر ابي عبد الله ذي النورين عثمان بن عفان الاموي القرشي رضي الله تعالى عنه وعليه الصلوة

ابو عبد اللہ ذو النورین عثمان ابن عفان الاموی القریشی رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب

في الصحيحين عن ام المؤمنين

بخاری مسلم مین ام المومنین حضرت

عائشة الصديقة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعًا في بيتها كاشفًا عن فخذيه او ساقيه فاستاذن ابو بكر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عمر فاذن له وهو على تلك الحالة فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وسوى ثيابه فلما خرج قالت عائشة دخل ابو بكر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عمر فلم تهتش له ولم تباله ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك فقال الا استحيي من رجل تستحيي منه الملائكة رواه البخاري ومسلم وفي رواية ان عثمان رجل حيي واني خشيت ان اذنت له على تلك الحالة ان لا يبلغ الي في حاجته رواه مسلم وعن ابي عيسى طلحة بن عبيد الله قال

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین رانین یا پنڈلیان کھولے ہوے لیٹے تھے اتنے مین ابوبکر نے اندر آنیکی اجازت مانگی آپنے انہین اجازت دی اور اُسیطرح پنڈلیان کھلی ہوئی لیٹے رہے اور اُنسے باتین کرتے رہے تھوڑے عرصہ مین عمر بن الخطاب نے اندر آنیکی اجازت چاہی آپنے انہین بھی آنے کی اجازت دی اور اُسی حالت مین لیٹے رہے پھر باتین کرنے لگے - اسکے بعد عثمان نے اندر آنیکا اذن مانگا تو حضرت اُٹھ بیٹھے اور اپنے کپڑے درست کرنے لگے پھر جب عثمان اپنے ہمراہیون سمیت چلے گئے تو مین نے آپسے پوچھا کہ ابوبکر آئے اور آپنے جنبش تک نہ کی نہ اُنکے آنیکی کی کوئی پروا کی پھر عمر بن الخطاب آئے اُنکے لئے بھی آپ نہ ہلے اور نہ اُنکی کچھ پروا کی ہان جب عثمان آئے تو آپ اُٹھ بیٹھے اور کپڑے سنبھالے آنحضرت نے فرمایا جس شخص سے فرشتے حیا کرتے ہین کیا مین اُس سے شرم نکرون اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا عثمان ایک شرم والا آدمی ہے مجھے خوف ہوا کہ اگر مین اُسے اسی حالت پر اندر آنیکی اجازت دونگا تو وہ اپنی حاجت مین مجھ تک نہ پہونچیگا یعنی بدون حاجت کہے واپس چلا جائیگا +

ترمذی مین ابو عیسی طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

۴۹

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان رواه احمد والترمذي وقال الترمذي هذا حديث غريب وليس اسناده بالقوي وهو منقطع وروى ابن ماجة القزويني عن ابي هريرة باسناد حسن صحيح عن عبد الله بن عمر رض ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يعني يوم بدر فقال ان عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله واني ابايع له فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسهم ولم يضرب لاحد غاب غيره رواه ابو داود عن ابي امامة بن سهل بن حنيف ان عثمان بن عفان رضي الله عنه اشرف يوم الدار فقال انشدكم بالله اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرء الا بثلث زنى بعد احصان او كفر بعد اسلام

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے رفیق ہے اور میرا رفیق یعنی جنت میں عثمان ہے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہین ہے اور وہ منقطع بھی ہے اور ابن ماجہ نے اِسی حدیث کو ابوہریرہ سے صحیح اور حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے ؛

ابوداؤد وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن کھڑے ہوکر فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُسکے رسول کے کام یعنی اللہ ورسول کی مدد مین گئے ہین سو مین اُنکی طرف سے بیعت کرتا ہون پھر رسول اللہ نے فتح کے بعد اُنکا حصہ لگایا اور اُنکے سوا کسی غائب کے لئے حصہ مقرر نہین کیا۔ ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی وغیرہ مین ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے دار کے دن (دار سے مراد وہ گھر ہے جسمین عثمان گھرے ہوے تھے اور جسمین وہ شہید ہوے) تا بدان مین سے سر نکالکر فرمایا مین تمہین اللہ کی قسم دلاتا ہون کیا تمہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے تین باتون کے کسی آدمی کا خون حلال نہین (۱) بیاہ کے بعد کوئی شخص زنا کرے (۲) اسلام کے بعد کوئی کافر ہوجاوے

أو قتل نفسًا بغير حق فقتل به فوالله ما زنيتُ في جاهلية ولا إسلامٍ ولا ارتددتُ منذ بايعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا قتلت النفسَ التي حرّم الله فبم تقتلونني رواه الترمذي وابن ماجة والنسائي وللدارمي لفظ الحديث عن عبد الرحمن بن خبّاب قال شهدتُ النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحثّ على جيشِ العسرةِ فقام عثمانُ فقال يا رسول الله عليّ مائة بعيرٍ بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حضّ فقام عثمانُ فقال عليّ مائتا بعيرٍ بأحلاسها وأقتابها في سبيل الله ثم حضّ فقام عثمنُ فقال عليّ ثلثمائة بعيرٍ بأحلاسها وأقتابها في سبيلِ الله فأنا رأيتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل على المنبر وهو يقولُ ما على عثمانَ ما عمل بعد هذه ما على

(۳) کوئی آدمی کسی نفس کو ناحق مار ڈالے- سو ایسا شخص قتل کیا جا سکتا ہے مین قسم کھاکر کہہ سکتا ہون کہ جاہلیت مین نہ اسلام مین مینے کبھی زنا نہین کیا اور جس روز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی مرتد نہوا اور نہ مین نے اُس جان کو جسکا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مار ڈالا سو تم لوگ کس وجہ سے مجھے قتل کرتے ہو+ ترمذی مین عبد الرحمن بن خباب سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسحالت مین حاضر ہوا کہ آپ جیش العسرۃ (لشکر تبوک) پر خرچ کرنے کے لوگون کو ترغیب دے رہے تھے یہ سنکر عثمان کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اے رسول خدا میرے ذمہ سو اونٹ اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت خدا کی راہ مین ہین- آنحضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پھر کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے میرے ذمہ دوسو اونٹ مع اُنکی جھولون اور کجاوون کے اللہ کے راستہ مین ہین حضرت صلعم نے پھر ترغیب دلائی اور عثمان پھر کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے کہ مین تین سو اونٹ اُنکی جھولون اور کجاوون سمیت اللہ کے راستہ مین دونگا- طلحہ (راوی حدیث) کہتے ہین مینے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ منبر سے اُترتے ہوئے فرماتے تھے عثمان کو کوئی چیز اسکے بعد

عثمان ما عمل بعد هذه رواه
الترمذي عن عبد الرحمن بن
سمرة قال جاء عثمان الى النبي
صلى الله عليه وسلم بالف
دينار في كمه حين جهز جيش
العسرة فنثرها في حجره فرأيت
النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها
في حجره ويقول ما ضر عثمان
ما عمل بعد اليوم مرتين
رواه احمد عن انس بن مالك
رضي الله عنه قال لما امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم ببيعة
الرضوان كان عثمان رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى مكة فبايع الناس فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان عثمان في حاجة الله
وحاجة رسوله فضرب
باحدى يديه على الاخرى
فكانت يد رسول الله صلى الله
عليه وسلم لعثمان خيرا من
ايديهم لانفسهم رواه الترمذي
عن ثمامة بن حزن القشيري

ضرر نہ کریگی دو مرتبہ یہ کلمہ فرمایا ÷
امام احمد عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین
کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے لشکر
کا سامان درست کرتے تھے تو عثمان ہزار اشرفیان
اپنی آستین مین رکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور اُنہین حضرتؐ کی گود مین بکھیر دیا
پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ
آپ اُن اشرفیون کو اپنی گود مین اُچھالتے
اور اُلٹ پلٹ کرکے فرماتے تھے آج کے دن
کے بعد عثمان جو عمل کرینگے اُنہین گناہ ضرر
نہ دینگے ÷
ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
رضوان کا حکم فرمایا تو اُس سے پیشتر آنحضرت صلعم
عثمان کو مکہ کیطرف بھیج چکے تھے سو لوگون نے
حضرت صلعم سے بیعت کی اُسوقت آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے کام مین اور اُسکے رسول
کی مدد کے لئے گئے ہین پھر حضرت صلعم نے اپنا
ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ملاکر فرمایا (یہ عثمان
کا ہاتھ ہے) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا وہ ہاتھ جو عثمان کے لئے تھا اور تمام صحابہ
کے ہاتھون سے بہت بہتر تھا ÷
ترمذی اور نسائی اور دارقطنی مین ثمامہ بن حزن سے

قال شهدت الدار حين اشرف عليهم عثمان فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بير رومة فقال من يشتري بير رومة يجعل دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي وانتم اليوم تمنعوني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي وانتم اليوم تمنعوني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش

روایت ہے کہ مین حضرت عثمان کے گھر مین حاضر ہوا جسوقت وہ اُن لوگونپر جھانکے جنہون نے اُنکے گھر پر گھیرا ڈالا تھا سو حضرت عثمان نے اُنسے فرمایا مین تمسے بحق خدا و اسلام پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مدینہ مین بجز بیر رومہ کے اور کوئی میٹھے پانیکا کنوا نتھا سو آنحضرت نے فرمایا کون شخص ہے کہ بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانون کے ڈول کے ساتھ ڈالے (یعنی اپنی ملکیت سے نکالکر مسلمانونپر وقف کردے) اور یہ خریدنا کوئی دنیاوی غرض سے نہو بلکہ عوض ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو مینے اُس کنوے کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور تم آج مجھے اس شیرین پانی پینے سے منع کرتے ہو حتی کہ مین دریا کا شور پانی پیتا ہون لوگون نے کہا ہان ہم اللہ کو شاہد کرتے ہین کہ تمنے ایسا ہی کیا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ مسجد مدینہ نماز پڑھنے والونپر تنگ تھی سو رسول اللہ نے فرمایا کون شخص ہے کہ آل فلان کی زمین خرید کرکے اُسے مسجد مین بڑھادے اور یہ کسی دنیاوی غرض سے نہو بلکہ بدلے مین اُسکے نیکی اور ثواب کے کہ خریدنیوالیکو جنت مین ملیگا سو مینے اُس زمین کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اُسمین دو رکعت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو حاضرین بولے خداوندا ہم اقرار کرتے ہین عثمان نے سچ کہا پھر عثمان نے فرمایا مین تمسے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہون کیا تم جانتے ہو

العسرة من مالی قالوا اللهم
نعم قال انشدكم الله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان علی ثبیر
مکة ومعه ابو بکر وعمر وانا
فتحرك الجبل حتی تساقطت
حجارة بالحضیض فرکضه
برجله قال اسکن ثبیر فانما
علیك نبی وصدیق وشهیدان
قالوا اللهم نعم قال الله اکبر
شهدوا ورب الکعبة انی
شهید ثلثا رواه الترمذی و
النسائی والدارقطنی باسانید
صحیحة عن مرة بن کعب
قال سمعت من رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکر
الفتن فقربها فمر رجل مقنع
فی ثوب فقال هذا یومئذ علی
هدی فقمت الیه فاذا هو عثمان
بن عفان فاقبلت علیه بوجهه
فقلت هذا قال نعم رواه
الترمذی وابن ماجة وقال
الترمذی هذا حدیث حسن

کہ میں نے لشکر عسرہ (یعنی لشکر تبوک) کا سامان درست کیا
اپنے ذاتی مال سے حاضرین نے خداوندا ہم اقرار کرتے ہیں کہ عثمان نے
سچ کہا پھر عثمان نے کہا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر
سوال کرتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم مکہ کے ایک
پہاڑ پر (جسکا نام ثبیر تھا) تشریف رکھتے تھے اور آپکے ساتھ ابوبکر
عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ خوشی کے مارے ہلنے لگا یہانتک
کہ اُسکے کئی پتھر بھی نیچے گر پڑے سو آنحضرت نے اپنے پاؤں سے
پہاڑ کو ٹھکرا کر فرمایا اے ثبیر ٹھیر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق
اور دو شہید ہیں سامعین نے کہا خداوندا ہم گواہ ہیں کہ
عثمان سچ کہتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا اللہ اکبر انہوں نے
گواہی دی کعبہ کے رب کی قسم میں شہید ہوں یہ کلمہ
تین بار فرمایا +

ترمذی اور ابن ماجہ میں مرہ بن کعب سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں
کا ذکر سنا آپنے فرمایا کہ وہ فتنے ابھی واقع ہونگے
اتنے میں ایک شخص سر پر کپڑا اوڑھے ہوے حضرت
کے پاس ہو کر گذرا - حضرت نے فرمایا یہ شخص فتنہ
کے دن سیدھی راہ پر ہوگا - میں اُس شخص کے
دیکھنے کے واسطے کھڑا ہوا کہ دیکھوں کون ہے سو وہ
عثمان بن عفان تھے پھر میں نے حضرت عثمان کا
مونہہ رسول اللہ صلعم کیطرف متوجہ کرکے عرض کیا وہ
شخص یہی ہیں آپنے فرمایا ہاں - ترمذی کہتے
یہ حدیث حسن

صحیح عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا عثمان انه لعل الله یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی فی الحدیث قصة طویلة عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة فقال یقتل هذا فیها مظلوما لعثمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسنادا عن جابر قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم بجنازة رجل لیصلی علیه فلم یصل علیه فقیل یا رسول الله ما رایناک ترکت الصلوة علی احد قبل هذا قال انه کان یبغض عثمان فابغضه الله رواه الترمذی وفی روایة للبخاری من یحفر

اور صحیح ہے۔ ترمذی مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید خدائے تعالیٰ تمہین خلافت کا خلعت پہنائیگا پھر اگر تمہارے مخالف اُس خلعت کو اُتارنا چاہین تو تم اُنکے لئے اُس خلعت کو نہ اُتارنا۔ ترمذی نے کہا اس حدیث مین ایک طویل قصہ نقل کیا گیا ہے +

ترمذی مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرما کر حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ شخص اُس فتنہ مین مظلوم مارے جائینگے ترمذی کہتے ہین یہ حدیث اسناد کی حیثیت سے غریب ہے +

ترمذی مین جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا مگر آپنے اُسپر نماز نہ پڑھی۔ لوگون نے عرض کیا اے رسول خدا ہمنے اس سے پہلے کبھی آپ کو نہین دیکھا کہ کسی پر نماز نہ پڑھی ہو۔ آپنے فرمایا (نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے) کہ یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا سو اللہ اُس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیر رومہ (چاہ رومہ)

بئر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرھا	کھودے اُسکے لئے جنت ہے - سو حضرت
عثمان و قال من جھز جیش	عثمان نے اُس کنوے کو کھودا اور فرمایا جو تبوک
العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزھا	کے لشکر کا سامان درست کرے اُسکے لئے جنت
عثمان عن ابی سھلۃ قال	ہے سو عثمان نے اُس لشکر کا سامان بنا دیا - ترمذی مین
قال لی عثمان یوم الدار	ابو سہلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان نے جبکہ
ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ	وہ اپنے گھر مین گھرے ہوے تھے فرمایا کہ رسول اللہ
وسلم قد عھد الی عھدا وانا صابر	صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اور
علیہ رواہ الترمذی وقال	مین اُسپر صابر ہون - ترمذی کہتے ہین یہ حدیث
ھذا حدیث حسن صحیح عن	حسن صحیح ہے +
عثمان بن عبد اللہ بن موھب	بخاری مین عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے روایت
قال جاء رجل من اھل مصر	ہے کہ مصریون مین سے ایک شخص جو خانہ کعبہ
یرید حج البیت فرای قوما جلوسا	کے حج کا ارادہ رکھتا تھا مکہ مین آیا اور ایک قوم
فقال من ھؤلاء القوم قالوا	کو بیٹھے ہوے دیکھا پھر پوچھا یہ کونسی قوم ہے
ھؤلاء من قریش قال فمن	لوگون نے کہا اکابر قریش مین سے ہین پھر پوچھا
الشیخ فیھم قالوا عبد اللہ بن	انمین شیخ اور بڑا عالم کون ہے لوگون نے جواب دیا کہ عبد اللہ
عمر قال یا ابن عمر انی سائلک	بن عمر پس اُس مصری نے کہا اے ابن عمر مین تمسے
عن شیء فحدثنی ھل تعلم ان	ایک بات پوچھنے والا ہون اُسکا جواب مجھے دو کیا تم
عثمان فر یوم احد قال نعم	جانتے ہو کہ عثمان احد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے ابن عمر
قال ھل تعلم انہ تغیب عن	نے کہا ہان پھر اُس شخص نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جنگ بدر سے
بدر ولم یشھدھا قال نعم	بھی غائب تھے اور وہان موجود نتھے جواب دیا ہان پھر اُسنے
قال ھل تعلم انہ تغیب عن بیعۃ	کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے وہان
الرضوان فلم یشھدھا قال	بھی موجود نتھے ابن عمر نے فرمایا ہان اُس شخص نے خوش
نعم قال اللہ اکبر قال ابن عمر	ہوکر اللہ اکبر کا نعرہ مارا - ابن عمر نے فرمایا

تعال أبيّن لك أما فراره يوم
أحد فأشهد أن الله عفا عنه
وأما تغيّبه عن بدر فإنه
كانت تحته رقية بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكانت
مريضة فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن لك
أجر رجل ممن شهد بدرا
وسهمه وأما تغيبه عن بيعة
الرضوان فلو كان أحد أعز
ببطن مكة من عثمان لبعثه
فبعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم عثمان وكانت بيعة
الرضوان بعد ما ذهب عثمان
إلى مكة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم بيده اليمنى
هذه يد عثمان فضرب بها
على يده وقال هذه لعثمان
ثم قال ابن عمر اذهب بها
الآن معك رواه البخاري
عن أبي سهلة مولى عثمان
قال جعل النبي صلى الله عليه
وسلم يسرّ إلى عثمان ولون

آئین تجھ سے حقیقت حال بیان کروں - لیکن اُنکا احد کے دن بھاگنا سو مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالی نے اُسے معاف کردیا اور اُنکا بدر مین غیر حاضر رہنے کا باعث یہ ہے کہ اُنکے نکاح مین رقیہ رسول خدا کی صاحبزادی تھین اور وہ سخت بیمار تھین سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے عثمان (رقیہ کی تیمار داری کرو) اور تمہارے لئے اُس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر مین حاضر ہوا اور اُسکا حصہ بھی تمہین ملیگا - اور اُنکی بیعت رضوان سے غیر حاضری کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عثمان سے بڑھکر کعبہ کے اعتبار سے مکہ مین عزت رکھتا تو آنحضرت عثمان کے عوض اُسے بھیجتے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہین مکہ روانہ کیا - اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے چلے جانے کے بعد واقع ہوئی - اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اُسے اپنے بائین ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لئے ہے - پھر ابن عمر نے فرمایا جا ان جوابون کو اپنے ساتھ لیجا *

ابو سہلہ حضرت عثمان کے مولی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم عثمان سے سرگوشی کرتے تھے (یعنی آپنے اُنکے کان مین چپکے سے کچھ فرمایا) اور وہ ضرور فتنہ کا حال ہوگا) اور حضرت عثمان کا رنگ

عثمان يتغير فلما كان يوم الدار
قلنا الا نقاتل قال لا ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم عهد
الى امرًا فانا صابر نفسي عليه
عن ابي حبيبة انه دخل الدار
وعثمان محصور فيها وانه
سمع ابا هريرة يستاذن
عثمان في الكلام فاذن له فقام
فحمد الله واثنى عليه ثم قال
سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول انكم
ستلقون بعدي فتنة و
اختلافا او قال اختلافا وفتنة
فقال له قائل من الناس
فمن لنا يا رسول الله او ما
تامرنا به قال عليكم بالامير
واصحابه وهو يشير الى عثمان
بذلك رواهما البيهقي في
دلائل النبوة عن عثمان
بن عفان رضي الله عنه قال
ان رجالا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم حين
توفي النبي صلى الله عليه

متغیر ہوتا تھا سو جب دار کا دن واقع ہوا مین نے عثمان سے
کہا کیا ہم انکی طرف سے ہوکر نہ لڑین اُنہون نے فرمایا نہین
کیونکہ رسول خدا نے ایک امر کا مجھ سے عہد لیا ہے
اور مین اُسپر اپنے نفس کو صبر دینے والا ہون
ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے
گھر مین اُسوقت آئے کہ عثمان پر گھیرا ڈالا گیا تھا
اُنہون نے ابو ہریرہؓ کو سُنا کہ وہ حضرت عثمان سے کلام کرنے
کی اجازت مانگتے تھے آپنے ابو ہریرہ کو بولنے کی رضا
دی ابو ہریرہؓ نے کھڑے ہوکر اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم
میرے پیچھے بہت سے فتنون اور اختلافون مین پھنسوگے!
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اختلاف اور
پھر فتنہ کا ذکر کیا سو لوگون مین سے ایک کہنے والے
نے کہا اے رسول خدا اُس فتنہ کے وقت ہمارے
لئے کون شخص ہوگا (یعنی ہم اُسوقت کسکی متابعت
کرین) یا اُس کہنے والے نے کہا اے رسول خدا
اُسوقت آپ ہمین کیا حکم فرماتے ہین حضرت نے
فرمایا تمکو امیر اور اُسکے یارونکی متابعت لازم ہے
اور رسول خدا لفظ امیر سے حضرت عثمان کیطرف اشارہ
کرتے تھے یہ دونون حدیثین بیہقی نے روایت کی ہین
مسند امام احمد مین حضرت عثمان سے روایت ہے کہ
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے
چند آدمیون نے آپکی وفات کے وقت

وسلم حزنوا علیه حتی کاد
بعضهم یوسوس قال عثمان
وکنت منهم فبینا انا جالس
مرّ علیّ عمر وسلّم فلم اشعر به
فاشتکی عمر الی ابی بکر ثم
اقبلا حتی سلما علیّ جمیعًا
فقال ابو بکر ما حملک علی
ان لا ترد علی اخیک عمر
سلامه قلت ما فعلت فقال
عمر بلی واللہ لقد فعلت قال
قلت واللہ ما شعرت انک
مررت ولا سلمت قال ابو
بکر صدق عثمان قد شغلک
عن ذلک امر فقلت اجل قال
ما هو قلت توفی اللہ تعالی نبیه
قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر
قال ابو بکر قد سألته عن ذلک
فقمت الیه وقلت له بابی انت وامی
انت احق بها قال ابو بکر قلت
یا رسول اللہ ما نجاة هذا الامر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم من قبل منی الکلمة التی
عرضت علی عمی فردها فهی له

آپ پر سخت غم کیا یہانتک کہ بعضون نے وسوسہ کیا اور شک
مین پڑ گئے حضرت عثمان فرماتے ہین مین بھی اُنہین مین
سے تھا (یعنی مجھے بھی کچھ وسوسہ سا ہو گیا تھا) اور مین
اُنہین مین اُسوقت بیٹھا تھا اتنے مین حضرت عمر نے آکر
مجھے سلام کیا اور مین اُنکے سلام کرنے سے مطلع نہوا چنانچہ حضرت
عمر نے اس بات کی شکایت حضرت ابو بکر سے کی پھر وہ دونون
صاحب آئے اور دونون نے مجھپر سلام کیا ابو بکر فرمانے لگے اے
عثمان تمہین اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہ دینے کا
کیا باعث ہوا۔ مین نے کہا مین نے تو ایسا نہین کیا حضرت
عمر فرمانے لگے خدا کی قسم تمنے ایسا ہی کیا (یعنی مجھے سلام کا جواب
نہین دیا) حضرت عثمان کہتے ہین مین نے حضرت عمر سے کہا
بخدا مجھے آپکے آنے اور سلام کرنیکی مطلق خبر نہوئی حضرت ابو بکر نے
فرمایا عثمان سچ فرماتے ہین اے عثمان تمہین کسی بڑے
جلیل القدر کام نے اس حرج سے غافل کیا تو مین نے کہا جی ہان
فرمایا اچھا وہ کیا تھا مین نے کہا خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو اس سے
پہلے اُٹھا لیا کہ ہم آپ سے (شیطانی وسوسون یا دنیا کی محبت
یا برے کامون یا خواہش کی بات) پوچھین کہ ان کامون سے نجات
کیونکر ہوگی ابو بکر نے کہا مین حضرت سے اسکو پوچھ چکا ہون مین
یہ سنکر ابو بکر کیطرف اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرے ماں باپ تم پر قربان ہون
تمہین تھے اس سوال کے زیادہ لائق پھر ابو بکر فرمانے لگے کہ مین نے
آنحضرت سے پوچھا کہ اے رسول خدا اس کام سے کیونکر نجات ہوگی
حضرت نے فرمایا جسنے مجھ سے وہ کلمہ قبول کیا جسے مین نے
اپنے چچا پر پیش کیا اور انہون نے رد کیا (یعنی لا الہ الا اللہ) تو یہی کلمہ اسکے لئے

٢٦٠

نجاة رواه احمد عن حمران مولى عثمان بن عفان رضي الله عنه انه راى عثمان بن عفان دعا باناء فافرغ على كفيه ثلث مرار فغسلهما ثم ادخل يده في الماء فمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلثا ويديه الى المرفقين ثلث مرار ثم مسح براسه ثم غسل رجليه ثلث مرار الى الكعبين ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب ولكن عروة يحدث عن حمران فلما توضأ عثمان قال لاحدثنكم حديثا لولا آية ما حدثتكموه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يتوضأ رجل فيحسن وضوءه ويصلي الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة حتى يصليها

نجات ہے - بخاری مین حمران حضرت عثمان کے مولے (غلام آزاد) سے روایت ہے کہ اُنہون نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ پانی کا برتن منگایا پھر اپنے دونو ہاتھون تین دفعہ پانی ڈالکر خوب دھویا پھر پانی مین ہاتھ ڈالا اور کلی کر کے ناک مین پانی دیکر جھاڑا پھر تین دفعہ منہ دھوکر دونو ہاتھ کہنیون تک تین دفعہ دھوے پھر سارے سر کا ایکبار مسح کر کے ٹخنون تک تین مرتبہ دونو پاؤن دھوئے پھر آپنے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اس وضو جیسا وضو کر کے ایسے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت پڑھے کہ اُنمین اپنے نفس سے باتین نہ کرے یعنی وسوسہ کو جگہ نہ دے تو اُس سے پہلے کے اُسکے سارے گنا و بخشے جاوین گے *

ابن شہاب کہتے ہین لیکن عروہ اس حدیث کو حمران سے اِس طرح بیان کرتے ہین کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے تو فرمانے لگے مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر قرآن مجید میں ایک آیت (کتمان) نہوتی تو مین تمہین وہ حدیث نہ سناتا (وہ حدیث یہ ہے) مین نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو جو گناہ اُسکے اور نماز کے درمیان مین ہوے ہین وہ سب کے سب بخشے جاتے ہین یہانتک کہ اُس نماز کو پڑھے

قال عروة الآية ان الذين
يكتمون الآية رواه البخاري
عن عروة بن الزبير ان عبيدالله
بن عدي بن الخيار
اخبره ان المسور بن مخرمة و
عبد الرحمن بن الاسود بن
عبد يغوث قالا ما يمنعك ان
تكلم عثمان لاخيه الوليد فقد
اكثر الناس فيه قال فقصدت
لعثمان حين خرج الى الصلوة
قلت ان لي اليك حاجة وهي نصيحة
لك قال يا ايها المرء منك قال
معمر اراه اعوذ بالله منك
فانصرفت فرجعت اليهم اذ جاء
رسول عثمان فاتيته فقال ما
نصيحتك فقلت ان الله بعث محمدا
صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل
عليه الكتاب وكنت ممن استجاب
لله ولرسوله فهاجرت الهجرتين
وصحبت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورأيت هديه
وقد اكثر الناس في شان الوليد
قال ادركت رسول الله صلى الله

عروہ کہتے ہین وہ آیت جسے عثمان فرماتے تھے یہ ہی ان الذین
یکتمون الخ۔ بخاری مین عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عبید اللہ
بن عدی بن خیار نے عروہ کو اس بات کی خبر دی کہ مسور
بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن الاسود بن عبد یغوث نے عبید اللہ سے
کہا کہ حضرت عثمان سے اُنکے بھائی ولید کی شان مین (زنا خمر
اقامت حد کی بابت) تجھے کلام کرنے سے کون چیز مانع ہے
لوگون نے تو اُسکے حق مین بہت کچھ کہا سنا ہے عبید اللہ کہتے
ہین مین نے حضرت عثمان سے ملاقات کا ارادہ کیا جس وقت وہ
نماز کیطرف نکلے مین نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے کچھ کہنا
اور اپنی حاجت عرض کرنی ہے اور درحقیقت یہ تمہاری خیرخواہی
ہے حضرت عثمان نے فرمایا کہ اے شخص تجھ سے پناہ ہے معمر کہتے
مین گمان کرتا ہون کہ حضرت عثمان نے یون فرمایا کہ مین اللہ
کی تجھ سے پناہ مانگتا ہون عبید اللہ کہتے ہین مین یہ سنکر
پھرا اور اُن لوگون کیطرف لوٹ آیا اتنے مین حضرت عثمان
کا قاصد مجھے بلانے آیا سو مین اُنکے پاس گیا فرمایا وہ تیری خیرخواہی
کیا ہے بیان کر مین نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے
ساتھ بھیجا اور اُنپر کتاب اُتاری اور آپ اُنمین سے
ہین جنہون نے اللہ اور رسول کو قبول کر لیا اور
(مدینہ اور حبشہ) کیطرف دو ہجرتین کین اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکر اُنکی خصلت اور آداب
دیکھی حالانکہ لوگون نے ولید کے حق مین بہت
کہا ہے سو تمہین اُسپر حد قائم کرنی چاہیے حضرت
عثمان نے فرمایا تو نے رسول خدا صلعم کو دیکھا ہے

۲۶۱

ایسا ہی کیا۔

عليه وسلم قلتُ لا ولكن خلص
الىّ من علمه ما يخلص الى العذرآء
فى سترها قال امّا بعدُ فانّ الله
بعث محمدًا صلى الله عليه وسلم
بالحق فكنتُ ممّن استجاب لله
ولرسوله وامنتُ بما بعث به
وهاجرتُ الهجرتين كما قلت
وصحبتُ رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوالله ما عصيتُه
ولا غششتُه حتى توفّاه الله
ثم ابو بكر مثله ثم عمر مثله
ثم استُخلفتُ افليس لى من
الحقّ مثل الذى لهم قلتُ بلى
قال فما هذه الاحاديثُ التى
تبلغُنى عنكم امّا ذكرت
من شان الوليد فسناخذ فيه
بالحقّ ان شآء الله ثم دعا عليًّا
فامره ان يجلده فجلده ثمانين
عن سعيد بن المسيب
قال وقعت فتنة الاولى يعنى
مقتل عثمان فلم يبق من اصحاب
بدر احد ثم وقعت الفتنة
الثانية يعنى الحرّة فلم يبق

مین نے کہا اُنکے دیدار سے تو مشرف نہین ہوا لیکن اُنکا
وہ علم جو کواری عورتونکو پردہ مین پہونچتا تھا مجھے پہونچا
ہے (یعنی نبی صلعم کا علم پوشیدہ نہ تھا بلکہ ایسا شائع تھا
کہ پردہ نشین عورتونکو بھی معلوم تھا تو مجھ باوجود اُسپر حریص
ہونیکے بدرجۂ اولی ہونا چاہئے) یہ سنکر حضرت عثمان نے فرمایا
اما بعد بیشک خدا تعالی نے اپنے پیغمبر صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور مین اُن لوگون مین سے ہون جنہون نے اللہ و رسول کو قبول
کیا اور جس کتاب کے ساتھ آپ بھیجے گئے مین اُسپر ایمان لایا اور
جیسا کہ تو نے کہا مین نے دو ہجرتین بھی کین اور رسول خدا
کی صحبت مین بھی ہا پس خدا کی قسم مین نے رسول خدا کی کبھی
نافرمانی اور بدخواہی نہین کی یہانتک کہ اللہ تعالے نے انہین اُٹھا
لیا پھر مین نے ابو بکر کی بھی اُسیطرح کبھی نافرمانی اور بدخواہی نہین کی پھر
حضرت عمر کی بھی اسیطرح پھر مین خلیفہ بنایا گیا سو کیا میرا اُتنا
بھی حق نہین ہے جتنا اُنکا مجھپر ہے مین نے عرض کیا کیون نہین فرمایا
تو جو باتین تمہاری طرف سے مجھے پہونچتی ہین وہ کیسی ہین (یعنی تم کہتے
ہو عثمان نے ولید پر حد کیون نہین قائم کی وہ یکا کیا باعث ہے) ہان تو نے
ولید کی بابت جو کچھ ذکر کیا ہے ہم اُس سے انشاء اللہ شرع کا حق لینگے
یہ کہکر حضرت علی کو بلایا اور اُسے اسّی کوڑے مارنیکا حکم فرمایا چنانچہ وہ
اسی کو پہونچا۔ بخار مین سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ اسلام
مین سب سے پہلا فتنہ حضرت عثمان کا قتل ہوا سو اُس وقت
اُن صحابہ مین سے جو بدر مین حاضر ہوے تھے کوئی بھی باقی نہ رہا
پھر دوسرا فتنہ حرہ کا واقع ہوا اُسوقت اُن صحابہ
مین سے جو احد مین حاضر ہوسے تھے کوئی

من اصحاب الحديبية احد ثم
وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع
وبالناس طباخ رواه البخاري
عن انس بن مالك رضي الله
عنه ان حذيفة بن اليمان قدم
على عثمن وكان يغازي اهل
الشام في فتح ارمينية و
اذربيجان مع اهل العراق فافزع
حذيفة اختلافهم في القراءة
فقال حذيفة لعثمان يا امير
المؤمنين ادرك هذه الامة
قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف
اليهود والنصارى فارسل
عثمن الى حفصة ان ارسلي
الينا بالصحف ننسخها في
المصاحف ثم نردها اليك
فارسلت بها حفصة الى
عثمن فامر زيد بن ثابت و
عبد الله بن الزبير وسعيد
بن العاص وعبد الله بن الحارث
بن هشام فنسخوها في المصاحف
وقال عثمان للرهط القرشيين
الثلثة اذا اختلفتم انتم وزيد بن

بھی باقی نہین رہا پھر تیسرا فتنہ جو واقع ہوا تو وہ ہمیشہ
لوگون مین رہا اور رفع نہوا اسحال مین کہ انمین قوت ہو
بخاری مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ حذیفہ بن الیمان
حضرت عثمان کے پاس آئے اور آپ شامیون اور عراقیون کے
لیے ارمینیہ (عجم کے شہرونمین سے مشہور شہر کا نام ہے) اور
اور بیجان (معروف شہر کا نام ہے) کی لڑائی کے واسطے جہاد
کا سامان درست کرتے تھے کہ حذیفہ کو لوگون کے اختلاف قرأت
قرآن نے خوف مین ڈالا اسوقت حذیفہ نے حضرت
عثمان سے کہا اے امیر المؤمنین اس سے پہلے کہ یہ امت
یہود و نصاریٰ جیسا قرآن مین اختلاف کرے کچھ
تدارک کرو اور اختلاف سے بچا تب حضرت عثمان نے
ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا
کہ ہمین اپنے صحیفے بھیجدو کہ ہم انکی اور مصحفون مین
نقل کراکے تمہارے پاس بھیجدینگے۔ حضرت
حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُن صحیفون کو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا پھر آپنے
ان چار شخصون (۱) زید بن ثابت (۲) عبد اللہ بن
زبیر (۳) سعید بن عاص (۴) عبد اللہ بن حارث
بن ہشام کو حکم فرمایا سو ان سب لوگون نے
اُن صحیفون کو اور مصحفون مین نقل کردیا مگر جب زید بن
ثابت اور قریشیون مین اختلاف پڑا تو حضرت عثمان نے
قریش کی جماعت کو جو زید کے علاوہ تین شخص تھے صاف فرمادیا
کہ جب تم مین اور زید بن ثابت مین قرآن کے

ثابتٍ فی شیءٍ من القرآن فاکتبوہ
بلسانِ قریشٍ فانما نزلَ
بلسانہم ففعلوا حتی اذا
نسخوا الصُّحُفَ فی المصاحف ردَّ
عثمانُ الصُّحُفَ الی حفصۃ وارسل
الی کلِّ اُفُقٍ بمصحفٍ مما نسخوا
وامرہم بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفۃٍ او مصحفٍ ان یحرق
قال ابن شہابٍ فاخبرنی
خارجۃ بن زید بن ثابتٍ
انہ سمع زید بن ثابتٍ قال
فقدتُّ اٰیۃً من الاحزاب حین
نسخنا المصحفَ قد کنتُ اسمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأُ
بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع
خُزَیمۃَ الانصاریِّ من المؤمنین
رجالٌ صدقوا ما عاھدوا اللہ
علیہ فالحقناہا فی سورتہا
رواہ البخاری عن شقیق بن سلمۃ
قال دخلتُ علی ابن مسعودٍ
فی مرضہ الذی توفّی فیہ
وعندہ قوم یذکرون عثمانَ
فقال لہم مہلاً فانکم ان تقتلوہ

کسی چیز مین اختلاف ہو تو اُسکو قریش کی زبان کے
موافق لکھ لینا کیونکہ قرآن مجید اُنہین کی زبان مین
اُترا ہے اُنہون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ جب
اُن صحیفون کو اور قرآنون مین نقل کر لیا تو حضرت
عثمان نے جناب حفصہ کے صحیفے اُنکے پاس
بھیجدیئے اور جو مصاحف اُنسے نقل کئے تھے
اُنہین ہر طرف روانہ کیا اور اُنکے سوا جسقدر
قرآن ہر صحیفے یا مصحف مین تھے سب کو جلانے
کا حکم فرمایا۔ ابن شہاب کہتے ہین کہ مجھے زید بن
ثابت کے بیٹے خارجہ نے خبر دی وہ کہتے ہین
کہ مین نے زید بن ثابت سے سنا کہ جب ہم اور
قریش مصحف نقل کر رہے تھے تو سورہ احزاب کی
ایک آیت جسے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنتا تھا کہ وہ نماز مین پڑھتے تھے گم پائی پیر
مینے اُس آیت کو تلاش کیا تو خزیمہ انصاری کے
پاس پائی اور وہ آیت یہ تھی۔ من المؤمنین رجال
صدقوا ما عاہدوا اللّٰہ علیہ الخ سو ہمنے اسی سورت
مین اُسے ملا دیا شقیق بن سلمہ کہتے ہین کہ مین عبد اللہ
بن مسعود کے پاس اُس بیماری مین جسمین اُنہون
نے وفات پائی گیا اور اُنکے پاس ایک قوم حضرت
عثمان کا کچھ ذکر کر رہی تھی (عبد اللہ بن مسعود کو
اس سے پیشتر حضرت عثمان سے کچھ رنجیدگی تھی) عبد اللہ بن مسعود
نے قوم کی گفتگو سنکر فرمایا خبردار اگر تم اُسے قتل کروگے

لا يبصرون مثله عن عثمان بن
عفان رضي الله عنه انه كان
اذا وقف على قبر بكى حتى يبل
لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار
فلا تبكي وتبكي من هذا فقال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان القبر اول منزل
من منازل الآخرة فان نجا منه
فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه
فما بعده اشد منه قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما رأيت منظرا قط الا والقبر افظع
رواه الترمذي وابن ماجه وقال
الترمذي هذا حديث غريب عن
سعيد بن عمير قال خطب امير المؤمنين
يعني علي بن ابي طالب يوما بعد ما
قتل عثمان فقال بعد حمد الله والصلوٰة
على رسوله محمد صلى الله عليه وسلم
ايها الناس تدرون ما مثلي ومثلكم
ومثل عثمان كمثل ثلاثة اثوار كن
في اجمة ثور ابيض وثور اسود
وثور احمر ومعهم اسد وكان
الاسد لا يقدر عليهم لاجتماعهم

تو اوس جیسا پھر کسیکو نہ پاؤگے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں
عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ جب کسی قبر پر کھڑے
ہوتے تھے اتنا روتے کہ آپکی داڑھی تر ہوجاتی کسی نے عرض
کیا کہ جب آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے
اور قبر کو دیکھکر روتے ہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے کہ آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل
قبر ہے سو جس نے قبر سے نجات پائی تو جو چیز اوسکے بعد
ہے وہ اوس سے آسان ہے اور اگر قبر ہی سے چھٹکارا نہوا
تو جو اوسکے بعد ہے وہ اوس سے بہت سخت ہے عثمان
کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میں نے کوئی ایسی دیکھنے
کی جگہ کبھی نہیں دیکھی جو قبر سے زائد بری جگہ ہو یعنے
قبر سب سے زائد بدتر جگہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث
غریب ہے۔

ابو نعیم حلیہ میں سعید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
عثمان کے قتل کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب
نے ایکدن خطبہ پڑھا اور اللہ تعالی کی حمد اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد
فرمایا اے لوگو تم جانتے ہو کہ میری اور تمہارے
اور حضرت عثمان کی مثل اون تین بیلوں کی مانند
ہے جو ایک جنگل میں ہوں ایک سفید بیل
اور ایک کالا اور ایک سرخ اور اون میں ایک
شیر ہے۔ مگر وہ شیر ان تینوں بیلوں کے
اجتماع اور اتفاق سے اون پر قابو نہ پاتا تھا

اور ہیں ۔ ایسی ہمیں چھوڑ کر دوسرے جہان میں سفر کرنے ... ۱۲

عليه وانتفا فهم فقال الاسد
للثور الاسود والاحمر انه
لا يدل الناس علينا الا الثور
الابيض فانه مشهور بالبياض
فلو تركتماني اكله فصفو الاجمة
لنا ونعيش فيها فقالا افعل فاكله
ثم لبث مدة وقال للثور الاحمر
انه لا يدل الناس علينا الا الثور
الاسود بسواد لونه فان
لوني ولونك لا يختلفان ولا
يشتبهان فان تركتني اكله
فصفو الاجمة لي ولك فاكله
ثم لبث مدة وقال للثور الاحمر اني
اكلك فقال فدعني انادي ثلاثة
اصوات قال ناد فصاح الا اني
اكلت يوم اكل الثور الابيض
قالها ثلاثا ثم قال علي عليه السلام
الا اني وهنت يوم قتل عثمان
قالها ثلاثا رواه ابو نعيم في حليته
عن عبد الله بن عباس قال
رايت النبي صلى الله عليه وسلم
في المنام على برذون وعليه عمامة
من نور ويعمم بها وبيده قضيب

ایک دن اُس شیر نے کالے اور لال بیل سے
کہا دیکھو ہمارے یہان ہونیکی خبر سفید بیل کے اور کوئی لوگونکو
خبر نہین دیتا ہے کیونکہ وہ سفیدی کے ساتھ مشہور ہے اگر تم مجھے
چھوڑ دو تو مین اُسے کھا جاؤن پھر یہ جنگل ہمارے لئے خالص ہو جاوے
اور خوب مزے سے ہمین عیش کرین آن دونون نے کہا
کھالے سو وہ اُسے کھا گیا پھر چند روز ٹھہر کر لال بیل سے کہا
کہ ہمارے یہان ہونیکی خبر لوگونکو بجز کالے بیل کے اور کوئی
نہین دیگا کیونکہ وہ سیاہی کے ساتھ معروف ہے اور میرا اور تیرا رنگ
تو نہ مختلف ہے نہ مشابہ سو اگر تو مجھے چھوڑ دے تو مین اُسے
کھا جاؤن پھر تو جنگل میرے اور تیرے لئے صاف
ہو جاوے اُسنے کہا اگر یہی بات ہے تو کھالے سو وہ
اُسے بھی کھا گیا - پھر تھوڑی مدت کے بعد اُسنے
لال بیل سے کہا مین تجھے بھی کھاتا ہون - بیل نے کہا
اتنی مہلت دے کہ مین تین آوازین دے لون شیر نے
کہا اچھا پکار سو اُسنے چیخ کر کہا آگاہ ہو مین نے تو
اسی دن اپنے آپکو کھایا ہوا جانا تھا کہ جس دن
سفید بیل کھایا گیا - یہ کلمہ تین دفعہ اُسنے کہا پھر حضرت
علی نے فرمایا اے لوگو خبردار ہو عثمان کے قتل کے دن سے
مین بالکل ضعیف ہو گیا اور اس کلمہ کو تین بار فرما کر منبر سے اتر آئے
حسین بن عبد اللہ ... بن عباس سے روایت کرتے ہین
کہ مین نے نبی صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ ایک ترکی
گھوڑے پر سوار ہین اور نورانی عمامہ سر پر رکھے ہوئے ہین
اور اُس عمامہ کا شملہ پیچھے چھوڑا ہوا ہے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی

من الفردوس فقلت يا رسول
الله اني الى رؤياك بالاشواق
واراك مبادرا فالتفت الي وتبسم
وقال ان عثمان بن عفان اضحى
عندنا في الجنة ملكا وعروسا
وقد دعينا الى وليمته فانا مبادر
لذلك رواه حسين بن عبد الله
البناء الفقيه عن حسن بن علي
بن ابي طالب سبط رسول الله وريحانته قال
ما كنت لا قاتل بعد رؤيا
رايتها رايت رسول الله صلى الله
عليه وسلم واضعا يده على العرش
ورايت ابا بكر واضعا يده على منكب
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ورايت عمر واضعا يده على منكب
ابي بكر ورايت عثمان واضعا يده
على منكب عمر ورايت ما دونه
فقلت ما هذا قال دم عثمان يطلب
الله به رواه الديلمي بسند صحيح
عن قيس بن عباد قال سمعت
عليا يوم الجمل يقول اللهم
اني ابرء اليك من دم عثمان
ولقد طاش عقلي يوم قتل عثمن

مجھڑی عمدہ موجود ہے مین نے کہا اے رسول خدا
مین توآپکو خواب مین دیکھنے کا بہت اشتاق تھا اور
اب مین آپکو دیکھتا ہون کہ جلدی جلدی تشریف
لئے جاتے ہین آپنے مجھے مڑکر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا کہ عثمان
بن عفان کی جنت مین شادی ہے اور ہم انکے ولیمہ
مین بلائے گئے ہین اسوجہ سے مین جلدی جلدی
جاتا ہون *
دیلمی صحیح سند کے ساتھ حسن بن علی بن ابیطالب رسول
اللہ کے صاحبزادے اور آپکے ریحانہ سے روایت کرتے ہین
کہ مین اُس خواب کے بعد جسمین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک عجیب ہیئت کے ساتھ دیکھا
معاویہ سے لڑائی اور قتال چھوڑ بیٹھا - مین نے
رسول خدا کا عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ابوبکر اپنا ہاتھ رسول اللہ
کے مونڈھوں پر رکھے ہوئے ہے اسیطرح حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ ابوبکر کے مونڈھے
پر رکھے ہوئے ہیں عثمان اپنا ہاتھ حضرت عمر کے مونڈھے پر رکھے
ہوئے تھے اور اسکے سوا کچھ اور بھی مین نے دیکھا
پھر مین نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا یہ کیا بات
ہے فرمایا یہ عثمان کا خون ہے جسکا خدا طالب ہے
ابن سمان قیس بن عباد سے روایت کرتے
ہین کہ مین نے جمل کے دن حضرت علی کو یہ
فرماتے سنا اے خداوند مین عثمان کے خون سے
تیری طرف اپنی بریت ظاہر کرتا ہون جسدن
عثمان شہید ہوے میرے ہوش وحواس باختہ تھے

وانکرت نفسی وجاؤنی للبیعۃ	اور میرا دل اُنکے قتل کو برا جانتا تھا اور جب لوگ مجھ سے
فقلت الا استحیی من اللہ ان	بیعت کرنے آئے میں نے صاف کہدیا کہ واللہ مجھ کو ایسی قوم
ابایع قومًا قتلوا رجلًا قال لہ	کی بیعت لینے سے رجنے ایسے شخص یعنی عثمان کو مار ڈالا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و	اور جسکے حق میں رسول اللہ یوں فرمائیں آگاہ ہو کہ میں
سلم الا استحیی من رجل	ایسے آدمی سے حیا نکروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں)
تستحیی منہ الملائکۃ وانی	شرم آتی ہے۔ میں اللہ سے شرماتا ہوں کہ لوگ مجھ سے بیعت
لاستحیی من اللہ ابایع وعثمان	کریں اور عثمان بدون دفن یوں ہی پڑے رہیں یہ سنکر وہ
قتیل فی الارض لم یدفن	قوم واپس چلی گئی پس جب کہ عثمان دفن ہو چکے دوسری
بعد فانصرفوا فلما دفن	بار وہ لوگ آئے اور مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے تو میں
رجع الناس یسئلون البیعۃ	بولا بار خدایا میں اُس سے ڈرتا ہوں جسکی پیش قدمی
فقلت اللھم انی مشفق مما	عثمان پر کی گئی۔ پھر ایک بڑی جماعت نے بزور مجھ سے
اقدم علیہ ثم جاءت عزیمۃ	بیعت کی اور امیر المومنین کے لقب سے پکارا۔
فبایعت قال فقالوا یا امیر المومنین	اس لفظ کے سنتے ہی میرا دل دُکھ گیا اور عثمان کا
فکانما صدع قلبی رواہ ابن	واقعہ یاد آیا۔
السمان عن محمد بن الحنفیۃ	محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے روایت
ابن علی بن ابی طالب وریحانتا	ہے کہ جمل کے دن حضرت علی نے فرمایا جن لوگوں نے
رضی اللہ عنہما ان علیًا قال	حضرت عثمان کو قتل کیا خدا تعالیٰ اُنہیں نرم زمین اور
یوم الجمل لعن اللہ قتلۃ عثمن	پہاڑوں میں جہاں کہیں ہوں لعنت کرے اور اپنی
لعنھم اللہ فی السھل والجبل	رحمت سے دور۔ اور محمد بن الحنفیہ سے روایت
عنہ ان علیًا بلغہ ان عائشۃ	ہے کہ حضرت علی کو خبر پہونچی کہ حضرت عائشہ عثمان کے
تلعن قتلۃ عثمن فرفع یدیہ	قاتلوں کو لعنت کرتی ہیں اوسوقت آپنے بھی دونوں
حتی بھما وجھہ فقال انا العن	ہاتھ اوٹھا کر موںھ کے مقابل کیئے اور فرمایا میں بھی
قتلۃ عثمن لعنھم اللہ فی السھل	عثمان کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اور دویا

والجبل مرتين او ثلثا عن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن على بن ابى طالب كرّم الله وجهه وقد ذكر عنده قتل عثمان فبكى حتى بلّ لحيته عن جندب قال دخلت على حذيفة فقال لى ما فعل الرجل يعنى عثمان فقلت اراهم قاتليه ثم قال ان قتلوه كان فى الجنة وكانوا فى النار الاحاديث الاربعة رواه ابن السمان بسند حسن صحيح

تین دفعہ یوں فرمایا اسے اونکو لعنت کرے خواہ وہ نرم زمین میں ہوں یا پہاڑوں میں۔ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس جب حضرت عثمان کے قتل کا مذکور ہوا تو وہ یہانتک روئے کہ داڑہی آنسوؤں سے بہیگ گئی جندب کہتے ہیں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا عثمان کے ساتھ کیا کیا گیا میں نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ اُنہیں وہیں قتل کریں گے فرمایا اگر وہ اوسے قتل کریں گے (تو اوسکا کیا بگاڑینگے) وہ تو جنت میں ہوگا اور اوسکے قاتل دوزخ میں ہیں۔ ان چاروں اثروں کو ابن السمان نے روایت کیا ہے۔

فصل فى قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان عليه السلام وفيه مقتل عمر بن الخطاب عليه السلام

حضرت عثمان کی بیعت اور اون پر تمام لوگوں کے متفق ہونے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ

عن عمرو بن ميمون قال رايت عمر بن الخطاب رض قبل ان يصاب بايام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حملتما الارض ما لا تطيق قالا حملناها امرا هى له مطيقة

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو شہید ہونے سے چار دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ہوئے فرماتے تھے (حضرت عمر رض نے اون دونوں کو سواد زمین پر بھیجا تہا کہ وہاں کے لوگوں سے خراج اور اوس زمین کا جزیہ مقرر کریں) تم دونوں نے کیا کیا کیا تم اسبات سے ڈرتے ہو کہ تم نے اوس زمین پر ایسا بوجھ رکھا ہو کہ جسکے اوٹھانے کی طاقت وہ نہیں رکھتی اُنہوں نے کہا ہمنے ایسے امر کا بوجھ رکھا ہے جسکی وہ طاقت رکھتی ہے (یعنے کچھ زائد

ما فيها كبير فضل قال انظرا ان
تكونا حملتما الارض ما لا تطيق
قال قالا لا فقال عمر ان
سلمني الله لأدعن أرامل
اهل العراق لا يحتجن الى رجل
بعدي ابدا قال فما اتت عليه
الا رابعة حتى اصيب قال اني
لقائم ما بيني وبينه الا عبد الله
بن عباس غداة اصيب
وكان اذا مر بين الصفين قال
استووا حتى اذا لم ير فيهن
خللا تقدم فكبر وربما قرأ
بسورة يوسف او النحل ونحو
ذلك في الركعة الاولى حتى
يجتمع الناس فما هو الا ان كبر
فسمعته يقول قتلني او اكلني الكلب
حين طعنه فطار العلج بسكين
ذات طرفين لا يمر على احد
يمينا ولا شمالا الا طعنه
حتى طعن ثلثة عشر رجلا
مات منهم سبعة فلما راى
ذلك رجل من المسلمين طرح
عليه برنسا فلما ظن العلج

خرچہ ہمنے اُسپر مقرر نہین کیا) اُس زمین مین کچھ بڑا مال نہین ہے
حضرت عمر نے فرمایا ذرا غور سے دیکھو مبادا تمنے اُس مین پر ایسا
بوجھ رکھا ہو جسکی وہ طاقت نرکھتی ہو راوی کہتے ہین اُن دونون
نے وہی جواب دیا جو پہلے کہہ چکے تھے پھر حضرت عمر نے فرمایا اگر اللہ مجھے سلامت
رکھیگا تو مین عراقیونکی بیوہ عورتون اور محتاجون کو ایسے حال مین چھوڑونگا
کہ میرے بعد کسی شخص کی محتاج نہون راوی کہتے ہین اسکے بعد
حضرت عمر پر چوتھی رات پوری نہوئی تھی کہ آپ شہید کئے گئے
اور مین صبح کی نماز کے لئے صف مین منتظر کھڑا تھا اور جس صبح کو
آپ شہید ہوے ہین مجھ مین اور حضرت عمر مین صرف عبد اللہ بن
عباس حائل تھے (یعنی مین حضرت عمر کے بہت ہی قریب تھا)
حضرت عمر کا قاعدہ تھا کہ نماز کے وقت جب دو صفون مین گذرتے تھے تو
فرماتے تھے صفین سیدھی اور برابر کرو یہانتک کہ جب اُنمین کسیطرح
کا خلل نہ دیکھتے تھے تو آگے بڑھکر تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت مین
سورۂ یوسف یا سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی اور سورت پڑھتے یہانتک کہ
لوگ جماعت مین ملجاتے بس ابھی آپنے تکبیر ہی کہی تھی جو مین نے
یہ کہتے سنا کہ مجھے کتے نے مار ڈالا یا یون کہا کہ مجھے کتا کھا گیا
اور یہ اُسوقت آپنے فرمایا کہ جب آپکے (ابو لولو) نے زخم لگایا
پس وہ عجمی غلام تو اُس تلوار کو لئے ہوے جسکے دونون طرف دھارین
تھین اُڑا اور داہین بائین جسپر گذرتا تھا اُسے برابر زخمی کرتا
چلا جاتا تھا یہانتک کہ تیرہ آدمیونکو زخمی کیا جنمین سے سات
شخص جان سے جاتے رہے سو جب مسلمانون مین سے ایک شخص نے
یہ حال دیکھا تو اُسپر چادر ڈالدی۔ جب اُس عجمی
غلام نے یہ خیال کیا

انه ماخوذ نحر نفسه وتناول
عمر يد عبد الرحمن بن عوف
فقدمه فمن يلي عمر فقد رأى
الذي ارى واما نواحي المسجد فانهم
لا يدرون غير انهم قد
فقدوا صوت عمر وهم
يقولون سبحان الله سبحان
الله فصلى بهم عبد الرحمن
بن عوف صلوة خفيفة فلما
انصرفوا قال يا ابن عباس انظر
من قتلني فجال ساعة
ثم جاء فقال غلام المغيرة
قال الصنع قال نعم قال
قاتله الله لقد امرت به
معروفا الحمد لله الذي لم يجعل
منيتي بيد رجل يدعي الاسلام
قد كنت انت وابوك تحبان
ان تكثر العلوج بالمدينة
وكان العباس اكثرهم
رقيقا فقال ان شئت فعلت
اي ان شئت قتلنا فقال
كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم

کہ مین پکڑا گیا تو خودکشی کی یہان حضرت عمر نے عبدالرحمن
بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ مقدم کیا- جو لوگ حضرت
عمر کے پاس تھے انہین تو یہ حال معلوم تہا اور جیسا
مین دیکھتا تھا وہ بھی دیکھ رہے تھے لیکن جو لوگ مسجد کے
کونون اور پچھلی صف مین تھے انہین بجز اسکے اور کچھ خبر
نہ تھی کہ حضرت عمر کی آواز نہ سنتے تھے اور اس خیال سے
کہ حضرت عمر کو سہو ہو گیا ہے) سبحان اللہ سبحان اللہ
کہہ رہے تھے عبدالرحمن بن عوف نے انہین بہت ہلکی
سی نماز پڑھائی- نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت
عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو تو مجھے کسنے قتل کیا
ابن عباس تھوڑی دیر مین گشت کرکے آئے اور کہنے
لگے (ابولولوء) مغیرہ کے غلام نے فرمایا اُس کاریگر نے کہا
ہان فرمایا اللہ اُسے قتل کرے مین نے تو اسے اچھی بات کا
حکم کیا تھا- خدا کا شکر ہے میری موت ایسے شخص کے
ہاتھ سے ہوئی جو اسلام کا مدعی نتھا اے ابن عباس تم
اور تمہارے والد ان عجمی غلامونکا مدینہ مین آنا جانا بہت چاہتے
تھے اور ابن عباس غلامون پر بہت رحمدل تھے یہ سنکر ابن
عباس نے کہا اگر آپ چاہین تو مین کرون یعنی اگر تمہاری
اجازت ہو تو ہم انھین قتل کر ڈالین حضرت عمر نے فرمایا
بات تمہاری ٹھیک نہین انہون نے تمہاری زبان
کے ساتھ کلام کیا (یعنی جیسے تم کلمہ پڑھتے ہو
انہون نے بھی پڑھا) تمہارے قبلہ کی طرف
نماز پڑھی اور تم جیسا حج کیا اسکے بعد انکا خون حلال نہین

فاحتمل الى بيته فانطلقنا معه
وكان الناس لم تصبهم مصيبة
قبل يومئذٍ فقائل يقول
لا بأس وقائل يقول اخاف
عليه وجاء الناس فأتى
بنبيذٍ فشربه فخرج من جوفه
ثم اُتي بلبنٍ فشربه فخرج
من جوفه فعرفوا انه ميّت
فدخلنا عليه وجاء الناس
فجعلوا يثنون عليه وجاء
رجلٌ شابٌّ فقال ابشر يا
امير المؤمنين ببشرى الله
لك من صحبة رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقدمٍ في
الاسلام ما قد علمت ثم
وُلّيت فعدلت ثم شهادةٌ
قال وددتُّ ان ذلك كفافٌ
لا عليّ ولا لي فلما ادبر اذا
ازاره يمسّ الارض قال
رُدّوا عليّ الغلام فردّوه
قال يا ابن اخي ارفع ثوبك
فانه انقى لثوبك واتقى لربك
يا عبد الله بن عمر انظر ما عليّ

اسکے بعد حضرت عمرؓ کو اونکے گھر لیگئے اور ہم بھی اونکے ساتھ چلے او
اس دن سے پہلے لوگوں کو کوئی ایسی مصیبت نہ پہونچی تھی بعض
تو انمیں سے کہتے تھے کوئی خوف کی بات نہیں ہے اچھے ہو جاوینگے
اور بعضے کہتے تھے ہمیں ان پر خوف معلوم ہوتا ہے اتنے میں آپکے
پاس نبیذ لائی گئی اوسے آپنے نوش کیا مگر وہ اسیوقت
زخموں کی راہ سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی پیتے ہی جوں کا
توں زخموں سے نکل گیا اس سے لوگ پہچان گئے کہ آپکے
انتقال کا وقت قریب ہے پس ہم حضرت عمرؓ کے پاس گئے
اور لوگ بھی آئے سو آپکی تعریفیں اور بھلائیاں یاد کر
اتنے میں ایک جوان مرد آکر کہنے لگا اے امیر المومنین
اللہ کی طرف سے خوشخبری ہو ایک تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت برتی - دوسرے اسلام میں پیشقدمی
اور ہمیشگی کی جسے آپ بھی جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ
بنکر وا دا اور انصاف کیا پھر سب کے بعد شہادت
نصیب ہوئی حضرت عمرؓ نے فرمایا - میں اسبات کو دوست
رکھتا ہوں کہ یہ سب باتیں برابر سرابر ہوں نہ تو مجھپر
کوئی بوجھ رہے اور نہ میرا کسی پر - جب وہ شخص
پیٹھ موڑ کر چلنے لگا تو اوسکا تہ بند زمین کو لگتا تھا
آپنے فرمایا اس جوان کو میرے پاس پھر لاؤ - جب
لوگ اوسے آپکے پاس لائے آپنے فرمایا اے میرے بھتیجے
اپنے کپڑے کو اوٹھا کیونکہ اس سے تیرا کپڑا نجاست سے الودگی
سے بہت صاف رہیگا اور تیرے رب کے عذاب سے بہت بچائیگا
اسکے بعد فرمایا اے عبد اللہ بن عمر دیکھ مجھپر لوگوں کا کتنا

من الذين تحسبوه فوجدوه
ستة وثمانين الفاً ونحوه قال
ان وفى له مال آل عمر فأدّه من
اموالهم والا فسل فى بنى عدىّ
بن كعب فان لم تف اموالهم فسل
فى قريش ولا تعدهم الى غيرهم
فادّ عنى هذا المال انطلق الى
عائشة ام المومنين فقل يقرء
عليك عمر السلام ولا تقل
امير المومنين فانى لست اليوم
للمومنين اميرا وقل يستاذن عمر
بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه
فسلم واستاذن ثم دخل عليها
فوجدها قاعدة تبكى فقال يقرأ
عليك عمر بن الخطاب السلام و
يستاذن ان يدفن مع صاحبيه
فقالت كنت اريده لنفسى و
لاوثرنّه به اليوم على نفسى فلما اقبل
قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء
قال ارفعونى فاسنده رجل اليه
فقال مالديك قال الذى تحب يا
امير المومنين اذنت قال الحمد لله
ما كان شئ اهم الىّ من ذلك فاذا

لوگوں کا کتنا قرضہ ہے شمار کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار
درم کے آپ قرضدار تھے حضرت عمر نے فرمایا اگر یہ قرضہ آل عمر کے
مال سے پورا ہو جاوے تو اُنکے مال میں سے اس قرضہ کو ادا کیجیو ورنہ میری
قوم بنی عدی بن کعب سے مانگیو اگر اُنکے مال سے بھی قرضہ پورا
نہو تو قریش سے سوال کیجیو اور اُنسے اُنکے غیر کی طرف تجاوز
نکرنا میری طرف سے اسی مال کو ادا کر دینا۔ ب سب سے اہم کام
یہ ہے کہ تو حضرت عائشہ ام المومنین کے پاس جا کر کہہ عمر آپکو
سلام کہتا ہے اُنکے سامنے اب امیر المومنین کا لفظ نہ کہیو
کیونکہ آج میں مومنوں کا سردار نہیں میری حکومت مسلمانوں
سے آج منقطع ہو گئی جاتی ہے میری طرف سے اُنسے کہو کہ عمر
ابن الخطاب اپنے دونوں صاحبوں کے پاس دفن ہونیکی
اجازت مانگتا ہے (سو عبد اللہ بن عمر حضرت عائشہ کے پاس آئے)
پھر سلام کر کے اندر آنیکی اجازت چاہی پھر حضرت عائشہ کے پاس
آکر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بیٹھی زار و قطار رو رہی ہیں اُنہوں نے کہا آپکو
عمر بن الخطاب سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں رفیقوں کے پاس دفن
ہونیکی اجازت چاہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا گو وہ جگہ میں نے اپنی
قبر کے لئے رکھی تھی مگر آج میں اپنے نفس پر عمر بن الخطاب کو اختیار کرتی ہوں
(اور برضا و رغبت یہاں مدفون ہونیکی اجازت دیتی ہوں) جب عبد اللہ
واپس آئے تو لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر آئے ہیں فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھلاؤ
سو ایک شخص نے اپنے سہارے سے اُنہیں بٹھا دیا آپنے عبد اللہ کی طرف اشارہ
کر کے فرمایا تیرے پاس کیا ہے (یعنی کیا خبر لایا ہے) کہا اے امیر المومنین جسے
آپ دوست رکھتے تھے حضرت عائشہ نے اجازت دیدی فرمایا خدا کا شکر ہے
اس سے ہم زیادہ کوئی امر مجھے نہ تھا سب میں

انا قبضت فاحملوني ثم سلم فقل
يستاذن عمر بن الخطاب فاذا اذنت
لي فادخلوني وان ردتني فردوني
الى مقابر المسلمين وجاءت ام المؤمنين
حفصة والنساء تسير معها فلما رايناها
قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة
فاستاذن الرجال فولجت داخلا
لهم فسمعنا بكاءها من الداخل
فقالوا اوص يا امير المومنين
استخلف قال ما اجد احدا احق
بهذا الامر من هؤلاء النفر والرهط
الذين توفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى
عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا
وعبد الرحمن وقال يشهدكم
عبد الله بن عمر وليس له من الامر
شيء كهيئة التعزية له فان اصابت
الامرة سعدا فهو ذلك والا فليستعن
به ايكم ما امر فاني لم اعزله من
عجز ولا خيانة وقال اوصي الخليفة
من بعدي بالمهاجرين الاولين ان
يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم
واوصيه بالانصار خيرا الذين

مرجاؤن تو میری لاش اٹھا کر لے جانا اور حضرت عائشہ کو
سلام کہکر عرض کرنا کہ عمر بن الخطاب اجازت مانگتا ہے اگر اُسوقت
وہ میرے لئے حکم دیدین تو وہان داخل کرنا اور اگر پھیر دین تو مسلمانو
کے مقبرون مین لیجانا (راوی کہتے ہین) اتنے مین ام المومنین حضرت
حفصہ تشریف لائین اور انکے ساتھ کئی عورتین بھی تھین ہمنے جب
اُنہین آتے دیکھا تو حضرت عمر کے پاس سے کھڑے ہوگئے اور وہ حضرت
عمر کے پاس آئین اور تھوڑی دیر روتی رہین پھر مردون نے گھر مین
آنیکی اجازت مانگی اور حضرت حفصہ اندر کے مکان مین چلی گئین
سو ہم انکے رونیکی اندر سے آواز سنتے تھے لوگون نے کہا اے امیر المومنین
کچھ وصیت کیجئے اور کسیکو خلیفہ بنائیے فرمایا مین ان چھ شخصون
کے علاوہ جن سے رسول خدا صلعم مرتے دم تک راضی تھے اس
خلافت کے لئے کسی اور کو مستحق زائد نہین پاتا (پھر آپنے ان
چھ شخصون کے اس ترتیب سے نام لئے) علی۔ عثمان۔ زبیر
طلحہ۔ سعد۔ عبد الرحمن اور کہا عبد اللہ بن عمر بھی تمہاری مجلس میں شریک
ہوگا مگر یہ خلافت کے لائق نہین ہے اُسکے لیئے یہ ہوسکے ہان تمہاری
تقویت کا اُس سے ہوسکتی ہے پس اگر سعد کو حکومت پہونچے
تو فہو المراد ورنہ جو نسا تم مین سے امیر بنایا جاوے وہ سعد سے امر دین مین
مدد چاہے کیونکہ مینے اُسے عجز اور خیانت کی وجہ سے معزول
نہین کیا تھا اور فرمایا جو میرے بعد خلیفہ ہوگا مین
اُسے وصیت کرتا ہون کہ وہ مہاجرین اولین کے
حقوق پہچانے اُنکے آبروؤن کی حفاظت کرے
اسی طرح مین اُسے انصار کے ساتھ بھلائی کرنے
کی وصیت کرتا ہون۔

تبوّءوا الدار والایمان من قبلهم
أن یقبل من محسنهم وان یعفی
من مسیئهم واوصیه بالامصار
خیرًا فانهم ردء الاسلام وجباة
المال وغیظ العدوّ وأن لا یؤخذ
منهم الا فضلهم عن رضاهم
واوصیه بالاعراب خیرًا فانّهم
اصل العرب ومادّة الاسلام
أن یؤخذ من حواشی اموالهم
ویردّ علی فقرآءهم واوصیه
بذمّة الله وذمة رسوله أن
یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل
من ورائهم ولا یکلفوا الا طاقتهم
فلما قبض خرجنا به فانطلقنا
نمشی فسلم عبد الله بن عمر قال
یستأذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوه فأدخل فوضع هنالک
مع صاحبیه فلما فرغ من دفنه
اجتمع هؤلآء الرهط فقال عبد الرحمن
اجعلوا امرکم الی ثلثة منکم فقال
قال الزبیر قد جعلت امری الی
علی فقال طلحة قد جعلت امری
الی عثمان وقال سعد قد جعلت

ہجرت گہر میں یعنے مدینہ میں اور ایمان میں ان سے پہلے ۔
اور وصیت کا یہ مضمون ہے کہ اُنکے نیکون سے بھلائیان قبول
کرے اور اُنکے بدون کے گناہ معاف کرے نیز میں اُسکو
شہر والون کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ
اسلام کی قوت اور مدد کے باز و ہین اور مال کے جمع کرنے
والے اور دشمنون کو غصے میں ڈالنے والے ہین اور اس
امر کی بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ اُنکی حاجت سے زائد جو مال
ہین اُنکی رضا سے لیوے اور میں اُس خلیفہ کو جنگلی لوگون
کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کے
اصل اور اسلام کا مادّہ ہین ۔ نیز یہ کہ اُنکے وہ مال جو حاجت سے
زیادہ ہین لیکر اُنہین کے فقیرونکو دے اُس خلیفہ کو یہ بھی وصیت
کرتا ہون کہ اللہ اور اُسکے رسول نے جنکو امن اور پناہ دی ہے
اُنکا عہد اُنکے لئے پورا کرے اور اُنکے علاوہ اور لوگون سے جہاد
کرے اور اُنکو اُنکی طاقت کے موافق تکلیف دے راوی کہتے ہین
جب حضرت عمر فوت ہوگئے تو ہم وہان سے نکلکر چلے عبد اللہ بن عمر
نے حضرت عائشہ کو سلام کرکے کہا عمر بن الخطاب آپکا اذن چاہتے
ہین اُنہون نے فرمایا اُنہین اندر لے آؤ سو لوگ اندر لیگئے اور اُنکے
دونو یارون کے پاس وہین رکھدیا جب دفن سے فراغت پاچکے تو وہ قوم
جنمین خلافت دائر تہی جمع ہوئی عبد الرحمن نے کہا ہم چہون آدمی
اپنی رائے کو اپنے ہی مین سے تین شخصون کو سونپ
دیں زبیر بولے مینے اپنا اختیار علی رض کو سونپا طلحہ بولے
میرا کام عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف مفوض ہے
سعد نے کہا مین نے اپنا اختیار

امر الى عبد الرحمن بن عوف	عبدالرحمن کو سونپا پھر عبدالرحمن نے کہا تم دونوں (عثمان و
فقال عبد الرحمن ايكما تبرأ من	علی) میں جو شخص اس امر سے بریت ظاہر کرے ہم اس امر کو
هذا الامر فنجعله اليه والله	دوسرے کی طرف منتقل کر دینگے اور اللہ اور اسلام اسپر شاہد ہے کہ اپنے اعتقاد
عليه والاسلام لينظرن	میں جو افضل شخص کو دیکھے اُسی سے راضی ہو جاوے سو عثمان و علی دونوں خاموش
افضلهم في نفسه فأسكت	ہو گئے اُسوقت عبدالرحمن نے کہا تم مجھے اپنا اختیار دیتے ہو
الشيخان فقال عبد الرحمن	اور خدا مجھپر شاہد ہے کہ میں تمہارے افضل شخص کے حق
افتجعلونه الي والله علي ان لا	میں قصور نکرونگا اُن دونو صاحبون نے کہا ہاں ہمنے
آلو عن افضلكم قالا نعم واخذ	اپنا اختیار تمہیں دیدیا۔ پس عبدالرحمن نے اُن دونوں
بيد احدهما فقال لك قرابة من	میں سے ایک کا ہاتھ (یعنی علی رضی اللہ عنہ) پکڑ کر کہا تم رسول خدا سے
رسول الله صلى الله عليه وسلم	قرابت رکھتے ہو اور اسلام میں قدیم ہو خوب تم جانتے ہو پس
والقدم في الاسلام ما قد علمت	خدا تعالی تمپر شاہد ہے کہ اگر میں تمہیں امیر بناؤں تو تم داد دینا
فالله عليك لئن امرتك لتعدلن	اور انصاف کرنا اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو تم اُسکی
ولئن امرت عثمان لتسمعن و	سُننا اور اطاعت کرنا۔ پھر دوسرے (عثمان) سے خلوت
لتطيعن ثم خلا بالآخر فقال له	کرکے وہی باتیں ..... کہیں اور جب دونوں سے
مثل ذلك فلما اخذ الميثاق	عہد لے لیا تو کہا اے عثمان اپنا ہاتھ اُٹھاؤ سب سے پہلے
قال ارفع يدك يا عثمن فبايعه	عبدالرحمن نے حضرت عثمان سے بیعت کی پھر حضرت علی نے پھر
وبايع له علي وولج اهل الدار	گھر والے آئے اور سب نے بیعت کر لی۔ اہل علم فرماتے ہین کہ بجز
فبايعوه رواه البخاري قال العلماء	حضرت عثمان کے کوئی دوسرا شخص ایسا معلوم نہیں ہوتا
ولا يعرف احد تزوج ابنتي نبي غيره	جسنے پیغمبر کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کیا ہو اسی وجہ سے
ولذلك سمي ذو النورين فهو	اُنہیں ذی النورین کہتے ہین حضرت عثمان سابقین اولین
من السابقين الاولين واول	اور اول مہاجرین اور اُن دس شخصوں میں سے ایک
المهاجرين واحد العشرة المشهود	ہین جنکے واسطے جنت کی بشارت دی گئی اور اُن چھ
بالجنة واحد الستة الذين توفي	شخصوں میں سے ایک ہین جنسے

رسول الله صلے الله عليه وسلم وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعوا القرأن وقال ابن سعد استخلفه رسول الله صلے الله عليه وسلم على المدينة فى غزوته ذات الرقاع والى غطفان عن عبد الرحمن قال ما رايت من اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان الا انه كان رجل يهاب الحديث رواه ابن سعد عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمناسك عثمان و بعده ابن عمر رواه ابن سعد عن عبد الله ابن عمر ان ابان الجعفى قال تدرى لم يسمى ذو النورين قلت لا قال لم يجمع بين ابنتى نبى منذ خلق الله ادم الى ان تقوم الساعة غير عثمان فلذلك سمى ذو النورين رواه البيهقى عن الحسن قال انما سمى عثمان ذو النورين لانه لا نعلم احدا اغلق

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مرتے تک راضی تھے اسی طرح جنہون نے قرآن جمع .... کیا اُنمین سے ایک ہین - ابن سعد کہتے ہین حضرت اُنہین غزوہ ذات الرقاع اور غطفان مین مدینہ پر اپنا خلیفہ کرگئے تھے ابن سعد عبد الرحمن سے روایت کرتے ہین کہ عبد الرحمن نے کہا مین نے اصحاب رسول اللہ مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ جب وہ حدیث کرے تو اتم اور احسن الحدیث ہو مگر حضرت عثمان ایک ایسی ہی شخص تھے اور وہ حدیث کرنے سے بہت ڈرتے تھے محمد بن سیرین کہتے ہین کہ حضرت عثمان تمام صحابہ سے حج کے مناسک زیادہ جانتے تھے اور اُنکے بعد ابن عمر +

بیہقی عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتے مین کہ ابان الجعفی نے کہا تم جانتے ہو کہ عثمان کا نام ذو النورین کیون رکھا گیا مین نے کہا نہین کہا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر قیام قیامت تک حضرت عثمان کے سوا کوئی ایسا شخص نہین ہوا جسنے پیغمبر کی دو بیٹیون کو (ایکے بعد دیگرے) جمع کیا ہو اسیواسطے اُنکا نام ذو النورین رکھا گیا - ابو نعیم حسن سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عثمان کا نام ذو النورین اسوجہ سے رکھا گیا کہ اُنکے سوا کسیکو ہم ایسا نہین جانتے کہ پیغمبر کی دو بیٹیون پر اپنا دروازہ بند کیا ہو (یعنی نبی کی دو بیٹیون سے نکاح کیا ہو)

۲۷۷

بابه علی ابنی عیره رواه ابو نعیم عن علی بن ابی طالب انه سئل عن عثمان فقال ذلک یدعی فی الملاء الاعلی ذوالنورین کان صهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بنتیه رواه ابن عساکر قال ابن سعد کان عثمان یکنی فی الجاهلیة اباعمرو فلما کان الاسلام ولدت له رقیة عبدالله فاکتنی به وامه اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبد شمس بن عبد المناف وامها حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب بن هاشم توأمة ابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فام عثمان بنت عمة النبی صلی الله علیه وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید وحارثة

ابن عساکر کہتے ہین کہ حضرت علی بن ابیطالب سے کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا فرمایا وہ ایسا شخص تہا کہ فرشتون کی جماعت مین ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا اور وہ رسول خدا کا داماد تہا انکی دو بیٹیان مین +

ابن سعد کہتے ہین کہ حضرت عثمان ایام جاہلیت مین ابوعمرو کی کنیت سے مشہور تھے پھر جب اسلام لائے اور حضرت رقیہ کے ہان عبداللہ پیدا ہوے تو انکی کنیت ابوعبداللہ ہوئی انکی والدہ کا نام اروی بنت کریز ابن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف ہے اور انکی نانی حکیم البیضا بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہین اور یہ حکیم البیضا حضرت کے والد عبداللہ کی جوڑوان بہن ہین اس سلسلے سے عثمان کی والدہ حضرت کی پھوپی کی بیٹی ہوئین - ابن اسحق کہتے ہین کہ حضرت عثمان ابوبکر و علی زید و حارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب لوگون سے پہلے اسلام لائے

فصل فی صفته

اخرج ابن عساکر من طرق ان عثمان کان رجلا ربعة لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجه ابیض مشربا حمرة بوجهه نکتات جدری کبیر اللحیة

فصل حضرت عثمان کی صفت مین

ابن عساکر نے چند طرق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نہ تو بہت پست قد تھے نہ دراز قد میانہ قد کے آدمی تھے انکا چہرہ بہت خوبصورت سفید سرخی مایل تھا منہ پر چیچک کے دانے اور ڈاڑھی بہت بڑی تھی

عظيم الكراد ليس بعيد ما بين المنكبين جدل الساقين طويل الذراعين شعرة قد كسا ذراعيه جعد الرأس أصلع احسن الناس ثغرا جمته اسفل من اذنيه يخضب بالصفرة وكان قد شد اسنانه بالذهب عن عبد الله ابن حزم المازني قال رأيت عثمان بن عفان فما رأيت قط ذكرا ولا انثى احسن وجها منه رواه ابن عساكر عن موسى بن طلحة قال كان عثمان اجمل الناس عن اسامة بن زيد قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى منزل عثمان بصحفة فيها لحم فدخلت فاذا رقية فجعلت مرة انظر الى وجه رقية ومرة الى وجه عثمان فلما رجعت سألني النبي صلى الله عليه وسلم قال لي دخلت عليهما قلت نعم قال هل رأيت زوجا احسن منهما قلت لا يا رسول الله رواهما ابن عساكر عن محمد بن ابراهيم بن الحرث التيمي قال لما اسلم عثمان بن

مونڈھون اور زانون وغیرہ جوڑون کی ہڈیان بڑی تھین دونون مونڈھون مین بڑا فاصلہ تھا دونون پنڈلیان گوشت سے پُر تھین بانہین لمبی اُنپر اس درجہ بال تھے کہ وہ اُنسے ڈھکی ہوئی نظر آتی تھین گھونگروالے گھنے بال اور دانت سب لوگون سے زائد خوبصورت تھے بالون کے پٹھے کانون سے نیچے تہا کرتے تھے آپ زرد کا خضاب اکثر کرتے تھے آپنے اپنے دانت سونے کے تارون سے باندھ رکھے تھے + ابن عساکر عبد اللہ بن حزم مازنی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے حضرت عثمان کو دیکھا سو مین نے کوئی مرد و عورت اُنسے خوبصورت زائد کبھی نہین دیکھا - موسی بن طلحہ کہتے ہین کہ عثمان سب لوگون سے زائد خوبصورت تھے - ابن عساکر اسامہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے مجھے ایک بار گوشت دیکر عثمان کے گھر بھیجا جب مین گیا تو حضرت رقیہ بیٹھی تھین مین کبھی حضرت عثمان کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ کی طرف نظر کرتا تھا جب مین واپس آیا تو حضرت نے مجھسے پوچھا تو دونون پر وہان ہوا تھا مین نے کہا جی ہان - فرمایا کیا تونے کسی شوہر بی بی کو اُن دونون سے خوبصورت زائد دیکھا ہے مین نے کہا نہین اے رسول خدا + ابن سعد محمد بن ابراہیم بن الحرب سے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت عثمان اسلام لائے

عفان اخذه عمه الحكم ابن ابی
العاص بن امیة فاوثقه رباطا
وقال نزعت عن ملة اباءك
الی دین محدث والله لا احلك
ابدا حتی تدع ما انت علیه فقال
عثمان والله لا ادعه ابدا ولا
افارقه فلما رای الحکم صلابته
فی دینه ترك رواه ابن سعد
عن انس قال اول من هاجر
من المسلمین الی الحبشة باهله
عثمان بن عفان فقال النبی صلی
الله علیه وسلم سبحان الله ان
عثمان لاول من هاجر الی الله
باهله بعد لوط رواه ابویعلی
الموصلی عن عائشة قالت
لما زوج النبی صلی الله علیه
وسلم ابنته ام کلثوم لعثمان
قال لها ان بعلك اشبه الناس
بجدك ابراهیم وابیك محمد
رواه ابن عدی عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انا نشبه عثمان بابینا ابراهیم رواه
ابن عدی وابن عساکر عن

تو اُنکے چچا حکم ابن ابی العاص نے رسی سے مضبوط
باندھ دیا اور کہا تو اپنے اباءٔ دین سے مونہہ موڑکر
نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم مین تجھے کبھی
نہ چھوڑونگا جب تک تو جس دین پر ہے اُسے ترک
نکرے۔ حضرت عثمان نے فرمایا بخدا مین اس دین
کو نہ چھوڑونگا اور نہ اُس سے کبھی جدائی اختیار
کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کی دین میں
وثوق اور مضبوطی دیکھی تو اُنہین چھوڑ دیا

ابو یعلی الموصلی انس سے روایت کرتے ہین کہ مسلمانون
مین سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ جسنے حبشہ کی طرف
ہجرت کی وہ عثمان ہین اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگون نے
اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی اُن سب
مین اوّل عثمان ہین۔

ابن عدی اور ابن عساکر حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی
ام کلثوم کا حضرت عثمان سے نکاح کیا تو اُنسے فرمایا کہ
تمہارا خاوند تمام لوگون مین سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور
تمہارے والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہین ٭

ابن عدی ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے
والد حضرت ابراہیم کے ساتھ حضرت عثمان رض کو
مشابہ پاتے ہین

ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطاً وقال
نزعت عن ملۃ اباءک الی دین محدث واللہ
لا احلک ابدا حتی تدع ما انت علیہ فقال
عثمان واللہ لا ادعہ ابدا ولا افارقہ فلما
رای الحکم صلابتہ فی دینہ ترکہ رواہ ابن
سعد عن انس قال اول من هاجر من
المسلمین الی الحبشۃ باهلہ عثمان بن عفان
فقال النبی صلعم سبحان اللہ ان عثمان لاول
من هاجر الی اللہ باهلہ بعد لوط رواہ ابو یعلی
الموصلی عن عائشۃ قالت لما زوج النبی صلعم ابنتہ
ام کلثوم لعثمان قال لها ان بعلک اشبہ الناس
بجدک ابراهیم وابیک محمد رواہ ابن عدی عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلعم انا نشبہ عثمان بابینا
ابراهیم رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم
فقال انشدکم باللہ ولا انشد الا اصحاب النبی صلعم
الستم تعلمون ان رسول اللہ قال من جهز جیش
العسرۃ فلہ الجنۃ فجهزتهم الستم تعلمون ان
رسول اللہ صلعم قال من حفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرتها
فصدقوہ بما قال رواہ البخاری عن ابی هریرۃ قال
اشتری عثمان الجنۃ من النبی صلعم مرتین حیث
حفر بئر رومۃ وحیث جهز جیش العسرۃ رواہ ابن
عساکر عن ابی هریرۃ ان النبی صلعم قال عثمان من اشبہ

تو اونکے چچا حکم بن ابی العاص نے رسی سے مضبوط باندھ دیا اور کہا تو اپنے اباؤ اجداد کی ملت
سے موندہ موڑکر نئے دین کی طرف جاتا ہے خدا کی قسم میں تجھے کبھی نہ کھولونگا
جب تک تو جس دین پر ہے اوسے ترک نہ کریگا حضرت عثمان نے فرمایا بخدا میں اس دین کو نہ چھوڑونگا
اور نہ اوس سے کبھی جدائی اختیار کرونگا چنانچہ جب حکم نے حضرت عثمان کے دین
میں وثوق اور سختی دیکھی تو اونہیں چھوڑ دیا ابو یعلی الموصلی انس سے روایت
کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنی اہل کے ساتھ حبشہ کیطرف جسنے ہجرت کی وہ
عثمان ہیں اوس وقت نبی صلعم نے فرمایا سبحان اللہ حضرت لوط کے بعد جن لوگوں نے اپنی اہل کیساتھ
اللہ کیطرف ہجرت کی اون میں اول عثمان ہیں ابن عدی اور ابن عساکر حضرت
عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلعم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا حضرت عثمان سے
نکاح کیا تو اون سے فرمایا کہ تمہارا شوہر تمام لوگوں سے تمہارے دادا حضرت ابراہیم اور تمہارے
والد محمد کے ساتھ بہت مشابہ ہے ابن عدی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنے والد حضرت ابراہیم کے ساتھ عثمان کو تشبیہ دیتے تھے بخاری
ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان جب گھیر لیے گئے تو لوگوں پر
جہانک کر فرمایا میں تم سے خدا کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں اور میرا سوال اصحاب رسول
سے ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ جو شخص تبوک کے لشکر کا سامان
درست کردے اوسکے لیے جنت ہے سو میں نے اوسکا سامان بنایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا
نے فرمایا تھا کہ جو شخص بیر رومہ کو (کنوئیں کا نام ہے) کھودوائے اوسکے
لیے جنت ہے سو میں نے اوسے کھودوایا سو جو کچھ اونہوں نے فرمایا لوگوں نے سب کی
تصدیق کی ابن عساکر ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے
رسول خدا سے دو دفعہ جنت خریدی ایک اوس وقت جب رومہ کا کنواں کھودوایا
دوسرے اوس وقت جب لشکر تبوک کا سامان درست کیا۔
ابن عساکر ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا عثمان میرے
سب یاروں میں میرے خلق کے ساتھ زائد مشابہ ہیں۔

اصحابی خلفا رواہ ابن عساکر عن عصمۃ بن مالک قال لما ماتت بنت رسول اللہ صلعم تحت عثمان قال رسول اللہ صلعم زوجوا عثمان لو کان لی ثالثۃ لزوجتہ وما زوجتہ الا بالوحی من اللہ رواہ الطبرانی عن علی سمعت رسول اللہ صلعم یقول لعثمان لو ان لی اربعین ابنۃ زوجتک واحدۃ بعد واحدۃ حتی لا یبقی منہن واحدۃ رواہ ابن عساکر عن زید بن ثابت سمعت رسول اللہ صلعم یقول اتانی عثمان وعندی ملک من الملائکۃ فقال شہید نقتلہ قومہ انا نستحیی منہ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر ان النبی صلعم قال ان الملائکۃ لتستحیی من عثمان کما تستحیی من اللہ ورسولہ رواہ ابو یعلی

فصل فی خلافتہ ووفاتہ

علیہ السلام بویع بالخلافۃ بعد دفن عمر بثلاث لیال فروی ان الناس کانوا یجتمعون فی تلک الایام الی عبد الرحمن بن عوف یشاورونہ ویناجونہ فلا یخلو بہ رجل ذو رائی فیعدل بعثمان احدا فلما جلس عبد الرحمن للمبایعۃ حمد اللہ واثنی علیہ وقال فی کلامہ انی رایت الناس یابون الا عثمان عن المسور بن مخرمۃ وفی روایۃ

طبرانی میں عصمہ بن مالک سے روایت ہو کہ جب رسول خدا کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کی نکاح میں تہیں انتقال کرگئیں تو حضرت نے فرمایا عثمان کا نکاح کرو اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اوسکو بہی اوس سے نکاح کرتا۔ مینے عثمان سے نکاح اللہ کی وحی کے سبب سے کیا تھا ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مینے حضرت سے عثمان کے حق میں فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان سے سب کا نکاح کردیتا۔ یہانتک کہ ایک بھی اونمیں سے باقی نرہتی۔ ابن عساکر زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ مینے حضرت سے سنا فرماتے تہے میری پاس عثمان ایسے وقت آئے کہ فرشتوں میں ایک فرشتہ میرے پاس موجود تھا اوس فرشتہ نے کہا یہ شخص شہید ہوگا ایک قوم اسے قتل کریگی ہمیں اس شخص سے شرم آتی ہے۔ ابو یعلی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا بلاشبہہ فرشتے عثمان سے ایسی شرم کرتے ہیں جیسے اللہ اور اوسکے رسول کے حق میں شرماتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت اور وفات کے بیان میں

حضرت عمرؓ کے دفن کے تین دن بعد آپکی خلافت پر لوگوں نے بیعت کی منقول ہے کہ لوگ ان دنوں میں عبد الرحمن بن عوف کے پاس آآکر جمع ہوتے اور اون سے مشورہ اور سرگوشی کرتے تھے کوئی ایسا صاحب رائے اون سے خلوت نکرتا تہا کہ عثمانؓ کی مقابلہ میں کسی اور کو برابری دیوے جب عبد الرحمن بیعت کرنے کے لئے بیٹھے تو خدا کی حمد وثنا کے بعد اپنے کلام میں فرمایا کہ مینے لوگونکو دیکھا کہ علاوہ عثمان کے سب کی خلافت کا انکار کرتے ہیں ابن عساکر مسور بن مخرمہ سے یہی روایت کرتے ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عبد الرحمن نے فرمایا

اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس
فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن
علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان
وقال نبایعک علی سنة الله وسنة رسوله
وسنة الخلیفتین بعده فبایعه عبد الرحمن وبایعه
المهاجرون والانصار رواه ابن عساکر عن
انس قال ارسل عمر الی ابی طلحة الانصاری قبل ان
یموت بساعة فقال کن فی خمسین من الانصار مع
هؤلاء النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احسب سیجمعون
فی بیت فقم علی ذلک الباب باصحابک
فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم
یمضی الیوم الثالث حتی یؤمروا احدهم
رواه ابن سعد عن ابی وائل قال
قلت لعبد الرحمن بن عوف کیف
بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی
قد بدات بعلی فقلت ابایعک علی
کتاب الله وسنة رسول الله صلعم
وسیرة ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم
رواه احمد ویروی ان عبد الرحمن
قال لعثمان خلوة ان لم ابایعک فمن
تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم
ابایعک فمن تشیر علی قال عثمان ثم

اما بعد اے علی میںنے لوگوں میں خوب غور کیا سو میںنے اونمیں سے کسیکو
ایسا نہیں دیکہا کہ وہ کسیکو عثمان کے برابر کرے سو تم اپنے
جی میں غصے نہ ہونا پہر عثمان رض کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا ہم تم سے اللہ کے
طریقے اور اوسکے پیغمبر اور پیغمبر کے بعد دونوں خلیفوں کے طریقہ پر
بیعت کرتے ہیں سو اول تو عبد الرحمن نے بیعت کی پہر مہاجرین و
انصار نے- ابن سعد انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رض نے
وفات سے تہوڑی دیر پہلے کسیکو ابو طلحہ انصاری کی پاس بہیجا
اور فرمایا کہ تم پچاس انصاریوں کو لیکر اس جماعت اصحاب شوریٰ
کے ساتہ ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ قریب ایک گہر میں جمع ہونگے
سو تم اپنے یارونکے ساتہ ملکر اوس گہر کے دروازے پر کہڑی رہنا
پہر کسیکو اندر جانے کی لئے چہوڑنا (یعنے کسیکو اصحاب شوریٰ کے
سوا گہر میں جانے دینا) اور جب تیسرا دن گذر جاوے تو جبتک کہ وہ
کسیکو اپنے میں سے خلیفہ نہ بنا لیں اونہیں بہی مت چہوڑنا
امام احمد ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ میںنے عبد الرحمن
بن عوف سے کہا کہ تم نے عثمان سے کیوں بیعت کی اور علی کو کیوں
چہوڑ دیا اونہوں نے کہا اسمیں میرا کیا قصور ہے میںنے تو علی ہی سے
ابتدا کی تہی اون سے کہا میں آپسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
اور ابو بکر و عمر کی خصلت پر بیعت کرتا ہوں اونہوں نے جواب دیا
جس چیز میں مجہسے ہو سکیگا پہر میںنے یہ ہی گفتگو عثمان پر پیش
کی اونہوں نے فرمایا- ہاں- منقول ہے کہ عبد الرحمن نے عثمان رض
سے خلوت میں کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں تو پہر کسکا مجہے اشارہ
کروگے فرمایا علی رض کا اور علی رض سے کہا اگر میں تم سے بیعت نکروں
تو پہر مجہے کسکی طرف اشارہ کرتے ہو- فرمایا- عثمان رض

سنت اور ابو بکر و عمر کی خصلت پر علی نے فرمایا اللهم لا ولکن علی جهدی من ذالک و طاقتی - باقی بصفحه آئنده

دعا سعدا فقال من تشبہ علی فاما
انا وانت فلا نرید ھذا فقال عثمان
ثم استشار عبد الرحمن الاعیان فرای
ھؤلاء اکثرھم فی عثمان عن محمد بن شہاب
الزہری قال قلت لسعید بن المسیب
ھل انت مخبری کیف کان قتل عثمان
وما کان شان القوم وشانہ ولم خذلہ
اصحاب محمد فقال قتل عثمان مظلوما
ومن قتلہ کان ظالما ومن خذلہ کان
معذورا قلت وکیف کان ذلک قال
ان عثمان لما ولی کرہ ولایتہ نفر من الصحابۃ
لان عثمان کان یحب قومہ فولی الناس
اثنی عشر سنۃ وکان کثیرا ما یولی بنی امیۃ
ممن لم یکن لہ مع رسول اللہ صلعم
صحبۃ فکان یجیء من امرائہ ما یکرہ
اصحاب محمد وکان عثمان یستعتب فیہم
فلا یعزلھم فلما کان فی الست الاواخر
استاثر بنی عمہ فولاھم وما اشرک
معھم وامرھم بتقوی اللہ فولی عبد اللہ
بن ابی سرح مصر فمکث علیہا سنین
فجاء اھل مصر یشکونہ ویتظلمون منہ
وقد کان قبل ذلک من عثمان ھنات
الی عبد اللہ بن مسعود وابی ذر وعمار

پھر زبیر کو بلا کر یہ گفتگو بیان کی اونہوں نے فرمایا علی یا عثمان پھر عبد الرحمن
نے سعد کو بلا کر کہا تو مجھے اسکا مشورہ دیتا ہے کیونکہ میں اور تو تو اس حکومت
کی خواستگار ہی نہیں ہیں اونہوں نے عثمان کو فرمایا پھر عبد الرحمن نے
اشراف اور بزرگوں سے مشورہ لیا تو اونکے اکثر لوگوں کو عثمان ہی کی
طرف متوجہ دیکھا۔ ابن سعد اور ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے
روایت کرتے ہیں کہ مینے سعید بن مسیب سے کہا کیا تو مجھے عثمان کے
قتل سے خبر دینے والا ہے کہ وہ واقعہ کیونکر ہوا اور اوسکا حال
اور قوم کی کیا کیفیت تھی اور محمد صلعم کے یاروں نے اونہیں کیوں رسوا کیا
سعید نے جواب دیا کہ عثمان مظلوم مار گئے اور اونکے قاتل ظالم تھے اور جنہوں نے
اونہیں فضیحت دی وہ معذور تھے مینے کہا کیونکر کہا جب عثمان خلیفہ ہوئے
تو اونکی خلافت کو صحابہ کی ایک جماعت نے ناپسند جانا وجہ یہ تھی کہ عثمان
اپنی قوم کو محبوب رکھتے تھے وہ پورے بارہ برس لوگونکے خلیفہ رہے اور
اکثر اوقات بنی امیہ میں سے اون لوگونکو جنہیں رسول خدا کی صحبت
نہ ملی تھی عامل اور سردار بنا دیتے تھے اونکی طرف سے وہ لوگ امیر
منکر آتے تھے جنہیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اور عثمان
اونکے حق میں دلجوئی اور رضامندی طلب کرتے تھے مگر اونہیں معزول
نکرتے تھے اور آخر خلافت کے چھ برس میں عثمان نے اپنے
چچیرے بھائیوں کی حکومت کی طرف آپکو لگا دیا اونہیں کو سردار بنایا
اور اونکے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اور اونہیں اللہ سے
ڈرنے کا حکم فرمایا اور عبد اللہ بن ابی سرح کو مصر کا والی
مقرر کیا وہ مصریوں پر کئی برس حاکم رہا یہاں تک کہ
مصری اوسکے ظلم کی شکایت اور فریاد لیکر آئے اور اس سے
پہلے عثمان کی طرف سے عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار

بن یاسر فکانت بنو ھذیل وبنو
زھرۃ فی قلوبھم ما فیہا لحال ابن مسعود
وکانت بنو غفار واحلافھا من غضب
ابی ذر فی قلوبھم ما فیہا وکانت بنو
مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال
عمار بن یاسر وکان ابن مسعود
وابوذر وعمار قد رضوا بعثمان بعد وجا
اھل مصر یشکون ابن ابی سرح
فکتب الیہ کتابا یتہدد ہ فیہ فابی ابن
ابی سرح تقبل ما نہاہ منہ عثمان
وضرب بعض من اتاہ من قبل عثمان
فقتلہ فخرج من اھل مصر سبعمائۃ
رجل فنزلوا المسجد وشکوا الی الصحابۃ
فی مواقیت الصلوۃ ما صنع ابن ابی
سرح بھم فقام طلحۃ بن عبید اللہ
فکلم عفان بکلام شدید وارسلت
عائشۃ الیہ فقالت تقدم الیک
اصحاب محمد وسالوک عزل ھذا
الرجل فابیت فھذا قد قتل منھم
رجلا فانصفھم فی عاملک ودخل
علیہ علی بن ابی طالب فقال انما
یسئلونک رجلا مکان رجل
وقد ادعوا قتلہ دما فاعزلہ عنہم

بن یاسر کی نسبت کوئی مکروہ بات سرزد ہو چکی تھی پس عبداللہ
بن مسعود کے سبب سے قبیلہ بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلوں میں
عثمان کی طرف سے کینہ اور عداوت تھی اور ابو ذر کی وجہ سے
قبیلہ بنی غفار اور انکے ہم عہدوں کے دلوں میں غصہ تھا
اور عمار بن یاسر کے باعث سے بنی مخزوم غصہ میں تھے مگر ابن
مسعود اور ابو ذر اور عمار عثمانؓ سے راضی ہو چکے تھے، غرضیکہ
جب مصری ابن ابی سرح کی شکایت لائے تو آپنے اوسکو
ایک فرمان تہدیدی لکھا مگر جن چیزوں سے عثمانؓ نے اوسے منع کیا تھا
وہ اوسنے نہ قبول کیں اور جو لوگ عثمانؓ کیطرف آئے تھے اون
سے بعض کو مارا اور ایک شخص کو ناحق قتل کر ڈالا سو مصریوں میں سے
سات سو آدمی آئے اور مسجد میں اوترے ابن ابی سرح کے ظلم جو
اوسنے اونکے ہمراہ کیا تھا نماز کے وقتوں میں صحابہ رضی اللہ
عنہم سے شکایتیں کیں یہ سنکر طلحہ بن عبید اللہ کھڑے
ہوئے اور عثمان سے زبردست گفتگو کی اور ہر سے حضرت
عائشہ نے عثمان کے پاس کسیکے ہاتھ کہلا بھیجا کہ تمہاری پاس
اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئے تھے اور اوس شخص کے
معزول کرنے کی خواستگاری کی تھی تم نے انکار کیا سو اوسنے
اون میں سے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا پس اپنے عامل
سے اونکا انصاف لو۔ اتنے میں علی بن ابی طالبؓ آئے
اور فرمایا یہ لوگ ایک مرد کی عوض اور قصاص میں
ایک مرد چاہتے ہیں اور آپ کے پاس اوس کی طرف
سے خون کا دعوی لائے ہیں سو آپ اون میں فیصلہ
کیجے اور اوسے حکومت سے معزول کیجے۔

واقض بينهم فان وجب عليه حق
فانصفهم فيه فقال لهما اختاروا رجلا
تولّيه عليكم مكانه فاشار الناس
عليه بمحمد بن ابی بکر فقالوا استعمل
علينا محمد بن ابی بکر فکتب عهده وولاه
وخرج معه عدد من المهاجرين والانصار
ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابی
سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان
على مسيرة ثلاث من المدينة اذا هم
بغلام اسود يخبط البعير خبطا كانه رجل
يطلب او يطلب فقال له اصحاب محمد
ما قصتك وما شانك هارب او طالب
فقال لهم انا غلام امير المومنين وجهني
الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل
مصر قال ليس هذا اريد واخبروه امره
محمد بن ابی بکر فبعث فی طلبه رجلا
فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت
فاقبل مرة يقول انا غلام امير المومنين
ومرة يقول . . . .
انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال
محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال كتاب قال لا
ففتشوا فلم يجدوا كتابا وكانت معه

اگر واقع ہیں اوسپر انکا حق واجب ہے تو اوس سے انکا انصاف دلا
حضرت عثمان نے فرمایا تم ایک شخصکو پسند کرلو کہ میں اوسکی جگہ اوسے
عامل بناؤں سو لوگوں نے حضرت ابوبکر کے بیٹے محمد کیطرف اشارہ کیا
اور کہا محمد بن ابی بکر کو ہمپر والی مقرر کیجیے عثمان رض نے مصر کی ولایت
اونہیں دیدی اور اونکے نام پر فرمان لکھدیا۔ اور اونکے ساتھ کئی
مہاجرین وانصار بھی اس غرض سے نکلے کہ اہل مصر اور ابن ابی سرح
کے درمیان جو معاملہ ہے نظر کریں ادہر محمد اور اونکے ساتھی نکلے
پس جب مدینہ سے تین منزل پر نکل گئے تو ایک حبشی غلام
اونٹ بھگائے ہوئے آ پہونچا گویا کہ وہ کسیکو ڈھونڈھتا یا بھاگا ہوا
کہ اوسے کوئی ڈھونڈھتا ہے سو اوس سے محمد کے یاروں نے فرمایا
تیرا کیا حال ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھاگا ہوا ہے یا کسیکو
ڈھونڈھتا ہے اوسنے کہا میں امیر المومنین کا غلام ہوں اونہوں نے
مجھے مصر کے عامل کیطرف بھیجا ہے کسینے کہا مصر کے عامل یہیں ہیں کہا
میں اونہیں نہیں ڈھونڈھتا محمد بن ابی بکر کو بھی لوگوں نے اسکی خبر دے
آپنے اوسکی طلب میں ایک شخصکو بھیجا اور وہ اوسے پکڑ کر محمد کے
پاس لے آیا اونہوں نے فرمایا تو کسکا غلام ہے سو کبھی تو اوسنے کہا
میں امیر المومنین عثمان کا غلام ہوں اور کبھی کہتا تھا کہ مروان
کا غلام ہوں یہانتک کہ ایک شخص نے پہچان لیا کہ یہ عثمان رض کا
غلام ہے محمد نے اوس سے پوچھا کہ تو کسکی طرف بھیجا گیا ہے کہا مصر کے
سردار کی طرف فرمایا کس چیز کے ساتھ کہا قاصدی کے ساتھ فرمایا تیرے
پاس کوئی خط ہے کہا نہیں میرے پاس کوئی خط نہیں راوی
کہتے ہیں پس لوگوں نے اوسکی تلاشی لی اور کوئی خط وغیرہ
اوسکے پاس نہ پایا۔ اور اوس کے پاس پانی کی ایک

اداوة فيها ليست فيها شيء يتقلقل فحركوه
ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة فاذا فيها كتاب من
عثمان الى ابن ابي سرح فجمع محمد من كان
عنده من المهاجرين والانصار وغيرهم
ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا
اتاك محمد وفلان وفلان فاحتل في قتلهم
وابطل كتابهم وقر على عملك حتى
ياتيك رائي واحبس الى مدة من كان
يجيء الى يتظلم منك ليأتيك رايي في
ذلك انشاء الله تعالى فلما قرأوا الكتاب
فزعوا ورعبوا ورجعوا الى المدينة وختم
محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه
ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا
المدينة فجمعوا طلحة والزبير وعليا
وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم
فضوا الكتاب بمحضر منهم واخبروهم
بقصة الغلام واقرأوهم وهم فلم يبق
احد من اهل المدينة الا حنق على
عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن
مسعود وابي ذر وعمار حنقا وغيظا
وقام اصحاب محمد فلحقوا بمنازلهم
ما منهم احد الا وهو مغتم لما قرؤا
الكتاب فحاصر الناس عثمان واجلب

خشک چھاگل تھی جس میں کوئی چیز ہلتی ہوئی معلوم ہوئی تھی
ہر چند کہ لوگوں نے اوسے ہلایا تاکہ جو اوس میں ہے نکلے مگر جب نہ نکلا پس
لوگوں نے اوس چھاگل کو پھاڑ ڈالا ناگہاں اوس میں ایک خط
جو عثمان رض کی طرف سے عبداللہ بن ابی سرح کو لکھا گیا تھا برآمد ہوا پس محمد
محمد نے اپنے ساتھیوں مہاجرین وانصار کو جمع کر کے اونکے سامنے
اوس خط کو کھولا لکھا تھا کہ جب تیرے پاس محمد اور فلاں فلاں شخص
پہونچیں تو اونکے قتل میں حیلہ کیجیو اور اوس خط کو جو اون کے
ہمراہ ہے باطل کیجیو اور جبتک اور کوئی میری رائے تیرے پاس نہ پہونچے
اپنے عمل پر ٹھہرا رہیو اور جو لوگ تیری فریاد میرے پاس لاویں
اونہیں قید کر اسکے عقب میں انشاء اللہ تعالی میرا اور خط
تیرے پاس پہونچیگا۔ پس جب محمد نے خط پڑھا تو سبکے سب
گھبرا گئے اور رعب میں آکر مدینہ واپس آئے محمد نے اوس خط پر
اون لوگوں کی مہریں جو اونکے ہمراہ سفر میں تھے لگوائی تھیں اور
اونہیں میں سے ایک شخص کے وہ خط حوالہ کر دیا تھا اور مدینہ
میں آتے ہی طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور جتنے اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم تھے سبکو جمع کر کے اونکے سامنے خط کی مہریں توڑیں اور
غلام کے سارے قصہ اور اونکے خط پڑھنے کی خبر دی پس مدینہ
والوں میں سے کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا کہ عثمان پر غصہ ہوا اور جو لوگ
عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار بن یاسر کے سبب سے رنجیدہ
تھے اونکے واسطے یہ بات اور بھی غصہ کی زیادتی کا باعث ہوئی
اور وہ جیسے سب رسول خدا کے یار تھے اسکے بعد وہ اپنے اپنے
ٹھکانے پر چلے گئے اوس خط کے سننے اور پڑھنے سے ہر ایک
شخص مغموم تھا یہاں عثمان رض پر لوگوں نے کیہ اٹھا لا۔

علیهم محمد بن ابی بکر بنی تیم
وغیرهم فلما رای ذلک علی بعث
الی طلحة والزبیر وسعد وعمار ونفر
من الصحابة کلهم بدری ثم دخل
علی عثمان ومعه الکتاب والغلام والبعیر فقال له
علی هذا الغلام غلامک قال نعم قال والبعیر بعیرک
قال نعم قال فانت کتبت هذا الکتاب
قال لا وحلف بالله ما کتبت هذا الکتاب
ولا امرت به ولا علم لی به قال له
علی فالخاتم خاتمک قال نعم قال کیف
تخرج غلامک ببعیرک بکتاب علیه
خاتمک لا تعلم به فحلف بالله ما کتبت
هذا الکتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الی مصر قط واما الخط
فعرفوا انه خط مروان وشکوا فی
امر عثمان وسالوه ان یدفع الیهم
مروان فابی وکان مروان عنده
فی الدار فخرج اصحاب محمد من عنده
غضبانا وشکوا فی امره علموا ان
عثمان لا یحلف باطلا الا ان قوما قالوا
لن یبرا ان عثمان لا ینجو من قلوبنا
الا ان یدفع الینا مروان حتی نبحثه
ونعرف حال الکتاب وکیف یامر

اور محمد بن ابی بکر بنی تیم وغیرہ کو عثمان رض پر چڑھا لائے پس جب علی
کو یہ بات معلوم ہوئی تو اونہوں نے طلحہ اور زبیر اور سعد اور عمار
اور ایک صحابہ کی جماعت کی طرف جو سب کے سب بدری تہے کسیکو
بہیجا پہر اوس خط اور غلام اور اونٹ کو اپنے ساتہ لیکر عثمان
کے پاس آئے اور حضرت علی نے عثمان رض سے کہا یہ غلام تمہارا
غلام ہے جواب فرمایا ہاں علی رض نے فرمایا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے
جواب دیا ہاں فرمایا کیا تمہیں نے یہ خط لکہا ہے عثمان رض نے فرمایا نہیں
اور قسم کہا کر فرمایا نہ میں نے یہ خط لکہا نہ میں نے اسکا کسیکو حکم
کیا نہ مجہے اسکا کچہ علم ہے حضرت علی نے فرمایا یہ مہر تو آپ ہی کی
ہے فرمایا ہاں مہر تو میری ہی ہے علی رض نے فرمایا اچہا تمہارا غلام
اونٹ کو لیکر کیونکر نکلا اور یہ خط جسپر تمہاری مہر ہے اور جسکا
تمہیں علم نہیں کہاں سے آیا عثمان نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ نہ میں نے
یہ خط لکہا اور نہ اسکے لکہنے کا حکم کیا اور نہ ہرگز اس غلام
کو مصر کی طرف میں نے بہیجا۔ لیکن جب لوگوں نے خط
پہچانا تو مروان کا خط معلوم ہوا لوگوں کو امر عثمان میں
شک سا پڑ گیا اور اون سے سوال کیا کہ مروان کو ہمیں
دیدیا جاوے مگر عثمان رض نے انکار کیا اور اوسوقت
مروان عثمان رض کے پاس گہر میں موجود تہا سو اصحاب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم غصہ میں بہرے ہوئے وہاں سے نکلے
اور عثمان رض کے کام میں شک کرنے لگے گو عموماً لوگوں نے جان لیا
کہ عثمان رض جہوٹی قسم کبہی نہ کہا ئینگے مگر ایک قوم نے کہا کہ جب تک
عثمان رض مروان کو ہمیں نہ سونپ دینگے ہمارے دلوں سے کبہی بری نہ ہونگے
ہم مروان سے اسکا کہوج لگائیں تب خط کا حال معلوم کریں۔

بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق
فان يكن عثمان كتبه عزلناه وان يكن
مروان كتبه على لسان عثمان نظرنا
ما يكون منا في امر مروان ولزموا
بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم
مروان وخشى عليه القتل وحاصر الناس
عثمان ومنعوه الماء فاشرف على الناس
فقال افيكم علي فقالوا لا قال افيكم سعد
قالوا لا فسكت ثم قال الا احد يبلغ عليا
فيسقينا ماء فبلغ ذلك عليا فبعث اليه
بثلاث قرب مملوة فما كادت تصل
اليه وجرح في سببها عدة من بني هاشم
وبني امية حتى وصل الماء اليه فبلغ عليا
ان عثمان يراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا وقال
للحسن والحسين اذهبا بسيفكما حتى
تقوما على باب عثمان فلا تدعا احدا
يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث
طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب
محمد ابناءهم يمنعون الناس ان يدخلوا
على عثمان ويسالونه اخراج مروان
فلما راى ذلك محمد بن ابى بكر عجل ورمى
الناس عثمان بالسهام حتى خضب

وہ محمد صلعم کے یاروں میں سے ایک مرد کو کیوں قتل کریگا اگر عثمان
نے یہ خط لکھا ہے تو ہم اونہیں خلافت سے علیحدہ کر دینگے اور اگر مروان
نے عثمانؓ کی معرفت لکھا ہے تو ہم اوس میں نظر کرینگے پھر چند لوگ
نے اونکے گھر کا پیچھا نہ چھوڑا اگر عثمانؓ نے مروان کو نکالنے سے انکار
کیا اور اوسپر قتل کا خوف کرکے اونہیں سونپا پھر تو لوگوں نے سارے
گھر کا محاصرہ کر لیا اور پانی بالکل بند کر دیا سو عثمانؓ گھر کے
بالا خانے سے لوگوں پر جہانک کر کہنے لگے کیا تم میں علی ہیں کہا
نہیں فرمایا کیا سعد ہیں لوگوں نے کہا نہیں پھر آپ چپکے ہو گئے پھر
تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیا کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ خبر علی کو پہنچا
پھر وہ ہمیں پانی پلاویں سو جب علیؓ کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے
تین مشکیں پانی کی بھری ہوئیں اونکے پاس بھیجیں سو نہ نزدیک
تھا کہ پانی اون تک پہونچ سکے اور اس وجہ سے بنی ہاشم اور
بنی امیہ کے چند آدمی زخمی ہوئے حتے کہ اونکے پاس پانی پہونچا
جب علی رض کو معلوم ہوا کہ لوگ عثمان رض کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں تو
آپنے فرمایا ہم تو عثمان سے مروان کو چاہتے ہیں اور قتل عثمان
ہمیں منظور نہیں پھر حسن حسین سے آپنے فرمایا کہ تم دونوں اپنی
تلواریں لیکر جاؤ اور عثمانؓ کے دروازے پر کھڑے رہو اور کسیکو اون
تک پہنچنے نہ دو اور پھر زبیر نے اپنے بیٹے کو اور طلحہ نے اپنے بیٹے کو اور
بہت سے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے فرزندوں کو بھیجا کہ عثمانؓ
پر لوگوں کو داخل ہونے سے منع کریں اور مروان کا وہاں سے
نکالنے کا سوال کریں۔ پس جب محمد بن ابی بکر نے یہ واقعہ
دیکھا تو جلدی سے آئے اور لوگوں نے عثمان رض پر تیر برسانے
شروع کئے یہاں تک کہ حسن دروازے پر خون میں رنگین ہو گئے

الحسن بالدماء على بابه واصاب
مروان سهم وهو في الدار وخضب
محمد بن طلحة وشج قنبر مولى علي
فخشي محمد بن ابي بكر ان يغضب بنو
هاشم لحال الحسن ولشج قنبر وتهاج
فتنة فاخذ بيد الرجلين فقال لهما
ان جاءت بنو هاشم فرأوا الدماء
على وجه الحسن كشفوا الناس عن عثمان و
بطل ما نريد ولكن مروا بنا حتى نتسور
عليه الدار فنقتله من غير ان يعلم
به احد فتسور محمد وصاحباه من دار
رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان
ولا يعلم احد ممن كان معه لان
كل من كان معه كانوا فوق البيوت
ولم يكن معه الا امراته فقال لهما
محمد مكانكما فان معه امراته حتى
ابدأكما بالدخول فاذا انا ضبطته فادخلا
فتوجئاه حتى تقتلاه فدخل محمد
فاخذ بلحيته فقال له عثمان والله لو رآك
ابوك لساءه مكانك مني فتراخت
يده ودخل الرجلان عليه فتوجئاه
حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث
دخلوا وصرخت امراته فلم يسمع

اور مروان کو بھی ایک تیر لگا اوس حال میں کہ وہ گھر ہی میں
تھا اور محمد طلحہ کے بیٹے کی خون بہنے لگا قنبر علی رضؓ کے
غلام کا سر پھوٹ گیا محمد بن ابی بکر کو خوف ہوا کہ مبادا حسنؓ
حسینؓ کی وجہ سے بنو ہاشم غصہ میں آئیں اور ایک نیا
فتنہ پیدا ہو سو اونہوں نے دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر کہا
اگر بنو ہاشم آکر حسنؓ کے مونھ پر خون بہتا دیکھیں گے تو عثمان سے
لوگوں کو بالکل علیحدہ کر دینگے اوسوقت ہمارا مقصود بالکل باطل
ہو جاوے گا ہاں تم میرے ساتھ چلو کہ ہم دیوار پر چڑھ کر اونکے گھر میں کود پڑیں
اور بدون کسیکے جاننے کہ ہم اونہیں قتل کر ڈالیں سو محمد اور اونکے
دونوں ہمراہی ایک انصاری مرد کے گھر میں سے کود پڑے اور
عثمانؓ کے پاس آئے یہاں عثمانؓ کے ساتھیوں کو اونکے آنے کا
بالکل علم نہ ہوا کیونکہ وہ گھر کی چھت پر موجود تھے اور صرف اونکی بیوی
اونکے ساتھ تہیں محمد نے اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرے
رہو جبتک کہ میں اندر آنے کی تمہیں اجازت دوں کیونکہ
اونکی بیوی اونکے پاس موجود ہے جب میں اونہیں پکڑ لوں تم چلے
آنا اور اونپر پلجانا یہانتک کہ قتل کر ڈالنا یہ کہکر محمد آئے اور
عثمان رضؓ کی ڈاڑہی مضبوط پکڑ لی حضرت عثمان نے محمد سے
فرمایا کہ خدا کی قسم اگر تیرے باپ (ابو بکرؓ) یہ حال دیکھتے
تو یہ تیری گستاخی اونہیں بہت بری لگتی یہ سنتے ہی محمد کا
ہاتھ ڈھیلا پڑ گیا اور ڈاڑہی چھوڑ دی اتنے میں وہ دونوں
لپٹ آکر عثمانؓ پر پل پڑے یہانتک کہ اونہیں قتل کر ڈالا
اور جس راہ سے آئے تھے اوسی راہ سے بھاگ کر نکل گئے ہر چند
اونکی بی بی چلائیں روئیں مگر اونکا چلانا کسی نے نہیں سنا

صراخها لما كان في الدار من الجلبة
وصعدت امرأته الى الناس فقالت
ان امير المؤمنين قد قتل فدخل الناس
فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا
وطلحة والزبير وسعدا ومن كان
بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم
للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا على عثمان
فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال
على لابنيه كيف قتل امير المؤمنين
وانتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن
وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن
طلحة وعبد الله بن الزبير وخرج وهو
غضبان حتى اتى منزله وجاء الناس
يهرعون اليه فقالوا نبايعك فمد يدك
من امير فقال على ليس ذلك اليكم انما ذلك
لاهل بدر فمن رضي به اهل بدر فهو
خليفة فلم يبق احد من اهل بدر حتى
اتى عليا فقالوا ما نرى احدا احق بها
منك مد يدك نبايعك فبايعوه وهرب
مروان وولده وجاء على الى امرأة
عثمان فقال لها من قتل عثمان قالت
لا ادري دخل عليه رجلان لا اعرفهما
ومعهما محمد بن ابي بكر واخبرت عليا

وجہ یہ کہ گھر میں ایک عجیب تلاطم اور شور ہو رہا تھا انجام کار عثمانؓ
کی بی بی کوٹھے پر چڑھ کے کہنے لگیں کہ امیر المومنین قتل کئے گئے لوگوں
نے آکر انکو مذبوح پایا جب یہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعدؓ اور اہل
مدینہ کو پہونچی تو سب کے سب نکل کھڑے ہوئے اور اس قتل کی خبر نے
انکی عقلیں کھو دیں یہاں تک کہ جب عثمان کے پاس آئے تو انہیں مقتول
پایا پھر سب نے ملکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت علی نے اپنے دونوں
صاحبزادوں سے فرمایا امیر المومنین کیوں قتل کیے گئے تم دروازے پر
تھے اور اپنا ہاتھ اوٹھا کر حسن کے ایک گھونسا مارا اور حسین کی چھاتی
پر زور سے تھپڑ مارا اور محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن زبیر کو بہت برا
بھلا کہا اور وہاں سے نکلکر غصہ میں بھرے ہوئے اپنے مکان پر آئے
پھر لوگ دوڑے ہوئے حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگے ہم آپ سے بیعت
کرتے ہیں کیونکہ کوئی امیر ضرور ہونا چاہیے سو اپنا ہاتھ دراز کیجئے حضرت
علی نے فرمایا یہ (خلافت کسکو سونپنا) تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ
تمہارے کہنے سے میں بیعت کر سکتا ہوں یہ تو بدری لوگوں کے اختیار میں ہے
اہل بدر جس سے راضی ہونگے وہی خلیفہ ہوگا سو اہل بدر میں سے
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا کہ وہ علیؓ کے پاس نہ آیا ہو پھر سب نے ملکر
اونسے کہا اے علی ہم کسی اور کو اس خلافت کا تم سے زیادہ مستحق نہیں
جانتے اپنا ہاتھ کھولیے کہ ہم بیعت کریں پس سب نے اونسے بیعت کر لی۔
مروان اور اوسکا بیٹا وہاں سے بھاگ کر کسی طرف چلے گئے اور حضرت علی
عثمانؓ کی بی بی پاس آکر کہنے لگے تمہیں معلوم ہے عثمان کو کسنے قتل کیا
وہ بولیں مجھے معلوم نہیں اتنا جانتی ہوں کہ دو ایسے آدمی جنسے میں
واقف نہیں عثمانؓ کے پاس آئے اور انکے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے جو کچھ ہوا
نے اور لوگوں نے انکو دیکھا تھا اور انکی بی بی نے سب کی علی کو اطلاع دی تھی

والناس ماصنع محمد فدعا علی محمدا
فسأله عما ذكرت امرأة عثمان فقال
محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه
وانا اريد قتله فذكر لي ابي فقمت
عنه وانا تائب الى الله والله ما قتلته
ولا امسكته فقالت امرأته صدق
ولكنه ادخلهما عن كنانة مولى صفية
وغيره قتل عثمان رجل من اهل
مصر يقال له حمار ازرق اشقر
رواه ابن عساكر عن المغيرة
بن شعبة انه دخل على عثمان وهو
محصور فقال انك امام العامة وقد
نزل بك ما ترى واني اعرض عليك
خصالا ثلاثا اختر احدهن اما ان تخرج
فتقاتلهم فان معك عددا وقوة
وانت على الحق وهم على الباطل واما
ان تخرق لك بابا سوى الباب الذي هم
عليه فتقعد على رواحلك فتلحق
بمكة فانهم لن يستحلوك وانت بها
واما ان تلحق بالشام فانهم اهل الشام
وفيهم معاوية فقال عثمان اما ان
اخرج واقاتل فلن اكون اول من خلف
رسول الله ص في امته بسفك الدماء

سو حضرت علی نے محمد کو بلاکر جو ماجرا عثمان کی بیوی نے ذکر کیا تھا او
پوچھا محمد نے کہا وہ جھوٹ نہیں بولیں بیشک میں عثمان کے پاس گیا اور
اونہیں قتل کرنا چاہتا تھا سو اونہوں نے میرے باپ کو مجھے یاد دلایا میں اوسوقت
اونکے پاس سے کھڑا ہوگیا اور اللہ سے توبہ کی خدا کی قسم نہ میں نے
اونہیں قتل کیا اور نہ پکڑا عثمان رض کی بیوی نے کہا محمد سچ کہتا ہے
وہ ان دونوں شخصوں کے ہمراہ ضرور آیا تھا۔ ابن عساکر کنانہ
صفیہ کے غلام وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رض کو مصریوں میں سے
ایک نیلی آنکھ سرخ رنگ والے شخص نے جسے حمار کہا جاتا تھا شہید کیا
احمد مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عثمان رض کے پاس اوسوقت
گئے جب لوگوں نے اونکا محاصرہ کرلیا تھا گئے اور کہا آپ سب لوگوں کے
امام ہیں اور جو مصیبتیں آپ پر اتری ہیں اونہیں ملاحظہ فرمارہے
ہیں میں تین باتیں آپ پر پیش کرتا ہوں اون میں سے ایک کو
اختیار کر لیجیے یا تو آپ یہاں سے نکلیے اور اون سے مقاتلہ
کیجیے کیونکہ آپکے ساتھ بہت سے آدمی اور لڑائی کے اسباب ہیں
اور آپ حق پر اور وہ باطل پر ہیں دوسرے یہ کہ ہم آپکے لیے اوس
دروازہ کے علاوہ جسپر وہ موجود ہیں ایک اور دروازہ کھولدیں سو
آپ اپنی اونٹنی پر بیٹھکر مکہ چلے جاویں کیونکہ جبتک آپ مکہ میں رہینگے
وہ ہرگز آپ کے خون کو مباح نہ جانینگے تیسرے یہ بات کہ
آپ اہل شام میں جاملیں کیونکہ وہ شامی ہیں اور اونمیں معاویہ
بھی ہیں عثمان رض نے فرمایا اگر میں یہاں سے نکلکر مقاتلہ کرتا
ہوں (تو مسلمانوں کے خون بکھریں گے) سو میں اون لوگوں
میں سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونکی
امت میں رہیں ہیں اول خونریزی کرنے والا ہرگز نہ بنوں گا

وان اخرج الى مكة فاني سمعت رسول
الله صلعم يلحد رجل بمكة من قريش
يكون عليه نصف عذاب العالم فلن
اكون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق
دار هجرتي ومجاورة رسول الله صلعم
رواه احمد عن ابي ثور الفهمي قال
دخلت على عثمان وهو محصور فقال لقد
اختبأت عند ربي عشرا اني لرابع
اربعة في الاسلام وانكحني رسول
الله صلعم ابنته ثم توفيت فانكحني
ابنته الاخرى وما تغنيت ولا تمنيت
ولا وضعت يميني على فرجي منذ بايعت
بها حبي صلى الله عليه وسلم ولا مرت
جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فيها
رقبة الا ان لا يكون عندي فاعتقها
بعد ذلك والعاشر ان عثمان عليه السلام
فلا اشترى من رسول الله عليه السلام
الجنة مرتين مرة على بئر رومة ومرة
على تجهيز جيش العسرة ولا زنيت في
جاهلية ولا اسلام ولا سرقت في
جاهلية ولا اسلام ولقد جمعت
القران على عهد رسول الله صلعم
وكان قتل عثمان في اوسط ايام التشريق

اور اگر یہاں سے نکلکر مکہ جاتا ہوں (تو بھی بن نہیں پڑتی) کیونکہ
میںنے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قریش میں سے ایک شخص مکہ
کے حرم میں ستم کریگا اوسپر تمام جہان کے آدمیوں کا نصف عذاب
ہوگا سو میں ایسا شخص ہرگز نہ ہونگا اور اگر شامیوں میں جاکر
ملتا ہوں (تو بھی اچھی بات نہیں) کیونکہ میں اپنے دار ہجرت
اور رسول خدا صلعم کے پڑوس سے کبھی جدا نہ ہونگا۔ ابن عساکر
ابی ثور فہمی سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے کہا میں عثمان
کے پاس اوسوقت گیا کہ وہ گھرے ہوئے تھے سو اونہوں نے فرمایا
میںنے اپنے پروردگار کے پاس دس خصلتیں پوشیدہ رکھی ہیں
(۱) یہ کہ میں اسلام میں چار میں کا چوتھا ہوں (۲) رسول اللہ
صلعم نے اپنی بیٹی کا مجھسے نکاح کیا اور جب وہ فوت ہوگئیں تو دوسری
بیٹی مجھے بیاہ دی (۳) میں نے کبھی راگ کی خواہش نہ کی
(۴) کبھی برائی کی آرزو نکی (۵) جب سے اپنے محبوب رسول خدا سے
میںنے بیعت کی تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی شرمگاہ پر کبھی نہ رکھا (۶)
اسلام لانیکے زمانہ سے اسوقت تک کوئی ایسا جمعہ نگذرا کہ میںنے
اوسمیں ایک بردہ آزاد نہ کیا ہو ہاں جب میرے پاس نہ ہوا تو
اوسکے بعد اوسکی عوض آزاد کیا (۷) میںنے اسلام میں
اور نہ جاہلیت میں کبھی زنا نہ کیا (۸) کسیکی کبھی چوری نکی
نہ اسلام اور نہ جاہلیت میں (۹) میںنے رسول اللہ صلعم کے زمانہ
میں قرآن جمع کیا اور دسویں خصلت حضرت عثمان کی یہ ہے کہ اونہوں
نے رسول خدا سے دو مرتبہ جنت خریدی ایک مرتبہ بیر رومہ پر اور دوسری
مرتبہ لشکر تبوک کے سامان تیار کرنے پر حضرت عثمان کا قتل
سنہ ۳۵ - ایام تشریق کے اوسط میں ہوا۔

من سنة خمس وثلاثين وقيل قتل
يوم الجمعة لثمان عشرة خلت من ذي
الحجة ودفن ليلة السبت بين المغرب و
العشاء في حش كوكب بالبقيع وهو
اول من دفن به قيل كان قتله يوم
الاربعاء وقيل يوم الاثنين وقيل
قتل يوم الجمعة وله يوم قتل
اثنان وثمانون سنة وقيل احدى
وثمانون سنة وقيل اربع وثمانون
وقيل ست اوتسع وثمانون وقيل
تسعون قال قتادة صلى عليه الزبير
ودفنه وكان اوصى اليه عن يزيد
بن ابي حبيب قال بلغني ان عامة الركب
الذين ساروا الى عثمان عامتهم جنوا
رواه ابن عساكر عن حذيفة قال
اول الفتن قتل عثمان واخر الفتن خروج
الدجال والذي نفسي بيده لا يموت
رجل وفي قلبه مثقال حبة من
حب قتل عثمان الا تبع الدجال ان
ادركه وان لم يدركه امن به في قبره
عن ابن عباس قال لو لم يطلب الناس
بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء
عن الحسن قال قتل عثمان وعلي

اور بعض کہتے ہیں کہ اٹھارہویں ذی الحجہ جمعہ کے دن
آپ شہید ہوئے اور ہفتہ کی رات مغرب و عشا کے درمیان
حش کوکب (مدینہ میں ایک موضع ہے) بقیع میں مدفون
ہوئے اور سب سے پہلے بقیع میں آپ ہی دفن کیے گئے
بعضے کہتے ہیں بدھ کے دن اور بعض پیر کے دن اور
بعض جمعہ کے دن عثمان رض شہید ہوئے آپکا سن شریف
شہادت کے دن پورا بیاسی سال کا تھا اور بعض کے
نزدیک اکیاسی اور بعض کے نزدیک چوراسی اور کسی کے
نزدیک چھیاسی اور نواسی اور نوے بھی ہیں قتادہ فرماتے
ہیں کہ عثمان رض پر حضرت زبیر نے نماز پڑھی اور قبر میں اتارا
کیونکہ انہوں نے نماز اور دفن کی وصیت زبیر کو کی
تھی ابن عساکر یزید بن حبیب سے روایت کرتے ہیں
کہ مجھے اطلاع ہوئی ہے کہ جو سوار عثمان رض کے
قتل کے لیے گئے تھے ان میں سے اکثر دیوانے اور
باؤلے ہوگئے حذیفہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلا فتنہ عثمان
شہید ہونا تھا اور سب سے پچھلا فتنہ دجال کا نکلنا ہوگا۔
مجھے اوس ذات کی قسم جسکی دست قدرت میں میری جان
ہے جس شخص کے دل میں عثمان رض کے قتل کی محبت رائی کے
دانے کی برابر بھی ہوگی وہ دجال کا تابع ہوکر رہیگا اگر اپنی زندگی
میں اوسے پائیگا ورنہ قبر میں دجال پر ایمان لائیگا۔
ابن عباس فرماتے ہیں کہ اگر لوگ عثمان کے خون کا مطالبہ
نہ کرتے تو اونپر آسمان سے پتھر برستے حسن کہتے ہیں کہ
جب حضرت عثمان رض شہید ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ

غائب فی ارض له فلما بلغه قال اللهم
انی لم ارض ولم امالئ رواهما ابن
عساکر عن ابی خلدة الحنفی قال
سمعت علیا یقول ان بنی امیة یزعمون
انی قتلت عثمان لا والله الذی لا اله
الا هو ما قتلت ولم مالئت ولقد نهیت
فعصونی عن سمرة قال ان الاسلام
کان فی حصن حصین وانهم ثلموا فی
الاسلام بقتلهم عثمان ثلمة لا تسد
الی یوم القیٰمة وان اهل المدینة کانت
فیهم الخلافة فاخرجوها ولم تعد فیهم
عن محمد بن سیرین قال لم تفقد
الخیل البلق فی المغازی والجیوش
حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاهلة
حتی قتل عثمان ولم ترهذه الحمرة
التی فی افاق السماء حتی قتل الحسین
روی هذه الاحادیث ابن عساکر
عن محمد بن هلال قال
کان عبد الله بن سلام رض یدخل
علی محمد ومحاصری عثمان فیقول
لا تقتلوه فوالله لا یقتله رجل
منکم الا لقی الله اجزم لا ید له وان
سیف الله لم یزل مغمودا وانکم

اپنی زمین پر گئے ہوئے تھے سو جب اونہیں یہ خبر پہونچی تو
فرمایا بار خدایا میں نہ اونکے قتل سے راضی تھا اور نہ
اونکے موافق ہوا۔ ابن عساکر ابو خلدہ حنفی سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے علی رض کو فرماتے سنا کہ بنی امیہ گمان
کرتے ہیں کہ میں عثمان رض کے قتل کا باعث ہوا اوس
خدا کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے نہ تو میں نے
عثمان کو قتل کیا اور نہ قتل کے موافق ہوا میں نے تو لوگوں کو
منع کیا مگر اونھوں نے میرا کہنا نہ مانا سمرہ کہتے ہیں کہ
اسلام ایک مضبوط قلعہ میں تھا اور لوگوں نے عثمان کو قتل
کرکے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پیدا کر دیا جو قیامت تک کبھی بند
نہ ہوگا اور مدینہ والوں میں خلافت تھی سو اونہوں نے اوسے
خود نکالدیا اور اب وہ اون میں کبھی دوبارہ نہ آئے گی
محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عثمان رض کے قتل ہونے کے بعد
ابلق گھوڑے جہادوں میں اور لشکر گم ہو گئے اور اسیطرح
اونکے قتل کے بعد چاندوں میں اختلاف واقع ہوا اس سے
پہلے کبھی اختلاف نہوا تھا اور یہ سرخی (شفق) جو آسمان کے
کنارہ میں دیکھی جاتی ہے حسین کے قتل کے پہلے نہ تھی اونکے
قتل کے لیے دیکھی گئی ان تینوں اثروں کو ابن عساکر نے نقل کیا
ہے عبد الرزاق اپنی مصنف میں محمد بن ہلال سے روایت کرتے ہیں
کہ عبد اللہ بن سلام محمد بن ابو بکر اور عثمان کو گھیر لینے والوں کے
پاس آکر فرماتے کہ اے لوگو تم عثمان کو قتل نکرنا خدا کی قسم جو شخص تم
میں سے اونکو قتل کریگا وہ اللہ کے پاس مجذوم ہو کر جائیگا یعنی وہ
نہ کرسکیگا بلا شبہ اللہ کی تلوار ہمیشہ میان میں رہی اور خدا کی

البشر بحبسان ذات الوان - دوسرے کونے سے یہ آواز آئی یا عثمان ابشر بنعیم عرفان تیسرے کونے سے یہ آواز آئی

والله لئن قتلتموه ليسلبنه الله ثم لا يعيده عنكم ابدا وما قتل نبي قط الا قتل به سبعون الفا ولا خليفة الا قتل به خمسة وثلثون الفا قبل ان يجتمعوا رواه عبد الرزاق في مصنفه عن عبد الرحمن بن مهدي قال خصلتان لعثمان ليستا لابي بكر ولا لعمر صبره على نفسه حتى قتل وجمعه الناس على المصحف رواه ابن عساكر عن الشعبي قال ما سمعت مراثي عثمان احسن من قول كعب بن مالك حيث قال

فكف يديه ثم اغلق بابه
وايقن ان الله ليس بغافل
وقال لاهل الدار لا تقتلوهم
عفا الله عن كل امرء لم يقاتل
فكيف رايت الله صب عليهم
العداوة والبغضاء بعد التواصل
وكيف رايت الخير ادبر بعده
عن الناس ادبار الرياح الجوافل

رواه الحاكم

فصل اخرج ابن سعد عن موسى بن طلحة قال رايت عثمان يخرج يوم الجمعة عليه ثوبان اصفران فيجلس على المنبر فيؤذن المؤذن وهو يتحدث يسأل الناس عن اسعارهم وعن

اگر تم لوگ اوسے قتل کروگے تو اللہ تعالی اپنی تلوار کو ایسا میان سے کھینچیگا کہ پھر اوسے غلاف میں جانا نصیب نہ ہوگا اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ پہلے زمانہ میں جو نبی قتل کیا گیا اوسکے فدیہ میں ستر ہزار آدمی قتل کیئے گئے اور جب کسی خلیفہ کو لوگوں نے قتل کیا تو اوسکی عوض پینتیس ہزار آدمی قتل کیئے گئے اس سے پہلے کہ آپس میں جمع ہو جاویں ابن عساکر عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رض میں دو ایسی خصلتیں تھیں جو حضرت ابوبکر رض و عمر رض میں نہ تھیں ایک تو اون کا اپنے نفس پر صبر کرنا یہانتک کہ شہید ہوگئے دوسرے سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کرنا حاکم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان رض کے مرثیوں میں سے کعب بن مالک کے مرثیہ سے اچھا زیادہ کوئی مرثیہ نہیں سنا چنانچہ وہ کہتا ہے سو اوسنے (عثمان نے) اپنے دونوں ہاتھ بند کرلئے اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا اور اس بات کا یقین کرلیا کہ اللہ خبردار ہے اور اوسنے گھر والوں (اپنے مددگاروں) سے کہا کہ اے لوگو نہ لڑو جو شخص مقابلہ نکرے خدا تعالے اوسے معاف کرے سوائے دیکھنے والے تونے دیکھا کہ اللہ نے ملنے اور آپسمیں محبت کے بعد اونمیں کیونکر عداوت اور دشمنی ڈالدی اور تونے دیکھا کہ اوسکے (عثمان) بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر منہ پھیر گئی اونسے ایسی جاتی رہی جیسے تیز چلنے والی ہوا

فصل ابن سعد موسی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان کو دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن دو زرد کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ گئے مؤذن تو اذان دیتا تھا اور آپ باتیں کر رہے تھے لوگوں سے اونکے نرخ کے بابمیں اور اونکی خبروں

اخبارهم وعن مرضاهم واخرج
عبد الله عن ابی اروی قال کان
عثمان یلی وضوء اللیل بنفسه فقیل
له لو امرت بعض الخدم فکفوك فقال لا اللیل
لهم یستریحون عن عمرو بن عثمان قال
کان نقش خاتم عثمان امنت بالذی
خلق فسوی رواه ابن عساکر عن عائشة
ان رسول الله صلعم قال ان عثمان رجل
حیی وانا خشیت ان اذنت له وانا علی
تلك الحالة ان لا یبلغ الی فی حاجته
عنها ان رسول الله صلعم قال الا استحیی
من رجل تستحیی منه الملائکة رواهما
احمد ومسلم عن ابن عمر ان رسول
الله صلعم قال عثمان احیی امتی واکرمها
رواه ابو نعیم عن ابی امامة ان
رسول الله صلعم قال ان اشد هذه
الامة بعد الانبیاء حیاء عثمان بن عفان
رواه ابو نعیم عن ام عیاش ان رسول
الله صلعم قال ما زوجت عثمان ام کلثوم
الا بوحی من الله رواه الطبرانی عن
ابی هریرة ان رسول الله صلعم قال یا عثمان
یا عثمان هذا جبرئیل یخبرنی ان الله
قد زوجك ام کلثوم بمثل صداق رقیة

اور اونکے مریضوں کے احوال سے سوال کرتے عبد اللہ
بن اروی کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ رات کو اپنی
خود اوٹھکر پانی لاتے اور وضو کرتے لوگوں نے کہا
اگر آپ اپنے خادموں کو حکم کریں تو وہ اس محنت کیلیے
کفایت کریں فرمایا نہیں رات اونکے لئے اسواسطے ہے کہ
اوسمیں آرام لیں عمرو بن عثمان بن عفان کہتے ہیں کہ
حضرت عثمان کی انگوٹھی کا نقش آمنت بالذی
خلق فسوی تھا یعنی ایمان لایا اوس پر جسنے پیدا کیا پھر ٹھیک کیا
تھا حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ بیشک عثمان ایک شرم والا آدمی ہے میں نے خوف کیا
کہ اگر میں انہیں اپنی اس حالت میں آنیکی اجازت دیتا
تو مجھ تک اپنی حاجت کو نہ پہونچ سکتے حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں اوس شخص سے
حیا نکروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ان دونوں روایتوں کو
احمد اور مسلم نے نقل کیا ہے ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ عثمان میری امت میں سب سے شرم والا اور بزرگ زیادہ ہے
ابو نعیم حضرت ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا بیشک
کہ انبیاء کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ حیا عثمان بن عفان میں ہے
طبرانی ام عیاش سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے
ام کلثوم کا عثمان سے نکاح نہیں کیا مگر اللہ تعالی کی وحی سے
ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے
عثمان کو فرمایا اے عثمان یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں
کہ میں تم سے ام کلثوم کا نکاح بعوض رقیہ کے مہر کے

وعلی مثل صحبتہما رواہ ابن ماجۃ عن جابر ان النبی صلعم قال عثمان بن عفان ولی فی الدنیا و ولی فی الآخرۃ رواہ ابو یعلی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان رواہ ابن عساکر عن طلحۃ ان النبی صلعم قال لکل نبی رفیق ورفیقی فیہا عثمان رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ عن ابن عباس قال رسول اللہ صلعم لتدخلن بشفاعۃ عثمان سبعون الفا کلہم قد استوجبوا النار الجنۃ بغیر حساب رواہ ابن عساکر عن ام المومنین عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم ادعوا لی بعض اصحابی فقلت ابا بکر قال لا قلت عمر قال لا قلت ابن عمک قال لا قلت عثمان قال نعم فلما جاء قال تنحی فجعل یسارہ ولون عثمان یتغیر فلما کان یوم الدار وحصر فیہا قال یا امیر المومنین الا تقاتل قال لا ان رسول اللہ صلعم عہد الی عہدا وانی صابر نفسی علیہ رواہ احمد

اور اونکی صحبت و ملاپ سے تم سے کروں ابو یعلے جابر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا عثمان بن عفان دین و دنیا میں میرے دوست اور ولی ہیں ابن عساکر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہر نبی کے لئے اوسکی امت میں ایک خاص دوست ہوتا ہے اور میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔ ترمذی میں طلحہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا عثمان کی شفاعت کی وجہ سے ایسے ستر ہزار آدمی جنپر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی جنت میں بلا حساب داخل ہونگے امام احمد ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھسے رسول خدا نے فرمایا میرے واسطے کسی میرے یار کو بلالو میںنے عرض کیا ابو بکر رض کو فرمایا نہیں پھر میںنے کہا عمر رض کو فرمایا نہیں پھر میںنے کہا حضرت علی کو فرمایا نہیں میںنے عرض کیا عثمان رض کو بلاؤں فرمایا ہاں پھر جب عثمان آئے تو آپ اون سے ایک کونے میں ہوکر سرگوشی کرنے لگے اور عثمان رض کا رنگ دگرگوں ہو رہا تہا سو جب دار کا دن ہوا اور عثمان محصور ہوگئے تو لوگوں نے عرض کیا کیا ہم آپکی طرف سے نہ لڑیں فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ رسول خدا نے مجھسے ایک عہد لیا ہے اور میں اپنے نفس کو اوسپر روکے ہوئے ہوں

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمن بن عفان وافرضھم زید بن ثابت واعلمھم بالحلال والحرام معاذ بن جبل واقرأھم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادۃ مرسلا وفیہ واقضاھم علی رضی اللہ عنہ

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالی ابوبکر ہیں یعنے نرم دل اور اللہ کے کام بجا لانے میں سب سے سخت زیادہ عمر ہیں اور سب سے بیحد زائد عثمان بن عفان ہیں اور حلال و حرام میں سب سے زائد واقف معاذ بن جبل ہیں اور فرائض کے علم میں سب سے زائد زید بن ثابت اور قرارت میں سب سے زائد عالم ابی بن کعب ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک روایت میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ لفظ ہیں کہ سب سے زائد قضا میں علی ہیں۔

فصل فی مناقب

فصل ان تینوں حضرات کی فضائل میں

ھؤلاء الثلاثۃ رضی اللہ عنھم عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا وابوبکر وعمر وعثمان فرجف بھم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان رواہ البخاری وابوداود ونحوہ عن عبد اللہ بن قیس ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ انہ توضأ فی بیتہ ثم خرج فقلت لالزمن رسول اللہ صلی اللہ

بخاری اور ابوداود میں حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کوہ اُحد (مکہ کا مشہور پہاڑ ہے) پر چڑھے پس پہاڑ ہلا (آنحضرت کی تشریف آوری کی خوشی کی وجہ سے) حضرت نے پاؤں سے ٹھکرا کر فرمایا کہ اے احد ٹھہر اسلئے تجھپر نبی اور صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں بخاری اور مسلم میں حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ وہ وضو کر کے اپنے گھر سے نکلے (پھر ابوموسے کہتے ہیں) میں نے اپنے دلمیں کہا کہ میں رسول خدا صلعم کو ہمشیار ہونگا

علیہ وسلم ولاکونن معہ یومی هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا خرج ووجہہ ههنا فخرجت علی اثرہ اسأل عنہ حتی دخل بیر اریس فجلست عند الباب وبابها من جرید حتی قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ حاجتہ فتوضأ فقمت الیہ فاذا هو جالس علی بیر اریس و توسط قفها وکشف عن ساقیہ ودلّاهما فی البیر فسلمت علیہ ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بوّاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیوم فجاء ابو بکر فدفع الباب فقلت من هذا قال ابو بکر فقلت علی رسلک ثم ذهبت فقلت یا رسول اللہ هذا ابو بکر یستاذن فقال ائذن لہ وبشّرہ بالجنة فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبشّرک بالجنة فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ فی القف ودلّی رجلیہ فی البیر کما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکشف

اور آج ساری دن انکی ساتھ ہی ساتھ رہونگا۔ سو ابو موسی مسجد میں آکر رسول خدا صلعم کو پوچھنے لگے لوگوں نے کہا کہ وہ ابھی مسجد سے نکلکر ادھر تشریف لیگئے ہیں (ابو موسی کہتے ہیں) میں آپکو پوچھتا ہوا آپکے پیچھے اور قدم بقدم چلا یہانتک کہ آپ بیر اریس (مدینہ کا مشہور کنواں) میں تشریف لائے اور میں باغکے دروازہ پر جو کھجور کی ٹہنیوں وغیرہ سے بنا ہوا تہا بیٹھ گیا جب رسول خدا صلعم قضاء حاجت کرکے وضو کر چکے تو میں آپکے پاس گیا سو آپ کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تہے اور اوسکی ہینڈ کو بیچ میں لیکر دونوں پنڈلیاں کہول کر دونوں پیر کنوئیں میں لٹکائے بیٹھے رہے میں آپکو سلام کرکے چلا آیا اور وہیں باغکے دروازہ پر آبیٹھا اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ آج رسول خدا صلعم کی دربانی کرونگا اتنے میں ایک شخص آیا (جسے میں نجانتا تہا) اور دروازہ کو کہٹ کہٹایا میں نے کہا کون ہی کہا ابو بکر میں نے کہا ذرا یہیں ٹہرے رہو پہر میں رسول اللہ کے پاس آکر عرض کرنے لگا کہ ای رسول خدا ابو بکر اندر آنیکی اجازت چاہتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور جنت عالیہ کی خوشخبری دیدو میں آیا اور ابو بکر رضی سے کہا آیئے رسول خدا صلعم آپکو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں پس ابو بکر آئے اور رسول خدا صلعم کی داہنی طرف کنوئیں کی ہینڈ پر بیٹھ گئے اور جسطرح رسول خدا صلعم نے کیا تہا اونہوں نے بہی کنوئیں میں پیر لٹکائے اور پنڈلیوں کو کھول دیا

عن ساقيه ثم رجعت وجلست
وقد تركت اخی يتوضأ ويلحقنی
فقلت إن يرد الله بفلان يريد
اخاه خيرًا يأت به فاذا انسانٌ
يحرك الباب فقلت من هذا قال
عمر بن الخطاب فقلت على رسلك
ثم جئت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلمت عليه فقلت
هذا عمر بن الخطاب يستاذن فقال
ائذن له وبشره بالجنة فجئت فقلت
ادخل وبشرك رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالجنة فدخل وجلس
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فی القف عن يساره ودلّى رجليه
فی البير ثم رجعت فجلست وقلت
إن يرد الله بفلانٍ خيرًا يأت به
فجاء انسانٌ يحرك الباب فقلت
من هذا قال عثمان بن عفان فقلت
على رسلك وجئت الى النبی صلى
الله عليه وسلم فاخبرته فقال
ائذن له وبشره بالجنة على بلوى
تصيبه فجئت فقلت ادخل وبشرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة

(ابوموسی کہتے ہیں) پہر میں واپس آکر وہیں اپنی جگہ بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا چہوڑ آیا تھا سو میں اپنے دلمیں کہتا تھا اگر اللہ فلانے کے ساتھ یعنے میرے بہائی کو بہلائی پہونچانا چاہیگا تو اوسے بہی یہاں لے آئیگا - اتنے میں ایک اور شخص نے دروازہ کی کنڈی ہلائی میںنے کہا کون کہا عمر بن الخطاب میںنے کہا ذرا یہیں ٹہرے رہیئے پہر میں نے رسول خدا صلعم کے پاس آکر سلام کیا اور کہا عمر بن الخطاب اندر آنیکی اجازت مانگتے ہیں فرمایا اونہیں آنے دو اور جنت کی بشارت دیدو سو میںنے آکر کہا آئیے - تشریف لائیے رسول خدا صلعم آپکو جنت کی بشارت دیتے ہیں سو عمر رض آئے اور رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے پیروں کو کنوئیں میں لٹکا دیا پہر میں وہاں سے آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے دلمیں کہنے لگا اگر اللہ فلاں شخص کے ساتھ بہلائی کرنا چاہیگا تو اوسے یہاں لے آئے گا اتنے میں ایک اور شخص نے آکر دروازہ ہلایا میںنے کہا کون کہا عثمان بن عفان میںنے کہا یہیں ٹہرے رہیئے اور میںنے رسول خدا صلعم کے پاس آکر عثمان رض کے آنیکی خبر دی فرمایا اونہیں آنے دے اور جنت کی خوشخبری اوس ایک بڑی مصیبت پر دے جو اونہیں پہنچیگی پہر میں آکر کہنے لگا کہ آئیے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت اوس بلائے عظیم پر جو آپ کو پہونچے گی دیتے ہیں -

على بلوى تصيبه فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاهه من الشق الآخر قال شريك قال سعيد المسيب فاولتها قبورهم وفي رواية فحمد الله ثم قال الله المستعان رواه البخاري ومسلم عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال ارسل الي ابو بكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن واني اخشى ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القرآن واني ارى ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدري لذلك ورايت في ذلك الذي راى عمر قال زيد قال ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلعم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال

پس عثمان رض آئے اور منڈ کو بھرا ہوا پایا سو آپ اوسکی مقابل میں دوسری طرف بیٹھ گئے شریک (اوپر کا راوی) کہتا ہے کہ سعید بن مسیب نے کہا میں اسکی تاویل اور تفسیر اونکی قبریں سمجھتا ہوں اور ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ عثمان رض نے رسول خدا کے اس فرمانے پر خدا کا شکر کیا اور فرمایا اللہ سے مدد طلب کیجاتی ہے کہ اس بلا کی تلخی اور مصیبتوں پر صبر عنایت فرماوے امام بخاری زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رض نے کسی شخص کو اہل یمامہ (معروف و شہر ہے) کے ایام قتل میں میرے پاس بھیجا جب میں گیا تو اونکے پاس عمر بن الخطاب بیٹھے تھے ابو بکر رض نے مجھسے فرمایا کہ عمر رض میرے پاس آکر کہنے لگے کہ یمامہ کی دن قاریان قرآن کے قتل کا بازار بہت گرم ہوا یعنے اوس لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہوگئے اور مجھے خوف ہے کہ اگر اور مواضع میں قاری لوگ بکثرت قتل ہونگے تو قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ جاتا رہے گا میں اس میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ قرآن کی جمع کرنیکا حکم فرماویں اور میں نے عمر سے کہا تم وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول خدا نے نہیں کی عمر رض نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے سو ہمیشہ عمر اس باب میں مجھسے کلام کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے قرآن کے جمع پر میرا سینہ کھولدیا اور مجھکو بھی اسمیں وہی مصلحت معلوم ہوتی ہے جو حضرت عمر کو ہوئی تھی زید بن ثابت کہتے ہیں کہ (اس تقریر کے بعد) ابو بکر رض نے فرمایا کہ تو جوان اور سمجھدار آدمی ہے ہم تجھے اسمیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتے اور رسول خدا کا کاتب وحی تھا سو تو قرآن کو تلاش کر اور اکٹھا کر (زید کہتے ہیں) خدا کی قسم اگر وہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی بڑے پہاڑ کی

ما كان اثقل عليّ مما امرني من جمع
القرآن قال قلت كيف تفعلون شيئا
لم يفعله رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال هو والله خير فلم يزل
ابو بكر يراجعني حتى شرح الله صدري
للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر
فتتبعت القرآن اجمعه من العسب
واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت
آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة
الانصاري لم اجدها مع احد
غيره لقد جاءكم رسول من انفسكم
حتى خاتمة براءة فكانت الصحف
عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند
عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر
رواه البخاري عن عبد الله بن
عمر رضي الله عنهما قال اتخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم خاتما من
ورق فكان في يده ثم كان في يد
ابي بكر وعمر رض ثم كان في يد
عثمان حتى وقع في بئر اريس نقشه
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

فضيلة ابي بكر الصديق بعد
النبي صلى الله عليه وسلم ثم عمر

ثقل کی تکلیف دیتے تو اوس چیز سے جو مجھے اونہوں نے
حکم کیا یعنے قرآن کے جمع کرنیکا مجھپر بہاری نہ ہوتا (زید
کہتے ہیں) میں نے کہا تم لوگ وہ چیز کیوں کرتے ہو جو رسول
خدا نے نہیں کی حضرت صدیق نے فرمایا خدا کی قسم
یہ بہتر ہے پس ابو بکر رض ہمیشہ مجھسے گفتگو کرتے
یہاں تک کہ جس چیز کی طرف ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما
کا سینہ اللہ نے کہولا تہا اوسی چیز کی طرف اللہ نے میرا
سینہ کہولا پس میں نے قرآن کو ڈہونڈہا حال یہ کہ میں
اوسے جمع کرتا تہا کہجور کی شاخوں اور پتہروں اور
حافظوں کے سینہ سے حتےکہ سورہ توبہ کی آخر آیت
میں نے خزیمہ انصاری کے پاس پائی جو اونکے
سوا اور کسی کے پاس نہ پائی تہیں اور وہ لقد جاءکم
رسول من انفسکم سے آخر سورۂ برات تک تہی سو وہ
لکہی ہوئی صحیفے حضرت ابو بکر کے پاس رہے یہانتک
کہ اللہ تعالی نے اونہیں وفات دی پہر حضرت عمر کے
پاس اونکی حیات تک رہے پہر حضرت حفصہ عمر رض کی صاحبزادی
کے پاس رہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹہی بنائی
تہی اور وہ آپکے ہاتہ میں رہتی تہی پہر ابو بکر و عمر رضی اللہ
عنہما کے ہاتہ میں رہی پہر حضرت عثمان کے ہاتہ آئی
یہانتک کہ اونکے ہاتہ سے بیر اریس میں گر پڑی اوسکا نقش محمد رسول
صلے اللہ علیہ وسلم تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے بعد بزرگی حضرت ابو بکر کو ثابت ہے پہر عمر

ثم عثمان ثم علی علیهم الصلوۃ والسلام عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمن ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینهم رواہ البخاری ومسلم وابوداود عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلعم حی افضل امۃ النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رواہ ابوداود عن عبد خیر عن علی قال الا اخبرکم بخیر هذہ الامۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ثم خیرها بعد ابی بکر عمر ثم یجعل اللہ الخیر حیث احب رواہ احمد عن محمد بن الحنفیۃ ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری ومثلہ ابوداود عن

پھر عثمان پھر علی علیہم الصلوۃ والسلام کو ثابت ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا کی زمانہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی برابر کسیکو نہ سمجھتے تھے پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسیکو نکرتے تھے پھر ہم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیتے اور اون میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دیتے تھے اسی بخاری اور مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے ابوداود میں سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور ہم کہا کرتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم امام احمد عبد خیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کیا میں تم کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین اس امت کے خبر نہ دوں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین اس امت کے عمر ہیں پھر رکھیگا اللہ بھلائی کو جہاں دوست رکھے بخاری اور ابوداود میں محمد بن الحنفیہ حضرت علی بن ابیطالب کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں کون شخص بہتر ہے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر اس کے بعد مجھے خوف ہوا کہ مبادا آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے دیں میں نے کہا عمر کے بعد پھر آپ ہیں فرمایا نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک مسلمان آدمی ہوں

٣٠٤

عبد الله بن عمر رض قال كنا نخير بين الناس في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم عمر ثم عثمان فيسمع النبي صلعم ذالك ولا ينكره رواه الطبراني أبي عبد الله عمرو بن العاص رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على اشر القوم يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه على حتى ظننت اني خير القوم فقلت يا رسول الله انا خير او ابو بكر قال ابو بكر فقلت انا يا رسول الله خير ام عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله انا خير ام عثمان فقال رسول الله عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت اني لم اكن سألته رواه الترمذي عن عبد الله بن عمر قال كنا نخير بين الناس في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فنخير ابا بكر ثم عمر ثم عثمان بن عفان رواه البخاري

طبرانی میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے زمانہ میں سب لوگوں میں سے ابوبکر رض کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان کو نبی صلعم اسے سنتے اور انکار نہ کرتے ترمذی میں ابو عبد اللہ عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم بدترین قوم پر اپنی بات کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے (یعنے اونکے ساتھ خوش کلامی سے پیش آتے تھے) تاکہ اس کلام کی وجہ سے اونسے الفت پکڑیں سو مجھ پر اکثر توجہ فرمایا کرتے تھے اس سے مینے گمان کیا کہ ساری قوم میں میں ہی بہتر اور افضل ہوں پس مینے عرض کیا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا ابوبکر فرمایا ابوبکر۔ پھر مینے کہا میں بہتر ہوں یا عمر فرمایا عمر پھر مینے کہا اے رسول خدا میں بہتر ہوں یا عثمان آپنے فرمایا عثمان سو جب مینے رسول خدا سے پوچھا آپنے میرے سوال کا جواب بدون رعایت فرمایا سو میں دوست رکھتا تھا کہ کاش اسکا مینے آپ سے سوال ہی نکیا ہوتا۔ بخاری میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا کے زمانہ میں ہم تمام لوگوں میں سے ابوبکر کو اختیار کرتے تھے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم کو

مناقب امير المومنين امام المتقين ابو الحسن علي بن ابي طالب المرتضى عليه الصلوة والسلام

امیر المومنین امام المتقین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضی علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل

عن سعد بن

بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے

ابی وقاص قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
رواه البخاری ومسلم عن سعد بن
ابی وقاص رض قال خلف رسول الله
صلی الله علیه وسلم علیا کرم الله
وجهه فی غزاة تبوک فقال یا رسول
الله تخلفنی فی النساء والصبیان فقال
الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی غیر انه لا نبی بعدی رواه
احمد عن زر بن حبیش قال قال علی
رضی الله عنه والذی فلق الحبة وبرأ
النسمة انه لعهد النبی الامی صلی الله
علیه وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا
یبغضنی الا منافق رواه مسلم عن
سهل بن سعد الساعدی ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال یوم خیبر
لاعطین هذه الرایة غدا رجلا
یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله
ویحبه الله ورسوله فلما اصبح الناس غدوا
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
کلهم یرجون ان یعطاها فقال این
علی بن ابی طالب فقالوا هو یا رسول

روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رض
سے فرمایا جیسے ہارون کو موسی کے ساتھ خصوصیت تھی
اوسی مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو فرق اتنا ہے کہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ امام احمد سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے پیچھے چھوڑا اونہوں نے
کہا آ رسول خدا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے
جاتے ہیں فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ ہارون
کو موسیٰ سے قربت تہا اوس مرتبہ میں تم میرے ساتھ ہو مگر اتنی
بات ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں مسلم میں زر بن حبیش سے روایت
ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے دانہ
کو پہاڑ کر اوگایا اور جس نے ذی روح کو پیدا کیا نبی امی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکی وصیت اور حکم فرمایا کہ مجھے مومن
سوا اور کوئی دوست نرکھیگا اور منافق کے علاوہ کوئی دشمنی نرکھیگا
بخاری مسلم میں سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا میں کل ایسی جھنڈے کو
(جو سرداری کی علامت ہے) ایک ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ
سے اللہ تعالے قلعہ خیبر کو فتح کریگا وہ خدا اور رسول خدا کو دوست رکھیگا
اور اوسکو خدا اور رسول دوست رکھینگے سو جب لوگوں نے صبح کی تو
سب کے سب صحابہ علی الصباح رسول خدا صلعم کے پاس گئے
اور سب اوس جھنڈے ملنے کی امید رکھتے تھے۔ سو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی بن ابی طالب کہاں
ہیں صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا اونکی

الله يشتكي عينيه قال فارسلوا اليه
فأتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه
وسلم في عينيه فبرأ كان لم يكن به
وجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول
الله أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال
انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم
ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم
بما يجب عليهم من حق الله فوالله لان
يهدي الله بك رجلاً واحداً خير لك
من ان يكون لك حمر النعم رواه البخاري
ومسلم عن عمران بن حصين رضي
الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ان عليا مني وانا منه وهو ولي
كل مومن رواه الترمذي عن زيد بن
ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال من كنت مولاه فعلي مولاه رواه
احمد والترمذي عن حبشي بن
جنادة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم علي مني وانا من علي ولا
يؤدي عني الا انا او علي رواه الترمذي
ورواه احمد عن ابي جنادة عن
عبد الله بن عمر رض قال آخى
رسول الله صلى الله عليه وسلم

آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا اچھا اونہیں بلانے کے لئے
کسیکو بھیجو پس جب لوگ علی کو لائے تو رسول خدا نے
اپنا لعاب دہن اونکی دونوں آنکھوں میں ڈالدیا علی
خاصے بہلے چنگے ہوگئے گویا اونکی آنکھوں میں کبھی درد
ہی نہ تھا پہر آپ نے اونہیں جھنڈا دے دیا حضرت
علی نے فرمایا اے رسول خدا میں اون سے یہانتک لڑوں
کہ وہ ہم جیسے ہوجاویں (مسلمان) فرمایا تم اون پر
آہستگی اور نرمی کے ساتھ گذرو یہانتک کہ جب
اونکی زمین میں اترو تو پہلے اونہیں اسلام کی
دعوت کرو اور جو حقوق الہی اونپر واجب ہیں اونکی
خبر دو خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالی ایک
شخصکو بھی ہدایت نصیب کرے تو وہ تمہارے لئے سرخ
اونٹوں سے بہتر ہے ترمذی میں عمران بن حصین سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھسے
ہیں اور میں علی سے۔ اور علی تمام مومنوں کے دوست
و مددگار ہیں احمد اور ترمذی زید بن ارقم سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس کا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ ترمذی اور امام احمد
حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا علی مجھسے ہیں اور میں علی سے کوئی میری
طرف سے (سند عہد) ادا نکریگا مگر میں یا علی ترمذی میں
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے اپنے یاروں میں ایک دوسرے سے بہائی چارہ کرایا

بین اصحابه فجاء علی تدمع عیناه فقال اخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بینی وبین احد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن انس بن مالک رضی الله عنه قال کان عند النبی صلی الله علیه وسلم طیر فقال اللهم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی هذا الطیر فجاءه علی فاکل رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب عن علی رضی الله عنه قال کنت اذا سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا دار الحکمة وعلی بابها رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وقال روی بعضهم هذا الحدیث عن شریک ولم یذکر فیه عن الصنابحی ولا نعرف هذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک ورواه احمد

پھر علی رض آئے اس حال میں کہ آپکی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے کہنے لگے (اے رسول خدا) آپ نے اپنے یاروں میں سب کا بھائی چارہ کرا یا۔ مجھہ میں اور کسی میں دینی بھائی کی نسبت نہ کرائی آنحضرت نے فرمایا (اے علی) تم دین و دنیا میں میرے بھائی اور یار ہو۔ ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پکا ہوا پرندجانور تھا آپنے فرمایا بار خدایا تیری مخلوق میں سے جو تجھے محبوب ہو اوسے میرے پاس لاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندجانور کو کھائے۔ پس آپ کے پاس علی آئے اور کہانا کھایا۔

ترمذی میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول خدا سے کچھہ مانگا تو آپ نے مجھے دیا اور جب میں خاموش ہورہا تو بھی بے مانگے مجھے عنایت فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض نے یہ ہی حدیث شریک تابعی سے روایت کی ہے۔

عن الصنابحی عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه قال دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا یوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه مع ابن عمه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما انتجیته ولکن الله انتجاه رواه الترمذی عن ام سلمة قالت والذی یحلف به ان کان علی بن ابی طالب لاقرب الناس عهدا برسول الله مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض موته فلما کان الذی قبض فیه دعا علیا فناجاه طویلا وسارّه کثیرا ثم قبض فی یوم ذلک فکان اقرب عهدا برسول الله رواه احمد عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنی هذا الحدیث قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک رواه الترمذی وقال هذا حسن غریب عن ام عطیة قالت بعث

اور اوس اسناد میں صنابحی مذکور نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقات سے نہیں پہچانتے اور اسی حدیث کو امام احمد نے صنابحی سے روایت کیا ہے ترمذی میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ طائف کے دن حضرت علی کو بلا کر سرگوشی کی تو لوگوں (منافقوں یا عوام صحابہ) نے کہا بلاشبہ حضرت نے اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی آنحضرت نے فرمایا میں نے اون سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اون سے سرگوشی کی امام احمد حضرت ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانہ میں آپکے نزدیک سب لوگوں سے زائد قریب علی بن ابی طالب تھے۔ جس مرض موت میں آپ بیمار ہوئے اور جسدن آپ کا انتقال ہوا تو حضرت علی کو بلا کر بہت دیر تک اون سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے باتیں کیں پھر اوسیدن آپ کا انتقال ہوگیا سو اس اعتبار سے حضرت علی رسول خدا کے آخر زمانہ میں سب سے زائد قریب تھے۔ ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے علی رض سے فرمایا اے علی جسے جنابت پہنچے اور یہاں کی حاجت ہو اوسے اس مسجد میں گذرنا جائز نہیں بجز میرے اور تیرے علی بن منذر نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث کے کیا معنے ہیں ضرار نے جواب دیا (اسکے یہ معنے ہیں) کہ میرے اور تیرے سوا اور کسکو حلال نہیں کہ مسجد کو راہگذر اور رستہ بنائے جنابت کی حالت میں ترمذی نے کہا یہ حسن ہے ترمذی میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم
جيشا فيهم علي قالت فسمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع
يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني
عليا رواه الترمذي عن ام سلمة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه
مومن رواه احمد والترمذي وقال
هذا حديث حسن غريب اسنادا عن
البراء بن عازب وزيد بن ارقم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نزل بغدير خم اخذ بيد علي فقال
الستم تعلمون اني اولى بالمومنين
من انفسهم قالوا بلى قال الستم تعلمون
اني اولى بكل مومن من نفسه قالوا
بلى فقال اللهم من كنت مولاه فعلي
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من
عاداه فلقيه عمر بعد ذلك فقال هنيئا
يا ابن ابي طالب اصبحت وامسيت مولى
كل مومن ومومنة رواه احمد وفي
رواية له اللهم انصر من نصره و
اخذل من خذله واحب من احبه و
ابغض من ابغضه عن ام سلمة

ایک لشکر جس میں حضرت علی بھی تھے کسی طرف کو بھیجا میں نے رسول خدا صلعم کو کہتے سنا کہ آپ دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے فرما رہے تھے بار خدایا جبتک مجھے علی کو نہ دکھلائے موت نہ دیجیو یہ آپ کا فرمانا لشکر کے کوچ کیوقت تھا یا آنے کے وقت۔ ترمذی میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو منافق دوست نہیں رکھتا اور کامل مومن اونکی دشمنی نہیں رکھتا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اسناد کی روسے غریب ہے۔ امام احمد براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) پر آنحضرت اوترے تو علی رض کا ہاتھ پکڑکر فرمایا ای لوگو کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کے ساتھ اونکی جانوں سے زائد مہربان اور دوست ہوں حاضرین بولے جی ہاں ہم خوب جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کے ساتھ اوسکی جان سے زائد مہربان ہوں لوگوں نے کہا ہاں آپ ایسے ہی ہیں اسکے بعد آنحضرت نے فرمایا خداوند جسکے ہیں دوست کہتا ہوں علی اوسکا دوست ہے بار خدایا جو علی کو دوست رکھے تو اوسے دوست رکھیو اور جو اوس سے دشمنی کرے تو بھی اوسکو دشمن جانیو اسکے بعد حضرت عمر رض نے علی رض سے ملاقات کرکے فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے تمہیں خوشی ہو تم ہر وقت صبح و شام ہر مومن مرد اور مومن عورت کے دوست ہوا اور امام احمد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بار خدایا جو علی کی مدد کرے تو اوسکی مدد کرا اور جو اوسے رسوا کرنا چاہے تو اوسے ذلیل کراور جو اوسے دوست رکھے اوسکو دوست رکھیو اور جو اوسکا دشمن ہو تو اوسے دشمن رکھیو۔ امام احمد ام سلمہ سے روایت

قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من سبّ عليًّا فقد سبّني رواه
احمد عن بُرَيدَة قال خطب ابوبكرٍ
وعمر فاطمة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم انّها صغيرة ثم
خطبها عليٌّ فزوجها منه رواه
النسائى عن عبد الله بن عباسٍ
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امر بسدِّ الابواب الّا بابَ علىٍّ رواه
الترمذى وقال هذا حديث غريب
عن على رضى الله عنه قال قال لى
النبى صلى الله عليه وسلم فيك
مثل من عيسى ابغضته اليهود حتى
بهتوا امّه واحبته النصارى حتى
نزلوه المنزلة التى ليست له ثم قال
يهلك فىّ رجلان محبٌّ مُفرِطٌ يُقرِّظنى
بما ليس فىّ ومبغض يحمله شنآنى
على ان يبهتنى رواه احمد عن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لينتهين بنو وليعة او لابعثنّ اليهم
رجلًا كنفسى يمضى فيهم امرى فيقتل
المقاتلة ويسبى الذرية قال ابوذر
فما راعنى الّا برد كفّ عمر من خلفى

ارتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جس نے علی کو بُرا کہا اوس نے
مجھے بُرا کہا۔ نسائی بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر
نے حضرت فاطمہ سے نسبت کا پیغام بھیجا رسول خدا نے فرمایا کہ وہ
ابھی بچہ ہے پھر علیؓ نے منگنی کا پیغام بھیجا آپ نے اون کا نکاح
علی رض سے کردیا ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کے دروازے کے علاوہ
سب دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا مسند احمد میں حضرت علی سے
روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تجھہ میں عیسے کی صفت پائی جاتی ہی کہ اوس سے یہود نے یہانتک
عداوت کی کہ اوسکی ماں کو تہمت زنا لگائی اور نصاری
نے اوسے یہانتک دوست رکھا کہ جو مرتبہ اوسکے لائق
نتھا وہانتک پہنچایا پھر علی نے فرمایا میرے بابت میں دو آدمی ہلاک
ہونگے ایک محبت میں زیادتی کرنیوالا کہ اوس چیز میں زیادتی
کرے جو مجھہ میں نہو دوسرا دشمنی کرنے والا کہ اوسکی دشمنی
عداوت یہانتک اوبھارے کہ مجھہ پر جھوٹی تہمت لگا دے
امام احمد انس رضے اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی
صلعم نے فرمایا بنو ولیعہ (عرب کی ایک قوم ہے) باز
رہیں ورنہ میں اونکی طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا
جو مجھہ جیسا ہوگا وہ اون میں میرا حکم پہلائے گا
اور لڑائی پر فتح پاکر اونکی اولاد و اہل کو قید
میں لائے گا۔ ابوذر کہتے ہیں مجھے حضرت عمر کے مونڈہے
کی خنکی کے علاوہ جو میری پیٹھہ کے پیچھے سے آکر اونہوں نے
رکھی تھی اور کسی چیز نے خوف میں نہ ڈالا۔

٣١١

فقال من تراه يعنی قال فعلت ما
يعنيك وانما يعنی خاصف النعل على
بن ابی طالب وبنو وليغة قوم من العرب
رواه احمد عن ربعی بن حراش
قال حدثنا علی بن ابی طالب بالرحبة
فقال لما كان يوم الحديبية خرج الينا
سهيل بن عمرو وفی جماعة من رؤساء
الكفار فقال يا محمد خرج اليك ناس من
ابناءنا واخواننا وارقاءنا وليس لهم
فقه فی الدين وانما خرجوا فرارًا من ضياعنا
واموالنا فاردهم فان لم يكن
لهم فقه فی الدين سنفقههم فقال
النبی صلی الله عليه وسلم
يا معاشر قريش لتنتهين اوليبعثن
الله عليكم من يضرب رقابكم بالسيف
على الدين قد امتحن الله قلبه للايمان قالوا
من هو يا رسول الله فقال له ابو بكر
من هو يا رسول الله وقال عمر من هو
يا رسول الله قال وهو خاصف النعل قال
على وكنت جالسًا اخصف نعل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن علی
رضی الله عنه قال كانت لی منزلة
من رسول الله صلى الله عليه وسلم

اونہوں نے فرمایا تو اوس شخص کو دیکھے حضرت فرما رہے ہیں
جانتا ہے کون ہے اوس سے مراد علی بن ابی طالب جو حضرت کی
جوتی درست کرنیوالی ہیں اور بنو ولیغہ عرب کی ایک قوم ہے
ترمذی میں ربعی بن خراش علی بن ابی طالب سے روایت
کرتے ہیں کہ اونہوں نے کوفہ کے رحبہ میں فرمایا کہ حدیبیہ کے
دن ہماری طرف کئی مشرک جن میں سہیل بن عمر
اور کئی سردار تھے آکر کہنے لگے اے رسول خدا
ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے
کئی شخص آپ کے پاس آگئے ہیں اور او نہیں
دین کی مطلق سمجھ نہیں وہ ہمارے اسباب اور
اموال سے بھاگ آئے ہیں سو آپ اونہیں ہم پر
واپس کر دیجیے تا کہ ہم اونہیں دین کی سمجھ تعلیم کریں
حضرت نے فرمایا اے قریش کے گروہ تم اپنی نفسانیت
سے باز آؤ ورنہ خدا تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا
جو تمہاری گردنوں پر دین کی تلوار مارے گا
اور وہ وہ ہے جسکے دل کا ایمان اللہ نے آزما لیا
ہے لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا وہ کون
ہے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی پوچھا کہ وہ
کون ہے فرمایا جوتی ٹانکنے والا علی رض فرماتے ہیں کہ میں ہی
اوسوقت بیٹھا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی
درست کر رہا تھا۔ نسائی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
وہ فرماتے تھے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
میرا وہ مرتبہ تھا جو مخلوق میں سے اور کسی کا نہ تھا

لم تکن لاحد من الخلائق اتیته اعلی
سحر فاقول السلام علیک یا نبی الله
فان تنحنح انصرفت الی اهلی والا دخلت
رواه النسائی عن سعید بن المسیب
عن عمر علیه السلام انه سمع رجلا
یذکر علیا بشر فقال ویلک تعرف من
فی هذا القبر واشار الی قبر رسول الله
صلی الله علیه وسلم فسکت الرجل
فقال عمر فیه محمد بن عبد الله بن عبد
المطلب اذا اذیت حیا فقد اذیته
علی رضی الله عنه قال کنت شاکیا
فمر بی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وانا اقول اللهم ان کان اجلی قد حضر
فارحنی وان کان متاخرا فارفعنی وان
کان بلاء فصبرنی فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم کیف قلت
فاعاد علیه ما قال فضربه برجله و
قال اللهم عافه او اشفه شک
الراوی قال فما اشتکیت وجعی بعد
رواه الترمذی وقال هذا حدیث
حسن صحیح عن عبد الله بن ابی
اوفی قال دخلت علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم [illegible]

میں بہت سویرے آپکے پاس جاکر کہتا السلام علیک یا نبی الله
یعنے ای رسول خدا آپ پر سلام ہو (یہ سلام گہر میں
داخل ہونیکے لئے اجازت مانگنی تھی) پس اگر رسول خدا
کھنکارتے تو میں اپنے گہر واپس چلا آتا ورنہ آپکے پاس چلا
جاتا۔ سعید بن مسیب حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ حضرت علی کو برائی سے
یاد کرتا ہے آپ نے فرمایا تجھے خرابی ہو رسول خدا
کی قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا تو اس قبر والے کو پہچانتا
ہے وہ شخص یہ سنکر خاموش ہو گیا عمر رضی الله عنہ نے
فرمایا اس قبر میں محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ہیں
جب تونے علی کو ستایا تو اس قبر والے کو ستایا ترمذی
میں علی رض سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا مجہپر رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم اس حال میں گذرے کہ میں کہہ رہا تھا یا خدا
اگر میری موت قریب آگئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر میری موت
میں ڈھیل ہو تو میری زندگی فراخ کر اور اگر یہ بیماری میرے
لئے آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے رسول خدا نے فرمایا
پھر تو کہو کیا کہا سو میں نے جو کچھ کہا تھا آپ کے سامنے اسکا
اعادہ کیا آپنے پاؤں سے ٹہوکا دیکر فرمایا خداوندا اسے
صحت یا شفا دے راوی کو ان دونوں کلموں میں سے
ایک کی تعیین میں شک ہے حضرت علی فرماتے ہیں
سو اسکے بعد میں نے اپنی بیماری کی کبھی شکایت نہیں کی ترمذی
کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد عبد الله بن ابی
اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی الله علیہ وسلم

ابن فلان وابن فلان فجعل ينظر في
وجوه اصحابه ويتفقدهم ويبعث
اليهم حتى توافوا عنده فحمد الله
واثنى عليه واخى بينهم فقال له
علي بن ابي طالب لقد ذهبت روحي
يا رسول الله حين رايتك فعلت
باصحابك ما فعلت غيري فان كان
هذا من الله فلك العتبى والكرامة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي بعثني بالحق نبيا ما اخرتك
الا لنفسي وانت مني بمنزلة هارون
من موسى وانت اخي ووارثي فقال
يا رسول الله وما ارث منك قال
ما ورث الانبياء قبلي قال وما ورثوا
قال كتاب الله وسنن انبيائهم وانت
معي في قصري في الجنة مع فاطمة
ابنتي والحسن والحسين ابني وانت
رفيقي ثم تلا رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخوانا على سرر متقابلين
رواه احمد عن ابن بريدة قال
حاصرنا خيبر فاخذ اللواء ابو بكر
رضي الله عنه فلم يفتح له ثم اخذه
من الغد فرجع ولم يفتح له واصاب

الی پاس گیا پھر فرمایا فلاں شخص کہاں ہے اور فلاں آدمی
کہاں ہے پھر اپنے یاروں میں اونہیں دیکھنے اور ڈھونڈھنے لگے
اور جنہیں گم پایا تھا اونکے پاس آدمی بلانیکے لیے بھیجنے لگے
یہانتک کہ سب لوگ آپکے پاس جمع ہوگئے پھر آپنے اللہ کی حمد
و ثنا کے بعد اونمیں بھائی چارہ کرادیا حضرت علی بن ابیطالب
نے فرمایا اے رسول خدا میری جان نکل گئی جسوقت میں نے آپ کو
دیکھا کہ اپنے یاروں کے ساتھ وہ کام کیا جو میرے ساتھ نہیں کیا
(یعنے بجز میرے اور سب میں بھائی چارہ کرایا) سو اگر اللہ کیطرف
سے ہے تو آپکے لئے رضا اور کرامت ہو رسول خدا صلعم نے فرمایا
اوس خدا کی قسم جسنے مجھے برحق نبی بناکر بھیجا ہے میں نے تمہیں
محض اپنے لئے پیچھے رکھا ہے اور تمہارا میرے پاس وہ مرتبہ
ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسی کے پاس تھا تم میرے بھائی اور
میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے رسول خدا
میں آپسے کس چیز کی میراث لونگا فرمایا مجھہ سے پہلے انبیا
نے جس چیز کی میراث لی ہے علی رض نے کہا اونہوں نے کس
چیز کی میراث لی ہے فرمایا اللہ کی کتاب اور اونکے پیغمبروں
کے طریقوں کی اور تم میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ میرے دونوں بیٹے
حسن حسین کے ساتھ جنت میں میرے محل میں ہوگے اور تم میرے
رفیق ہو پھر آپنے یہ آیت اخوانا علی سرر متقابلین پڑھی
امام احمد ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم خیبر کی جنگ
میں حاضر ہوئے سو اول دن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا
لیا مگر اونکے ہاتھ پر خیبر فتح نہ ہوا دوسری صبح کو حضرت عمر
نے لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور فتح نہ ہوا

الناس شدة وجهد فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اني دافع
اللواء غدا الى رجل يحبه الله ورسوله
لا يرجع حتى يفتح او يفتح الله على
يديه قال فبتنا طيبة انفسنا
ان يفتح غدا فلما صلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الفجر قام قائما
فدعا باللواء والناس على مصافهم
ثم دعا عليا فاخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم الراية فدفعها اليه ثم
قال من ياخذها بحقها فقال فلان
انا فقال امط فجاء اخر فقال انا فقال
امط ففعل ذلك مرارا جماعة ثم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذي كرم وجه محمد لاعطينها
رجلا لا يفر هاك يا علي فانطلق بها
ففتح الله خيبر على يديه قال فبرز
اليه من خيبر مرحب وهو يرتجز و
يقول قد علمت خيبر اني مرحب
شاكي السلاح بطل مجرب
اذا الليوث اقبلت تلهب عن طعن
احيانا وحينا اضرب فاجابه علي
وقال انا الذي سمتني امي حيدرة

لوگوں کو شدت اور مشقت پہونچی تب رسول خدا نے فرمایا میں
کل صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسے خدا اور خدا کا رسول
دوست رکھتا ہے اور وہ بدون فتح کیے واپس نہ آئیگا یا آپنے یوں فرمایا
کہ اللہ اوسکے ہاتہوں پر فتح دیگا (ابن بریدہ کہتے ہیں) کہ ہم نے
ساری رات خوشی میں گذاری کہ صبح فتح نصیب ہوگی سو جب رسول
خدا فجر کی نماز پڑھ چکے تو کہڑے ہوکر جھنڈا مانگا لوگ لڑائی کی
صفوں میں تہے پہر آنحضرت نے علی رضہ کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں
جھنڈے کو لیکر خوب ہلا کر فرمایا اسکو حق کے ساتھ کون شخص لیتا
ہے کوئی شخص بولا میں لیتا ہوں آپنے فرمایا پرے رہو پہر کوئی اور
آیا اوسکو بھی حضرت نے ویسا ہی فرمایا چنانچہ ایک جماعت کے ساتھ
کئی مرتبہ آپنے ایسا ہی کیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوس ذات کی قسم جسنے محمد کے موتھ کو بزرگی دی
ہیں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بہاگے گا اے
علی تم اس جھنڈے کو لو حضرت علی اوس جھنڈے کو لیگئے سو
اللہ تعالی نے اونکے ہاتہوں پر خیبر فتح کرا دیا راوی کہتا ہے
کہ اہل خیبر میں سے ایک شخص مرحب نام یہودی علی کیطرف رجز
پڑھتا ہوا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہتا تھا اہل خیبر جانتے ہیں
میں مرحب ہوں ہتیاروں سے مسلح اور لڑائی کے واقعات میں نہایت
آزمودہ کار جب شیر لڑائی کی آگ روشن کرتے ہیں تو
میں کبھی نیزہ کا گھاؤ لگاتا ہوں اور کبھی تلوار سے
مارتا ہوں۔
حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا۔ میں وہ ہوں
کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

كليث غابات كريه المنظر
عبل الذراعين شديد القصورة
اضرب بالسيف وجوه الكفرة ثم ضرب
بالسيف راس مرحب فقلقه ثم قال
علي وجئت براس مرحب الى بين يدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم فسر
بذلك ودعا لي رواه احمد وذكر احمد
في الفضائل ايضا انهم سمعوا تكبيرا
من السماء في ذلك اليوم وقائلا يقول
لا سيف الا ذو الفقار ولا فتى الا علي
فاستاذن حسان بن ثابت رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان ينشد شعرا
فاذن له فقال جبريل نادى
معلنا والنقع ليس بمنجلي والمسلمون قد احدقوا
حول النبي المرسل لا سيف الا ذو
الفقار ولا فتى الا علي عن ابي
مريم عن علي رضي الله عنه قال
انطلقت انا والنبي صلى الله
عليه وسلم حتى اتينا الكعبة فقال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس
فجلست فصعد على كتفي فذهبت
لانهض به فلما رأى مني ضعفا
فنزل وجلس لي رسول الله صلى الله

میں صحرائی شیر خوفناک صورت کے مانند ہوں میری بازو
مضبوط اور کلائی سخت میں بس تلوار سے کافروں کے منہ کاٹا
کرتا لیعنے اونکے مونہوں پر تلواریں مارتا ہوں۔
پھر علی رض نے مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ
اوسکا سر الگ کردیا علی رض فرماتے ہیں کہ میں نے مرحب
کے سر کو لاکر رسول خدا کے آگے رکھدیا آپ اس سے
بہت خوش ہوئے اور میرے لیئے دعائے خیر فرمائی امام احمد نے
فضائل میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اوس دن لوگوں
نے آسمان سے تکبیر کی آواز سنی کسیکو یہ کہتے سنا
کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے
برابر کوئی جوان نہیں سو حسان بن ثابت نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے شعر پڑھنے کی اجازت
مانگی آپ نے اونہیں پڑھنے کی اجازت دی اونہوں نے اوسوقت
فرمایا۔ جبرئیل نے ظاہر ہوکر پکارا بلند آواز
سے جو پوشیدہ نہ تھی اور مسلمان نبی مرسل کے گرد گرد
کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ذوالفقار کے برابر کوئی تلوار
نہیں اور علی کے مقابل اور کوئی جوان نہیں۔
امام احمد ابو مریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اور رسول خدا صلعم چلے یہانتک کہ کعبہ میں
آئے پھر رسول خدا نے مجھ سے فرمایا [illegible] پس میں بیٹھ گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ [illegible]

عليه وسلم وقال لي اصعد على منكبي
فصعدت على منكبيه فنهض بي وانه
ليخيّل اليّ اني لو شئت ان انال افق
السماء لنلته حتى صعدت وعليه تمثال
صفر او نحاس فجعلت ازاوله عن يمينه
وشماله وبين يديه ومن خلفه حتى اذا
استمكنت منه قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم اقذف به فقذفت به
فتكسر كما تتكسر القوارير ثم نزلت
فانطلقنا نستبق حتى توارينا بالبيوت
خشية ان يلقانا احد من الناس [illegible]
احمد عن المطلب بن عبد الله بن
حنطب عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في خطبته ايها الناس
[illegible] ذي اقربهاخي وابن عمي علي بن
ابي طالب فانه لا يحبه الا مؤمن ولا
يبغضه الا منافق وفي رواية من
احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد [illegible]
ومن احبني ادخله الله [illegible]
ادخله الله [illegible]
بن ميمون قال اني [illegible]
اذ اتاه رهط بضعة [illegible]
[illegible]

آمیرے کندھوں پر چڑھ سو میں آپکے کندھوں پر چڑھ گیا
آپ مجھے لے اٹھے اور میں خیال کرتا تھا کہ اگر میں آسمان
کے کنارے پہنچنا چاہوں تو وہاں تک پہونچ سکتا ہوں
غرضکہ میں کعبہ پر چڑھا اور وہاں پیتل اور تانبے کے
بت رکھے تھے میں انکو اپنے دہنے بائیں آگے پیچھے سے
اکھاڑنے لگا جب میں ان پر قادر ہو گیا تو مجھ سے رسول خدا
نے فرمایا انہیں پھینک دے میں نے انہیں پھینک دیا سو وہ
شیشے کی طرح ٹوٹ گئے پھر میں اتر آیا اور رسول خدا اور میں
آگے پیچھے دوڑتے ہوئے چلے آئے اور اس خوف کی وجہ سے کہ مبادا کوئی
آدمی [illegible] گھروں میں چھپ گئے۔ امام
احمد مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت کرتے ہیں
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] زیادہ قریب [illegible] دوست رکھتا
[illegible] مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق اور ایک روایت میں ہے
جسنے انکو دوست رکھا تو مجھے دوست رکھا اور جسنے ان سے
[illegible] اور جو مجھے دوست رکھیگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

رسول الله صلی الله علیه وسلم لبس
علیٌّ ثوبه ونام علی فراشه وکان
المشرکون یؤذون رسول الله صلی
الله علیه وسلم فجاء ابوبکر وهو نائم
فحسبه رسول الله صلی الله علیه وسلم
فصاح یا نبی الله فقال له علیٌّ ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قد انطلق
نحو بئر میمون فادرکه فانطلق
ابوبکر رضی الله عنه حتی لحق رسول
الله صلی الله علیه وسلم وبات
الکفار یرمون علیًّا بالحجارة وهو یتضور
قد لف راسه فی الثوب الی الصباح رواه
احمد عن علیٍّ قال امرنی رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان اضحی عنه ابدا
وکان یضحی عنه الی ان استشهد
بکبشین املحین قال محمد بن شهاب
الزهری انه خص علیًّا بذلك دون
اقاربه واهله لقربه منه فکانه صلی الله
علیه وسلم فعل ذلك بنفسه رواه احمد
عن جابر بن عبد الله الانصاری
قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم
فقال یطلع علیکم رجل من اهل الجنة
او قال یدخل علیکم فدخل علی قال

علی رض آپ کے کپڑے پہنیں اور آپ کے بچھونے پر
سو رہے اور مشرک رسول خدا کو ایذا دیتے تھے سو
ابوبکر اس حال میں آئے کہ علی سوتے تھے انہوں
نے علی کو رسول خدا گمان کر کے ایک چیخ ماری اور
کہا ای نبی اللہ حضرت علیؓ نے ابوبکر رض سے فرمایا
رسول خدا تو بیر میموں کی طرف تشریف لیگئے۔
آپ اونسے جا ملئے سو ابوبکر چلے یہانتک کہ رسول خدا سے
ملگئے یہاں تمام رات کفار نے حضرت علی پر پتھر کنکر
کی بوچھاڑ رکھی اور وہ کپڑے میں سر لپیٹے ہوئے صبح
تک سوتے رہے۔ مسند امام احمد میں حضرت علی سے
روایت ہے کہ مجھے رسول خدا نے حکم فرمایا ہے کہ انکی
طرف سے ہمیشہ قربانی کیا کروں (راوی کہتے ہیں)
حضرت علی شہید ہونے کے وقت تک دو ابلق مینڈھے
رسول خدا کی طرف سے قربانی کرتے رہے محمد بن شہاب
زہری کہتے ہیں کہ رسول خدا نے اپنے اور اقارب
اور کنبے کو چھوڑ کر قربانی کے ساتھ حضرت علی
کو خاص کیا اسواسطے کہ علی آپسے بہت قریب تھے
گویا کہ اوس قربانی (جسے علی کرتے تھے) کو رسول خدا
بنفسہ کرتے تھے۔ امام احمد جابر بن عبد اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ جنتیوں میں سے
تم پر ایک آدمی طلوع کرتا ہے یا فرمایا کہ داخل
ہوتا ہے سو علی رض تشریف لائے جابر کہتے ہیں

جابر فهنیناه بعد ذلک رواه احمد عن
عمران بن الحصین رض قال بعث رسول
الله صلی الله علیه وسلم جیشا
واستعمل علیهم علی بن ابی طالب کرم
الله وجهه فمضی فی السریة فاصاب
جاریة فانکروا علیه فتعاقد اربعة
منهم اذا قدموا علی رسول الله صلی
الله علیه وسلم اخبروه فلما قدموا
علیه قام الاول فقال یا رسول الله
الا تری الی علی بن ابی طالب فعل کذا
وکذا فاعرض عنه ثم قام الثانی فقال
کذلک فاعرض عنه و قام الثالث و
الرابع فقالا کذلک فاعرض عنهما
ثم اقبل علیهم صلی الله علیه وسلم
والغضب یعرف فی وجهه وقال ما
تریدون من علی قالها ثلاثا ان علیا منی
وانا منه ولا یؤدی عنی الا علی رواه
الترمذی وقال الترمذی هذا حدیث
حسن غریب ولاحمد لا یقضی دینی
الا علی عن ابی سعید الخدری
ان علیا لما قرأ صدر براءة الایات التی
اخذها من ابی بکر فی الطریق الا لا تدخل
الجنة الا نفس مسلمة ولا یقرب المسجد

اسکے بعد ہم نے اونہیں مبارکی دی۔ ترمذی اور مسند
امام احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول
خدا نے ایک لشکر کو بھیجا اور اوس پر علی بن ابی طالب کو امیر
بنایا اور وہ لشکر میں گئے پھر غنیمت کے مال میں سے
اونہوں نے ایک لونڈی لے لی لوگوں نے اوسے برا جانا
اور چار صحابیوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ جب رسول خدا
کے پاس جائینگے تو اسکی خبر کرینگے پھر جب وہ آپکے پاس آئے تو
اون چار شخصوں میں سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے
رسول خدا دیکھئے علی بن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرت
نے اوس سے مونھ پھیر لیا پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر
اوسیطرح کہا آپنے اوس سے بھی مونھ پھیر لیا تیسرا اور چوتھا
کھڑا ہوا اوسیطرح کہنے لگا آپنے اون دونوں سے بھی اعراض کیا پھر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکی طرف متوجہ ہوئے اور غضب کے آثار آپکے
چہرہ مبارک میں پہچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علی سے کیا
چاہتے ہو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علی مجھسے ہے اور میں علی
سے اور علی کے سوا کوئی مجھسے ادا نکرے۔ ترمذی کہتے ہیں
حدیث حسن اور غریب ہے اور امام احمد کی روایت میں یوں ہے
کہ میرا قرض علی کے سوا اور کوئی ادا نکرے۔ ابو سعید خدری
کہتے ہیں کہ حضرت علی نے جب سورہ براءت کے اول کی
وہ آیتیں جو حضرت ابو بکر سے رستہ ہی میں لے لی تہیں
حج کے دن پڑہیں تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جنت میں بجز مسلمان
شخص کے اور کوئی نہ داخل ہوگا اور اس سال کے بعد کوئی
مشرک مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکے۔

بعد هذا العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان ومن كان بينه وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فاجله مدته فقال بعض الكفار نحن نبرأ من عهدك وعهد ابن عمك فقال علي لولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرني ان لا احدث امرا حتى اتيه لقتلتك قال الازهري انما امر النبي صلى الله عليه وسلم عليا ان يقرأ براءة دون غيره لان عادة العرب ان لا يتولى العهود الا سيد القبيلة ورئيسها او رجل من اهل بيته يقوم مقامه كاخ او ابن عم فاجرى على عادتهم عن انس قال قلنا لسلمان الفارسي سل رسول الله صلعم من وصيه فسال سلمان رسول الله فقال من كان وصي موسى بن عمران فقال يوشع بن نون فقال ان وصيي ووارثي ومنجز وعدي علي بن ابي طالب يعني وارث علمي رواه احمد عن عمرو بن شاس قال خرجت مع علي الى اليمن فجفاني جفوة فلما قدمت المدينة اظهرت شكايته في المسجد

اور خانہ کعبہ کا کوئی شخص ننگا طواف نکرے اور جس کافر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مابین عہد ہے اوسکا وقت اوسکی مدت ہے (یعنے جتنی مدت کا عہد ہے اوس مدت تک ہم اوس سے متعرض نہ ہونگے) سو بعض کافر کہنے لگے ہم تیرے اور تیرے چچا کے بیٹے کے عہد سے بیزار ہیں حضرت علی نے فرمایا اگر رسول خدا صلعم مجھے اس بات کا حکم نکرتے کہ میں جبتک انکے پاس آؤں اپنی طرف سے کوئی بھی نیا کام نکروں تو تجھے ضرور قتل کی سزا کو پہونچاتا ازہری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو سورہ براءت پڑھنے کا حکم فرمایا اور انکے غیر کو نفرمایا وجہ یہ کہ عرب کی عادت یہ ہے کہ عہد اور پیمان کا ہر کوئی شخص مالک نہیں ہوتا ہے جو قبیلہ کا سردار اور اوسکا بزرگ ہو یا اوسکی اہلبیت میں سے کوئی ایسا شخص کہ ہوسکے اوسکے قائم مقام ہو جیسے بھائی یا چچا کا بیٹا سو رسول خدا نے اس عرب کی عادت پر اس کام کو رہنے دیا۔ امام احمد انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہمنے سلمان فارسی سے کہا کہ رسول خدا سے پوچھو کہ اونکا وصی کون شخص ہے پس سلمان نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسے بن عمران کا کون وصی تھا سلمان نے جواب دیا کہ یوشع بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا وفا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے یعنے میرے علم کی میراث اوسے ہوویگی امام احمد عمرو بن شاس سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف گیا انہوں نے مجھپر زیادتی کی بات کی جب میں مدینہ میں آیا تو علی کی شکایت مسجد میں لوگوں سے کی۔

فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يومًا الى المسجد وهو جالس فى جماعةٍ من اصحابه فجعل يحدّ فى النظر ثم قال يا عمرو اما والله لقد اذيتنى فقلت اعوذ بالله ان اوذيك يا رسول الله فقال ما علمت انّ من اذى عليًا فقد اذانى رواه احمد

عن ابى البختري حدثنا على قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وانا شابٌّ فقلت يا رسول الله تبعثنى الى قوم لاقضى بينهم وانا شابٌّ لا اعلم لى بالقضاء فقال ادن منى فدنوت منه فضرب فى صدرى وقال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه قال فما شككت بعدها فى قضاء اثنين وفى رواية اذا جلس بين يديك خصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر مثل ما سمعت منه فانك اذا فعلت ذلك تبين لك القضاء رواه احمد ورواه ابو داود والترمذي و ابن ماجة نحوه عن على رض قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فانتهينا الى قوم حفروا

اور اس شکایت کی خبر رسول اللہ کو پہونچی اسلئے ایک دن مسجد میں گیا اور رسول خدا مسجد میں اپنے یاروں کی جماعت کے ساتہ تشریف رکھتے تہے مجہے آپ گہورنے لگے اور فرمایا اے عمرو خدا کی قسم تونے مجہے ایذا دی میںنے کہا اے رسول خدا میں آپکو ایذا دینے سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں فرمایا کیا تجہے معلوم ہنیں کہ جس نے علی کو ایذا دی اوسنے مجہے ایذا دی۔ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم سے علی رض نے بیان کیا کہ مجہے رسول خدا نے یمن کی طرف بہیجا اور میں جوان تہا میںنے عرض کیا اے رسول خدا آپ مجہے ایک قوم پر اسواسطے بہیجتے ہیں کہ میں اون میں قضا کروں۔ میں تو جوان آدمی ہوں قضا کو جانتا ہنیں حضرت نے فرمایا آ و میرے پاس آ و میں آپ کے قریب ہوا آپنے میرے سینہ پر ہاتہ پہیر کر فرمایا۔ بار خدایا علی کے سینہ کو ہدایت کر اور اوسکی زبان کو ثابت رکہہ علی فرماتے ہیں اسکے بعد پہر میںنے دو شخصوں کے فیصلہ میں کبہی شک نکیا اور ایک روایت میں ہے کہ اے علی جب تمہارے سامنے مدعی اور مدعا علیہ بیٹہیں تو جبتک مدعا علیہ سے مدعی جیسے بات نہ سن لو اونمیں فیصلہ نکرو جب تم ایسا کروگے تو تمہارے لئے قضا ظاہر ہو جاویگی امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ مجہے رسول خدا نے یمن کیطرف بہیجا ہم ایک قوم کے پاس آئے جنہوں نے شیر پکڑنیکے لئے گڑہے کہود رکہے تہے

زبية الى الاسد فبيناهم يتدافعون
اذ سقط رجل منهم فى الزبية فتعلق
بآخر ثم تعلق آخر بآخر حتى صار
فيه اربعة وكان فيها اسد فجرح
الكل فانتدب اليه رجل بحربة
فقتله ومات الاربعة من جراحته
فقام اولياء الاول الى اولياء الثانى
بالسلاح ليقتتلوا مع اولياء الثانى
فقال علىٌّ علىّ باولياء الاول فجاءوا
فقال اتريدون ان تقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين اظهركم
انى اقضى بينكم بقضاء فان رضيتموه
والا فتحاجزوا حتى تذهبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقضى
بينكم فقالوا نعم فقال اجمعوا من
قبائل حافر البير ربع الدية وثلث
الدية ونصف الدية فلاولياء الاول
الربع لانه اهلك من فوقه وللاولياء
الثانى الثلث وللاولياء الثالث النصف
وللاولياء الرابع الدية الكاملة فلم
يرضوا بذلك فاتوا رسول الله صلى
الله عليه وسلم واخبروه بالقصة و
قال سأقضى بينكم فقال رجل منهم

ایک وقت وہ آپس میں مدافعت کر رہے تھے کہ یکایک ایک
آدمی اون میں کا اوس گڑہے میں جاپڑا اور اوسکے ساتھ دوسرا
اور دوسرے کے ساتھ تیسرا لپٹا ہوا گڑہے میں جاپڑا ایہانتک
کہ چار آدمی اوس گڑہے میں گر پڑے اور اوسمیں شیر موجود
تہا اوسنے سبکو زخمی کر ڈالا سو ایک مرد برچھا لیکر
اوسپر دوڑا اور شیر کو مار ڈالا اور وہ چاروں کے چاروں
اوسکے زخم سے مرگئے پس جو شخص سب سے پہلے اوس
گڑھے میں گرا تھا اوسکے ولی وارث دوسرے شخصکے
وارثوں کے سامنے ہتیار لیکر کہڑے ہوئے تاکہ اونسے لڑائی
کریں پس حضرت علی نے فرمایا پہلے شخص کے وارثونکو میرے پاس
لاؤ اور جب وہ آئے تو آپنے فرمایا کیا تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو
حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں میں
تمہارے لئے اسباب میں فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اوسے پسند کرو
فہو المراد ورنہ نہ الجھئے یہانتک کہ رسول خدا کے پاس جاکر داد چاہو وہ تم میں
صاف فیصلہ کر دینگے انہوں نے کہا ہاں پہلے آپ فرمائیے تو آپ
نے فرمایا جسنے وہ کنواں کہودا ہے اوسکے قبائل سے دیت کا
چوتھا اور تیسرا اور نصف حصہ جمع کرو اور پہلے شخصکے وارثوں
کو چوتھا حصہ دو کیونکہ اوسنے اپنے اوپر والے کو ہلاک کیا ہے
اور دوسرے شخصکے وارثونکو تیسرا حصہ اور تیسرے شخص کے وارثوں کو
نصف دیت اور چوتھے شخصکے وارثوں کو پوری دیت دو مگر
وہ اس فیصلہ سے راضی نہوئے اور رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر اس قصہ کی خبر دی آپنے فرمایا میں
قریب تم میں فیصلہ کرونگا پھر ایک مرد نے اون میں سے کہا

یا رسول اللہ ان علی بن ابی طالب قضی بکذا وکذا فاجاز قضاء علی رواہ احمد عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی تؤتی یوم القیامۃ بناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا ورکبتک مع رکبتی حتی ندخل الجنۃ جمیعاً رواہ احمد فی کتاب الفضائل عن علی قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فمررنا علی حدیقۃ فقلت یا رسول اللہ ما احسن ھذہ فقال لک مثلھا فی الجنۃ حتی اتینا علی سبع حدائق رواہ احمد فی الفضائل عن زید بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی غرسہ اللہ بیمینہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی بن ابی طالب رواہ احمد فی کتاب الفضائل عن عبد اللہ بن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی بن ابی طالب فقال قل لہ انت سید فی الدنیا سید فی الاخرۃ من احبک فقد احبنی ومن

اے رسول خدا علی ابن ابی طالب نے اس مقدمہ میں ایسا ایسا فیصلہ کیا ہے سو رسول خدا نے علی رض کا فیصلہ جائز رکہا - امام احمد فضائل میں انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر تم سوار ہوکر لائے جاؤ گے اور ہم تم اکٹھے ملکر جنت میں داخل ہونگے - نیز امام احمد میں حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلعم کے ساتھہ مدینہ کے بعض راہوں میں چلا جاتا تھا سو ہم ایک باغ پر گذرے مینے کہا اے رسول خدا یہ کیا اچھا باغ ہے - فرمایا تمہارے لئے اس جیسا جنت میں ہے - (علی فرماتے ہیں) کہ ہم اسیطرح سات باغوں پر گذرے اور آپنے وہی فرمایا - زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اوس سرخ شاخ کو جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے جنت عدن میں بویا ہے اپنا محبوب رکہے اوسے چاہیے کہ علی بن ابی طالب کی محبت میں قیام کرے - عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ مجھے رسول خدا صلعم نے علی بن ابی طالب کے پاس بہیجا اور فرمایا کہ اوس سے جاکر کہو تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے - جسنے تجھے دوست رکہا اوس نے مجھے دوست رکہا اور

ابغضک فقد ابغضنی عن علی رض
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم یا علے انی احب لک ما احب
لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا
تُقع بین السجدتین رواہ الترمذی
عن علی رضی اللہ عنہ قال لما کانت
لیلۃ بدر قال رسول اللہ صلعم
من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس
قال فقمت فاحتضنت قربۃ ثم اتیت
قلیبا بعید القعر مظلما فانحدرت
فیہ فاوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل
تاهبوا لنصرۃ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم وحزبہ فهبطوا من السماء
لهم دوی یذهل من سمعہ فلما
حاذوا القلیب وقفوا وسلموا علیَّ
من عند اخرهم اکراما وتبجیلا
وتعظیما رواهما احمد فی الفضائل
عن عبد اللہ بن عمر بن
الخطاب رض قال قال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یا علے انت معی فی الجنۃ قالها
ثلاثا رواهما ابو احمد محمد بن
احمد الغطریف الجرجانی

جسنے مجھے دشمن جانا اوسنے مجھہ سے دشمنی کی ترمذی
میں حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
اے علی جو چیز میں اپنے لیئے دوست رکہتا ہوں
وہی تمہارے لئے چاہتا ہوں اور جو چیز میں اپنے لیئے
بُری جانتا ہوں وہی تمہارے واسطے بھی ناپسند
رکہتا ہوں۔ تم دونوں سجدوں کے درمیان اقعا
نکرو۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں
اونہوں نے فرمایا جب بدر کی رات ہوئی تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیئے پانی کون شخص
لاتا ہے یہ سنکر لوگ حیران کہڑے ہو گئے میں اوٹھا
اور مشک بغل میں دبا کر ایک بہت گہری اور تاریک
کنوئیں پر آیا اوس میں اوترا اوسوقت اللہ تعالے
نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو حکم فرمایا
کہ تم محمد صلعم اور اونکی گروہ کی مدد کے لیئے آمادہ اور
تیار ہو جاؤ سو وہ آسمان سے اوترے اونکی ایسی
بہن بہنی آواز تہی کہ جو سنتا تہا بیہوش ہو جاتا تہا
پس جب وہ کنوئیں کے مقابل ہوئے تو وہاں ٹہر کر
بزرگی اور تعظیم کے لیئے سب نے مجھے سلام کیا۔
ابو محمد بن محمد الغطریف الجرجانی الصوفی عبد اللہ بن
عمر بن الخطاب رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اے علی
تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔
امام احمد ابو ظبیان سے روایت کرتے ہیں

الصوفي عن ابي ظبيان ان عمر رضي الله عنه اُتِيَ بامراءةٍ قد زنت فامر برجمها فذهبوا ليرجموها فراٰهم علي في الطريق فقال ماشان هذه فاخبروه فخلا سبيلها ثم جاء الی عمر فقال له لم رددتها فقال لانها معتوهة وقد قال رسول الله صلی الله عليه وسلم رُفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی يستيقظ والصبي حتی يحتلم والمجنون حتی يفيق فقال عمر لولا علي لهلك عمر رواه احمد في الفضائل

عن علي رضي الله عنه قال يا ايها الناس اقيموا علی ارقائكم الحد من احصن منهم ومن لم يحصن فان امة لرسول الله صلی الله عليه وسلم زنت فامرني ان اجلدها فاذا هي حديث عهد بنفاس فخشيت ان انا جلدتها ان اقتلها فذكرت ذلك للنبي صلی الله عليه وسلم فقال احسنت رواه مسلم وفي رواية ابي داود قال دعها حتی ينقطع دمها ثم اقم عليها الحد واقيموا الحدود علی ما ملكت ايمانكم

کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت جسنے زنا کیا تھا لائی گئی آپنے اوسے رجم کرنیکا حکم فرمایا لوگ اوسے رجم کرنیکے واسطے لیئے جاتے تھے کہ علی رض نے اونہیں رستہ میں دیکھا فرمایا اس عورت کی کیا کیفیت ہے لوگوں نے اس حال سے آپکو خبر دی آپنے اوسے چھوڑ دیا پھر حضرت عمر کے پاس آئے اونہوں نے فرمایا ای علی تم نے اوس عورت کو کیوں پھیر دیا کہا وہ دیوانی تھی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ تین شخصوں سے قلم مرفوع ہے (یعنے وہ محل تکلیف نہیں) (۱) سویا ہوا جبتک کہ جاگے۔ (۲) بچہ یہانتک کہ بالغ ہو جاوے (۳) مجنون حتی کہ ہوش میں آئے حضرت عمر نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو لیا تھا۔

مسلم میں حضرت علی سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا اے لوگو اپنے غلام لونڈیوں پر حد قائم کرو خواہ بیاہی ہوں یا کنوارے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اوسے حد لگاؤں اتفاق سے وہ بچہ جننے کے قریب تھی پس میں ڈرا کہ مبادا اگر میں اوسے حد لگاؤں تو میرے ہاتھ سے مر جاوے چنانچہ میں نے اوسے حد نہ ماری اور رسول خدا سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے خوب کیا ابوداؤد کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوسے چھوڑ دو یہانتک کہ اوس کا خون تھم جاوے پھر حد قائم کرو اور اپنی لونڈی غلاموں پر حد لگایا کرو

فصل في سيرة امير المومنين امام المتقين علي بن ابي طالب ابي الحسن كرم الله وجهه عليه الصلوة والسلام

عن ابن شهاب قال كان عمر بن عبد العزيز يقول ما علمنا ان احدًا من هذه الامة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهد من علي بن ابي طالب ما وضع لبنة على لبنة ولا قصبة على قصبة رواه احمد عن علي بن ربيعة الوالبي قال جاء ابن التياح الى امير المومنين كرم الله وجهه فقال يا امير المومنين امتلاء بيت المال من صفراء وبيضاء فقال علي الله اكبر ثم قام متوكأ على يد ابن التياح فدخل بيت المال ثم قال علي باشياع الكوفة فنودي في الناس فاعطى جميع ما في بيت المال وهو يقول يا بيضاء يا صفراء غري غيري حتى لم يبق فيه درهم ولا دينار ثم امر بنضحه فصلى فيه ركعتين رواه احمد عن

حضرت امیر المومنین امام المتقین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی سیرت وخصلت میں

امام احمد ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم نے اس امت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی بن ابی طالب سے زائد کسی اور کو زاہد نہیں جانا اونہوں نے کبھی ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھی چھپر کے ایک سرکنڈے پر دوسرا سرکنڈہ نہ رکھا امام احمد علی بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن التیاح امیر المومنین حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے حضرت علی نے (تعجب کی رو سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا پھر ابن التیاح کے ہاتھ پر سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور بیت المال میں تشریف لائے پھر فرمایا کوفہ کے شیعوں (دوستوں قبیلہ کے لوگوں) کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں میں ندا کی گئی (جب سب جمع ہوگئے) تو آپنے سارا بیت المال کا مال اونہیں دے دیا۔ اور اوسوقت وہ فرماتے تھے اے چاندی اے سونے تم میرے غیر کو فریب دینا میں تمہاری فریب دہی میں نہ آؤں گا۔ اور آپ نے یہاں تک تقسیم کیا کہ ایک درہم نہ ایک دینار باقی رکھا۔

پھر وہاں پانی چھڑکنے کا حکم فرمایا اور اوس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔

عكرمة قال اتى علىّ بزنادقةٍ فاحرقهم
فبلغ ذلك ابن عبّاس فقال لو كنتُ
انا لم احرقهم لنهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تعذّبوا بعذاب
الله ولقتلتهم لقول رسول الله صلى
الله عليه وسلم من بدّل دينه
فاقتلوه رواه البخارى عن علىؓ
قال أهدِيت لرسول الله صلى الله
عليه وسلم بغلة فركبها فقال علىّ
لو حملنا الحمير على الخيل فكانت لنا
مثل هذه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما يفعل ذلك الذين
لا يعلمون رواه ابوداود والنسائى عن علىؓ
قال اهديت لرسول الله صلعم حُلّة
سيراء فبعث بها الىّ فلبستها فعرفت
الغضب فى وجهه فقال انى لم ابعث
بها اليك لتلبسها انما بعثتُ بها اليك
لتشققها خمرًا بين النساء رواه
البخارى ومسلم عن عبد الله بن
زرير قال دخلتُ على علىّ يوم
الاضحى فقرب الى خزيرة فقلت يا
امير المومنين قد اكثر الله الخير فقال
يا ابن زرير سمعتُ رسول الله

(تاکہ وہ زمین قیامت کے دن گواہی دی کہ حضرت علی نے مسلمانوں سے
ایک سہم تک نہ روکا) امام بخاری عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کے پاس ایک بے دین قوم لائی گئی آپنے اونہیں آگ سے جلادیا۔
ابن عباس کو جب یہ خبر پہونچی تو اُنہوں نے کہا اگر میں ہوتا تو اونہیں
کبھی نہ جلاتا کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا
ہے اور ارشاد کیا ہے کہ لوگوں کو عذاب الٰہی کے ساتھ تکلیف نہ دو
البتہ میں اونکو قتل کرڈالتا کیونکہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ
جو اپنا دین بدل دے اوسے قتل کرڈالو۔ ابوداؤد اور نسائی
حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک خچر تحفۃً بھیجا گیا آپ اوس پر سوار
ہوئے علی رضؓ نے کہا اگر ہم بھی گدہوں کو گھوڑیوں پر چھوڑیں
تو اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ رسول خدا صلعم نے
فرمایا یہ کام جاہلوں کا ہے بخاری اور مسلم میں علی رضؓ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک ریشمی
خطدار جوڑا بھیجا گیا آپنے اوسے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسے
پہن لیا اوسکے پہننے سے آپکے چہرۂ مبارک میں غصہ کے آثار
مجھے معلوم ہوئے پھر فرمانے لگے۔ میں نے اوسے تمہارے پہننے
کیلئے نہیں بھیجا۔ بھیجا تو اسواسطے تہا کہ اوسکی اوڑھنیاں
پہاڑکر عورتوں کو تقسیم کردو۔ عبداللہ بن زریر کہتے ہیں
میں حضرت علی کے پاس عید الضحیٰ کے دن حاضر ہوا
آپنے میری طرف گوشت کا حلیم نزدیک کیا میں نے کہا اے
امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے بہت مال متاع آپکو عنایت فرمایا ہے
علی رضؓ نے ۔۔۔ اے ابن زریر میں نے رسول خدا سے سنا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل
للخلیفة من مال اللہ الا قصعتان
قصعة یاکلها هو واهله وعیاله و
قصعة یضعها بین یدی الناس عن
سوید بن غفلة قال دخلت علی علی
فی هذا القصر یعنی قصر الامارة وبین
یدیه رغیف من شعیر وقدح من لبن
والرغیف یابس تارةً یکسره بیدیه
وتارةً برکبتیه فشق علی ذلک فقلت
لجاریة له یقال لها فضة الا ترحمین
هذا الشیخ وتنخلین له هذا الشعیر
اما ترین نشارته علی وجهه وما یعانی
منه فقالت لای شیء یوجر هو ونأثم
نحن وانه عهد الینا ان لا ننخل له
طعاماً قط فالتفت الیّ وقال ما تقول
لها یا ابن غفلة فاخبرته وقلت یا
امیر المومنین ارفق بنفسک فقال لی
ویحک یا سوید ما شبع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واهله من خبز
بر ثلاثاً حتی لقی اللہ تعالی ولا نخل له
طعام قط ولقد جعت مرةً بالمدینة
جوعاً شدیداً فخرجت اطلب العمل فاذا
بامراءة قد جمعت مدراً یرید ان تبله

فرماتے تھے اللہ کے مال میں سے خلیفہ کے لیے۔
دو پیالوں کے سوا کہ ایک تو وہ اور اوسکے اہل وعیال
کہائے اور دوسرا پیالہ مہمانوں کے آگے رکھے
اور کچھ حلال نہیں۔
مسند امام احمد میں سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی کے
پاس اس محل یعنے دار الامارۃ میں آیا اوس وقت آپکے پاس ایک
جو کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی
کہ کبھی تو اوسے آپ ہاتھوں سے توڑتے اور کبھی گھٹنوں پر مار کر
توڑتے تھے اونکی یہ حالت مجھپر بہت گراں گذری آپکی ایک
لونڈی تھی جسکا فضہ نام تھا میں نے اوس سے کہا کیا تو اس شیخ پر
رحم نہیں کرتی اور انکے لئے جو چھانکر روٹی نہیں پکاتی کیا تو
اونکی مشقت اور جس چیز سے اونہیں رنج ہوتا ہے اوسکو نہیں
دیکھتی لونڈی نے جواب دیا کہ علی رضی اللہ عنہ کو اسمیں
اجر ملتا ہے اور ہم گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ اونہوں نے ہم سے عہد لیا ہے
کہ اونکا کہانا چہانکر کبھی نہ پکاویں اتنے میں حضرت علی نے
میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا
کہہ رہا ہے میں نے اپنی گفتگو کی خبر دیکر عرض کیا کہ ای امیر المومنین
اپنے نفس پر رحم فرمائیے اور اوسے اتنی مشقت میں نہ ڈالئے آپنے
فرمایا اے سوید تجھے خرابی ہو رسول خدا صلعم اور اونکے اہل نے تین دن تک برابر
گیہوں کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا یہانتک کہ اللہ سے ملاقات کی اور ہم کبھی
آپکے واسطے کہانا چہن چھانکر نہ پکایا گیا ایکدفعہ مدینہ میں مجھے
سخت بھوک لگی میں مزدوری ڈھونڈہنے نکلا ناگاہ
ایک عورت مٹی کے ڈھیلے جمع کرکے اونہیں بھگونا چاہتی تھی

فقاطعتها على دلو بتمرة فمددت
ستة عشر دلوا حتى مجلت يداى وفى
رواية فمتحت ثم اخذت التمر واتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته
فاكل منه رواه احمد فى الفضائل
عن هرون بن عنترة عن ابيه
قال دخلت على على وهو بالخورنق
وهو يرعد فى يوم بارد وعليه شملة
فقلت يا امير المومنين ان الله قد
جعل لك ولاهلك نصيبا فى هذا المال
وانت تصنع بنفسك ما تصنع فقال والله
ما ارضاكم من اموالكم وما لكم شيئا والله
انها لقطيفتى التى خرجت بها من المدينة
عن ابى المطرف قال رايت على بن ابى
طالب كرم الله وجهه مؤتزرا بازار
مرتديا برداء ومعه درة كانه اعرابى
يدور فى الاسواق حتى بلغ سوق الكرابيس
فوقف على شيخ فقال يا شيخ
احسن بيعتى فى قميص بثلاثة
دراهم فعرفه الشيخ فقال نعم
فلما عرفه تركه ومضى ونحو
يشتر منه شيئا فاتى غلاما حدثا
فاشترى منه قميصا بثلاثة دراهم ثم جاء

بیٹے اور سولہ ڈول پر ایک کھجور چکائی اور سولہ ڈول
کھینچکر اوس مٹی کو تر کر دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے
پھر کھجوریں لیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
آکر اس امر کی خبر دی آنحضرت نے بھی اوسمیں سے تناول
فرمائی ہرون بن عنترہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں
کہ میں علیؓ کے پاس گیا اور وہ خورنق (ایک معروف
محل کا نام ہے) جاڑے کے موسم میں کانپ رہے تھے اور اونپر ایک
پرانی چادر پڑی تھی میں نے کہا اے امیر المومنین آپکے اور آپکی اہل کے
واسطے اس بیت المال سے ایک حصہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور آپ
اپنے نفس کے ساتھ یہ کرتے ہیں جو کر رہے ہیں۔ علیؓ نے
فرمایا خدا کی قسم ہے تمہارے مالوں میں سے میں نے اپنے لیے کچھ بھی
نہیں لیا واللہ یہ میری وہی چادر ہے جسے میں مدینہ سے لیکر اپنے
ساتھ نکلا تھا۔ امام احمد ابو المطرف سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ایک لنگی کا تہبند
اور ایک چادر اوڑھے ہوئے اور ایک درہ اپنے ساتھ لیے ہوئے
اور اعرابی کی طرح بازاروں میں پھرتے تھے اور ٹہلتے ٹہلتے
بزازوں کے بازار میں پہونچے پھر ایک بڈھے شخص کے پاس کھڑے
ہوکر فرمایا اے شیخ تو تین درہم [illegible]
بیچ [illegible]
[illegible]

ابو الغلام فاخبره وقال اشترے منی رجل قمیصًا بثلاثة دراهم من صفته کذا وکذا فاخذ درهمًا وجاء الیه فقال یا امیر المؤمنین هذا الدرهم فاضل عن ثمن القمیص تحذه فان ابنی غلط انما ثمنه درهمان فقال یا شیخ اذهب بدرهمك فانه اعطانی علی رضا منی واخذ رضاه رواه احمد عن عمرو بن قیس الملائی قال رأی علی علیٰ کرم الله وجهه ازارٌ مرقوعٌ فعوتب فی ذلك فقال یخشع له القلب ویقتدی به المؤمن رواه سفیان الثوری قال سفیان وکان یقطع الثوب الی اطراف اصابعه یعنی الکم عن ابی مطر انه رای علی علیٰ قمیصًا بثلاثة دراهم وفی روایة انه اشتری قمیصًا ولبسه ففضل عن الرسغین والکعبین فقطعه وقال الحمد لله الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل به بین الناس واواری به عورتی فقیل له اهذا شیئ ترویه عن نفسك او عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بل

اوس لڑکے کا باپ آیا تو اوسنے اوسکی خبر دی کہ ایک شخص مجھسے تین درہم کا ایک کرتا خرید ہے اور اوسکی ایسی ایسی صورت ہے وہ شخص ایک درہم لیکر حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین یہ درہم اوس کرتے کی قیمت سے زائد ہے آپ اسے لے لیجیے کیونکہ میرے لڑکے نے قیمت میں غلطی کی اوسکی قیمت تو دو ہی درہم ہے آپنے فرمایا اے شیخ اس درہم کو تو ہی لیجا کیونکہ اوسنے میری خوشی ہی سے بیع کی ہے اور میں اوسکی خوشی سے یہ کرتا لیا ہے عمرو بن قیس کہتے ہیں علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ پر ایک پیوندوار تہبند دیکھکر لوگوں نے اس باب میں عتاب کیا۔ آپ نے فرمایا اس میں قلب عاجزی سے رہتا اور اس کے ساتھ مومن اقتدا کرتا ہے۔ اسے سفیان ثوری نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اوس کپڑے کو جو انگلیوں کی طرف ہوتا ہے یعنی آستینوں کو پھاڑ ڈالا کرتے تھے۔ امام احمد ابو مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی پر ایک کرتا تین درہم کی قیمت کا اونے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اونہوں نے کرتا خرید کر پہنا اور پہونچوں اور ٹخنوں سے جو زائد تھا اوسے کتر ڈالا اور فرمایا۔ سب تعریف اوس خدا کے لئے ہے جس نے ایسا لباس زینت مجھے عطا فرمایا جس سے لوگوں میں تجمل کرتا اور اپنی سترم گاہ کو ڈہانکتا ہوں۔ لوگوں نے یہ بات سنکر آپ سے پوچھا کیا یہ آپ اپنی طرف سے روایت کرتے ہو یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا

سمعته من رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن علی بن الاقمر
عن ابیه قال رایت علیا کرم الله
وجهه وهو یبیع سیفا له فی السوق
ویقول من یشتری هذا السیف
فوالذی فلق الحبة وبرا النسمة لطالما
کشفت به الکرب عن وجه رسول
الله صلی الله علیه وسلم ولو کان
عندی ثمن ازار لما بعته رواه ابو
نعیم عن عمرو بن یحیی عن ابیه
قال اهدی لعلی کرم الله وجهه زقاق
من عسل وسمن فراها قد نقصت
فسال عنها فقیل له بعثت ام کلثوم
فاخذت منه فبعث الیها بعد ان قوم
العسل بخمسة دراهم فاخذها منها
وقال هذا للمسلمین عن عمرو بن یحیی
عن قنبر قال جاء الی بیت المال زقاق
من عسل فقال الحسن بن علی
یا قنبر اذهب وأتنی من الزقاق
بمقدار نصیبی من بیت المال فقد نزل
بی ضیف وما عندی ما اطعمه واذا
قسم امیر المومنین العسل فخذ بقدر
نصیبی ورده فی بیت المال فجاء قنبر

بلکہ رسول خدا صلعم سے سنا ہے علی بن الاقمر اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ کو بازار
میں تلوار بیچتے ہوئے دیکھا آپ کہہ رہے تھے اس تلوار کو
کون خریدتا ہے اوس ذات کی قسم جس نے دانہ پہاڑ کو
اوگایا اور جان کو پیدا کیا میں نے اس تلوار سے بہت زمانہ تک
رسول خدا صلعم کے چہرہ مبارک سے رنج و فکر دور کیا ہے
اگر میرے پاس ایک ازار کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا
عمرو بن یحیی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کیواسطے شہد اور روغن کی کپی مشکیں
بھیجی گئیں ہیں ایک دو دن کے بعد جو آپ نے انہیں
دیکھا تو اون میں سے کچھ کم ہوگیا تھا آپنے دریافت کیا
کہ یہ مشک کم کیوں ہوئی گہر والوں نے عرض کی کہ اسمیں
سے کچھ لیکر ام کلثوم (آپ کی صاحبزادی) کو بہیجدیا
ہے۔ آپنے شہد کی قیمت پانچ درہم لگا کر اونکے پاس
لیکر بہیجا اور قیمت لیکر فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا
حق ہے۔ عمرو بن یحیی قنبر سے روایت کرتے ہیں کہ بیت المال
میں شہد کی مشکیں آئیں سو حسن حضرت علی کے بڑے
صاحبزادے نے فرمایا اے قنبر جا اور بیت المال کے شہد میں سے
میرے حصہ کی مقدار میرے پاس لے آ کیونکہ میرے پاس ایک
مہمان آیا ہے اور اوسکے کہلانے کو میرے پاس کچھ بھی نہیں
ہے۔ جب امیر المومنین شہد تقسیم کرینگے تو میرے حصہ
کی مقدار میں سے لیکر بیت المال کا حق ادا کر دیجیو
قنبر اون مشکوں میں سے ایک مشک کے پاس آیا

الی زق منها فاخذ منه مقدار رطل
ثم جاء علی کرم الله وجهه الی
الزق فراه قد نقص فقال یا قنبر
یا ایحك ماهذا فاخذ یتعلل علیه
فقال والله لتصدقنی الحدیث
فصدقه فغضب غضبا شدیدا
وقال علیّ بالحسن فجاء فوقع علی
قدمیه وقال بحق عمی جعفر وکان اذا
سئل بحق جعفر سکن غضبه فقال
له ما حملك علی ان تاخذ من عسل
المسلمین قبل القسمة فقال اما لی فیه
حق فقال فکیف تنتفع به قبل المسلمین
والله لولا انی رایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقبّل ثنایاك لاوجعتك
ضربا ثم واشتر عوضه وصبه فی
الزق ففعل وقسمه بین المسلمین
وبکی ثم قال اللهم اغفر للحسن
فانه لم یعلم ولقد کنا مع رسول
الله صلعم نقتل اخواننا وابنائنا
واعمامنا واهلنا ما نرید بذلك الا وجه
الله تعالی ولقد کان الرجل منا یختار
الله ورسوله علی نفسه فلما رای صدقنا
انزل بعدونا الکبت والذل

اور اوس میں سے ایک رطل کے مقدار کے لیا اسکے بعد علی کرم اللہ
وجہہ بیت المال میں آئے اور اوس مشک کی گھٹی دیکھکر فرمایا اے قنبر
تجھے خرابی ہو یہ کیا ہوا وہ آپ سے حیلہ اور بہانہ کرنے لگا آپنے فرمایا
خدا کی قسم سچ بات کہو کہ کیا ہے اوسنے سچ سچ آپکو بتا دیا آپکو
سخت غصہ آیا اور فرمایا میرے پاس حسن کو لاؤ وہ آئے اور آتے
ہی آپکے قدموں میں گر پڑے اور فرمانے لگے بطفیل میرے چچا
جعفر کے آپ مجھے معاف کیجیے اور حضرت علی کا قاعدہ تہا کہ
جب جعفر کا واسطہ دیجاتے تو آپکا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا تہا آپنے
فرمایا مسلمانوں کے شہد لینے پر تجھے کس چیز نے برانگیختہ
کیا حالانکہ وہ ابہی تقسیم نہ ہوا تہا حسن نے عرض کیا کیا
اوس میں میرا کوئی حق نہ تہا فرمایا سب مسلمانوں سے پہلے ہی تو اوس کے
نفع حاصل کرنے لگا خدا کی قسم اگر میں رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو تیرے دانتوں کا بوسہ لیتے نہ دیکھتا تو تجھے
ضرور دردناک مار مارتا۔ جا کہڑا ہو اور اسکے عوض
شہد خرید کر مشک میں ڈال۔ حسن نے ایسا ہی کیا۔
علی مرتضی نے اوسے مسلمانوں کو بانٹا اور رو کر
فرمایا خداوند حسن کو بخشدے کیونکہ وہ اسے نہ جانتا
تہا بیشک ہم رسول خدا کے ساتہ ہوکر اپنے بہائیوں
اپنے بیٹوں - اپنے چچاؤں اپنے اہل کو قتل
کرتے تہے اور اس سے صرف خدا کی رضامندی چاہتے
تہے اور ہم میں ایک ہوتا تہا کہ وہ خدا اور رسول کو
اپنی جان پر اختیار کرتا تہا سو جب خدا تعالی نے ہمارا ایسا
سچا اعتقاد دیکھا تو ہمارے دشمنوں پر ہلاکت اور ذلت اوتاری

وانزل علينا النصر حتى استقر الاسلام
ملقيا جرانه متبوءا اوطانه والله لو
اتينا اليوم ما تاتون ما قام للدين
عمود ولا اخضر للايمان عود
رواه القرشي عن سويد بن غفلة
قال دخلت على علي كرم الله وجهه
يوما وليس في داره سوى حصير
رث وهو جالس عليه فقلت يا امير
المومنين انت ملك المسلمين والحاكم
عليهم وعلى بيت المال وتاتيك الوفود
وليس في بيتك سوى هذا الحصير
فقال يا سويد ان اللبيب لا يتاثث في دار
النقلة وامامنا دار المقامة قد نقلنا
اليها متاعنا ونحن منقلبون اليها
عن قريب قال فابكاني والله كلامه
رواه القرشي عن ابي خير عن شيخ
لهم قال رايت عليا كرم الله وجهه و
عليه ازار غليظ فقلت ما هذا قال اشتريته
بخمسة دراهم فمن اربحني فيه درهما
بعته اياه قال وكان يأتزر بعباءة ويشد
وسطه بعقال ويهنأ بعيره وهو يومئذ
خليفة رواه احمد في الفضائل عن
عبد الله بن عباس قال دخلت على

اور ہم پر مدد و نصرت یہاں تک کہ اسلام نے راحت پائی
اور اپنے مواضع میں ساکن ہوا - خدا کی قسم اگر ہم بھی
وہ کام کرتے جو تم آج کر رہے ہو تو دین کا ستون کبھی قائم
نہوتا اور ایمان کی شاخ کبھی سبز نہ ہوتی۔
امام قرشی سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں
ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا اور اونکے
گھر میں ایک پرانے بوریے کے سوا جسپر وہ بیٹھے تھے اور
کچھ نہ تھا میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مسلمانوں کے سردار
ہیں اونپر حکومت کرتے ہیں بیت المال کے مختار ہیں آپکے پاس
بادشاہوں اور قبائل کے ایلچی اور وفد آتے ہیں اور آپکے گھر میں
پرانے بوریے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید بلاشبہ عقلمند دار نقل
میں اقامت پسند نہیں کرتا ہے اور ہمارے سامنے دار مقام دہمیشگی کا
گھر ہے ہم اپنے سرمایہ اور پونجی اوس گھر کیطرف نقل کرچکے
ہیں اور اب ہم بھی اوسکی طرف عنقریب پہرنے والے ہیں سوید کہتے ہیں خدا
کی قسم اونکے اس کلام نے مجھے رولا دیا امام احمد ابو الخیر سے روایت کرتے
ہیں کہ اونکے شیخ نے اونسے کہا کہ میں نے علی کرم اللہ وجہہ پر ایک
موٹا گاڑھا تہ بند دیکھا سو میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا یا میں نے
پانچ درہم کو اسے خریدا ہے اب جو کوئی ایک درہم نفع دیکر مجھ سے خریدنا چاہے
لے تو اوسے بیچتا ہوں راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی ایک چادر کا
تہ بند باندھتے اور اوسکے بیچ میں ایک رسی سے سخت
مضبوط کر کے کستے اور اپنے اونٹ کو تیل ملتے اور
اوس زمانہ میں خلیفہ تھے - امام احمد عبد اللہ بن عباس سے روایت
کرتے ہیں کہ ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا

يومًا وهو يخصف بغلٍ فقلت له ما تصنع بهذا النعل التي تخصف فقال هي والله احب الي من دنياكم اوامرتكم هذه الا ان اقيم حقا وادفع باطلا ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويرقع ثوبه ويركب الحمار ويردف خلفه قال ابن عباس وما كان ياكل الا من شئ ياتيه من المدينة قال وقدم اليه فالوذ فلم ياكل فقلت احرام هو قال لا ولكني اكره ان اعود نفسي ما لم تعود ما اكل منه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه احمد عن ابي النوار بايع الكرابيس قال اشترى على كرم الله وجهه تمرا بدرهم فحمله في ملحفة فقال له رجل انا احمل عنك فقال لا ابو العيال احق ان يحمل حاجته قال وهو يومئذ خليفة وكان يلبس الكرابيس السنبلانية وهي ثياب غلاظ يساوي الثوب درهمين او ثلاثة دراهم ويقول الحمد لله الذي كساني من الرياش ما اتجمل به بين خلقه عن الحسن بن حرموز المرادي

اور وہ جوتیاں سی رہے تھے میں نے کہا اس جوتی کی کیا قیمت ہے کہ آپ آپ اوسکو سی رہے ہیں فرمایا خدا کی قسم یہ جوتیاں سینی تمہاری دنیا سے مجھے بہت محبوب ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ تمہاری اس خلافت سے زیادہ محبوب ہے مگر میں اس سے حق ادا کرتا اور باطل کو دفع کرتا ہوں پھر فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں سیتے اور اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے اور گدھے پر سوار ہوتے اپنے پیچھے اور شخص کو بٹھا لیتے تھے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہ کہاتے تھے مگر وہ چیز جو آپکے پاس مدینہ سے آتی تھی ایکدن آپکے آگے فالودہ رکھا گیا سو آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے نفس کو ایسی چیز کے ساتھ خوگر کرنا مکروہ جانتا ہوں جسکا وہ معتاد نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا یا ابو النوار بزاز (یا گدڑیئے) سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے ایکدرہم کی کھجوریں خریدیں اور اپنی چادر میں اونہیں اوٹھائے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص نے عرض کیا میں آاوٹھا کر پہونچادوں فرمایا کچھ ضرور نہیں۔ ابو العیال (حضرت علی کی کنیت مراد ہے) اپنی حاجت کا بوجھہ اوٹھانے کا زائد مستحق ہے راوی کہتا ہے اور اوس زمانہ میں حضرت علی خلیفہ تھے آپ سنبلانیہ کپڑے پہنا کرتے تھے اور وہ ایک قسم کے موٹے اور سخت کپڑے ہوتے تھے جو آپ دو درہم یا تین درہموں کو خرید کرکے پہنتے اور فرماتے تھے سب تعریفیں اوس خدا کو ہے جسنے مجھے ایسا کپڑا پہنایا کہ جس سے میں شرم گاہ ڈھانکتا اور اوسکی مخلوق کے آگے اوس سے زینت کرتا ہوں۔ حسن بن حرموز المرادی کہتے ہیں کہ

عن ابیہ قال رایت علیاً کرم اللہ وجہہ
یخرج من ھذا القصر یعنی قصر الکوفۃ
وعلیہ ازار الی انصاف ساقیہ ورداء
مشمر قریباً منہ ومعہ الدرۃ یمشی
بھا فی الاسواق ویقول یا قوم اتقوا اللہ
وفی روایۃ یامرھم بحسن البیع و
یقول اوفوا الکیل والمیزان ولا
تنفخوا اللحم وفی روایۃ ویرشد
الضالۃ ویعین الحمال علی الحمولۃ
ویقرأ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین
لا یریدون علواً فی الارض الآیۃ و
یقول ھذہ الآیات نزلت فی الولاۃ
وذوی القدرۃ من الناس عن ابی
النوار قال رایت علیاً کرم اللہ وجہہ
وقف علی خیاط فقال لہ یا خیاط
صلب الخیط ودقق الدرز وقارب
الغرز فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول یوتی یوم القیامۃ
بالخیاط الخائن وعلیہ قمیص ورداء
مما خاطہ وخان فیہ فیفتضح علی رؤس
الاشہاد ثم قال یا خیاط ایاک والفضول
والسقطات فان صاحب الثوب احق
بھا فمن تجد عندہ الطیب ... زا ...

کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو اس محل یعنے کوفے کے محل سے نکلتے
دیکھا کہ وہ ایک تہبند آدھی پنڈلیوں تک باندھے ہوے اور ایک
چادر اسکے قریب قریب اوڑھے ہوے تھے اور آپکے پاس ایک
درہ تھا جسے بازاروں میں لیکر پہرتے اور چلتے تھے اور فرماتے تھے اے میری
قوم اللہ سے ڈرو اور ایک روایت میں ہے کہ اونہیں حسن بیع کے
ساتھ حکم فرماتے اور کہتے میان اور تول کو پورا کرو گوشت کو
پھلا کر نہ رکھو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی گم ہوتی چیز کو
پا لیتے اور بہکے ہوے شخص کو راہ پر لگا دیتے تھے اور مزدوروں کی بوجھ
اوٹھانے میں مدد کرتے اور یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلھا
للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فساداً پڑھکر فرماتے
یہ آیت سرداروں اور قدرت والوں کے حق میں اوتری
ہے۔ ابو النوار کہتے ہیں کہ مینے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک
درزی کے پاس کھڑا دیکھا آپنے اوس سے فرمایا اے درزی
تاگا مضبوط بٹ اور درز باریک کر سوئی قریب قریب
نکال کیونکہ مینے رسول خدا کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے
دن خیانت کرنے والا درزی اس حال میں لایا جاویگا
کہ جو کرتا اور چادر اوسنے سیا ہے اوس میں خیانت
کی ہے اوسے پہنے کھڑا ہوگا۔ پھر تمام مخلوق کے سامنے
رسوا ہوگا اسکے بعد علی رضہ نے فرمایا اے درزی بچے
ہوئے کپڑوں اور گری ہوئی کترنوں سے اپنے
تئیں بچا کیونکہ کپڑے کا مالک اوسکا بہت حقدار ہے
اوس شخص سے کہ دے قیمت سے لیتا ہے جسکے
...تہ دنیا میں ... طلب کی جاتی ہے

فی الدنیا رواہ احمد بن عبد الرزاق
عن ابی اراکۃ قال جاء سائل
الی علی فقال لبعض ولدہ اذھب
الی امک وقل لھا ھات ذاک الدرھم
الذی عندک فمضی ثم عاد وقال قد
قالت خبأناہ للدقیق فقال اذھب
وأتنی بہ فذھب وعاد وھو معہ
فاخذہ ورفعہ الی السائل وقال
لا یصدق ایمان عبد حتی یکون بما فی ید
اللہ اوثق منہ بما فی یدیہ فبینا ھو
یتحدث اذ مر بہ رجل یبیع جملا
فاشتراہ منہ بمائۃ درھم ثم باعہ
بمائتین فدفع المائۃ الی ولدہ وقال
اذھب بھا الی امک وقل لھا ھذا ما
وعدنا علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ
وسلم اخبارا عن ربہ سبحانہ
وتعالی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر
امثالھا قال ابو اراکۃ وکان علی
یمشی یوم العید الی المصلی ولا یرکب
عن حصین بن المنذر بن الحارث
بن وعلۃ قال لما قال علی للحسن قم
فاجلد ثقال فیہ انت وذاک فقال علی
بل عجزت ووھنت قم یا عبد اللہ

اس اثر کو احمد بن عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپ نے
کسی صاحبزادے کو فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جاکر کہو کہ وہ درہم جو تمہارے
پاس ہے دیدو وہ لڑکا گیا اور اوسی وقت واپس آکر کہنے لگا
وہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اوسے آٹے کے لیئے اٹھا رکھا ہے فرمایا
نہیں جا اور وہ درہم لے آ پھر گیا اور واپس درہم لیکر آیا
آپنے اوس سے وہ درہم لیکر فقیر کو دیدیا اور فرمایا بندہ
کا کبھی سچا اعتقاد نہیں ہوتا تاوقتیکہ جو چیز اللہ کے پاس
ہے وہ اوس چیز سے جو اوسکے پاس ہے زائد بھروسہ کی
نہو۔ راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں کہ حضرت علی
یہ باتیں کر رہے تھے آپکے پاس ایک شخص گذرا جو اونٹ
بیچتا تھا علیؓ نے سو درہم کو اوس سے اونٹ اوس سے خرید کر دو سو کو
بیچ ڈالا اور سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا لو یہ اپنی والدہ
کے پاس لیجاؤ اور اون سے کہو یہ وہ چیز ہے جسکا وعدہ اپنے
رسول خدا کی معرفت ہم دئے گئے ہیں۔ چنانچہ
آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کی طرف سے
خبر دیتے ہیں۔ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا۔
ابو اراکہ کہتے ہیں کہ حضرت علی عید کے دن عیدگاہ پیدل
جاتے تھے اور کسی سواری سوار نہ ہوتے تھے۔ امام احمد
اپنی مسند میں حصین بن منذر بن حارث سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی رضہ نے فرمایا اے حسن کھڑے ہو اور ولید
کو حد مارو اونہوں نے کہا آپکو اوس سے کیا علاقہ ہے علی نے
فرمایا بلکہ تم عاجز اور کاہل ہو گئے۔ اے عبد اللہ بن جعفر

بن جعفر فاجلده فقام فجلده و يعد على حتى
بلغ اربعين قال امسك ثم قال جلد رسول الله
صلعم اربعين جلد او ابو بكر رض اربعين وجلد عمر رضی
الله عنه اربعين صدرا من خلافته
ثم اتمها ثمانين وكلٌّ سنّةٌ رواه احمد
فی المسند عن ابی حازم قال جاء
رجل الی سهل بن سعدٍ فقال هذا
فلان يذكر عليّا بن ابی طالب عند المنبر
فقال ما يقول قال يقول ابو تراب
او يلعن ابا تراب فغضب سهل وقال
والله ما كناه الّا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وما كان اسمٌ احبّ اليه
منه دخل علی رضی الله عنه علی فاطمة
رضی الله عنها فاغضبته فخرج الی المسجد
فاضطجع علی التراب وفی لفظ فسقط
رداءه علی التراب وخلص التراب
علی ظهره فجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم فمسح التراب عن ظهره وقال
اجلس ابا تراب اجلس ابا تراب و
قال الزهری والذی سبّ عليّا فی تلك
الحالة مروان بن الحكم لانه كان حاكما
علی المدينة من قبل معوية رواه احمد
فی المسند عن علی رضی الله عنه

تم اوٹھکر اسے حد لگاؤ وہ اوٹھی اور اوسپر حد لگائی حضرت
علی شمار کرتے چلے جاتے تھے عبد اللہ بن جعفر جب چالیس تک
پہونچے تو آپ نے فرمایا بس کر پھر کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے چالیس ہی کوڑے اسکے حد لگائی ہے اسیطرح چالیس
ہی درے حضرت ابو بکر نے معین رکھے اور حضرت عمر نے ابتدا
خلافت میں تو چالیس کوڑے لگائے مگر پھر اونہیں پورا اسّی کر دیا
اور سبکی سب سنت برحق ہے امام احمد ابو حازم سے روایت
کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد کے پاس آکر کہا کہ
فلان شخص (اس سے مروان مراد ہے) منبر پر بیٹھکر علی بن ابیطالب
کو برائی سے یاد کرتا ہے کہا وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب رضی اللہ عنہ
سے کہتا ہے۔ یا (راوی نے کہا) کہ ابو تراب پر لعن وطعن کرتا
ہے یہ سنکر سہل غصہ میں بھر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم آنکی
کنیت خاص رسول خدا صلعم نے رکھی ہے اور اس نام سے زیادہ
پیارا انکو کوئی نام نہ تہا (اس کنیت کی وجہ یہ ہوئی) کہ
ایکدن حضرت علی رض حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت فاطمہ
رض سے کسی قسم کا آنکو رنج پہونچا سو آپ مسجد میں آکر خاک پر لیٹ گئے
اور ایک روایت میں ہو کہ علی رض کی چادر زمین میں گر پڑی
جس سے کچھ مٹی آپکی پیٹھ مبارک کو لگ گئی تہی اتنے میں رسول
خدا صلعم تشریف لائے اور اونکی پیٹھ سے مٹی پونچھ کر فرمایا بیٹھ اے ابو تراب
اوٹھو ابو تراب بیٹھو زہری کہتے ہیں جس شخص نے حضرت علی کو اس
حالت میں عیب لگایا وہ مروان بن حکم تہا۔ کیونکہ
وہ معاویہ رض کی طرف سے مدینہ کا حاکم تہا۔ مسند
امام احمد اور نسائی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لك فی جنة قصرا وانك ذو قرنیها رواه احمد فی المسند وروا النسائی مسندا عن ابی حازم ان رجلا جاء الی سهل بن سعد فقال هذا فلان لامیر المدینة یدعوا علیا عند المنبر قال فیقول ماذا قال قال یقول له ابو تراب فضحك فقال والله ما سماه الا النبی صلی الله علیه وسلم وما کان له اسم احب الیه منه فاستطعمت الحدیث سهلا فقلت یا ابا عباس کیف ذلك قال دخل علیؓ علی فاطمة ثم خرج فاضطجع فی المسجد فقال النبی صلی الله علیه وسلم این ابن عمك قالت فی المسجد فخرج الیه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب الی ظهره وجعل یمسح التراب عن ظهره فیقول اجلس یا ابا تراب مرتین رواه البخاری عن الضحاك بن مزاحم عن علی قال قال لی رسول صلی الله علیه وسلم یا علی اتدری من اشقی الاولین قلت الله ورسوله اعلم

فرماتے ہیں مجھ سے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے علی تیرے لیے جنت میں ایک بڑا محل ہے اور تو اسکا مالک اور حاکم ہے صحیح بخاری میں ابو حازم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سہل بن ساعد سے آکر کہا۔ اس مدینہ کے امیر کو کیا ہوا ہے کہ وہ منبر پر چڑھ چڑھ کر حضرت علی پر لعن طعن کرتا ہے سہل نے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے کہا ابو تراب کہتا ہے یہ سنکر سہل ہنسے پھر کہا بخدا یہ اون کا نام تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے اور آنحضرت کو اس سے زیادہ اور کوئی نام محبوب نہیں تھا (ابو حازم کہتے ہیں) کہ میں نے سہل سے اس حدیث کی تفسیر طلب کی اور کہا اے ابو العباس یہ کیونکر ہے جواب دیا کہ ایکدن حضرت علی حضرت فاطمہ کے پاس آئے پھر وہاں سے خفا ہو کر مسجد میں آکر لیٹ رہے اتنے میں رسول خدا صلعم تشریف لائے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ بولیں کہ مسجد میں ہیں آنحضرت اونکے پاس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ پر سے چادر گری پڑی ہے اور پیٹھ کو مٹی لگی ہوئی ہے۔ آنحضرت اونکی پیٹھ سے مٹی پوچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے ابو تراب اوٹھو دو مرتبہ یہی فرمایا ضحاک بن مزاحم کہتے ہیں کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو پہلے لوگوں میں سب سے زائد بدبخت کون تھا۔ میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول تھا خوب جانتے ہیں

قال عاقر الناقة ثم قال اتدری من
اشقى الآخرين قلت الله ورسوله
اعلم فقال من يخضب هذه من هذه
يعني لحيته من هامته عن زيد بن
وهب قال قدم على علي وفد من الخوارج
من اهل البصرة فيهم رجل يقال له
الجعد بن نعجة فقال له يا علي اتق الله
فانك ميت فقال بل انا مقتول ضربة
على هذا تخضب هذه يعني لحيته من
راسه عهد معهود وقضاء مقضى و
قد خاب من افترى وعاتبه ابو نعجة
في لباسه فقال هو ابعد من الكبر واجدر
ان يقتدى به المسلم رواه احمد وعن
فضالة بن ابي فضالة الانصاري وكان
ابو فضالة من اهل بدر قال خرجت
مع ابي عائدا لعلي بن ابي طالب من
مرض اصابه ثقل منه فقال له ابي
ما يقيمك ههنا بين اعراب جهينة تحمل الى
المدينة فان اصابك اجلك وليك
اصحابك وصلوا عليك فقال علي ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد
الي ان لا اموت حتى تخضب

فرمایا وہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا ہے
نام قدار بن سالف تھا پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ پچھلوں میں سب سے زیادہ بد
کون ہے میں نے کہا خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ وہ ہے
جو اس داڑھی کو اس سر کے خون سے رنگین کریگا یعنے آپ کی داڑھی
علی (رض) آ امام احمد زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
کے پاس اہل بصرہ میں سے خوارج کا ایک قافلہ آیا ان میں سے ایک شخص
جسکا نام جعد بن نعجہ تھا حضرت علی سے کہا اے علی خدا سے ڈرو
تم مرنیوالے ہو آپ نے فرمایا بلکہ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونگا اس
[illegible]

ابو فضالۃ مع علی علیہ السلام عن ابی مجلز قال جاء رجل من مراد الی علی وھو یصلی فی المسجد فقال لہ احترس فان ناسًا من مراد یریدون قتلک فقال ان مع کل رجل ملکین یحفظانہ مما لم یقدر فاذا جاء القدر خلیا بینہ وبینہ وان الاجل جنۃ حصینۃ عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ بن الاسقع قال دعا امیر المومنین الناس الی البیعۃ فجاءہ عبد الرحمن بن ملجم المرادی فردہ مرتین ثم اتاہ فقال ما یحبس اشقاھا لیخضبن او لیصبغن ھذہ من ھذہ رواہ ابو الفرج بن الجوزی۔

ابو فضالہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک آدمی مراد (ایک شہر کا نام ہے) حضرت علی کے پاس آکر کہنے لگا حالانکہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اے امیر المومنین اپنی حفاظت کیجیے کیونکہ مراد کے بہت سے لوگ آپکو قتل کرنا چاہتے ہیں فرمایا ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں وہ دونوں اوسکی ہر چیز سے اوسکی حفاظت کرتے ہیں جو تقدیر الٰہی میں مقدر نہیں ہے اور جب اسکی تقدیر سامنے آتی ہے تو وہ دونوں فرشتے اوس سے اور قدر الٰہی سے علحدہ ہو جاتے ہیں اور بلاشبہ اجل ایک مضبوط ڈھال ہے ابو الفرج بن جوزی ابی الطفیل عامر بن واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو بیعت کیلئے بلایا پس آپکے پاس عبد الرحمن بن ملجم مراد کا رہنے والا آیا آپنے اوسے دو دفعہ پھیر دیا پھر وہ آپکے پاس آیا آپنے فرمایا اس امت کے بدبخت آدمی کو کس نے روک رکھا ہے ضرور اس ڈاڑھی کو اس سر کے خون سے یہ شخص رنگین کریگا۔

عن ام جعفر سریۃ علی قالت انی لاصب الماء علی یدیہ اذ رفع راسہ فاخذ بلحیتہ ورفعھا الی انفہ وقال واھا لک لتخضبن بدم قالت فاصیب یوم الجمعۃ عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی عبادۃ

ام جعفر حضرت علی کی لونڈی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ یکایک آپنے اپنا سر اوٹھایا اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کر ناک کی طرف اوٹھا کر فرمایا تجھے خوشی ہو کہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔ ام جعفر کہتی ہیں حضرت علی جمعے کے دن شہید ہوئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا علی کی محبت ایک قسم کی عبادت ہے۔

رواه الدیلمی وروی الشعبی وابن المسیّب قال جاء حبر من احبار الیهود الی علیؓ فناظرہ فقطع فقال له انتم مادفنتم نبیکم حتی اختلفتم فیه فقال له علیؓ کذبت ویلك نحن ما اختلفنا فیه وانما اختلفنا عنه وانّما انتم ماجفّت ارجلکم من ماء البحر حتی قلتم یاموسی اجعل لنا الها کما لهم اٰلهة فاسلم روی عکرمة عن ابن عباسٍ والشعبی عن ابی اراکة قال لما انصرف امیر المومنین من الانبار اومن الکوفة لقتال الخوارج بالنهروان کان معه مسافر ابن عوف بن الاحمر وکان ینظر فی النجوم فقال له یاامیر المومنین لا تسر فی هذه الساعة وسر فی ثلاث ساعات من النهار قال ولم قال لانك ان سرت الساعة اصابك ومن معك بلاء وشدة وان سرت فی الساعة الثالثة ظفرت فقال الله لا اله الا هو وعلی الله فلیتوکل المومنون قال الله تعالی لنبیه صلی الله علیه وسلم قل لا املك لنفسی نفعًا ولا ضرًّا الا ماشاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء

امام شعبی اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ یہود کے عالموں میں سے ایک حضرت علی کے پاس آکر مناظرہ کرنے لگا سو انہنے اسکو بند کر دیا اور علی رض سے کہا تم وہ ہو کہ اپنے پیغمبر کے دفن کرنمیں بھی اختلاف کیا حضرت علی نے اوسکے جواب میں فرمایا تو جہوٹا ہے تجہے خرابی ہو ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مختلف نہ ہوئے ہاں موضع دفن میں کچہہ اختلاف کیا اور تم تو وہ قوم ہو کہ ابھی دریائے قلزم کے پانی سے پاؤں تک بہی خشک نہ ہوئے تہے جو کہنے لگے اے موسے جیسے ان لوگونکے لئے پتہر کے معبود ہیں تو بہی ہمارے لئے کئی معبود بنادے یہودی یہ سنکر مسلمان ہوگیا۔ عکرمہ ابن عباس سے اور شعبی ابو اراکہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت علی شہر انبار یا کوفہ سے خوارج سے جہاد کرنے کے لئے شہر نہروان میں رجوع کرنے لگے تو اون کے ساتہ ابن عوف بن احمر نے بہی سفر کیا اور یہ شخص تاروں میں خوب غور کرتا تہا یعنے علم نجوم میں کامل استعداد رکہتا تہا حضرت علی سے کہنے لگا اے امیر المومنین آپ اسوقت سفر نہ کریں جب تین ساعتیں دنمیں باقی رہیں تب تشریف لے چلیں حضرت علی نے فرمایا کیوں۔ کہا اگر آپ اس ساعت میں سفر کرینگے تو آپکو اور آپکے ساتہیونکو بلا اور سختی پہونچیگی اور اگر تیسری ساعت میں سفر کرینگے تو فتحیاب ہونگے حضرت علی نے فرمایا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بہروسا کرنا چاہئے۔ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد تو کہدے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکہتا۔

وسمعت رسول الله صلى الله عليه و
سلم يقول من صدّق منجماً او كاهناً
فانما كذّب بما انزل على محمدٍ وفي رواية
فقد كفر وسمعته يقول انما اخاف
على امتي اثنتين التصديق بالنجوم
والتكذيب بالقدر ثم قال ما كان لمحمدٍ
صلى الله عليه وسلم منجمٌ ولا للخلفاء
بعده ثم قال هل تعلم ما في بطن فرسي
هذه فقال ان حسبت علمت فقال من
صدّقك لهذا القول كذّب بالقرآن
قال الله تعالى ان الله عنده علم الساعة
الآية وما كان محمد صلى الله عليه وسلم
يدّعي ما ادعيت علمه اتزعم انك تهدي
في قولك كمن كان اتخذ من دون الله
نداً اللهم لا طير الا طيرك ولا خير الا
خيرك ولا اله غيرك ثم قال يا ابن الاحمر
نكذّبك ونخالفك ونسير في الساعة
التي نهيت عنها ثم اقبل على الناس
وقال اياكم وتعلم النجوم الا ما تهتدون
به في ظلمات البر والبحر المنجم كافر والكافر
في النار يا ابن الاحمر لئن بلغني انك تعمل
النظر في النجوم وتعمل بها رجلناك مخلداً
في الحبس ولا تجد من يخرجك منه

مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی بات جانتا تو بہت سی بھلائیاں
جمع کر لیتا اور مجھے کبھی برائی نہ پہونچتی اور میں نے خود رسول خدا صلعم سے
سنا فرماتے تھے جو منجم یا کاہن کی تصدیق کرے تو جو محمد پر اوتارا گیا
ہے اوسنے اوسے جھٹلایا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو گیا
نیز رسول خدا کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر دو چیزوں سے خوف
کرتا ہوں ایک نجوم کی تصدیق اور دوسرے قدر کی تکذیب سے
پھر فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور نہ اونکے پیچھے خلفا کے لئے کوئی
نجومی تھا پھر اوس نجومی سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ میرے اس گھوڑے کے پیٹ میں
کیا ہے اوسنے کہا اگر میں حساب لگاؤں تو معلوم کر لوں فرمایا جو شخص تیرے
اس قول کو سچا جانے اوسنے قرآن کو جھٹلایا حق تعالی تو یوں فرماتا ہے
کہ سچ ہے کہ اسی پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا اور جو دون کے رحم میں
ہے اوسے وہی جانتا ہے جس چیز کے علم کا تو نے دعوی کیا ہے اوسکا دعوی
کبھی محمد صلعم نے نہیں کیا سو جو شخص تیرے قول کی تصدیق کریگا
گویا اوسنے اوسکے سوا اور شریک ٹھہرا لئے اے اللہ تیرے فال کے سوا کوئی اور
فال نہیں اور تیرے ہی پاس بھلائی ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں
پھر فرمایا اے ابن احمر ہم تیری تکذیب کرتے اور تیری مخالفت کرکے جس ساعت
میں تو نے منع کیا ہے اوسی میں سفر کرتے ہیں پھر لوگوں پر متوجہ ہوکر
فرمایا اے لوگو نجوم کے سیکھنے سے بچو ہاں اوس قدر جس سے دریا اور جنگل کی
راہ معلوم کر سکو کچھ مضائقہ نہیں نجومی کا مآل کفر ہے اور کافر کا
ٹھکانہ دوزخ ہے اے ابن الاحمر اسکے بعد اگر مجھے خبر ہوئی کہ
تو نجوم میں غور و فکر کرتا اور اوسپر عملدرآمد کرتا ہے تو تجھے مقرری
ہمیشہ قید میں رکھونگا جب تک میں اور تو زندہ اور باقی رہینگے

ما بقيت و بقيت و لا حرمتك العطاء ما
عشت و كان لي سلطان ثم سار
امير المومنين في الساعة التي نهاه عن
السير فيها فظفر بالخوارج و اباد هم
ثم قال فتحنا بلاد كسرى و قيصر و تبع
و حمير و جميع البلدان بغير قول منجم
ايها الناس توكلوا على الله و ثقوه و
اعتقدوا عليه لو انا سرنا في الساعة التي
اشار اليها المنجم لقال الناس انه ظفر
بقول المنجم فثقوا بالله و اعلموا ان
هذه النجوم مصابيح جعلت زينة و رجوما
للشياطين و يهتدى بها في ظلمات البر
و البحر و المنجمون اضداد الرسل يكذبون
بما جاء و به من عند الله تعالى لا يرجعون
الى قران و لا شرع انما يستترون بالاسلام
ظاهرا و ليستهزئون بالنبيين باطنا فهم
الذين قال الله تعالى فيهم و ما يؤمن
اكثرهم بالله الا و هم مشركون و في
رواية ان ابن الاحمر قال له يا امير المومنين
لا تسر في هذه الساعة قال و لم قال
لان القمر في العقرب فقال قمرنا او قمرهم
و هذا من احسن الاجوبة عن شريح
بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي

اور جبتک میں زندہ رہونگا اور میرے لیے حکومت رہے گی تو تجہے
اپنے عطیے اور صلے حرام رکہونگا اسکے بعد حضرت علی امیر المومنین
اوسی ساعت جسمیں اوسنے چلنے سے منع کیا تہا نکل کہڑے ہوئی اور خارجیوں
اور اونکے مارنے پر فتحیابی ہوئی پہر علی رضہ نے فرمایا ہم نے کسری قیصر
تبع حمیر کے شہر اور انکے علاوہ اور بہت سے ملک بدون قول منجم
کے فتح کئے اے لوگو الله پر توکل کرو اور اوسی سے ڈرو اور اوسی پر
بہروسا کرو اگر ہم اوس ساعت میں جسکی طرف نجومی نے اشارہ کیا تہا
تو لوگ کہنے لگتے علی نجومی کے قول سے فتح ہوئی سو الله پر بہروسا
کرو اور جانو کہ یہ تارے آسمان کے چراغ ہیں جو آسمان کی زینت و
شیطانوں کی رجم کیلیے بنائی گئی ہیں اور انکی سبب دریا و خشکی
کے اندہیروں میں لوگ رستہ پاتے ہیں اور نجومی پیغمبروں کے مخالف ہوتے
ہیں جو کچہہ خدا تعالی کے پاس سے وہ لائے ہیں یہ اوسکی تکذیب کرتے
اور قرآن و شرع کی طرف رجوع نہیں کرتے ہیں بظاہر اسلام
کا اظہار کرتے اور درپردہ پیغمبروں سے مسخرہ و ٹہٹہا کرتے
ہیں وہ ہیں لوگوں کے حق میں الله تعالے نے فرمایا
ہے کہ ان میں سے اکثر خدا پر ایمان نہیں لاتے مگر شرک
پر ... اور ... ہے کہ ابن احمر نے
حضرت علی ... سے کہا اے امیر المومنین اس ساعت میں سفر
نکیجئے ... کیونکہ اسوقت قمر برج عقرب میں ہے فرمایا ہمارا
قمر یا ان کا اور یہ بہت عمدہ جواب ہے
... شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی رضہ کے پاس جب وہ عراق میں تھے
شامیوں کا ذکر ہوا

وهو بالعراق فقيل الا تلعنهم فقال
لا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول الابدال بالشام وهم اربعون
رجلا كلما مات منهم رجل بدل الله
مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم
على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم
العذاب رواه احمد في المسند عن
قتادة رضي الله عنه قال كنا مع امير
المومنين في قتال اهل النهروان وكنا
ستين او سبعين من الانصار وكنت
على الرجالة فلما رجعنا المدينة دخلنا
على عائشة فسألتنا عن مقدمنا
فاخبرناها بقتل الخوارج فقالت
ما كانوا يقولون قلنا يسبون امير المومنين
عليا وعثمان بن عفان وانت ويكفرونكم
فلم نزل نقاتلهم وعلي بين ايدينا
وتحته بغلة رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذ وقفت على بعض القتلى
فقال علي اقلبوهم فقلبناهم فاذا رجل
اسود على كتفه مثل حلمة الثدي فقال
علي الله اكبر والله ما كذبت وما كذبت
كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو يقسم غنائم حنين فجاء هذا فقال

لعنت سی کہا گیا کیا ہم اونپر لعنت نکریں فرمایا نہیں بیشک
رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہیں اور وہ
چالیس شخص ہیں جب اونمیں کا ایک آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی
جگہ ایک اور شخص معین ہوتا ہے اونکے طفیل سے مینہ برستا
اور دشمنوں پر مدد و نصرت کیجاتی ہے اور اونہیں کی وجہ
سے اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے مسند بزار میں
ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ہم اہل نہروان کی لڑائی میں
حضرت علی امیر المومنین کے ساتھ تھے ہم انصاری ساٹھ یا ستر
آدمی تھے اور میں پیادوں پر سردار تھا جب ہم مدینہ میں واپس
آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اونہوں نے
ہمارے آنے سے سوال کیا۔ ہم نے اونہیں خوارج کے قتل
کی خبر دی حضرت عائشہ نے فرمایا وہ لوگ کیا کہتے تھے جو تم
اونسے لڑے تھے ہم کہا امیر المومنین حضرت علی اور عثمان بن عفان
اور آپکو برا کہتے اور کافر بتاتے تھے سو ہم اون سے لڑتے
رہے اور حضرت علی ہمارے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے خچر پر سوار تھے اتفاق سے میں خارجیوں کے بعض مقتولوں پر
کھڑا تھا کہ حضرت علی نے فرمایا ان لوگوں کو پلٹو ہم نے
اونہیں اوندھا ڈال دیا اون میں ایک کالا آدمی تھا
جسکے ایک مونڈھے پر چھاتی کی سنڈی جیسی ایک
گوشت کی بوٹی تھی اوسے دیکھ حضرت علی نے فرمایا اللہ اکبر خدا کی
قسم میں کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے کسینے جھٹلایا میں ایک دن
رسول خدا صلعم کے ساتھ تھا اور آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کر رہے تھے
کہ یہ کالا آدمی جو مرا پڑا ہے آکر کہنے لگا۔

يا محمد اعدل فوالله ما عدلت
منذ اليوم فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثكلتك امك
ومن يعدل اذا لم اعدل فقال عمر
بن الخطاب دعني اضرب عنق هذا
المنافق فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعه فان له من يقتله
سيخرج من ضيضئه اقوام يقرءون
القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية
فقالت عائشة انت رايت هذا قال
نعم قالت ما يمنعني ما كان بيني
وبين علي بن ابي طالب ان اقول
الحق سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ستفترق امتي
فرقتين يمرق بينهما فرقة محلقة
رؤسهم محفوفة شواربهم ازرهم
الى انصاف سوقهم يقرءون القران
لا يجاوز تراقيهم يقتلهم احبهم الخلق
الى الله ورسوله قال قتادة قلت فلما
علمت هذا فلم كان منك الذي كان
فقالت وكان امر الله قدرا مقدورا
رواه ابو محمد البزار وقد ذكره ابو

اے محمد انصاف کرو خدا کی قسم آج آپ نے انصاف
نہیں کیا رسول خدا صلعم نے فرمایا تیری ما تجھے
یے اگر میں انصاف نکروں گا تو اور کون کریگا۔ عمر
ابن الخطاب نے فرمایا آپ مجھے چھوڑ دیجے کہ اس منافق
کی گردن ماروں رسول خدا نے فرمایا جانے دو اوسکا
قاتل ایک مخصوص شخص ہے۔ اسکی نسل سے عنقریب
ایسے لوگ پیدا ہونگے جو قرآن پڑہینگے اور اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوتریگا جیسا تیر شکار جانور سے پار
ہوجاتا اور نکلجاتا ہے اور اوسمیں کچھ باقی نہیں رہتا اسیطرح وہ لوگ
بھی دین سے نکل جاوینگے۔ عائشہ نے فرمایا
تو نے اپنی آنکھہ سے اوس شخصکو دیکھا ہے میںنے کہا
ہاں فرمایا مجھہ میں اور علی میں جو رنجیدگی تہی وہ
حق کہنے سے مانع نہیں ہے۔ میںنے خود رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے میری امت
میں قریب دو فرقے مختلف ہونگے اون میں ایک
فرقہ نکلیگا جنکے سر منڈے ہوئے ہونگے اور اونکی
موچہیں بالکل صاف ہونگی اونکی ازاریں نصف
پنڈلیوں تک ہونگی قرآن پڑہیں گے مگر اون کی
ہنسلیوں سے نیچے نہ اوترے گا۔ تمام خلق میں سے
زائد خدا و رسول کے نزدیک جو شخص محبوب ہے وہ
اونہیں قتل کریگا۔ ابو قتادہ کہتے ہیں میںنے عائشہ
سے کہا جب آپ اسکو جانتی تہیں تو جو کچھہ اونکی نسبت آپ سے
صادر ہوا کیوں ہوا۔ فرمایا وہ اللہ کا ایک حکم مقدر تہا

الفرج الاصبهانی فی کتاب مرج البحرین
وقال فیہ بعد قولها وکان امر الله
قدرا مقدورا یا ابا قتادة وللقدر
سبب وهو ان الناس خاضوا فی
حدیث الافک وکان عامة المهاجرین
یقولون لرسول الله صلی الله علیہ
وسلم امسک علیک زوجک حتی
یاتی امر ربک وکان علی رضی الله
عنه یقول النساء کثیر وما ضیق الله
علیک وفی نساء قریش من هی اجل
نسبا منها وابهی وما الومه فانه کان
کلما رای قلق رسول الله صلی الله
علیہ وسلم وحزنه وما یحصل له
من کلام المنافقین یقول له ذلک
فوجدت علیہ وکان لی من رسول الله
صلی الله علیہ وسلم حظ فخفت
علیہ فکان منی ما کان وانا الآن
فاستغفر الله عما فعلت عن ابی
سعید الخدری رض قال بینما نحن
عند رسول الله صلی الله علیہ وسلم
وهو یقسم قسما اتاه ذو الخویصرة
وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول
الله اعدل فقال ویلک فمن یعدل

ابو الفرج اصفہانی کتاب مرج البحرین میں اسکے بعد یہ
مضمون بھی زائد کرتے ہیں کہ اے ابو قتادہ اور قدر
الٰہی کے لئے ظاہر میں ایک سبب بھی ہوتا ہے وہ سبب یہ تھا
کہ جب لوگوں نے حدیث تہمت کے بابت میں بحثیں کیں تو اوسوقت
عام مہاجرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے
تھے کہ جب تک وحی الٰہی نہ آئے آپ اپنی بی بی کو ٹھہرائے
رکھیے اور اوسوقت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آرسول
خدا عورتیں بکثرت ہیں اللہ تعالیٰ کبھی آپ پر تنگی نکرے گا
قریش کی عورتوں میں اور بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو
عائشہ سے نسب میں زیادہ بزرگ اور خوبصورت ہیں (عائشہ
فرماتی ہیں) میں اس سے علی کو کوئی ملامت نہیں
کر سکتی کیونکہ جب اونہوں نے رسول خدا کے
اضطراب و قلق رنج و الم اور منافقوں کی
باتوں سے جو اونہیں صدمہ حاصل ہوا تھا دیکھا
تو یہ لفظ فرمائے مجھکو اونپر غصہ آیا کیونکہ مجھکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک مخصوص حصہ تھا سو میں اسکے فوت ہوجانے
پر خوف کیا سو جو کچھ مجھ سے ہوا یہ تھا اور اب میں اپنی کرتوت سے
اللہ سے بخشش مانگتی ہوں بخاری مسلم میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ ہم ایکوقت رسول خدا کے پاس بیٹھے تھے
اور آپ غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذو الخویصرہ
(حرقوص بن حرب تمیمی خارجی کا نام ہے) آیا اور وہ بنی تمیم
سے ایک شخص تھا کہنے لگا اے رسول خدا آپ انصاف کیجئے فرمایا
تجھے خرابی ہو اگر میں عدل نکروں گا تو اور کون کریگا

اذا لم اعدل قد خبت وخسرت
ان لم اكن اعدل فقال عمر ائذن لي
اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا
يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم و
صيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لايجاوز
تراقيهم يمرقون من الاسلام كما
يمرق السهم من الرمية ينظر الى
نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى
رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر
الى نضيه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر
الى قذذه فلا يوجد فيه
شيء قد سبق الفرث والدم آيتهم
رجل اسود احدى عضديه مثل
ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر
يخرجون على خير فرقة من الناس
قال ابو سعيد اشهد اني سمعت
هذا من رسول الله صلى الله عليه
وسلم واشهد ان علي بن ابي
طالب قاتلهم وانا معه فامر بذلك
الرجل فالتمس فاتي به حتى نظرت
الى نعت النبي صلى الله عليه وسلم
الذي نعته رواه البخاري ومسلم
عن علي رض قال بعث رسول الله صلعم

اگر میں انصاف نکروں تو ٹوٹے اور نقصان میں پڑجاؤں
یہ سنکر حضرت عمر رض نے فرمایا آپ مجھے حکم فرماویں کہ
اسکی گردن ماروں آنحضرت نے فرمایا جانے دو اسکا
قاتل اور شخص ہے اسکے چند ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے
ہر ایک شخص اپنی نماز کو اونکی نماز کے سامنے اور
اپنی روزنکو اونکی روزی کے سامنے حقیر جانیگا وہ قرآن
پڑہیں گے اور اونکے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے نہ اوتریگا
(یعنے دلمیں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے
ایسا نکل بہاگیں جیسے جانور کے تیر پار ہوجاتا ہے اوسکے
پیکان کو دیکھے تو کچھہ اثر نپاوے پہر اوسکے باڑھ کو دیکھے
تو کچھہ اثر نپاوے پہر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو بھی کچھہ اثر نپاوے
تیر پار ہو گیا ہے گوبر اور خون سے (مطلب یہ ہے کہ
جیسے تیر میں جانور کا کچھہ اثر نہیں رہتا اسیطرح اوس قوم
میں اسلام کا کچھہ اثر نہیں رہیگا) اوس گروہ کی پہچان یہ ہے
اونمیں ایک کالا مرد ہوگا اوسکے ایک بازو پر عورت کی چھاتی
جیسا گوشت یا لوتھڑا ہوگا جو ہر وقت جنبش کیا کریگا وہ
آدمیونکے بہتر فرقے پر خروج کرینگے (یعنے علی مرتضی ہی باغی ہونگے)
ابو سعید کہتے ہیں میں اسبات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے
رسول خدا سے سنی ہے اور اسکی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علی بن
ابیطالب نے اونسے جہاد کیا اور میں اونکے ساتھ تہا حضرت علی
نے اوس مرد کی تلاش کرنیکا حکم دیا سو وہ لایا گیا حتی کہ جو اوسکے
صفت رسول خدا نے بیان فرمائی تہی وہ میں نے اوسمیں دیکھی
حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول خدا یمن کو مبعوث ہوئے

يوم الاثنين واسلمت يوم الثلثاء
وكان عمره حين اسلم عشر سنين وقيل
تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك قال
الحسن بن زيد بن الحسن ولم يعبد
الاصنام قط لصغره واخرج ابن سعد
ولما هاجر رسول الله ص الى المدينة امره
ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدي عنه
امانته والودايع والوصايا التي كانت
عند النبي ص ثم يلحق باهله ففعل ذلك وشهد
مع رسول الله ص بدرا واحدا وسائر
المشاهد الا تبوك فان النبي ص استخلفه
على المدينة وله في جميع المشاهد اثار
مشهورة واعطاه النبي ص اللواء في مواطن
كثيرة وقال سعيد بن المسيب اصاب
عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت
في الصحيحين انه ص اعطاه الراية يوم
خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
واحواله في الشجاعة واثاره في الحروب
مشهورة وكان علي شيخا اصلع كثير
الشعر ربعة الى القصر اقرب عظيم
البطن عظيم اللحية جدا قد ملأت ما بين
منكبيه بيضاء كانها قطن ادم شديد
الادمة قال جابر بن عبد الله حمل

اور پیر کو اسلام لایا اسلام لانے کے وقت اونکی دس برس
یا نو یا آٹھ برس کی عمر کی تھی اور بعض اسکے علاوہ بھی کہتے ہیں۔
حسن بن زید بن حسن کہتے ہیں کہ علی نے کبھی بتوں کی پرستش
نہ کی کیونکہ چھوٹے پنے ہی میں اسلام لے آئے۔
ابن سعد کہتے ہیں کہ جب رسول خدا نے مدینہ میں ہجرت کی
تو علی کو حکم فرمایا کہ آپکے پیچھے چند روز مکہ میں مقیم رہیں تاکہ
جب آپ کی طرف سے امانتیں اور ودائع اور وصیتیں جو
رسول خدا کے پاس تہیں ادا کریں تو پھر اپنے لوگوں میں آملیں
علی رض نے ایسا ہی کیا اور وہ رسول خدا کے ساتھ بدر اور
احد اور کل مشاہد میں حاضر ہوئے مگر تبوک میں اسوجہ سے غیرحاضر
رہے کہ نبی صلعم نے مدینہ میں اونہیں اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور
اون کے لئے تمام مشاہد میں آثار جمیلہ تھے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونہیں بہت جگہ نشان دیا سعید بن المسیب
کہتے ہیں کہ احد کے دن حضرت علی کے سولہ زخم لگے اور صحیحین
میں ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت نے اونہیں خیبر کے دن
نشان دیا اور اونکے ہاتھ پر فتح کی خبر دی آپکی شجاعت
کے احوال اور جنگوں میں آثار مشہور ہیں حضرت علی ایک
شیخ اصلع تھے سر کے بال بکثرت رکھتے تھے میانہ قد مگر
کوتاہی کی طرف زائد مائل تھی پیٹ ذرا بڑا تھا داڑھی
بہت بڑی تھی اور سنے دونوں کندھوں کے مابین کو پر کرلیا
تھا اور بہت سفید روئی کے مانند تھی آپ سخت گندم
گوں تھے۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خیبر کے دن قلعہ
کے دروازے کو اپنے پیٹ پر لے لیا۔

على الباب على ظهره يوم خيبر حتى
صعد المسلمون عليه ففتحوها وانهم
جرّوه بعد ذلك فلم يحمله الا اربعون
رجلا اخرجه ابن عساكر وخرج ابن اسحق
في المغازي عن ابي رافع ان عليا تناول
بابا عند الحصن حصن خيبر فترس به عن
نفسه فلم يزل في يده وهو قاتل حتى فتح الله
ثم القاه فلقد رايتنا ثمانية نفر نجهد
ان نقلب ذلك الباب فما استطعنا ان
نقلبه فصل في الاحاديث الواردة في فضله قال
احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب
رسول الله ص من الفضائل ما ورد لعلي
رضي الله عنه اخرجه الحاكم عن ابي
الطفيل قال جمع علي الناس في الرحبة
فقال انشد بالله كل امرء مسلم سمع
رسول الله ص يقول يوم غدير خم ما قال
لما قام فقام اليه ثلثون من الناس
فشهدوا ان رسول الله ص قال من كنت
مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه رواه احمد عن زيد بن
ارقم عن النبي ص قال من كنت مولاه فعلي
مولاه رواه الترمذي عن حبشي بن جنادة
قال قال رسول الله ص علي مني وانا من علي

حتی کہ مسلمانوں نی اوسپر سے چڑھکر خیبر فتح کر لیا اور اسکے بعد صحابہ
نے اوس دروازہ کو کہینچا تو چالیس آدمیوں سے کم اوس سے نہ اوٹھا سکے
ابن عساکر اور ابن اسحق رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی نے خیبر کے قلعہ کا ایک کواڑ اوکھیڑ کر اوسے بجای ڈھال
رکھا تاکہ اپنے نفس سے لوگوں کو دفع کریں پس وہ کواڑ اپنے ہاتھ میں لیے
مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے خیبر کو فتح کر دیا پھر
اوسے ڈالدیا تھا ہم آٹھ آدمی کوشش کرتے تھے کہ اوس دروازہ کو پلٹ دیں
لیکن پلٹ نہ سکے۔ یہ فصل اون احادیث میں ہے
جو حضرت علی کی فضیلت میں آئی ہیں۔
امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم میں سے کسی کے اسقدر فضائل نہیں جس قدر علی
رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ
حضرت علی نے لوگوں کو کوفہ کے رحبہ میں جمع کر کے فرمایا میں
ہر ایک مسلمان مرد کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ رسول خدا صلعم
نے جو کچھ غدیر خم کے دن کہڑے ہو کر فرمایا تھا بیان
کرے سو لوگوں میں سے تیس آدمی کہڑے ہوئے اور گواہی
دی کہ ہم نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے جسکا میں دوست
ہوں اوسکا علی دوست ہے۔ خداوندا جو علی کو دوست رکھے تو
اوسے دوست رکھیو اور جو اوس سے دشمنی کرے تو اوسکا دشمن ہو
ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے
فرمایا جسکا میں دوست ہوں اوسکا علی دوست ہے ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ میں حبشی بن جنادہ سے روایت
ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں

رواہ د ... الترمذی والنسائی وابن
عن ابی سعید الخدری قال کنا نعرف
المنافقین ببغضهم علیا رواه الترمذی
واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر عن علی قال قال رسول اللہ صلعم
انا مدینة العلم وعلی بابها هذا حدیث حسن
علی الصواب لا صحیح کما قال الحاکم ولا
موضوع کما قال جماعة منهم ابن الجوزی
والنووی آخرج ابن سعد عن علی انه
قیل له مالك اکثر اصحاب رسول اللہ صلعم
حدیثا قال انی کنت اذا سالته نبأنی
واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی
هریرة قال قال عمر بن الخطاب علی اقضانا
واخرج ابن مسعود قال افضی اهل المدینة
علی واخرج عن ابن عباس قال اذا حدثنا
ثقة عن علی فلا نعدوها واخرج
عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن
الخطاب یتعوذ من معضلة لیس لها
ابو الحسن واخرج عن سعید بن المسیب
قال لم یکن من الصحابة احد یقول سلونی
الا علی اخرج عن ابن عساکر عن ابن
مسعود قال فرض اهل المدینة واقضاها
علی بن ابی طالب واخرج عن عائشة

ترمذی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم منافقوں کو
حضرت علی کی دشمنی سے پہچانتے تھے (یعنے نفاق کی علامت علی
کی عداوت تھی) بزار اور طبرانی اوسط میں جابر سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علی نے کہا رسول خدا صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں
اور علی اوسکا دروازہ ہے۔ یہ حدیث بقول صواب حسن ہے نہ تو
صحیح ہے جیسا کہ حسن کہتے ہیں اور نہ موضوع ہے جیسا کہ ایک
جماعت نے کہا ہے اون میں سے ابن جوزی اور نووی بھی
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت علی سے کہا آپ کو
کیا ہوا کہ رسول خدا صلعم کے سب یاروں میں آپ حدیث بیان کرنے میں
سب سے زائد ہیں جواب دیا کہ جب میں رسول خدا سے پوچھتا
تھا تو بھی مجھے خبر دیتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا تو بھی
مجھ سے ابتدا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب
فرمایا کرتے تھے کہ علی رضہ ہم سب میں بڑے قاضی ہیں ابن
مسعود کہتے ہیں کہ تمام مدینہ والوں سے زائد قاضی حضرت
علی تھے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی ثقہ
حضرت علی رضہ سے حدیث کرتا تو ہم اوس " سے تجاوز نکرتے
تھے۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب اوس مشکل
قضیہ سے جس میں ابو الحسن (حضرت علی) کی رائے نہ ہوتی اللہ
سے پناہ مانگتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا
صحابہ میں اور کوئی ایسا نہ تھا جو سلونی (مجھ سے پوچھو) کہتا ہو
ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مدینے
والوں میں سب سے علم فرائض میں دانا تر اور قاضی زیادہ علی
بن ابی طالب تھے حضرت عائشہ کے پاس

ان علیا ذکر عندها فقالت اما انه اعلم
من بقی بالسنة وقال مسروق انتهی
علم اصحاب رسول الله ص الی عمر و علی
وعبدالله وقال عبدالله بن عیاش بن
ابی ربیعة کان لعلی ماشئت من ضرس
قاطع فی العلم وکان له البسطة فی
العشیرة والقدم فی الاسلام والصهر
من رسول الله ص والفقه فی السنة فی
النجدة فی الحرب والجود فی المال عن ابن
عباس قال ما انزل الله یا ایها الذین امنوا
الا وعلی امیرها وشریفها ولقد عاتب الله
اصحاب محمد فی غیر موضع وما ذکر علیا
الا بخیر رواه الطبرانی وابن ابی حاتم
عن ابن عباس قال ما نزل فی احد
من کتاب الله تعالی ما نزل فی علی عن
ابن عباس قال نزل علی علی بن ابی
طالب ثلاثمائة آیة عن سعد قال قال
رسول الله لعلی لا یحل لاحد ان یجنب
فی هذا المسجد غیری وغیرک رواه البزار
عن ام سلمة قالت کان رسول الله ص
اذا غضب لم یجترئ احد یکلمه
الا علی رواه الطبرانی والحاکم وصحح عن
ابن عباس قال کانت لعلی ثمانیة عشر

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ
وہ سنت کو خوب جانتے ہیں اون لوگوں سے جو اب
باقی ہیں - مسروق کہتے ہیں رسول خدا صلعم کے
تمام صحابیوں کا علم حضرت عمر و علی و عبداللہ کی طرف
انتہے ہوا عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ علی
رضی اللہ عنہ میں وہ خصلتیں تھیں جو تم چاہو علم میں مضبوطی
اور اقارب میں سارے کنبے میں فضیلت اسلام میں قدامت
- رسول خدا کی دامادی - سنت میں فقاہت اور
لڑائی میں دلیری مال میں سخاوت حاصل تھی - ابن عباس سے
مروی ہے کہ اللہ تعالی نے جو آیہ یا ایہا الذین آمنوا کی اتاری اوسکے
حضرت علی اوسکے امیر اور شریف تھے اللہ تعالی نے رسول خدا
صلعم کے یاروں کو کئی جگہ عتاب فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ کو
بھلائی کے سوا اور کسی چیز سے یاد نہیں فرمایا - ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسقدر علی رض کے حق میں کتاب اللہ اوتری ہے
اوتنی کسیکے باب میں نہیں اوتری - ابن عباس کہتے ہیں
کہ علی رض کے باب میں تین سو آیتیں اوتری ہیں -
بزار سعد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے علی سے
فرمایا کہ میرے اور تیرے سوا کسیکو حلال نہیں کہ اس مسجد میں
جنبی ہووے طبرانی اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب رسول خدا کسی پر غصہ ہوتے تو علی کے سوا
کسی اور کو یہ جرأت نہوتی کہ آپ سے کلام کریں - طبرانی
اوسط میں ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت علی میں اٹھارہ ایسی خصلتیں تھیں

منقبة ما كانت لاحد من هذه الامة رواه
الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة قال
قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث
خصال لان یکون لی خصلة منها احب
الی من ان اعطی حمر النعم قیل وما هی
قال تزوجه ابنته وسکناه المسجد لا یحل لی
فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر رواه
ابو یعلی عن علی قال ما رمدت ولا
صدعت منذ مسح رسول الله ص وجهی
وتفل فی عینی یوم خیبر اعطانی الرایة
رواه احمد وابو یعلی بسند صحیح عن سعد بن
ابی وقاص قال قال رسول الله ص من
اذی علیا فقد اذانی رواه ابو یعلی والبزار
عن ام سلمة عن رسول الله ص من احب
علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب
الله ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن
ابغضنی فقد ابغض الله رواه الطبرانی
بسند صحیح عن ام سلمة سمعت رسول
الله ص یقول من سب علیا فقد سبنی
رواه احمد والحاکم وصححه عن ابی سعید
الخدری ان رسول الله ص قال لعلی انک
تقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی
تنزیله رواه احمد والحاکم بسند صحیح

جو اس امت میں اور کسیکے لیئے نہیں ۔ ابو یعلی ابو ہریرہ سے روایت
کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا علی تین ایسی
خصلتیں دیئے گئے ہیں کہ اونمیں سے میرے لیئے ایک خصلت
کا ہونا بھی سرخ اونٹوں کے دیئے جانے سے بہت محبوب ہے۔
لوگوں نے پوچھا وہ کیا خصلتیں ہیں فرمایا رسول خدا کا اپنی
بیٹی فاطمہ کا اون سے نکاح کرنا اور مسجد میں اونہیں بسانا
اونکے لئے وہ چیز حلال تھی جو سب کے لیئے حلال نہیں ہے
اور خیبر کے دن اونہیں جھنڈا دینا ابو یعلی صحیح سند سے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن
جب سے رسول خدا نے نشان دیا اور میرے موںھ کو چھوا اور
میری دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اوسوقت
سے نہ تو میری آنکھوں میں کبھی درد ہوا نہ سر میں چپک ہوئی۔
ابو یعلی اور بزار سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو ایذا دی اوسنے مجھے ایذا
پہونچائی طبرانی صحیح سند کے ساتھ ام سلمہ سے روایت کرتی ہیں
کہ رسول خدا نے فرمایا جسنے علی کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا اور
جسنے مجھے دوست رکھا اوسنے خدا کو دوست رکھا اور جسنے علی کو دشمن
جانا اوسنے مجھسے دشمنی کی اور میری دشمنی خدا کی دشمنی ہے
امام احمد اور حاکم ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے
رسول خدا سے سنا کہ جسنے علی کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا
امام احمد اور حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول خدا نے علی سے فرمایا تو قرآن کی تاویل پر لوگوں سے
مقاتلہ کرے گا جیسا کہ اوسکی تنزیل میں مقاتلہ کر چکا ہے

٣٥٣

عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلعم يقول
علي مع القرآن والقرآن مع علي لا يفترقا حتى
يردا علي الحوض رواه الطبراني في الاوسط
عن عمار بن ياسر ان النبي صلعم قال لعلي
اشقى الناس رجلان احمر ثمود الذي
عقر الناقة والذي يضربك يا علي على
هذه يعني قرنه حتى يبتل منه هذه يعني
لحيته رواه احمد والحاكم بسند صحيح
عن ابي سعيد الخدري قال
اشتكى الناس عليا فقام رسول الله صلعم
فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه
لاخيشن في ذات الله او في سبيل الله
قال ابن سعد بويع علي بالخلافة للغد
من قتل عثمان بالمدينة فبايعه جميع
من كان بها من الصحابة ويقال ان طلحة
والزبير بايعا كارهين غير
طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة بها
فاخذاها وخرجا الى البصرة يطلبون بدم
عثمان فبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق
فلقي بالبصرة طلحة والزبير وعائشة
ومن معهم وهي وقعة الجمل وكان في
جمادى الاخيرة سنة ست وثلاثين
وقتل بها طلحة والزبير وغيرهم و

طبرانی اوسط میں ام سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی قرآن کے ساتھ ہے اور
قرآن علی کے ہمراہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے
جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آویں حاکم
عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی رض سے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت دو
آدمی ہیں قوم ثمود میں سرخ مرد جسکا نام قدار تھا اور
جسنے اونٹنی کی کونچیں کاٹی ہیں اور اس قوم میں وہ
شخص جو تمہارے گیسو مقام پر ماریگا یہانتک کہ خون سے داڑھی
تر ہو جائے گی حاکم ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں
کہ لوگوں نے علی رض کی شکایت کی سو رسول خدا صلعم نے
ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو علی کی
شکایت نکرو خدا کی قسم وہ اللہ کی راہ میں یا اوسکی ذات
میں بہت سختی کرنیوالا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ عثمان کے
قتل کے دوسرے دن مدینہ میں خلافت علی پر لوگوں نے بیعت
کی جتنے صحابہ اوسجگہ موجود تھے سب نے بیعت کی طلحہ
اور زبیر کی بیعت ناخوشی سے ہوئی اسیواسطے یہ دونوں مکہ
پہونچے اور مکہ سے عائشہ کو لیکر عثمان کا خون طلب کیا
بصرہ میں ہوئے علی رض کو جب یہ خبر ہوئی تو عراق
کی طرف سفر کیا اور بصرہ جا کر طلحہ اور زبیر اور بقیہ
ساتھیوں سے ملاقات کی یہ واقعہ جمل ہے جو جمادی
الاخری ۳۶ھ میں ہوا۔ اس لڑائی میں طلحہ اور
زبیر وغیرہ مارے گئے۔

بلغت القتلى ثلاث عشر الفا واقام
على البصرة عشر ليلة ثم انصرف الى
الكوفة ثم خرج عليه معاوية بن ابي
سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا
فصار اليه فالتقوا بصفين في صفر سنة
سبع وثلاثين ودام القتال بها اياما
فرفع اهل الشام المصاحف يدعون
الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص
فكره الناس الحرب وتداعوا الى الصلح
وحكموا الحكمين فحكم على ابا موسى
الاشعري وحكم معوية عمرو بن العاص
وكتب بينهم كتابا على ان يوافوا راس
الحول باذرح فينظروا في امر الامة
فافترق الناس ورجع معوية الى
الشام وعلى الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه
وقالوا لا حكم الا الله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم و
حجهم فرجع منهم كثير وثبت قوم
وساروا الى النهروان فتعرضوا للسبيل
فسار اليهم على فقتلهم بالنهروان وقتل
منهم ذا الثدية وذلك سنة ثمان وثلثين
واجتمع الناس باذرح في شعبان من

اور مقتولوں کی تعداد تیرہ ہزار تک پہونچی علی رضی اللہ عنہ پندرہ
شب بصرہ میں مقیم رہکر کوفہ میں آئے پھر معاویہ بن ابی سفیان اور
اونکے ساتھیوں نے جو شام میں تھے حضرت علی پر خروج کیا
جب علی کو یہ خبر پہونچی تو وہ بھی اوس طرف چل نکلے اور صفر کے مہینے
۳۷ سنہ میں آمنا سامنا ہوا اور اوس جگہ مدت تک لڑائی رہی آخر
شامیوں نے قرآنوں کو نیزہ پر اوٹھایا اور قرآن کے حکموں کی طرف
اونہیں بلایا اور یہ درحقیقت عمرو بن العاص کی طرف سے ایک
مکر تھا اسوقت لوگوں نے لڑائی کو برا جانا اور صلح کے خواہاں
ہوئے اور آپس میں دو حکم مقرر ہوئے علی رض نے ابو موسی
اشعری کو اپنا حکم بنایا اور معاویہ نے عمرو بن العاص کو اور
اس بابت تحریر لکھی کہ شروع سال میں موضع اذرح
میں سب لوگ جمع ہو کر امر امت میں نظر کریں اسکے بعد لوگ
متفرق ہو گئے اور معاویہ شام میں اور علی رض کوفہ میں چلے
آئے یہاں اصحاب میں سے خارجیوں اور اونکے ساتھیوں نے علی رض
پر خروج کیا اور کہا بجز خدا کے کسیکا حکم ماننے کے قابل نہیں
اور حرورا میں اونہوں نے لشکر جمع کیا حضرت علی نے اونکے
پاس ابن عباس کو بھیجا اونہوں نے اونسے مخاصمت اور
حجت کی ایک بہت سی قوم نے تو رجوع کر لیا مگر کچھ لوگ اپنے
قول پر جمے رہے اور موضع نہروان میں چلے گئے اور رستہ میں لوٹ مار
کرنے لگے یعنے اونہیں ایذا پہنچائی حضرت علی نے اونکی طرف
روانہ ہو کر نہروان میں تہ تیغ کیا اور ذو الثدیہ (جسکے قتل کی
خبر رسول خدا نے دی تھی) مارا گیا یہ واقعہ ۳۸ھ کو ہوا اوسی سال
میں شعبان کے مہینے میں لوگ مقام اذرح میں جمع ہوئے

هذه السنة وحضرها سعد بن ابي
وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة
فقدم عمرو ابا موسى الاشعري مكيدة
منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر
معاوية وبايع له فتفرق الناس على هذا
وصار علي في خلاف من اصحابه حتى
صار يعض على اصبعه ويقول أعصى ويطاع
معوية وانتدب ثلاثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادي والبرك بن
عبد الله وعمرو بن بكير التميمي فاجتمعوا
بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هؤلاء
الثلاثة علي بن ابي طالب ومعوية بن ابي
سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد
منهم فقال ابن ملجم انا لكم بعلي وقال البرك
انا لكم بمعوية وقال عمرو بن بكير انا
اكفيكم عمرو بن العاص فتعاهدوا على
ذلك وتعدوا ليلة سبع عشرة رمضان
ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه
فقدم ابن ملجم الكوفة فلقي اصحابه من
الخوارج فكاتمهم ما يريدون الى ليلة
الجمعة سابع عشر رمضان سنة اربعين
فاستيقظ علي سحرا وقال لابنه الحسن
رايت رسول الله صلعم فقلت يا رسول

اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر وغیرہ اصحاب بھی حاضر تھے
عمرو بن العاص نے براہ فریب ابوموسی اشعری کو مقدم کیا
ابوموسی نے ... علی رض کو خلافت سے معزول
کیا اور عمرو بن العاص نے جب کلام کی تو معاویہ کو مقرر کیا
اور اون سے بیعت کی اسپر لوگ متفرق ہوگئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنے
اصحاب سے ورطہ خلاف میں پڑ گئے حتے کہ اونگلی دانتوں میں لیکر
فرمایا افسوس کی بات ہے کہ لوگ میری نافرمانی کریں اور معاویہ
کی اطاعت پھر خوارج میں سے تین آدمی عبدالرحمن بن
ملجم مرادی اور برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکیر تمیمی مستعد
ہوئے اور مکہ میں جمع ہو کر باہم عہد و پیمان کیا اور
علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن
العاص کے قتل کے لئے بیڑا اوٹھایا کہ انہیں قتل کرنا
چاہیے تاکہ لوگ انسے راحت پائیں ابن ملجم بولا میں علی
سے سمجھ لوں گا اور برک بولا میں معاویہ کو کافی ہوں
ابن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کو لے ڈالوں گا
رمضان کی سترہویں شب میں یہ عہد قائم ہو کر اونمیں
سے ہر ایک شخص اوس شہر کی طرف چل نکلا جس میں اوسکا
صاحب تھا ابن ملجم کوفہ میں آیا اور اپنے اصحاب خوارج سے
ملا رمضان کی سترہ تاریخ شب جمعہ ۴۰ھ میں اون
خارجیوں سے اس امر میں مشورہ کیا اسی رات کو صبح کے وقت
حضرت علی جاگے اور اپنے بڑے صاحبزادے حسن سے
فرمایا۔ میں نے آج کی رات رسول خدا کو خواب میں
دیکھا ہے مجھے کہا اے رسول خدا میں آپ کی

۳۵۵

الله ما لقيت من امتك من الاود واللدد فقال ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني بهم خيرا لي منهم وابدلهم بي شرا لهم مني ودخل ابن النباح المؤذن على ذلك فقال الصلوة فخرج من الباب ينادي الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسيف فاصاب جبهته الى قرنه ووصل الى دماغه فشد رضي الله عنه عليه من كل جانب واوثق واقام علي رضي الله عنه الجمعة والسبت وتوفي ليلة الاحد وغسل الحسن والحسين وعبد الله بن جعفر وصلى عليه الحسن ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم قطعت اطراف ابن ملجم وجعل في قوصرة واحرقوه بالنار هذا كله كلام ابن سعد وقد احسن في تلخيصه هذه الوقايع ولم يوسع فيها الكلام كما صنع غيره لان هذا هو اللائق بهذا المقام وفي المستدرك عن السدي قال كان عبد الرحمن بن ملجم المرادي عشق امرأة من الخوارج يقال لها قطام ثم نكحها واخذ فيها ثلاثة آلاف درهم وقتل علي وفي ذلك يقول الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة كمهر قطام بين عرب وعجم

امت سے سخت جھگڑے اور کجی ہیں پہونچا فرمایا اونپر اللہ سے بددعا کر میں نے کہا خداوندا جو لوگ اون سے بہتر ہیں اونہیں میرے لیئے بدل دے اور اونکے لیئے مجھ سے بدتر جو لوگ ہیں اونہیں بدل دے اتنے میں ابن النباح موذن نے آکر کہا نماز طیار ہے پس حضرت علی دروازہ سے نکلے اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی ندا کرتے تھے۔ ابن ملجم نے آپکے سامنے آکر تلوار ماری سو پیشانی سے سر کے گیسو تک پہونچی اور دماغ تک کٹ گئی لوگ اوسپر ہر طرف سے دوڑ پڑے اور پکڑ کر مشکیں باندہیں حضرت علی جمعہ اور ہفتہ تک زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرمایا حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر نے آپکو غسل دیا اور حسن نے نماز پڑہی دار الامارہ کوفہ میں رات کو دفن کر دیا پھر ابن ملجم کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ایک بڑی ٹوکری میں رکھدیا اور آگ سے جلا کر خاکستر کر دیا یہ سارا کلام ابن سعد کا ہے اوسنے اس واقعہ کی اختصار میں اچھا طریقہ برتا ہے اور جیسے کہ اوسکے غیر نے لمبی چوڑی تقریر لکھی ہے اوسنے اسمیں فراخی نہیں کی کیونکہ یہ مقام اسیقدر لائق اور کافی ہے مستدرک میں سدی سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن ملجم مرادی خوارج کی عورتوں میں سے ایک عورت قطام نام پر عاشق ہو گیا تھا پھر اوس سے نکاح کیا اور تین ہزار درہم اور علی رضی اللہ عنہ کے قتل کو مہر مقرر کیا چنانچہ فرزدق شاعر نے اسکو یوں لکھا ہے۔ میں نے کسی مہر کو قطام کی مہر جیسا عرب و عجم میں نہیں دیکھا کہ کسی صاحب سخاوت جوان مرد نے اوسے مقرر کیا ہو

ثلاثة آلاف وعبد وقينة وضرب علے
بالحسام المصمم فلا مهر اغلى من علے
وان غلا ولا قتل الا دون قتل ابن ملجم
قال ابوبكر بن عياش عُمّی قبر علے لئلا ينبشه
الخوارج وقال شريك نقله الحسن ابنه
الى المدينة وقال المبرد عن محمد بن حبيب
اول من حُول من قبر الى قبر علے رضی
الله عنه واخرج ابن عساكر عن ابن
عبد العزيز قال لما قتل علے بن ابی طالب
حملوه ليدفنوه مع رسول الله صم فبينما هم
فی مسيرهم ليلا اذ ند الجمل الذی هو
عليه فلم يدر اين ذهب ولم يقدر
عليه قال فلذلك يقول اهل العراق
هو فی السحاب وقال غيره ان البعير
وقع فی بلاد طی فاخذوه ودفنوه و
قيل فی النجف وكان لعلے حين قتل ثلاث
وستون سنة وكان له تسع عشرة سرية
ذكره مولانا جلال الدين السيوطی فی
تاريخ الخلفاء فی مناقب امير المومنين
علی عليه السلام فصل من نبذ من
اخباره و قضاياه وكلماته عن حجاج
عن شيخ من فزارة قال سمعت عليا
يقول الحمد لله الذی جعل عدونا يسئلنا

وہ مہر تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک گانیوالی
لونڈی اور حضرت علی کا قتل براں شمشیر سے سو علی کی قتل
سے کوئی مہر گراں زائد نہیں اگرچہ گراں ہی ہو اور کوئی
قتل ابن ملجم کے قتل سے سوا ناگہانی کا قتل نہیں ابو بکر
ابن عیاش کہتے ہیں کہ حضرت علی کے قبر ناپید ہو گئی تاکہ خارجی
ویسے نہ اکھیڑیں۔ شریک کہتے ہیں کہ امام حسن بن علی اپنے
والد کی لاش کو مدینے لے آئے۔ مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ
سب سے پہلے ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف جو شخص منتقل ہوئے
وہ علی رض ہیں ابن عساکر ابن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں کہ جب علی کرم اللہ
وجہہ شہید ہوئے تو اونکے جنازہ کو اونٹ پر لاد کر لیچلے تاکہ
اونہیں حضرت کے پاس دفن کریں پس وہ رات کو چل
ہی رہے تھے کہ جس اونٹ پر اون کا جنازہ تھا وہ
بھاگا اور ایسا بھاگا کہ کسیکو معلوم نہوا کہ کدہر گیا اور کوئی شخص
اوسکے پکڑنے پر قادر نہیں ہوا اسی وجہ سے عراقی کہتے ہیں کہ
حضرت علی ابر میں ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ اونٹ طی کے
شہروں میں جا پڑا سو لوگوں نے اوسے پکڑ کر علی رض کو دفن
کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نجف میں مدفون ہوئے حضرت علی رض
کی عمر قتل کے وقت تریسٹھ برس کی تھی اور اونکی انیس
لونڈیاں تھیں

فصل حضرت علی کے اخبار اور بعض قضایا اور کلمات میں

حجاج ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا سب تعریف اوس
خدا کو ہے جسنے ہمارے دشمن کو اس لائق کیا کہ وہ ہم سے
اوس قضیہ کو پوچھتا ہے

عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب
الى يسألنى عن الخنثى المشكل فكتبت
ان يوارث من قبل مباله عن الحسين
رض قال لما قدم على البصرة قام اليه
ابن الكوا وقيس بن عُبادة فقالا له
الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذى سرت
فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم
ببعض عهد من رسول الله صلعم عهده
اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون
ما سمعت فقال اما ان يكون عندى عهد
من النبى صلعم فلا والله ان كنت اوّل
من صدق به فلا اكون اوّل من
كذب عليه ولو كان عهدى من النبى
صلعم عهد فى ذلك ما تركت اخا تيم بن مرة
وعمر بن الخطاب يقومان على منبره
ولقاتلتهما بيدى ولكن رسول الله صلعم
لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة فى مرضه
اياما وليالى يأتيه المؤذن فيؤذنه
بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلى بالناس و
هو يرى مكانى ولقد ارادت امراءة من
نسائه ان يصرفه عن ابى بكر فابى
وغضب وقال انتن صواحب يوسف
مروا ابا بكر يصلى بالناس فلما قبض

جواحکام بیش آویں او سپر اوترا مجھے معاویہ نے لکھا ہے اور وہ ایک ایسے
کا جو مشتبہ ہے حال دریافت کرتا ہے یعنے اوسے لکھ بھیجا کہ وہ اپنے پیشاب
کی طرف سے اوسکا وارث ہوگا یعنے اگر اوسکی پیشاب گاہ مردوں کی مانند ہے
تو مرد کی میراث لیگا ورنہ عورت جیسی - ابن عساکر حسن سے روایت
کرتے ہیں کہ جب علی رض بصرہ میں تشریف لائے تو ابن کوا اور قیس بن
عبادہ آپکے پاس کہڑے ہوکر فرمایا آپ ہمیں اس راہ سے جسپر چلتے ہو
(یعنی خلافت) کی خبر کیوں نہیں دیتے آپ امت پر والی ہیں
کہ اونمیں ایک دوسرے کو مارتا ہے کیا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا
کوئی عہد ہے کہ آپ سے امر خلافت میں کیا ہے آپ ہم سے بیان کیجیے کیونکہ تم نے جو
کچھ سنا ہے اوسپر معتمد علیہ اور امانت دار ہو علی رض نے فرمایا اگر میرے پاس
اسباب میں کوئی عہد ہو تو خدا کی قسم میں اول اون لوگوں کا
ہوں جنہوں نے حضرت کی تصدیق کی ہے تو اب کبھی اول اون لوگوں کا
نہ ہوں گا جو حضرت پر جہوٹ بولیں اگر میرے پاس رسول خدا صلعم کا
خلافت میں کوئی عہد ہوتا تو میں بنی تیم بن مرہ کے قبیلہ اور عمر بن
الخطاب کو کبھی نہ چھوڑتا تاکہ آنحضرت کے منبر پر کہڑے ہو کے خطبہ پڑہتے ہیں
اون دونوں سے بنفس نفیس لڑتا مگر رسول خدا نہ تو ناگہاں قتل
کیے گئے اور نہ یکایک انہیں موت آئی جس مرض میں آپنے وفات پائی تو
چند راتدن لبستر علالت پر پڑے رہے موذن آپکے پاس آتا اور نماز کی
اطلاع دیتا سو آپ ابوبکر رض کو نماز پڑہانے کا حکم فرماتے اور میرا درجہ
آپ پر پوشیدہ نہ تہا ہر چند کہ حضرت کی بیبیوں میں سے ایک بی بی (عائشہ)
نے ابوبکر رض سے امامت پھیرنی چاہی مگر رسول خدا نے انکار کیا اور غصہ
ہوکر فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی مصاحب ہو ابوبکر کو ہی نماز پڑہانیکا
حکم کرو پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اوٹھا لیا

اللہ ثم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ النبی لدیننا وکانت الصلوٰۃ اصل الاسلام وھی مبلا الدین وقوام الدین فبایعنا ابابکر وکان لذلک اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی بعض ولم نقطع منہ البرأۃ فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت طاعتہ وغزوت معہ فی جیوشہ وکنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی و اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی فلما قبض ثولاھا عمر فاخذ بسنۃ صاحبہ وما یعرف من امرہ فبایعنا عمر ولم یختلف علیہ منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی بعض ولم نقطع منہ البراءۃ فادیت الی عمر حقہ وعرفت طاعتہ و غزوت معہ فی جیوشہ وکنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا اغزانی واضرب بین یدیہ الحدود بسوطی فلما قبض تذکرت فی نفسی قرابتی وسابقتی و فضلی وانا اظن ان لا یعدل بی ولکن خشی ان لا یعمل الخلیفۃ بعدہ ذنبا الا لحقہ فی قبرہ فاخرج منہ نفسہ وولدہ ولو کانت محاباۃ منہ لاثرھا بولدہ فبرئ منہا الی رھط من قریش

تو ہم نے اپنے کاموں میں غور کیا سو جسکو رسول خدا صلعم نے ہمارے دین کیواسطے پسند کیا تہا ہم اوسے اپنی دنیا پر اختیار کرلیا اور ظاہر ہے کہ نماز اسلام کی جڑ ہے اس اعتبار سے ابوبکرؓ دین کے سردار اور اصل ہیں سو ہم نے ابوبکر سے بیعت کرلی اور وہ اوسکے اہل بھی تہے ہم میں سے دو شخصوں نے کبھی اونسے اختلاف نہیں کیا اور نہ ہم میں سے کسی نے کسیکے ضرر پر گواہی دی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے اونسے بیزاری چاہی ہو تو میں نے ابوبکر کا حق اونکی طرف ادا کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچان کر اونکے ساتہ اونکے لشکروں میں ہو کر جہاد کیا سو جب وہ مجھے کچھ دیتے تہے تو میں لیلیتا تہا اور جب جہاد کا حکم فرماتے تہے تو جہاد کرتا تہا اور اونکے آگے اپنے کوڑے سے حد قائم کرتا تہا پس جب ابوبکر کا انتقال ہوگیا تو خلافت کا والی حضرت عمر کو بنایا اونہوں نے بہی اپنے یار کے طریق پر عمل کیا اور جو اونکا حکم پہچانا گیا اوسپر عمل کیا سو ہم نے عمرؓ سے بیعت کی اور ہم میں سے دو آدمیوں نے بہی اونپر کبہی اختلاف نکیا اور ہماری ایک نے دوسرے کی ضرر پر کبہی گواہی ندی اور یقین نہیں کیا گیا کہ کسی نے عمرؓ سے بیزاری چاہی ہو پہر میں نے عمرؓ کا حق ویسا ہی ادا کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اونکے لشکروں میں ہوکر اونکے ساتہ جہاد کیا وہ مجھکو جب دیتے تو میں لیلیتا تہا اور جب جہاد کا حکم کرتے تو جہاد کرتا تہا اور اونکے سامنے اپنے کوڑے سے لوگوں پر حد قائم کرتا تہا جب فوت ہوگئے تو میں نے اپنے جی میں اپنی قرابت اور بزرگی اور اسلام میں سبقت اور اپنا قدیم الاسلام ہونا یاد کیا اور میں گمان کرتا تہا کہ حضرت عمر خلیفہ کرنے میں مجہسے تجاوز نکرینگے مگر اونہوں نے یہ خوف کیا کہ خلیفہ انکے بعد جو گناہ عمل میں لاتا مگر وہ اونکی قبر میں اونکے حق میں ہوتا سو اونہوں نے خلافت سے اپنے آپکو اور اپنے فرزند کو نکال لیا اگر حضرت عمرؓ کی طرف سے بخشش یا رعایت ہوتی تو وہ اپنے فرزند کو خلافت کے ساتہ

سنتہ انا احدهم فلما اجتمع الرهط
تذكرت فى نفسى قرابتى وسابقتى
وفضلى وانا اظن ان لا يعدلوا بى فاخذ
عبد الرحمن مواثيقنا على ان نسمع ونطيع
لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد ابن
عفان فضرب بيده على يده فنظرت
امرى فاذا طاعتى قد سبقت بيعتى
واذا ميثاقى قد اخذ لغيرى فبايعنا عثمان
فاديت له حقه وعرفت له طاعته و
غزوت معه فى جيوشه وكنت اخذ
اذا اعطانى واغزو اذا اغزانى واضرب
بين يديه الحدود بسوطى فلما اصيب
نظرت فى امرى فاذا الخليفتان اللذان
اخذاها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهما
بالصلوة قد مضيا وهذا الذى قد اخذ له
الميثاق قد اصيب فبايعنى اهل الحرمين
واهل هذين المصرين فوثب فيها من
ليس مثلى ولا قرابته كقرابتى ولا علمه
كعلمى ولا سابقته كسابقتى وكنت
احق بها منه۔ رواه ابن عساكر بسند
صحیح حسن عن جعفر بن محمد عن ابیہ
قال عرض لعلى رجلان فى خصومة
فجلس فى اصل جدار فقال له رجل

اون سے دفن کے بعد جب وہ جماعت اکہٹی ہوئی تو میں نے
گمان کیا کہ یہ لوگ مجہسے تجاوز نکرینگے (یعنے مجہے ہی
خلیفہ بنائینگے) عبد الرحمن بن عوف نے ہم سے اسبات کا
عہد لیا کہ جسکو خدا تعالی خلیفہ بنادے ہم اوسکی اطاعت
کریں اور سنیں پہر اونہوں نے عثمان بن عفان کا ہاتہ
پکڑکر اپنا ہاتہ اونکے ہاتہ پر مارا پہر جو مینے اپنے کام میں غور
کیا تو پایا کہ میری فرمانبرداری میری بیعت پر سبقت
لیگئی تہی اور میرا عہد وپیمان میرے غیر کیلیے لیا گیا تہا اوسوقت
ہم نے عثمان سے بیعت کی اور اونکا حق اطاعت ادا
کردیا اور اونکی فرمانبرداری پہچانکر اون کے ساتہ لشکر
میں ہوکر جہاد کیا وہ جب مجہے دیتے لے لیتا اور جب جہاد
کو فرماتے کرتا اور اپنے کوڑے سے اونکے سامنے لوگوں کو حد
مارتا حضرت عثمان کے شہید ہونے کے پیچہے جو مینے غور کیا
معلوم ہوا وہ دونوں خلیفہ جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے عہد سے خلافت کو لیا تہا گذر گئے اور یہ جسکے
لئے پیمان ہوا تہا شہید ہوگئے اوسوقت حرمین اور ان دونوں
شہروں کے لوگوں نے میرے ہاتہ پر بیعت کی پہر اس
خلافت میں ایک ایسا شخص بیچ میں آکودا جو میری مانند
نہ تہا اور اوسکی قرابت مجہہ جیسے قرابت اور اوسکا علم میرا سا
علم اور اوسکا قدیم الاسلام ہونا مجہہ جیسا نہتا اور اوس سے
ہر طرح خلافت کا میں مستحق تہا۔ ابو نعیم جعفر بن محمد اور وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے سامنے دو شخص کسی
جہگڑے میں آئے آپ دیوار کے جڑ میں بیٹھ گئے ایک آدمی نے عرض کیا

الجدار يقع فقال على امض كفى بالله
حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط الجدار رواه
ابو نعيم فى الدلائل عن حجر بن
المدرى قال قال على بن ابى طالب
كيف بك اذا امرت ان تلعن قلت او كائن ذلك
قال نعم قلت كيف اصنع قال العن ولا
تتبرأ منى فامرنى محمد بن يوسف اخو
الحجاج وكان اميرا على اليمن ان العن
عليا فقلت امرنى محمد بن يوسف ان
العن عليا فالعنوه لعنه الله فما فطن
لها الا رجل رواه عبد الرزاق فى مصنفه
عن عطاء قال اتى على برجل شهد عليه
رجلان انه سرق فاخذ فى شئ من امور
الناس وهدد شهود الزور وقال لا اوتى
بشاهد زور الا فعلت به كذا وكذا ثم
طلب الشاهدين فلم يجدهما فخلى سبيله
رواه ابن ابى شيبة فى المصنف عن
جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم على بن
ابى طالب نعم القادر الله رواه ابن
عساكر عن عمرو بن عثمان قال كان
نقش خاتم على الملك لله رواه ابن
عساكر عن زر بن حبيش قال جلس
رجلان يتغديان مع احدهما

اے خلیفہ دیوار گرتی ہے فرمایا تو اپنا کام کر اللہ حفاظت کیلئے
کافی ہے پہر وہیں بیٹھے بیٹھے آپنے اون دونوں میں فیصلہ کیا اور
جب کہڑے ہوئے تو وہ دیوار آپڑی عبدالرزاق حجر المدری سے
روایت کرتے ہیں کہ مجہہ سے علی بن ابی طالب نے فرمایا تو کیا کریگا
جب مجہہ پر لعنت کرنے کا حکم کیا جاویگا۔ میں نے کہا اور کیا
ایسا زمانہ آئیگا فرمایا ہاں مینے عرض کیا پہر میں کیا کروں
فرمایا مجہہ پر تبرا مت کیجیو اور جان بچانے کے واسطے
تعریضاً لعنت کیجیو چنانچہ مجہے محمد بن یوسف حجاج کے
بہائی نے جو یمن کا حاکم تہا حضرت علی پر لعنت کا حکم
کیا مینے لوگوں سے کہا امیر نے مجہے علی کرم اللہ وجہہ پر
لعنت کرنے کا حکم کیا ہے سو تم اوسپر (یعنے امیر یمن پر) لعنت
کرو خدا اوسپر لعنت کریگا سو اس رمز کو بجز ایک شخص کے
اور کوئی نہ سمجہا۔ ابن ابی شیبہ عطا سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت علی کے پاس ایسا آدمی جسپر دو شخصوں نے چوری
کی گواہی دی تہی لایا گیا آپنے لوگونکے عیوب اور اونکے
احوال میں توجہ کی اور جہوٹے گواہوں کے باب میں بہت کچہہ
تہدیدیں بیان کی اور فرمایا جب جہوٹے گواہ میرے پاس لائے گئے
تو میں اونہیں ایسی ایسی سزا دی پہر آپنے اون دونوں
گواہوں کو بلایا اور اونہوں نے شہادت نہ دی سو آپنے
اوس شخص کو چہوڑ دیا۔ ابن عساکر جعفر بن محمد اور وہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کی انگوٹہی کا
نقش نعم القادر اللہ تہا زر بن حبیش کہتے ہیں کہ دو شخص
صبح کا کہانا کہانے بیٹہے۔ اون دونوں میں سے ایک کے پاس پانچ

خمسة ارغفة مع احدهما ثلاثة ارغفة
فلما وضع الغداء بين ايديهما مر بهما
رجل فسلم فقالا اجلس للغداء
فجلس واكل معهما واستووا في اكلهم
الارغفة الثمانية فقام الرجل وطرح
اليهما ثمانية دراهم وقال خذا هذا عوضا
عما اكلته لكما ونلته من طعامكما فتنازعا
فقال صاحب خمسة الارغفة لي
خمسة دراهم ولك ثلاثة وقال
صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضى
الا ان تكون الدراهم بيننا نصفين
فارتفعا الى امير المؤمنين علي فقصا
عليه قصتهما فقال لصاحب الثلاثة
قد عرض عليك صاحبك ما عرض
وخبزه اكثر من خبزك فارض بالثلاثة
فقال لا والله لا رضيت عنه الا بمر الحق
فقال علي ليس لك في مر الحق الا درهم
واحد وله سبعة دراهم فقال رجل
سبحان الله قال هو ذلك قال فعرفني
الوجه فيما هو الحق حتى اقبله فقال
علي اليس الثمانية ارغفة اربعة و
عشرون ثلثا اكلتموها وانتم ثلاثة
انفس ولا يعلم الاكثر منكم اكلا ولا

دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اون دونوں کے پاس
ایک اور شخص نے آکر سلام کیا وہ بولے آبیٹھ جا
کہانا کھالے ۔ وہ بیٹھکر کہانے لگا اور آٹھوں
روٹیوں میں سب برابر کہایا جب کہا چکے تیسرا آدمی کہڑا ہو گیا
اور آٹھہ درہم ڈالکر کہنے لگا لو جو مینے تمہارا کہانا کہایا ہے اوسکے
عوض یہ درہم لے لو سو وہ آپس میں جھگڑنے لگے پانچ
روٹیوں والے نے کہا میں پانچ درہم لوں گا اور تو تین درہم
کا مالک ہے ۔ تین روٹیوں والے نے کہا میں کبھی راضی نہونگا
تاوقتیکہ آدھی آدھی درہم تقسیم نہوں پس اون دونوں
نے امیر المومنین حضرت علی کے پاس مرافعہ کرکے اون سے
اپنا قصہ بیان کیا علی رض نے تین روٹیوں والے سے
فرمایا تیرے یار نے جو کچھ تجھپر پیش کیا وہ تیرے حق
میں بہتر ہے کیونکہ اوسکی روٹیاں تیری روٹیوں سے
زائد تھیں تو تین درہموں پر راضی ہو جا اوسنے کہا
بخدا میں اس سے کبھی راضی نہوں گا تاوقتیکہ حق فیصلہ
نہو علی رض نے فرمایا حق کی رو سے تو تجھے ایک ہی درہم
ملنا چاہیئے اور دوسرے کو سات دینے چاہیئں اوسنے
تعجب کی راہ سے کہا سبحان اللہ (یہ عجیب بات
ہے) فرمایا جیسا مینے کہا ایسا ہی ہے اوس شخص نے
کہا آپ مجھے حق بات سمجھا دیجئے کہ میں اوسے قبول کرلوں
فرمایا کیا آٹھہ روٹیوں کے چوبیس ثلث (تیسرا حصہ
نہیں ہوتے تم تینوں نے اونہیں برابر برابر کہایا کہا نہیں
کسیکی زیادتی اور کمی معلوم نہیں ہوئی اور تینوں برابر کہا گئے

٣٦٣

اقل فتحملون فی اکلکم علی السوا قال
فاکلت انت ثمانیة اثلاث واکل الک تسعة اثلاث واکل
صاحبک منها ثمانیة وبقی له سبعة واکل لک
واحدا من تسعة فلک واحد بواحد له
وله سبعة فقال الرجل رضیت الآن
رواه الطبرانی عن ابی الاسود الدئلی قال
دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب
فرأیته مطرقا متفکرا فقلت فیم تتفکر یا
امیر المومنین فقال انی سمعت ببلدکم
هذا لحنا فاردت ان اضع کتابا فی اصول
العربیه فقلت ان فعلت هذا احییتنا
وبقیت فینا هذه اللغة ثم اتیته بعد
ثلاث فالقی الی صحیفة فیها بسم الله
الرحمن الرحیم الکلام کله اسم وفعل
وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل
ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف
ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا
فعل ثم قال لی تتبعه وزد فیه
ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود
ان الاشیاء ثلاثة ظاهر و
مضمر وشیء لیس بظاهر
ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت
منها شیئا وعرضتها علیه

سو تو نے آٹھ ثلث کھائی اور تیری تین بوٹیوں کی نو ثلث ہوئیں جن میں سے
یار نے بھی آٹھ ثلث کھائی اور اوسکا ایک ثلث کا حصہ تھا
جس میں اوسنے آٹھ کھائے اور سات باقی رہے جیسے درہم والے
نے کھالیا اور تیرے نو حصوں میں سے ایک ہی حصہ اوسنے کھایا
سو تیرے ایک حصہ کے عوض ایک درہم ہوسکتا ہے اور اوسکے
لئے سات حصوں کے عوض سات درہم ہونے چاہئیں وہ بولا
بیشک اب میں راضی ہو گیا ابو الاسود دؤلی کہتے ہیں
کہ میں امیر المومنین حضرت علی کے پاس گیا جاکر کیا دیکھتا
ہوں کہ آپ سر جھکائے فکرمندوں کی طرح بیٹھے ہیں
میں نے عرض کیا آپ کس فکر میں ہیں فرمایا میں نے تمہارے
اس شہر میں تغیر لغات سنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اصول عربیہ میں ایک کتاب بنا جاؤں میں نے عرض کیا
اگر آپنے ایسا کیا تو ہمیں زندہ کر دیا اور ان لغات کی
بقا ہم میں رہے گی پھر میں تین دن کے بعد اونکے پاس حاضر
ہوا آپنے میری طرف ایک کتاب ڈالدی جس میں لکھا تھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام کل کا کل اسم ہے یا فعل ہے یا حرف
اسم اوسے کہتے ہیں جو اپنے مسمے سے خبر دی اور فعل وہ ہے
جو مسمے کی حرکت سے آگاہی بخشے اور حرف اسے کہتے ہیں جس میں
نہ تو فعل کے معنے ہوں نہ اسم کے پھر مجھے ارشاد کیا تو جستجو کر اور جو
معلوم ہوتا جائے اسمیں زیادہ کر دے اے ابو الاسود معلوم کر
جتنی چیزیں ہیں تین حال سے خالی نہیں ایک ظاہر دوسرے مضمر
تیسرے جو نہ ظاہر ہو نہ مضمر ابو الاسود کہتے ہیں پھر میں نے اوس سے
بہت سی چیزیں جمع کیں اور انکو حضرت علی پر پیش کیا

فكان من ذلك حروف النصب فذكرت منها
انّ وانّ وليت ولعل وكانّ ولم اذكر لكن فقال
لم تركتها فقلت لم احسبها منها فقال بل هى منها
فزدها اليها رواه ابو القاسم الزجاجى فى اماليه
عن الحارث قال جاء رجل الى على قال اخبرنى عن القدر
قال طريق مظلم لا تسلكه قال اخبرنى عن القدر قال
بحر عميق لا تلجه قال فاخبرنى عن القدر قال سرّ
الله قد خفى عليك فلا تفتشه قال فاخبرنى عن
القدر قال يا ايها السائل ان الله خلقك لما يشاء
او لما شئت قال بل لما شاء قال فيستعملك فيما شاء
رواه ابن عساكر وقد اخرج ابن سعد وغيره عن ابى الطفيل
عن على قال والله ما نزلت لآية
الا وقد علمت فيما نزلت واين نزلت
وعلى من نزلت ان ربى وهب لى قلبا
عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن
سعد وغيره عن ابى الطفيل عن على
قال سلونى عن كتاب الله فانه ليس من
اية الا وقد عرفت بليل نزلت ام نهار ام
فى سهل ام فى جبل واخرج ابن ابى
داود عن محمد بن سيرين قال لما توفى
رسول الله صلعم ابطا على عن بيعة ابى
بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتى
فقال لا ولكن اليت لا ارتدى بردائى

او نہیں سے بعض حروف نصب بھی تھے اور اون ناصبہ حرفوں سے مینے
اِنَّ اور اَنَّ اور لَیتَ لعل او کَاَنَّ کو ذکر کیا اور لفظ لکن کو ذکر
نکیا آپنے فرمایا تونے لکن کو کیوں نہیں ذکر کیا اوسے کیوں چھوڑ دیا مینے
عرض کیا لکن کو حروف ناصبہ میں مینے شمار نہیں کیا فرمایا نہیں وہ تو اونہی
میں سے ہے اوسے بھی انہیں زیادہ کر۔ حارث کہتے ہیں کہ ایک شخص علے
رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا مجھے قدر سے خبر دیجے فرمایا وہ
ایک تاریک رستہ ہے تو اوس میں مت چل پھر اونے کہا مجھے تقدیر الٰہی سے خبر
دیجے فرمایا ایک گہرا دریا ہے اوس میں مت داخل ہو کہا نہیں مجھے قدر سے
خبر دیجے فرمایا وہ اللہ کا ایک سر ہے جو تجھپر پوشیدہ ہوا ہے تو
اس میں جستجو نکر پھر فرمایا اے سائل بتا تجھے اللہ نے اوس چیز کیلئے
پیدا کیا ہے جو وہ چاہتا ہے یا اوس شے کے لئے جو تو چاہتا ہے کہا نہیں بلکہ
جس چیز کیلئے خدا نے چاہا فرمایا تو جسطرح تجھے وہ چاہے وہ تصرف کرے
ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا بخدا جو آیت قرآن مجید
کی اوتری ہیں اوسے جانتا ہوں کہ کس باب میں اوتری اور کہاں
اوتری اور کس شخص پر اوتری مجھے میرے رب نے قلب سلیم اور
زبان گویا عطا فرمائی ہے ابن سعد ابو الطفیل سے روایت کرتے
ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا مجھسے کتاب اللہ کی تفسیر پوچھو کیونکہ کوئی
آیت ایسی نہیں جسے میں نہ پہچانتا ہوں خواہ وہ دن میں اوتری ہو
یا رات میں نرم زمین میں اوتری ہو یا پہاڑ میں محمد بن سیرین کہتے
ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے میں تاخیر کی پس ابو بکر نے اون سے ملاقات کرکے کہا
کیا تم میری حکومت کو مکروہ جانتے ہو فرمایا نہیں اصل بات یہ ہے کہ
میں قسم کہا چکا ہوں کہ بجز نماز کے اپنی چادر نہ اوڑہوں

الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن فزعموا انه كتب على تنزيله وقال يأتي على الناس زمان المومن فيه اذل من الامة اخرجه سعيد بن منصور ولابی الاسود الدئلی يرثی عليا رضی الله عنه الا يا عين ويحك اسعدينا ؛ الا تبكی امير المومنينا ؛ وتبكی ام كلثوم عليه ؛ بعبرتها وقد رأت اليقينا ؛ الا قل للخوارج حيث كانوا فلا قرت عيون الحاسدينا ؛ افی الشهر الصيام فجعتمونا ؛ بخير الناس طرا اجمعينا ؛ قتلتم خير من ركب المطايا ؛ وذللها ومن ركب السفينا ؛ ولبس النعال ومن حذاها ؛ ومن قرأ المثانی والمبينا ؛ وكل مناقب الخيرات فيه ؛ وحب رسول رب العالمينا ؛ لقد علمت قريش حيث كانوا ؛ بانك خيرها حسبا ودينا اذا استقبلت وجه ابی حسين ؛ رأيت البدر فوق الناظرينا ؛ وكنا قبل مقتله بخير ؛ يری مولی رسول الله فينا ؛ يقيم الحق لا يرتاب فيه ؛ ويعدل فی العدی والاقربينا ؛ وليس بكاتم علما لديه ؛ ولم يخلق من المتجبرينا ؛ وكان الناس اذ فقدوا عليا ؛ نعام حار فی بلد سنينا

ما وقتیکہ قرآن جمع نکرلوں سو لوگونکو اعتقاد تہا کہ علی رضی نے قرآن اور اسکے نزول کے موافق لکہا علی فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں مومن عورت لونڈی سے زیادہ ذلیل و خوار ہوگا۔ ابو الاسود دئلی نے حضرت علی کا مرثیہ اسطرح لکہا ہے اے آنکہ تجہے خرابی ہو ہمیں سعادت کا حصہ دے تو امیر المومنین پر کیوں نہیں روتی حضرت ام کلثوم اونپر اپنے آنسوؤں کی ندی سے روتی ہیں کیونکہ اونہوں نے یقینی امر کو دیکہا۔ خارجی جہاں کہیں ہوں اونسے حاسدوں کی آنکہیں کبہی ٹھنڈی نہوں کیا تم نے رمضان جیسے مہینے میں ہمیں مصیبت پہونچائی کہ سب لوگوں سے بہتر شخص کو ہم سے جدا کردیا تم نے ایسے آدمی کو جو اونٹنیوں پر سوار ہوتا اور انہیں مسخر کرتا اور کشتیوں پر بیٹہتا تہا قتل کیا اور جو جوتیاں پہنتا اور سیتا تہا اور جو مثانی اور مبین پڑہتا اسے مار ڈالا تمام بہلائی کی صفتیں اسمیں موجود تہیں وہ رسول رب العالمین کا محبوب تہا قریش اسبات کو خوب جانتے ہیں کہ وہ اونمیں حسب اور دین کی رو سے بہتر تہا۔ اگر ابو حسین کے چہرہ کے مقابل تو آئے تو اوسکے چہرہ کو چودہویں رات کا چاند دیکہنے والوں کے اوپر دیکہے اوسکی شہید ہونے سے پہلے ہم بڑی بہلائی اور بہبودی میں تہے ہم اپنے درمیان رسول خدا کا دوست دیکہتے تہے وہ ایسی حق بات قائم کرتا تہا جس میں کسیکو شک نہو تہا اور وہ دشمنوں اور اپنے عزیزوں میں انصاف کرتا تہا جو علم اوسکے پاس تہا اوسے کبہی چہپایا نہیں اور وہ متکبر مغروروں میں سے نہ تہا یعنی اوسکی عادت متکبروں جیسی نہتی جب لوگوں نے حضرت علی کو گم کیا تو گویا وہ ایسے شتر مرغ کے مانند ہوگئے جو کئی برس شہر میں حیران و پریشان پہرتا ہو

سيدنا: فلا تشتمت معوية بن
صخر: فان بقية الخلفاء فينا:
عن ابراهيم بن حسن بن حسن بن
علي بن ابي طالب عن ابيه عن جده
قال قال علي بن ابي طالب قال رسول
الله صلعم يظهر في اخر الزمان
قوم يسمون الرافضة يرفضون
الاسلام رواه احمد عن زاذان ان عليا
قيل له ان قاتل الزبير على الباب فقال
علي ليدخل قاتل ابن صفية النار
سمعت رسول الله صلعم يقول لكل نبي
حواري وان حواري الزبير بن العوام
رواه احمد في مسنده عن ابن عمر قال
وضع عمر بن الخطاب بين المنبر والقبر
فجاء علي حتى قام بين يدي الصفوف
فقال هو هذا ثلاث مرات ثم قال رحمة
الله عليك ما في خلق الله تعالى احد احب
الي من ان القاه بصحيفته بعد صحيفة النبي صلعم من
هذا المسجى عليه ثوبه عن ابي جحيفة
قال كنت عند عمر وهو مسجى ثوبه قد قضى
نحبه فجاء علي فكشف الثوب عن وجهه
ثم قال رحمة الله عليك ابا حفص فو
الله ما بقي بعد رسول الله احد احب

اب تو معاویہ بن صخر کو برا کہہ کیونکہ بقیہ خلفا ہم میں موجود ہے
امام احمد اپنی مسند میں ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن
ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ رسول خدا نے ارشاد کیا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم
جسے رافضے کہتے ہیں پیدا ہوگی اور وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھے
اور ترک کر دینگی۔ زاذان کہتے ہیں کہ حضرت علی سے کہنے
کہا کہ زبیر کا قاتل دروازہ پر ہے۔ فرمایا صفیہ کے بیٹے کا
قاتل دوزخ میں داخل ہوگا۔ میں نے اپنے کانوں
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر پیغمبر کے
لئے ایک حواری ہوا کرتا ہے اور میرا حواری زبیر
بن العوام ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر
بن الخطاب کا جنازہ منبر اور قبر کے مابین رکھا گیا تو حضرت
علی آئے اور سب صفوں کے آگے کھڑے ہو کر فرمانے
لگے۔ یہ وہی شخص ہے تین مرتبہ کہکر فرمایا تم پر اللہ
رحم کرے اللہ تعالی کی مخلوق میں سے کوئی ایسا
شخص نہیں کہ رسول خدا صلعم کے اعمالنامہ کے علاوہ
میں اوسکے صحیفہ اعمال کے ساتھ خدا سے ملاقات
کروں بجز اس شخص کے جس پر کپڑا اوڑھا ہوا ہے۔
پھر فرمایا۔ اے ابو حفص اللہ تم پر رحم کرے
خدا کی قسم رسول خدا صلعم کے بعد کوئی ایسا
نہیں جو مجھے تم سے زائد محبوب ہو اس امر میں
کہ میں اوسکے صحیفۂ اعمال کے ساتھ اللہ سے
ملاقات کروں۔

الی ان القاه تعالی بصحیفة منك رواه
احمد عن ریاح بن الحارث قال جاء رهط
الی امیر المومنین علی فقالوا السلام
علیك یا مولانا وکان بالرحبة فقال کیف
اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا
سمعنا رسول الله صلعم یقول یوم غدیر خم
من کنت مولاه فعلی مولاه قال ریاح فقلت من
هولاء فقیل نفر من الانصار فیهم
ابو ایوب الانصاری صاحب رسول
الله صلعم رواه احمد فی الفضائل قال
هشام بن محمد ولما دخل علی الکوفة
انعزلت عنه الخوارج وکانوا اثنی عشر
الف وانوحروراً ونزلوا بها وهی قریة
بالعراق بارض النهروان تمد وتقصر
ونادی منادیهم ان امیر القتال شبث
بن ربعی التمیمی وامیر الصلوة عبدالله
الکوا الیشکری ونادوا لا حکم الا لله
فقال علی کلمة حق ارید بها باطل فقال لعلی
عبدالله بن عباس لا تعجل الی قتالهم
حتی اخرج الیهم واعود فمضی الیهم
فقالوا اما الذی جاء بك یا ابن عباس
قال جئتکم من عند المهاجرین والانصار
وابن عم رسول الله صلعم وصهره والقرآن

امام احمد فضائل میں ریاح بن حارث سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک جماعت نے آکر السلام
علیک یا مولانا کہا اور آپ حجرے میں تھے فرمایا میں تمہارا
مولی کیونکر ہوں تم تو عرب کی قوم ہو اونہوں نے عرض کیا
کہ ہم نے رسول خدا کو غدیر خم کے دن فرماتے سنا کہ جسکا میں مولی
ہوں اوسکا علی مولی ہے۔ ریاح کہتے ہیں کہ میں نے کہا
وہ کون لوگ تھے تو کسی نے مجھے جواب دیا کہ وہ انصار کی
ایک جماعت تھی جس میں ابو ایوب انصاری رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یار بھی تھے۔ ہشام بن محمد
کہتے ہیں کہ جب علی کوفہ میں آئے تو خوارج اون سے
علیحدہ ہوگئے اور وہ بارہ ہزار آدمی تھے جنہوں نے حرورا
(عراق کی سرحد اور زمین نہروان میں ایک بستی
کا نام ہے اسے بالمد اور بالقصر دونوں طرح کہا ہے)
میں اوترکر قیام کیا اور اونمیں سے ایک منادی نے ندا کی کہ ہمارا
و قتال کا سردار شبث بن ربعی تمیمی اور نماز پڑھانیکا امام عبداللہ
بن کوا الیشکری ہے اور اسبات کا بھی اشتہار دیدیا کہ اللہ کے سوا
کسیکی حکومت نہیں یہ سنکر حضرت علی نے فرمایا یہ تو حق بات ہے
جسکے ساتھ باطل کا ارادہ کیا گیا اوسوقت عبداللہ بن عباس نے
آپسے کہا تم اون سے لڑنے میں جلدی نکرو جبتک میں اونکے پاس
جاؤں اور پھر آؤں تم توقف کرو پس ابن عباس خوارج کے
پاس گئے وہ بولے اے ابن عباس یہاں تمہارے آنیکا کیا باعث فرمایا میں تمہارے
پاس مہاجرین اور انصار اور رسول خدا کے داماد اور اونکے ابن عم کے
پاس سے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ اون لوگوں پر قرآن اوترا ہے

عليهم نزل وهو اعلم منكم بتاويله قالوا
الذى نقمتم علينا قالوا ثلاث خصال
احدها انكم حكمتم الرجال فى دين وقد
قال الله ان الحكم الا لله والثانية قاتل
ولم يسب ولم يغنم فما الذى اباح
دماءهم وحرم اموالهم والثالثة
انه محى اسمه فى امرة المؤمنين فهو
امير الكافرين فقال ابن عباس انما
انقض قولكم بالقرآن العظيم اما قولكم
فانه حكم فى دين الله الستم تعلمون
ان الله حكم الرجال فى قيمة ارنب
بربع درهم فقال يحكم به ذوى عدل
منكم وقال فى المرأة وزوجها فابعثوا
حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريدا
اصلاحا يوفق الله بينهما واما قولكم لم
يسب ولم يغنم فان قلتم ان عائشة
ليست بامكم خرجتم من الاسلام و
ان قلتم هى امكم فكيف تسبون امكم
وكذا الجواب فى اهل صفين فانما قوتلوا
ليرجعوا الى الحق لا لتحل اموالهم قالوا
صدقت واما قولكم محى نفسه فى امرة
فقد فعل رسول الله صلعم فى غزاة
الحديبية فهل خرج بذلك من النبوة

اور وہ اوسکی تفسیر تم سے اچھے جانتے ہیں تمنے ہم لوگوں میں کیا عیب
پایا تب انکے جواب میں خوارج بولے تین خصلتیں تم میں معیوب ہیں (۱) یہ کہ تمنے
اللہ کے دین میں آدمیونکو حاکم ٹھہرایا حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اللہ کے سوا کسیکا حکم نہیں (۲) یہ کہ علی رضؓ نے مقاتلہ کیا اور انکی
عورتونکو نہ تو لونڈی بنایا نہ غنیمت لوٹی پس انکے خون مباح ہونے کی
کیا وجہ اور انکے مال حرام رہنے کا کیا باعث (۳) یہ کہ علی رضؓ
نے اپنے نفس کو مومنوں کی حکومت سے علیحدہ کرلیا وہ کافروں کا
سردار ہوگیا - ابن عباس رضؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے تینوں قول
قرآن مجید سے ٹوٹ جاتے ہیں تمہارا کہنا کہ وہ اللہ کے دین میں حاکم
بن بیٹھا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کوئی شخص حرم میں خرگوش کا شکار کرے تو اوسکی
قیمت چار درہم کی مقرر کرنے میں خدا تعالیٰ نے مردونکو حاکم بنایا ہے کہ فرمایا
یحکم به ذوی عدل منکم اور جب بی بی خاوند میں نا اتفاقی کی صورت
پیدا ہو تو اونکے باب میں فرمایا فابعثوا حکما من اهله وحکما
من اهلها ان یریدا اصلاحا یوفق الله بینهما اور تمہارا یہ کہنا کہ
اوسنے غنیمت کا مال نہ لوٹا عورتونکو لونڈی نہ بنایا اوسکا جواب یہ ہے کہ اگر تم
کہتے ہو کہ حضرت عائشہ رضؓ ہماری ماں نہیں ہے تو تم اسلام سے خارج ہوا اور
اگر کہتے ہو کہ وہ ہماری ماں ہیں تو تم اپنی ماں کو کسطرح لونڈی بنا سکتے
ہو اور یہی جواب اہل صفین کیطرف سے ہے کہ اون سے ہوا
مقاتلہ کیا گیا کہ وہ حق کیطرف رجوع کریں کوئی اونکے مال
حلال کرنیکو جہاد نہ ہوا تھا خوارج بولے یہ تو تم سچ کہتے ہو پھر ابن
عباس نے فرمایا اور تمہارا یہ کہنا کہ اوسنے اپنے نفس کو حاکم سے
علیحدہ کرلیا اسکا کیا مضائقہ ہمارا رسول خدا صلعم نے تو بھی جنگ
حدیبیہ میں ایسا ہی کیا تھا سو کیا وہ اسوجہ سے نبوت سے نکل گئے

قالوا صدقت فرجع منهم الفان وخرج
الباقون فقتلوا بالنهروان قال علماء
اهل السير لما انتهى الاجل اجتمع عمرو بن
العاص وابو موسى الاشعرى بدومة
الجندل وبعث على شريح بن هانى فى
اربعمائة ومعهم ابن عباس وكان
مع عمرو بن العاص اربعمائة من وجوه
الشام وذلك بدومة الجندل وقيل
باذرح وحضر ذلك الجمع سعد بن ابى
وقاص وعبد الله بن عمرو بن العاص
وعبد الله بن الزبير وعبد الرحمن بن
الحارث بن هشام المخزومى والمغيرة
بن شعبة وقيل ان سعدا لم يشهدهم
وفى عبد الله بن عمر خلاف قال الواقدى
فلما اجتمعوا قال عمرو لابى موسى
الست تعلم ان عثمان قتل مظلوما قال
بلى قال الست تعلم ان معوية وليه
والله تعالى يقول ومن قتل مظلوما فقد
جعلنا لوليه سلطانا فما يمنعك من
معاوية ونسبه فى قريش كما علمت وهو
كاتب رسول الله صلعم واخو ام حبيبة
زوج رسول الله صلعم وان اختر نه
كرملك اكراما لم يكرمك هو غيره فقال

اونہوں نے کہا بات یہی ہے تم نے سچ کہا سو اونمیں دو ہزار آدمی حضرت علی کے پاس
پھر آئے اور باقی دین سے نکل بھاگے چنانچہ وہ نہروان میں قتل
کئے گئے۔ علماء اہل تواریخ کہتے ہیں کہ جب مدت گذرچکی تو عمرو
بن العاص اور ابو موسی اشعری دومۃ جندل ایک موضع کا
نام ہی میں جمع ہوئے ادہر سے علی رض نے چار سو آدمیوں کے
ساتھ شریح بن ہانی کو بھیجا اور ابن عباس کو بھی اونکے
ساتھ کر دیا عمرو بن العاص کے ساتھ چار سو شام کے ذی عزت
آدمی ساتھ ہی اور اجتماع دومۃ جندل یا اذرح میں ہوا
اس مجمع میں سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن عمرو
بن العاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن الحارث
بن ہشام المخزومی اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ موجود
تھے۔ بعضے کہتے ہیں کہ سعد وہاں موجود ہی نہ تھے اور
اور عبداللہ بن عمر میں لوگوں کا اختلاف ہے۔
واقدی کہتے ہیں جب سب لوگ جمع ہوئے تو عمرو بن العاص
ابو موسی اشعری سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عثمان مظلوم
شہید ہوئے ابو موسی نے کہا ہاں معلوم ہے کہا کیا تم نہیں
جانتے کہ معاویہ اونکے بھتیجے اون کے وارث ہیں اور خدا
تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص مظلوم قتل کیا جاتا ہے تو
وارثوں کو ہم غلبہ دیتے ہیں سو تم کو کسنے معاویہ کی بیعت کرنے
سے منع کیا اون کا نسب قریش سے ملتا ہے جیسا تمکو
خوب معلوم ہے اور وہ رسول خدا کا منشی اور ام حبیبہ رسول خدا کی
بی بی کا بھائی ہے اگر تم ... تو وہ تمہاری ایسی عزت کرے گا
اگر کوئی ... غیر ... [illegible]

79

ابوموسی اتق الله یا عمرو فان هذا الامر انما هو بالدین ولو کان بالشرف لکان علی اولی به وکیف اولی معویة وادع المهاجرین والانصار واما تعریضک باکرامک ایای فوالله لو خرج من سلطانه ودفعه الیّ ما ولیته وما کنت لارتشی فی دین الله وحکمه ولکن ان شئتما احیینا اسم عمر بن الخطاب وکان فی عزم ابی موسی تولیة عبد الله بن عمر وان کنت ترید الفضل والصلاح فما یمنعک من ابنه وقد عرفت فضله وصلاحه فقال ابنک رجل صدق ولکنک قد صبغته فی هذه الفتنة فقال عمرو وقد اردتک ان تبایع معاویة فابیت فهلم بنا فنخلع علیا ومعویة ونجعل الامر شوری یختار المسلمون من شاء وقیل ان الذی ابتدا بذلک ابوموسی فقال عمرو نعم ما رایت فاخبر الناس انا اتفقنا علی امر فیه صلاح هذه الامة فقال عمرو صدق ثم قال یا اباموسی قم فتکلم فقال ابوموسی قم انت فقال انت صاحب رسول الله صلعم ولا یسعنی الکلام قبلک فقال ابن عباس ویحک یا عبد الله بن قیس والله انی

ابوموسیٰ نے کہا عمرو بن العاص خدا سے ڈرو یہ امر خلافت دین کی وجہ سے ہے اگر شرف و بزرگی کی وجہ سے ہوتا تو بھی آپکی نسبت علی رضی ہی لائق ہیں اور میں مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر معاویہ کو کیونکر خلیفہ بناؤں اور تمہارا میری تعظیم و توقیر کے لئے اشارہ کرنا ایک بات ہے بخدا اگر وہ اپنی حکومت سے دست بردار ہو کر ساری حکومت مجھے دیدیں تو بھی میں اوسے اپنا خلیفہ بناؤں اور میں اللہ کے دین اور اوسکے حکم میں رشوت خور نہیں ہوں ہاں اگر تم چاہتے ہو تو ہم عمر بن الخطاب کا نام زندہ کر دیں (گویا ابوموسیٰ کا ارادہ یہ عبد اللہ بن عمر کو خلافت کے لئے تجویز کرنا تھا) اور اگر تم فضل و صلاح کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے بیٹے کی بیعت کرو اسکی بیعت سے تمہیں کونسی چیز مانع ہے تم کو اوسکا فضل و صلاح معلوم ہے تو عمرو بن العاص نے کہا بیشک تیرا بیٹا سچا آدمی ہے لیکن تو نے اوسے اپنے ساتھ اس فتنہ میں متہم کر دیا ہے تو یہ چاہتا تھا کہ تو معاویہ سے بیعت کرے سو تو نے انکار کیا تو اب آؤ ہم علی اور معاویہ دونوں سے بیعت کا خلع کر لیں (یعنے بیعت توڑ دیں) اور خلافت کو مشورہ سے طے کر لیں مسلمان جسے چاہیں اختیار کر لیں بعضے لوگ کہتے ہیں اس امر کی ابتدا ابوموسیٰ نے کی تھی اوسپر عمرو بن العاص نے کہا جو تم نے اپنی رائے بیان کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اب تم لوگوں کو خبر کر دو کہ ہم ایک ایسے امر پر اتفاق کر لیا ہے جس میں اس امت کی خاطر خواہ صلاح متصور ہے عمرو بن العاص نے کہا بہت ٹھیک ہے پھر کہا اے ابوموسیٰ تم کھڑے ہو کر لوگوں میں کلام کرو ابوموسیٰ نے جواب دیا تم ہی کھڑے ہو کیونکہ تم رسول خدا صلعم کے صحابی ہو مجھے تم سے پہلے بولنے کی مجال نہیں ابن عباس نے گفتگو سنکر کہا اے عبد اللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تجھے خرابی ہو بخدا میں گمان کرتا ہوں

اظن ابن النابغة قد خدعك وكان ابو
موسى رجلا مغفلا فقال انا قد اتفقنا
فقال يا ايها الناس انا نظرنا في هذا
الامر فلم نر اصلح للامة من خلع علي و
معوية وتستقبل الامة بهذا الامر فيولوا
عليهم من احبوا واني قد خلعتهما ثم تنحى
فقام عمرو فقال ان هذا خلع صاحبه
وقد خلعته ايضا واثبت صاحبي معوية
فقال له ابو موسى ما لك لا وفقك الله
او لعنك الله غدرت وفجرت انما مثلك
كمثل الحمار يحمل اسفارا وحمل شريح
بن هاني على عمرو فقنعه بالسوط وكان
شريح يقول ما ندمت على شيء كندامتي
على اني لم اضرب عمرا بالسيف
وتفرق الناس وركب ابو موسى
راحلته ومضى الى مكة فقال ابن عباس
قبحك الله يا ابن قيس لقد حذرتك
غدرة الفاسق الخبيث فقال ابو موسى
ظننت انه ينصح الامة وما ظننت انه
يبيع الآخرة بالدنيا ثم عاد عمرو الى دمشق
وسلموا على معوية بالخلافة وهو اول
يوم سلم عليه فيه بها ورجع ابن عباس
وشريح بن هاني الى علي واخبراه بما جرى

کہ مجھے ابن النابغہ نے فریب کی جال میں پھنسا لیا اور ابو موسیٰ
ہر شخص کے فریب میں آجاتے تھے وہ ایسے محتاط اور زیرک نہ تھے ابو موسیٰ
نے جواب دیا کہ اب تو ہم اتفاق کر چکے اور کھڑے ہو کر کہا اے لوگو ہم نے امر خلافت
میں غور سے دیکھا تو امت کی اصلاح حضرت علی اور معاویہ کے خلع بیعت میں
دیکھی ہے امت امر خلافت کو ساتھ بطور خود مستقل ہوگی اور جسے دوست
رکھیگی والی بنائیگی اور میں نے تو ان دونوں سے خلع بیعت کر لی یہ کہکر ایک طرف
کھڑی ہوگئی اسکے بعد عمرو بن العاص نے کھڑے ہو کر کہا اس شخص نے جب اپنے صاحب
(علیؓ) سے خلع بیعت کی ہے اور میں نے بھی اوس سے خلع کیا اور اپنے دوست
معاویہ سے خلع بیعت نہیں کرتا بلکہ اوسے ثابت اور برقرار رکھتا ہوں
اسکو سنکر ابو موسیٰ نے کہا تجھے کیا ہوا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی کی توفیق نہ دے یا کہا خدا تجھ پر
لعنت کرے تو نے دغا کی اور گناہ کیے تیری مثال اوس گدھے کی
مانند ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو (یعنی عمل اور تعمیل حکم الٰہی نہیں
کرتا) اتنے میں شریح نے جسے علیؓ نے بھیجا تھا عمرو بن العاص پر حملہ
کیا اور اسے کوڑا مارا اس واقعہ کے بعد شریح کہتے ہیں مجھے جیسی
افسوس پیدا ہوئی کہ میں نے عمرو بن العاص کو تلوار سے کیوں نہ مارا اور کسی
چیز پر شرمندگی نہ ہوئی لوگ وہاں سے متفرق ہوگئے اور ابو موسیٰ اپنی اونٹنی
پر سوار ہو کر مکہ چلے آئے ابن عباس نے کہا اے ابن قیس تیرا برا حال ہو خدا نے
… فاسق خبیث کے فریب …
مگر … فریفتہ ہوگیا ابو موسیٰ نے جواب دیا میں نے گمان کیا تھا کہ وہ امت
کی خیر خواہی کرتا ہے یہ خبر نہ تھی کہ وہ آخرت کو دنیا کے بدلے بیچتا ہے
… عمرو بن العاص دمشق میں پہنچا اور معاویہ کو خلافت تسلیم کی اور
یہ پہلا دن … تسلیم خلافت ہوئی اور ابن عباس اور شریح
بن ہانی نے … خبر دی۔

فكان اذا صلى الغداة قنت ودعا على
معوية وعمرو اباالاعور السلمى
وعبدالرحمن بن خالد والضحاك بن
قيس والوليد بن عقبة فبلغ ذلك
معوية فكان اذا قنت دعا على والاشتر
وابن عباس وشريح بن هانى والحسن
والحسين ومحمد بن الحنفية عن عامر
بن سعد بن ابى وقاص قال امر
معوية بن ابى سفيان سعدا وقال له
ما منعك ان تسب اباتراب فقال سعد
اما ما ذكرت ثلاثا سمعت رسول الله صلعم
فلن اسبه ابدا لان يكون
لى واحدة منهن احب الى من حمر النعم
وذكر منها حديث الراية الثانية لما نزلت
قوله تعالى قل تعالوا ندع ابناءنا و
ابناءكم الاية دعا رسول الله ص عليا
وفاطمة والحسن والحسين وقال
اللهم هولاء اهل بيتى الثالثة سمعت
رسول الله ص وقد خلفه فى بعض مغازيه
فقال يا رسول الله تركتنى مع النساء
والصبيان فقال الا ترضى ان تكون
بمنزلة هارون من موسى غير انه
لا نبى بعدى رواه المسلم ثم قال معوية

اوس وقت سے جب علی رض صبح کی نماز پڑھتے تو قنوت کرتے
اور معاویہ عمرو بن العاص ابوالاعور سلمی عبدالرحمن بن
خالد ضحاک بن قیس ولید بن عقبہ کے حق میں بددعا کرتے تھے جب
اسکی خبر معاویہ کو پہونچی تو وہ بھی قنوت کرنیلگا اور حضرت علی
اور اشتر اور ابن عباس اور شریح بن ہانی اور حسن و حسین اور
محمد بن الحنفیہ پر بددعا کرتا تھا عامر بن سعد بن ابی وقاص
کہتے ہیں کہ معاویہ نے سعد کو حکم کیا اور کہا اچھا ابوتراب کو برا
کہنے سے کسنے منع کیا سعد نے اوسکے جواب میں کہا اونہیں
برائی سے یاد نکرونگا کہ تین وجہ ہیں کہ اون تینوں کو رسول
خدا صلعم سے حضرت علی کے حق میں فرماتے سنا ہے سو
میں اونہیں کبھی برا نہ کہونگا۔ اگر اون تین خصلتوں
میں سے مجھ میں ایک بھی ہوتی۔ تو عرب کے سرخ اونٹ
سے بھی مجھے زائد محبوب ہوتی۔ اسکے بعد سعد نے
اون تینوں باتونکا ذکر کیا (۱) رسول خدا کا اونکو خیبر میں نشان
دیکر فتح کا طالب ہونا (۲) جب آیہ قل تعالوا ندع ابناءنا
وابناءکم نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور
فاطمہ اور حسن و حسین کو بلا کر فرمایا یارب خدایا یہ میری اہلبیت
ہیں (۳) جب رسول خدا نے بعض جہادوں میں حضرت
علی کو اپنے پیچھے چھوڑا تو اونہوں نے کہا اے رسول خدا
آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں تب
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں
ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسی سے تھا وہی مرتبہ تمہارا مجھ سے
نسبت ہو ہاں اتنا فرق ہے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہے اسکی بعد

اما انی سمعت من رسول اللہ صلعم ما سمعت
فی علی بن ابی طالب لکنت له خادما
ما عشت عن السلولی قد کان شهد
حجة الوداع قال سمعت رسول اللہ صلعم
یقول فی ذلک الیوم علی منی وانا منه
ولا یقضی دینی سواه رواه احمد فی
الفضائل عن المقدام بن شریح قال
سألت عائشة فقلت اخبرینی برجل
من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
اساله المسح علی الخفین فقالت ائت علیا
فسله فانه کان یلزم النبی صلی الله
علیه وسلم قال فاتیت علیا فسألته
فقال امرنا رسول الله صلعم بالمسح علی
خفافنا اذا سافرنا رواه احمد عن علی
رضی الله عنه قال اخذ رسول الله صلعم
بید الحسن والحسین فقال من احبنی
واحب هذین واباهما وامهما کان
معی فی درجتی یوم القیمة رواه احمد
فی مسنده عن انس قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الجنة
تشتاق الی ثلثة علی وعمار وسلمان رواه
الترمذی عن علی رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

کہ اگر میں رسول خدا سے علی بن ابی طالب کے
حق میں وہ حدیث سنتا جو تو نے سنی ہے تو جبتک زندہ
رہتا اون کی خدمت کرتا - امام احمد فضائل میں
سلولی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حجة الوداع کے دن حاضر
تھا میں نے اپنے کانوں سے اوس دن رسول خدا کو فرماتے سنا
کہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور اونکے سوا اور کوئی
میرا قرض ادا نکرے - امام احمد مقدام بن شریح سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی ایسے شخص کو بتلائیے
جس سے موزوں کے مسح کو دریافت کروں فرمایا تو علی
کے پاس جاکر پوچھ کیونکہ نبی صلعم کو ہروقت چمٹے رہتے
تھے پس میں نے علی کے پاس آکر اس مسئلہ کو دریافت کیا
آپ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنے موزوں
پر مسح کرنے کا ارشاد کیا جب ہم سفر کریں - امام احمد
مسند میں حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان کی
ماں باپ کو دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے درجہ
میں میرے ساتھ ہوگا - ترمذی میں حضرت انس
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی
اور عمار اور سلمان کی - ترمذی میں حضرت
علی سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا

ان لکل نبی سبعۃ نجباء و نقباء و
اعطیت انا اربعۃ عشر قالوا قلنا منھم
قال انا و ابنای و جعفر و حمزۃ و ابو بکر
و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان و عمار
و عبداللہ بن مسعود و ابو ذر و المقداد
رواہ الترمذی فصل فی ھؤلاء الاربعۃ عن
انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اربعۃ لا یجتمع حبھم فی
قلب منافق ولا یحبھم الا مومن ابو بکر
و عمر و عثمان و علی رواہ ابن عساکر
باسناد حسن صحیح عن القاسم بن محمد بن ابی
بکر الصدیق قال کان ابو بکر و عمر و عثمان و علی
یفتون علی عھد رسول اللہ صلی رواہ السعید فی
کتابہ وروی الشافعی باسناد صحیح انہ قال کنت انا و
ابو بکر و عمر و عثمان و علی انوار علی یمین
العرش قبل ان یخلق آدم بالف عام
فلما خلق اسکنا ظھرہ ولم نزل ننقل
فی الاصلاب الطاھرۃ حتی نقلنی اللہ
تعالی الی صلب عبداللہ و نقل ابا بکر
الی صلب ابی قحافۃ و نقل عمر الی صلب
خطاب و نقل عثمان الی صلب عفان
و نقل علیا الی صلب ابی طالب ثم اختارھم
لی اصحابا فجعل ابا بکر صدیقا و عمر فاروقا

کہ ہر نبی کو سات نقیب محافظت کرنیوالے عطا ہوئے تھے اور مجھے چودہ عطا ہوئے
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور دونوں بیٹے جعفر حمزہ ابوبکر مصعب
ابن عمیر بلال سلمان عمار عبداللہ بن مسعود ابوذر مقداد

ان چاروں حضرات کے فضائل

ابن عساکر حسن سند کے ساتھ انس بن مالک سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چار شخص ایسے ہیں جنکی محبت منافق کے دل میں جمع نہیں
ہوتی اور اونہیں بجز مومن کے اور کوئی دوست نہیں
رکھتا وہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم
ہیں۔ سعید اپنی کتاب میں قاسم بن محمد بن ابی بکر
سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی حضرت
کے زمانہ میں فتوی دیتے تھے۔ امام شافعی صحیح سند
کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔
میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان و علی آدم علیہ السلام
کے پیدا ہونے سے ایک ہزار برس پہلے عرش کے
داہنی طرف نور تھے پس جب آدم پیدا ہوئے تو ہم
اونکی پیٹھ میں آ بسے اور اوسوقت سے ہمیشہ پاک
پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے یہانتک کہ خدا تعالی
نے مجھے عبداللہ کی پیٹھ میں منتقل کر دیا اور ابوبکر کو
ابو قحافہ کی پیٹھ میں اور عمر کو خطاب کی پشت میں
اور عثمان کو عفان کی پیٹھ میں اور علی کو ابو طالب
کی پشت میں نقل کیا پھر اللہ تعالی نے اونہیں میرے
لیئے یار اور دوست بنا دیا۔ پھر ابوبکر کو صدیق
اور عمر کو فاروق

وعثمان ذا النورين وعليا وصيا فمن سبّ
اصحابي فقد سبني ومن سبني فقد سبّ
الله ومن سب الله اكبه الله تعالى في النار
على منخريه وروى الطبراني في كتابيه
رياضه وعمدته انه صلى الله عليه وسلم
قال اخبرني جبرئيل ان الله لما خلق ادم
وادخل الروح في جسده امرني ان اخذ
تفاحة من الجنة فاعصرها في حلقه
فعصرتها في فيه فخلق الله تعالى من الاولى
انت ومن الثانية ابابكر ومن الثالثة عمر ومن الرابعة
عثمان ومن الخامسة عليا فقال ادم
يا رب من هؤلاء الذين اكرمتهم
فقال الله تعالى هؤلاء خمسة اشباح
من ذاتك وهو اكرم عندي من جميع
خلقي انت اكرم الانبياء والرسل وهم
اكرم اتباع الرسل فلما عصى ادم
ربه قال يا رب بحرمة اولئك الاشباح
الخمسة التي اكرمتهم وفضلتهم تب علي

فصل في الخلفاء عن سفينة مولى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول
الله صلى الله عليه وسلم المسجد وضع
في البناء حجرا وقال لابي بكر ضع حجرك
الى جنب حجري ثم قال لعمر ضع حجرك

اور عثمان کو ذی النورین اور علی کو وصی بنایا سو جسنے
میرے یاروں کو برا کہا اوسنے مجھے برا کہا اور جس نے
مجھے برا کہا اوسنے خدا کو برا کہا اور جسنے خدا کو برا کہا
اوسے خدا تعالی دونوں نتھنوں کے بل اوندھا
آگ میں ڈالیگا۔ طبرانی اپنی دونوں کتابوں ریاض
اور عمدہ میں کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل
نے خبر دی کہ جب اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اور اونکے
جسم میں انکی روح داخل کی تو مجھے حکم ہوا کہ جنت کا ایک سیب لیکر اونکے حلق
میں نچوڑوں چنانچہ جب الابشا ... نے ایک سیب لیکر انکے حلق میں نچوڑا
پس خدا تعالی نے اوس پہلے سیب سے آپکو اور دوسرے سے ابوبکر کو اور
تیسرے سے عمر کو اور چوتھے سے عثمان کو اور پانچویں سے علی کو پیدا کیا
اوسوقت آدم نے فرمایا اے میرے رب جن لوگوں پر تو نے اتنی
ایسی بزرگی کی ہے یہ کون ہیں حق سبحانہ نے جواب دیا کہ یہ تیری نسل
پانچ شیخ ہونگے اور وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زائد
بزرگ ہیں پھر جبرئیل نے کہا اے محمد صلعم آپ تمام پیغمبروں اور نبیوں سے
افضل و اکرم ہیں اور یہ چاروں صحابہ تمام پیغمبروں کے تابعداروں
سے زائد بزرگ ہیں پھر جب آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی
کی تو کہا اے میرے رب اون پانچوں شیخوں کے طفیل سے جنکو تو نے بزرگی اور
فضیلت دی ہے میری توبہ قبول کر **خلفاء کے باب میں جو حدیثیں**
آئی ہیں اونکا بیان سفینہ رسول خدا کے مولی سے
روایت ہے کہ جب رسول خدا نے مسجد بنائی تو نیو میں آپنے
ایک پتھر رکھا اور ابوبکر رض سے فرمایا تم میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر
پھر عمر سے فرمایا کہ ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں تم اپنا پتھر رکھو۔

الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لعثمان
ضع حجرك الی جنب حجر عمر ثم قال
هؤلاء الخلفاء بعدی رواه ابن حبان
باسناد صحیح جید عن محمد الفریابی
قال سمعت سفیان یقول من زعم ان
علیا کان احق بالولایة منهما فقد خطأ
ابابکر و عمر والمهاجرین والانصار وما
اراه یرتفع له مع هذا عمل الی السماء
رواه ابوداود عن عباد بن السماك قال
سمعت سفیان یقول الخلفاء خمسة
ابوبکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن
عبد العزیز رواه ابوداود عن عبد
الله بن عباس قال کان ابو هریرة
یحدث ان رجلا اتی الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال انی اری اللیلة
ظلة ینطف منها السمن والعسل فاری
الناس یتکففون بایدیهم فالمستکثر
والمستقل واری سببا واصلا من
السماء الی الارض فاراك یا رسول الله
اخذت به فعلوت ثم اخذ به رجل
اخر فعلا به ثم اخذ به رجل اخر فعلا به
ثم اخذ به رجل اخر فانقطع ثم وصل
فعلا به قال ابوبکر بابی وامی لتدعنی

اسیطرح عثمان سے فرمایا کہ عمر کے پتھر کے پہلو میں اپنا پتھر رکھو
پہر فرمایا یہ لوگ میرے پیچھے خلیفہ ہونگے اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح
اور جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے آبوداؤد میں محمد فریابی سے
روایت ہے کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کہ جو شخص یہ گمان کرے
کہ علی رض ابوبکر و عمر سے خلافت کے زیادہ حقدار تھے تو اوسنے ابوبکر
و عمر اور مہاجرین و انصار کی خطا کی اور میں ایسے شخص کو گمان نہیں
کرتا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوسکا عمل آسمان کی طرف چڑہے
آبوداؤد میں عباد بن سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان
کو کہتے سنا خلفا پانچ شخص ہیں ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور عمر بن
عبد العزیز آبوداؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں نے آجکی رات خواب میں ایک
ایسا سایہ دیکہا ہے کہ جس سے گہی اور شہد ٹپکتا ہے اور
میں نے لوگوں کو دیکہا کہ وہ اپنے ہاتہوں میں لے لیکر اوس میں
سے پیتے ہیں پہر اونمیں بہت پینے والے بہی ہیں اور
تہوڑے بہی اور میں نے ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکتے
ہوئے دیکہی سو میں نے اے رسول خدا آپکو دیکہا کہ اوس
رسی کو پکڑکر چڑہ گئے پہر آپکے بعد ایک اور آدمی نے اوسے
پکڑا اور وہ بہی چڑہ گیا پہر اوسکے بعد اوس رسی کو ایک اور
شخص نے پکڑا اور وہ بہی چڑہ گیا۔
اوسکے بعد آور ایک اور شخص نے پکڑا اور وہ رسی ٹوٹ گئی پہر جوڑ دیگئی
اور وہ شخص بہی اوسپر چڑہ گیا ابوبکر رض نے عرض کیا کہ اے رسول
خدا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں مجہے چہوڑ دیجے

فلا عبرها فقال اعبرها فقال ما الظلة
فظلة الاسلام واما ما ينطف من السمن
والعسل فهو القران لينه وحلاوته و
اما المستكثر والمستقل فهو المستكثر من
القران والمستقل منه واما السبب الواصل
من السماء الى الارض فهو الحق الذي انت
عليه تاخذ به فيعليك الله ثم ياخذ به
بعدك رجل فيعلو به ثم ياخذ به رجل
اخر فيعلو به ثم ياخذ به رجل اخر فينقطع
ثم يوصل له فيعلو به اي رسول الله
لتحدثني اصبت ام اخطات فقال اصبت
بعضا واخطات بعضا قال اقسمت يا رسول
الله لتحدثني ما الذي اخطات فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تقسم رواه ابوداود
و نحوه للبخاري عن ابي بكرة ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم
من راى منكم رؤيا فقال رجل انا رايت
كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت
وابوبكر فرجحت انت بابي بكر ووزن
عمر وابوبكر فرجح ابوبكر ووزن عمر وعثمان فرجح
عمر ثم رفع الميزان قال فاستاء لها رسول
الله صلى الله عليه وسلم يعني فساءه ذلك
فقال خلافة نبوة ثم يؤتي الله الملك من يشاء

کہ اس خواب کی تعبیر بیان کروں حضرت نے فرمایا اچھا تم ہی تعبیر
ابوبکرؓ نے کہا وہ سائبان اور چھتہ تو اسلام ہے اور اوس سے جو گھی اور شہد ٹپکتا
ہے وہ قرآن ہے کہ اوسکی نرمی اور شیرینی گھی اور شہد سے مشابہت
رکھتی ہے اور بہت سے پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن
بہت سیکھنے والے اور تھوڑے سیکھنے والے ہیں اور جو رسی آسمان سے
زمین تک لٹک رہی ہے وہ حق ہے جسپر آپ ہیں اور جس حق کو آپنے
پکڑا ہے اور آپکو حق تعالی چڑھاویگا یعنے آپ مقبوض ہونگے
پھر آپکے بعد اوس رسی کو ایک اور شخص لیگا (یعنے آپکا خلیفہ
ہوگا) اور وہ بھی اوسپر چڑھ جاویگا یعنے فوت ہوگا پھر اوس
اوس حق کو ایک اور دوسرا آدمی لیگا اور وہ بھی چڑھجائیگا پھر
اوسکے بعد ایک اور تیسرا شخص اوسے لیگا اور وہ ٹوٹ جائیگا یعنے
اوسکی خلافت میں کچھ رخنہ پیدا ہوگا پھر وہ اوسکے لئے جوڑ
دیا جائیگا یعنے رخنہ کی مکافات ہوگی پھر وہ شخص بھی اوسپر چڑھ جاویگا
اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اے رسول خدا فرمائیے کہ اس خواب کی
تعبیر میں ٹھیک کہی یا خطا کی فرمایا تمنے کچھ ٹھیک کہا اور کچھ خطا ابوبکرؓ
نے عرض کیا اے رسول خدا میں آپکو قسم دیتا ہوں فرمائیے میں نے کیا خطا کی
فرمایا تم قسم نکھاؤ   ابوداؤد میں ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
نے ایکدن فرمایا کسنے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے ایک مرد بولا کہ میں نے ایک
خواب دیکھا ہے کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اوتری ہے اور اوسمیں آپ اور ابوبکرؓ تولے
گئے اور آپ بھاری اوترے پھر ابوبکر و عمر تولے گئے تو حضرت ابوبکر اونپر بھاری
اوترے پھر عمر و عثمان تولے گئے تو عمر اونپر بھاری اوترے اتنے میں وہ
ترازو اوٹھالی گئی راوی کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم کو یہ خواب برا معلوم ہوا یعنے
آپنے اوسکو مکروہ جانا پھر آپنے فرمایا یہ خلافت نبوت ہے اسکے بعد خدا جسکو چاہیگا اپنا ملک دیگا

رواه ابوداود وعن جابر بن عبد الله الانصاري انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اُرِيَ الليلة رجل صالح ان ابا بكر نيط برسول الله صلى الله عليه وسلم ونيط عمر بابي بكر ونيط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول الله صلى الله عليه وسلم اما نوط بعضهم ببعض فهم ولاة هذا الامر الذي بعث الله به نبيه صلى الله عليه وسلم رواه ابوداود وعن سمرة بن جندب ان رجلا قال يا رسول الله رايت كان دلوا دلي من السماء فجاء ابوبكر فاخذ بعراقيها فشرب شربا ضعيفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقيها فشرب حتى تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقيها فشرب حتى تضلع ثم جاء علي فاخذ بعراقيها فانتشطت وانتضح عليه منها شيء رواه ابوداود وعن سعيد عن سفينة مولى ام سلمة رضي الله عنها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافة النبوة ثلثون سنة ثم يؤتي الله ملكه [illegible] سعيد قال لي سفينة

ابوداود میں جابر سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات ایک صالح مرد خواب میں دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر رسول خدا صلعم کے ساتھ لٹکائے گئے اور عمر ابوبکر کے ساتھ لٹکائے گئے اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکائے گئے۔ جابر کہتے ہیں جب ہم رسول خدا کے پاس سے اوٹھے تو اپنے اجتہاد یا ظن غالب میں ہم نے کہا کہ رجل صالح سے مراد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا تعلق و اتصال یہ ہے کہ یہ لوگ اس کام کے والی ہوں گے جسکے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔ ابوداؤد میں سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میں نے خواب میں دیکھا ہے گویا ایک ڈول پانی کا بھرا ہوا آسمان سے نیچے اوترا۔ تب میں ابوبکر رض آئے اور اوسکے دونوں کنے پکڑکے پانی پیا مگر جیسے ضعیف لوگ پیتے ہیں۔ پھر عمر آئے اور اونہوں نے بھی اوس میں سے پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب ہوگئے۔ پھر عثمان رض نے آکر اوسکے دونوں کنے پکڑے اور اچھی طرح سیراب ہوکر پیا پھر علی آئے اور اونہوں نے اوسکے دونوں کنے پکڑے ہی تھے کہ وہ ڈول ہلنے لگا اور علی رض پر اوس میں سے کچھ پانی بکھر گیا۔ ابوداؤد میں سعید سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت نبوت یعنے سنت کے موافق کام تیس برس تک رہے گی پھر اللہ تعالی اپنا ملک جسے چاہیگا دیدیگا۔ سعید کہتے ہیں مجھ سے سفینہ نے کہا

امسك عليك ابابكر سنتين وعمر عشرا
وعثمن اثنتي عشرة وعلي كذا قال
سعيد قلت لسفينة ان هؤلاء يزعمون
ان عليا عليه السلام لم يكن بخليفة قال
كذب استاه بني الزرقاء يعني بني مروان
رواه ابوداود عن ابي عبيدة ومعاذ بن
جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان هذا الامر بدا نبوة ورحمة ثم
يكون خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا
ثم كائن جبرية وعتوا وفسادا في
الارض يستحلون الحرير والفروج
والخمور يرزقون على ذلك وينصرون
حتى يلقوا الله رواه البيهقي في شعب
الايمان عن النعمان بن بشير عن
حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء
الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم

- - - - -

- - - - -

تكون ملكا عاضا فيكون ماشاء الله ان
تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون

تو حساب کر۔ اور یاد رکھ کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس رہی
اور عمرؓ کی دس برس اور عثمانؓ کی بارہ برس اور علیؓ
کی چھ برس سعید کہتے ہیں میں نے سفینہ سے کہا یہ لوگ گمان
کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے کہا بنی زرقاء
یعنے بنی مروان کے سرین سے جھوٹ بات نکلتی ہے
بیہقی شعب الایمان میں ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس امر دین نے نبوۃ اور رحمت کے ساتھ ابتدا کی ہے
اسکے بعد خلافت حق اور رحمت بر حق ہوگی پھر بظلم اور
ناحق ایذا دینے والے بادشاہ پیدا ہونگے پھر [illegible]
قہر و غلبہ اور سرکشی و فساد پیدا ہونگے لوگ ریشم کپڑا
اور شراب کو حلال کرینگے اور وہ اسپر رزق دئے
جاوینگے جبتک کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں۔ [illegible]
اور بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا جبتک چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پھر خدا تعالیٰ اوسے اپنی طرف
اوٹھا لیگا پھر اسکے بعد نبوت کے طریقہ پر جبتک اللہ چاہیگا
خلافت رہیگی اور اوسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف اٹھالیگا پھر
اسکے بعد موذی بادشاہ ہونگے اور جبتک خدا چاہیگا تم میں رہینگے
پھر اونکو بھی خدا تعالیٰ اٹھالیگا پھر غالب اور قاہر بادشاہ ہونگے
اور جبتک اللہ اونکو تم میں رکھنا چاہیگا رہینگے اور پھر
[illegible]
[illegible]

ملکا جبریۃً فیکون ماشاء الله ان
تکون ثم یرفعها الله تعالی ثم تکون
خلافۃً علی منہاج النبوۃ ثم سکت قال
حبیبٌ فلما قام عمر بن عبد العزیز
کتبتُ الیہ بہذا الحدیث اُذکرہ ایاہ و
قلتُ ارجوا ان تکون امیر المومنین
بعد الملک العاض والجبریۃ فسر بہ
واعجبہ یعنی عمر بن عبد العزیز رواہ
احمد والبیہقی فی دلائل النبوۃ وفی
روایۃ الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ
ثم یصیر بعدہا ملکا عضوضا وفی
روایۃ ثم ملک وامارۃ عن علی
بن ابی طالب رض قال قیل یا رسول
الله من تؤمر بعدک قال ان تؤمروا
ابا بکر تجدوہ امینا زاهدا فی الدنیا
راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر تجدوہ
قویا امینا لایخاف فی الله لومۃ لائم
وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین
تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق
المستقیم رواہ احمد عن ابن ابی
ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت
من کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم
مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر

اسکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے
حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز قائم
بالخلافت ہوئے تو میں نے یہ حدیث اونہیں یاد
دلانے کے لیئے لکھی اور میں نے کہا مجھے امید ہے
کہ موذی بادشاہ اور قاہر حاکم کے بعد تم امیر المومنین
ہو۔ عمر بن عبد العزیز اس سے بہت خوش ہوئے
اور یہ کہنا اونہیں بہت بھلا معلوم ہوا۔ اور ایک روایت
میں یوں ہے کہ میرے پیچھے خلافت کا زمانہ تیس
برس رہے گا پھر اسکے بعد ایذا دینے والے حاکم
ہوجاوینگے۔ امام احمد حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے رسول خدا آپکے بعد
کسے امیر بناویں فرمایا اگر تم ابو بکر کو خلیفہ بناؤگے تو اوسے
امانت دار پاؤگے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور
آخرت کی نعماء میں رغبت کرنیوالا ہے اور اگر تم عمر کو امیر
بناؤگے تو اوسے زبردست امانت دار پاؤگے وہ اللہ کے
دین جاری کرنے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے
خوف نکرے گا۔ اور اگر تم علی کو امیر بناوگے۔ مگر میں گمان
نہیں کرتا کہ تم اوسے خلیفہ بناؤگے تو اوسے سیدھی
راہ دکھانیوالا پاؤگے۔ تم کو وہ سیدھے رستہ پر
لیجاویگا۔ مسلم میں ابن ابی ملیکہ سے روایت
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے سنا اور دریافت
کیا گیا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو اپنے سامنے
خلیفہ بناتے تو کس شخصکو بناتے فرمایا۔ ابو بکر۔

فقيل له من بعد ابي بكر قال عمر قيل من بعد عمر
قال ابو عبيدة بن الجراح رواه مسلم
عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من اطاعني
فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى
الله ومن يطع الامير فقد اطاعني و
من يعص الامير فقد عصاني وانما
الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به
فان امر بتقوى الله وعدل فان له بذلك
اجرا وان قال بغيره فان عليه منه
وزرا رواه البخاري ومسلم عن
العرباض بن سارية قال صلى بنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا
موعظة بليغة ذرفت منها العيون
ووجلت منها القلوب فقال رجل يا
رسول الله كأن هذه موعظة مودع
فاوصنا فقال اوصيكم بتقوى الله و
السمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا
فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا
كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين
المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ
واياكم ومحدثات الامور

کو کہا گیا ابو بکر کے بعد کسے خلیفہ بناتے فرمایا عمر کو کہا
عمر کے بعد فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔ بخاری مسلم میں
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے میری اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی
اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جو شخص
امیر کی اطاعت کریگا وہ میری اطاعت کریگا اور جو امیر کی نافرمانی
کریگا وہ میری نافرمانی کریگا اور امام بمنزلہ ڈھال کے ہے
اوسکے پیچھے سے مقاتلہ کیا جاتا ہے اور اوسکی وجہ سے بچاؤ ہوتا
ہے پھر اگر وہ امیر اللہ سے ڈرنے اور انصاف کرنے کا
حکم کرے تو اوسکے لئے اوسکے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اوسکے
مخالف حکم کرے تو اس وجہ سے اوسپر گناہ ہوگا۔ امام احمد
اور ابو داود عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں انکہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھکر ہمارے سامنے مونھہ
کرکے کھڑے ہوئے پھر ہمیں ایسی موثر نصیحتیں کیں جنسے
ہماری آنکھیں بہ نکلیں اور دل ڈر گئے سو ایک شخص نے
کہا اے رسول خدا گویا یہ آپکی نصیحت آخری ہے سو ہم کو کچھہ
وصیت کیجیے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی اطاعت اور
سننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو
کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے پیچھے زندہ رہے گا وہ عنقریب
بڑے بڑے اختلاف دیکھیگا سو تم میرے طریقہ اور میرے
خلفاء راشدین راہ یافتہ کے طریقہ کو لازم پکڑلو اور او
ساتھ تمسک کرو اور کچلیوں سے خوب مضبوط پکڑلو۔
اور اپنے آپ کو نئے نئے کاموں سے بچاؤ۔

كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة

رواه احمد وابو داود

فضيلة ابي محمد طلحة بن عبيد الله القرشي رضي الله عنه

عن قيس بن ابي حازم قال رايت يد طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري عن ابي عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال كان على النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد درعان فنهض الى الصخرة فلم يستطع فقعد طلحة تحته حتى استوى على الصخرة فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اوجب طلحة رواه الترمذي عن موسى بن طلحة قال بينا عائشة بنت طلحة تقول لامها ام كلثوم بنت ابي بكر انا خير من ابيك فقالت عائشة ام المومنين لا اقضي بينكما ان ابا بكر دخل النبي صلعم فقال يا ابا بكر انت عتيق الله من النار قالت فيومئذ سمي عتيقا ودخل طلحة على النبي صلعم فقال انت يا طلحة ممن قضى نحبه عن جابر بن عبد الله الانصاري قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى طلحة بن عبيد الله قال

کیونکہ ہر نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

بخاری میں قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ شل دیکھا کہ اونہوں نے اوس ہاتھ سے احد کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا۔ ترمذی میں ابو عبد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن نبی صلے اللہ پر دو زرہیں تہیں اور آپنے پتھر پر چڑہنے کا ارادہ کیا مگر زرہوں کے بوجہہ سے چڑہ نہ سکے یہ دیکہکر حضرت طلحہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ اوس پتھر پر چڑہ گئے اوسوقت میں نے رسول خدا صلعم کو فرماتے سنا کہ طلحہ نے جنت واجب کرلی۔ حاکم موسے بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت عائشہ بنت طلحہ اپنی ما ام کلثوم بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہتی تہیں کہ میرا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے حضرت عائشہ رض ام المومنین نے فرمایا۔ میں کبھی تم میں فیصلہ نکرونگی ایکدن ابو بکر حضرت کے پاس آئے آپنے فرمایا اے ابو بکر تم دوزخ سے آزاد کیئے گئے ہو۔ اوسروز سے اونکا لقب عتیق ہوگیا۔ اور طلحہ بہی ایکدن نبی صلعم کے پاس آئے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے طلحہ اون لوگوں میں سے تو اپنی نذر کرچکے ہو یعنی شہید ہوچکے ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت

من احبّ ان ينظر الى رجل يمشي على
وجه الارض وقد قضى نحبه فلينظر
الى هذا وفي رواية من سرّه ان ينظر
الى شهيد يمشي على وجه الارض
فلينظر الى طلحة بن عبيد الله رواه
الترمذي فضيلة ابي عبد الله الزبير
بن العوّام بن خويلد بن عمّة
رسول الله صلى الله وسلم عن
جابر بن عبد الله الانصاري
رضي الله عنه قال قال النبي صلى
الله عليه وسلم من يأتيني بخبر
القوم يوم الاحزاب قال الزبير
انا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان لكل نبيٍ حواريا وحواريّ الزبير
رواه البخاري ومسلم عن الزبير بن
العوّام رضي الله عنه قال قال النبي صلى
من ياتي بني قُرَيظةَ فيأتيني بخبرهم
فانطلقتُ فلما رجعتُ جمع لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال
فداك ابي وامّي رواه البخاري ومسلم
عن عبد الله الزبير قال كنت يوم
الاحزاب جعلتُ انا وعمر وبن
ابي سلمة في النساء فنظرت

طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھکر فرمایا کہ جو شخص ایسے مرد کو دیکھنا محبوب رکھے کہ وہ روئے زمین پر اسحال میں ہو کہ مردہ ہے یا منتظر مرنے کے ہے اوسے چاہئیے کہ اس مرد کو دیکھے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخصکو ایسا شہید جو روئے زمین پر چلتا ہو دیکھنا بھلا معلوم ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ابو عبد اللہ زبیر بن عوام بن خویلد ابن عمہ رسول خدا صلعم کے مناقب

بخاری میں جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے روز فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون شخص لاسکتا ہے زبیر بولے او ٹھے میں۔ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لئے حواری تھے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔ بخاری مسلم میں زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بنی قریظہ (یہود کا مشہور قبیلہ جو مدینہ کے گرد رہا کرتا تھا) کے پاس کون جائے کہ انکی خبر میرے پاس لاوے زبیر کہتے ہیں۔ میں گیا اور جب خبر لیکر واپس آیا تو رسول خدا نے میرے لئے اپنے ماباپ جمع کرکے فرمایا۔ میرے ماباپ تجھپر فدا ہوں۔ عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں میں اور عمر وبن ابی سلمہ عورتوں کی حفاظت میں مقرر ہوئے

فاذا انا بالزبير على فرسه يختلف
الى بنى قريظة مرتين او ثلثا فلما
رجعت قلت يا ابت رايتك تختلف قال
وهل رايتنى يا بنى قلت نعم قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من ياتى بنى قريظة فياتينى
بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع
لى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابويه فقال فداك ابى وامى عن هشام
بن عروة عن ابيه عن عائشة قرأت الذين
استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم
القرح للذين احسنوا منهم واتقوا
اجر عظيم قالت لعروة يا ابن اختى كان
ابواك منهم الزبير وابو بكر لما اصاب
رسول الله صلعم ما اصاب يوم احد فانصرف
عنه المشركون خاف ان يرجعوا فقال
من يذهب فى اثرهم فانتدب منهم
سبعون رجلا كان فيهم ابو بكر والزبير
رضى الله عنهما رواه البخارى فى ذكر
عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه
عن ام المؤمنين عائشة زوج النبى صلى
الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول لنسائه ان امركن مما

بیٹے نظر کی ناگہاں حضرت زبیر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے
بنی قریظہ کی طرف دو مرتبہ یا تین مرتبہ آئے گئے سو جب میں
وہاں سے واپس آیا تو عرض کیا اے میرے باپ میں نے
تم کو بنی قریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ زبیر نے
فرمایا اے میرے بیٹے کیا تو نے مجھے واقع میں دیکھا
تھا میں نے کہا جی ہاں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی قریظہ کی خبر کون شخص میرے پاس
لاوے سو میں گیا جب واپس آیا تو میرے لیے رسول خدا نے
اپنے والدین کو جمع کر کے کہا۔ تجھ پر سے میرے ماں باپ فدا
ہوں بخاری میں ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے آیہ الذین استجابوا للہ
والرسول من بعد ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر
عظیم۔ پڑھ کر عروہ سے فرمایا کہ ای میرے بھانجے تیرے والد زبیر
اور نانا ابو بکر رض انہیں میں سے ہیں جب رسول خدا صلعم کو احد
کے دن تھوڑی سی شکست پہونچی اور مشرکین آپ سے پھر کر چلے گئے
اور اون کے پھر واپس آنے کا خوف ہوا تو حضرت نے فرمایا
انکے پیچھے کون جاتا ہے یہ سنکر ستر آدمیوں نے آپکے فرمان
کی تعمیل کی اور اون میں سے ابو بکر و زبیر بھی ہیں

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مناقب میں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہارا حال مجھے فکر میں ڈالتا ہے

يهمني من بعدي ولن يصبر عليكن الا الصابرون الصديقون قالت عائشة يعني المتصدقين ثم قالت عائشة لابي سلمة بن عبد الرحمن سقى الله اباك من سلسبيل الجنة وكان ابن عوف قد تصدق على امهات المومنين بحديقة بيعت اربعين الفا رواه الترمذي عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لازواجه ان الذي يحنو عليكن بعدي هو الصادق البار اللهم اسق عبد الرحمن بن عوف من سلسبيل الجنة رواه احمد ابي اسحق وسعد بن مالك ابن ابي وقاص . القرشي رضي الله عنه

عن امير المومنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع ابويه لاحد الا لسعد بن مالك فاني سمعته يقول يوم احد يا سعد ارم فداك ابي وامي رواه البخاري ومسلم عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه قال اني لاول العرب رمى بسهم في سبيل الله رواه البخاري ومسلم عن عائشة زوج

میرے پیچھے نہیں معلوم تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور تمہارے تفقد احوال پر بجز صبر کرنے والے اور سچ بولنے والوں کے اور کوئی صبر نہ کریگا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اون صابروں اور صدیقوں سے حضرت کی مراد صدقہ دینے والے - اور خبر گیری کرنیوالے تھے پھر عائشہ نے ابو سلمہ عبد الرحمن کی بیٹی سے کہا خدا تمہارے باپ کو نہر سلسبیل سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ جو چالیس ہزار درہم کو بیچا گیا تھا حضرت کی بی بیوں پر تصدق کیا تھا - امام احمد مسند میں حضرت ام سلمہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو اپنی بی بیوں سے فرماتے سنا کہ جو شخص میرے پیچھے تم کو پیار کریگا وہ صادق الایمان صاحب احسان ہے خداوند عبد الرحمن کو جنت کے چشمے سے جسکا سلسبیل نام ہے سیراب کر -

ابو اسحق سعد بن مالک یعنے ابن ابی وقاص قرشی کے مناقب

بخاری مسلم میں حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپنے اپنے والدین کو سعد بن مالک کے علاوہ کسی اور کے لئے جمع کیا ہو میں نے حضرت سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے اے سعد تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر سے فدا ہوں - بخاری مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جہاد میں تمام عربوں سے پہلے میں نے تیر اندازی کی ہے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ زوجہ

النبی صلی الله علیه وسلم قال سهر
رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه
المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا
یحرسنی اذ سمعنا صوت سلاح فقال
من هذا فقال انا سعد قال ما جاء
بك قال وقع فی نفسی خوف علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه
فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم
ثم نام رواه البخاری ومسلم عن
سعد بن ابی وقاص ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال یومئذ
یعنی یوم احد اللهم اشدد رمیته
واجب دعوته رواه فی شرح السنة
عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه
قال ما جمع رسول الله صلی الله علیه
وسلم اباه وامه الا لسعد قال له
یوم احد ارم فداك ابی وامی وقال له
ارم ایها الغلام الحزور رواه الترمذی
عن سعد بن ابی وقاص ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال اللهم
استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذی
عن جابر بن عبد الله الانصاری قال
اقبل سعد فقال النبی صلی الله علیه

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک رات
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے وقت جاگتے
رہے اور فرمایا کاش کوئی نیکبخت آدمی دشمنوں سے
میری حفاظت کرتا ناگاہ ایک ہم نے ہتیاروں کے کھٹ کھٹ
بولنے کی آواز سنی حضرت نے فرمایا یہ کون شخص ہے کہا میں
سعد ہوں فرمایا تیرے یہاں آنے کا کیا باعث غرض
کہا میرے دل میں دشمنوں کی طرف سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف واقع ہوا سو میں
اونکی حفاظت کے لیئے آیا ہوں پس حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونکے واسطے دعا کی پھر سو رہے۔
امام بغوی شرح سنہ میں سعد بن ابی وقاص سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے احد کے دن فرمایا
اے اللہ اوسکی تیر اندازی قوی کر اور اوسکی دعا
مقبول فرما ترمذی میں علی بن ابی طالبؓ سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو
بجز سعد کے اور کسیکے لیئے جمع نہ کیا آپ نے
احد کے دن اون کے لیئے فرمایا تجھپر میرے ماں باپ فدا
ہوں اور اون کے لیئے آپنے فرمایا اے زبردست
نوجوان تیر پھینک۔ ترمذی میں سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا بار خدایا
سعد جب تجھسے دعا کرے تو اوسکی دعا قبول
فرما ترمذی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت
ہے کہ سعد آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اونہیں دیکھکر فرمایا

وسلم هذا خالي فليرني امرء خاله رواه
الترمذي وقال كان سعد من بني زهرة
وكانت أم النبي صلى الله عليه وسلم
من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله
عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح
فليكرمن بدل فليرني عن سعدٍ
يقول اني لأول العرب رمى بسهم في
سبيل الله وكنا نغزو مع النبي صلى الله
عليه وسلم وما لنا طعام الا ورق الشجر حتى
ان احدنا ليضع كما يضع البعير او الشاة ماله
خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني على
الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا
وشوا به الى عمر قالوا انه لا يحسن يصلي
رواه مسلم عن سعيد بن المسيب
قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى
الله عليه وسلم ابويه يوم احد رواه
البخاري عن سعدٍ قال رايتني وانا
ثالث الاسلام وما اسلم احد الا في اليوم
الذي اسلمت فيه ولقد مكثت سبعة ايام
واني لثلث الاسلام رواه البخاري

سعيد بن زيد القرشي رضي الله عنه

عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله
عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال

یہ میرے ماموں ہیں سو چاہیے کہ ان جیسا بزرگ کوئی شخص
اپنا ماموں مجھے دکھائے سعد بنی زہرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں اس سبب سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد میرے ماموں ہیں اور مصابیح میں
فلیرنی کی جگہ فلیکرمن واقع ہے بخاری مسلم میں سعد سے روایت ہے کہتے تھے کہ میں
ہی ہوں اول عرب میں جسنے راہ خدا میں تیر اندازی کی ہم رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارا کھانا بجز درخت
کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا یہانتک کہ ہم لوگ پائخانہ کرتے تھے جیسے
اونٹ یا بکری مینگنی کرتے ہیں اور ہمیں کوئی بھی کھانا ایسی میسر
نہ ہوتی پھر اب بنو اسد ایسے ہو گئے کہ مجھے اسلام پر ادب سکھاتے ہیں
بیشک میں نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا جبکہ نماز اچھی طرح
نہ پڑھی ہو اور میرے عمل بالکل ضائع ہو جاویں اور بنو اسد نے حضرت عمر
کی طرف سعد کی چغلی کھائی تھی (جب حضرت عمر نے سعد کو کوفہ کا عامل
بنایا تھا) اور شکایت کا مضمون یہ تھا کہ یہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے
بخاری میں سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد کو کہتے سنا کہ
میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن
جمع کیا۔ بخاری میں سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپکو دیکھا کہ میں
تیسرا مسلمان تھا اور جس دن میں اسلام لایا اسی دن
اور بھی اسلام لائے مجھ سے پہلے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوا
بلاشبہ میں سات دن ٹھہرا رہا اور میں تیسرا اسلام کا ہوں

سعید بن زید قرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سعيد بن زيد في الجنة وفي رواية
عن محمد بن سعد قال بويع علي بالخلافة
من يوم بالمدينة في الغد قتل عثمان
رضي الله عنه فبايعه طلحة والزبير وسعد بن
زيد من العشرة المبشرين بالجنة سعيد

عامر ابي عبيدة بن الجراح

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال ان لكل امة امينا
وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح عن
حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال
قال جاء اهل نجران الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ابعث
الينا رجلا امينا فقال لابعثن اليكم رجلا
امينا حق امين فاستشرف لها الناس قال
فبعث ابا عبيدة بن الجراح رواهما البخاري
ومسلم عن جابر بن عبد الله انه قال
بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
بعثا قبل الساحل فامر عليهم ابا عبيدة
بن الجراح وهم ثلثمائة قال وانا فيهم
قال فخرجنا حتى اذا كنا ببعض الطريق
فني الزاد فامر ابو عبيدة بن الجراح
بازواد ذلك الجيش فجمع ذلك كله فكان
مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليلا

کہ سعید بن زید جنت میں ہے اور ایک روایت میں محمد بن سعد سے
یوں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کو شہید ہونیکے بعد دوسری
صبح کو مدینہ میں خلافت پر بیعت ہوئے سو اونسے طلحہ اور زبیر اور سعید
بن زید نے بیعت کی اور یہ اون دس شخصوں میں سے ہیں
جو جنت کے ساتھ بشارت دیئے گئے ہیں

عامر ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہر امت کے لیئے ایک امین ہے اور اس امت کا امین
ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ بخاری مسلم میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نجرانیوں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ ہماری طرف کوئی امانتدار
شخص بھیجیے جسے ہم قاضی یا امیر بناویں حضرت نے فرمایا
میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجونگا جو امانت کے
لائق ہے پس لوگ اوس خلافت کے منتظر رہے (کہ دیکھیے
رسول خدا کسے بھیجتے ہیں) حذیفہ کہتے ہیں پس حضرت نے
ابو عبیدہ بن جراح کو بھیجا۔ امام مالک موطا میں جابر بن عبد اللہ
سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک لشکر دریا کی طرف بھیجا اور اوسپر ابو عبیدہ بن جراح کو
حاکم بنایا اور اوس لشکر میں کل تین سو آدمی تھے جابر کہتے ہیں
میں بھی انہیں میں شریک تھا جب تھوڑی سی راہ چلے تو
[illegible] ابو عبیدہ نے اوس لشکر کے توشہ کھانوں کے
جمع کرنیکا حکم فرمایا سو وہ سب کھانا جمع کیا گیا کل دو ٹوکری
کھجوروں کی جمع ہوئی ابو عبیدہ اوسمیں سے تھوڑا تھوڑا

قليلا حتى فنى ولم تصبنا الا تمرة تمرة فقلت وما تغني تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حيث فنيت ثم انتهينا الى البحر فاذا حوت مثل الظرب فاكل منه ذلك الجيش ثمان عشرة ليلة ثم امر ابو عبيدة بضلعين من اضلاعه فنصبا ثم امر براحلته فرحلت فمرت تحتهما ولم تصبهما رواه مالك في الموطا

فصل في فضائل العشرة المبشرة عليهم الصلوة والسلام وعليهم الرضوان

عن عبد الرحمن بن عوف ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن ابي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة رواه الترمذي عن سعيد بن زيد عن عبد الرحمن بن الاخنس انه كان في المسجد فذكر رجل عليا فقام سعيد بن زيد فقال اشهد على رسول الله صلى الله عليه وسلم اني سمعته وهو يقول عشرة في الجنة النبي في الجنة وابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة

روز مرہ ہمیں دیتے تھے یہاں تک کہ جب وہ بھی تمام ہو گئے تو ہمارے حصہ میں کل ایک ایک کھجور آنے لگی وہب بن کیسان کہتے ہیں میں نے جابر سے کہا ایک ایک کھجور میں تمہارا کیا بھلا ہوتا تھا اونہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو قدر معلوم ہوئی جب ہم دریا کے کنارے پہونچے تو ایک مچھلی چھوٹی پہاڑ کے برابر پائی جس میں سے سارا لشکر اٹھارہ دن تک کہاتا رہا پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ہڈیوں میں سے دو ہڈیوں کے کھڑا کرنیکا حکم کیا تو اوسکی ہڈی کے نیچے اونٹ چلا گیا اور اون دونوں کو نہ لگا۔

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

ترمذی میں عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں۔ اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں ہیں۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے حضرت علی کو برائی سے یاد کیا سو سعید بن زید کھڑے ہو کر کہنے لگے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں سے اونسے سنا فرماتے تھے دس شخص جنت میں ہیں نبی جنت میں ہیں ابو بکر جنت میں عمر

والزبير بن العوام في الجنة وسعد بن مالك في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وابو عبيدة بن الجراح في الجنة ولو شئت لسميت العاشر قال فقال من هو فسكت قال فقالوا من هو قال سعيد بن زيد رواه ابو داود وابن ماجة عن عمرو بن ميمون قال قال عمر بن الخطاب ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة وصحبني في الغار واعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من صديق رحم الله عثمان تستحيه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وابو بكر وعمر وعثمان وعلي

زبیر بن عوام جنت میں سعد بن مالک جنت میں عبد الرحمن بن عوف جنت میں ابو عبیدہ بن جراح جنت میں اور اگر تو چاہے تو میں دسویں کا نام لوں عبد الرحمن نے کہا وہ کون ہے تو سعید بن زید خاموش ہو رہے پھر جب مکرر حاضرین نے پوچھا تو جواب دیا وہ سعید بن زید ہے بخاری میں ہے عمر بن الخطاب نے اپنی وفات کے وقت فرمایا اس خلافت کا زیادہ حقدار ان لوگوں سے جن سے رسول خدا مرتے تک راضی تھے اور کوئی نہیں ہے پھر آپنے حضرت علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن بن عوف کا نام لیا۔ ترمذی میں حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ ابوبکر پر رحم کرے اونہوں نے مجھے اپنی بیٹی بیاہ دی اور مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کرکے ہجرت کی گہر میں یعنے مدینہ لیگئے اور غار میں میرے ساتھ رہے بلال کو اپنے مال میں سے خرید کر آزاد کر دیا اللہ عمر پر رحم کرے وہ حق بات کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو اور انہیں حق گوئی نے چھوڑ دیا اس حال میں کہ اون کے لیئے کوئی دوست نہ تھا۔ اللہ عثمان کو رحم کرے کہ اون سے فرشتے شرماتے ہیں۔ اللہ علی پر رحم کرے خداوندا علی کے ساتھ حق دائر کر جہاں کہیں وہ ہوں۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے۔ آپنے میں

وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اهدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شهید وزاد بعضهم سعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواه مسلم عن انس بن مالک رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم حیاء عثمان وافرضهم زید بن ثابت واقرأهم ابی بن کعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولکل امۃ امین وامین هذه الامۃ ابو عبیدۃ الجراح رواه احمد والترمذی وقال هذا حسن صحیح وروی غیر معمر عن قتادۃ مرسلا وفیه واقضاهم علی عن سعد بن عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسأله عن عثمان فذکر محاسن عمله فقال لعل ذاک یسوءک قال نعم قال فارغم الله بانفک ثم ساله عن علی فذکر محاسن عمله قال هو ذاک بیته هو اوسط بیوت النبی صلعم ثم قال لعل ذاک یسوءک قال اجل قال فارغم الله بانفک انطلق فاجهد علی جهدک رواه البخاری عن سهل بن سعد الساعدی رضی الله

اوس پہاڑ کا پتھر ہلنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پہاڑ دم ملے ٹھہر جا ٹھہر اور تو کوئی نہیں پیغمبر یا صدیق یا شہید ہی ہیں بعض راوی نے یہی زیادہ کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور اوس بعض نے علی کو ذکر نہیں کیا امام احمد اور ترمذی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ رحم اور شفقت کرنیوالا ابو بکر ہے اور ساری امت میں سب سے زیادہ سخت اللہ کے دین میں عمر ہے اور سب سے زیادہ حیا کے سچے عثمان ہیں اور علم فرائض کو سب سے زائد جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور سب میں قاری زائد ابی بن کعب ہیں اور حلال و حرام کو سب سے زائد جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کے لیے ایک امین ہوا کرتا ہے اس امت کے امانت دار عبیدہ بن جراح ہیں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور معمر کے علاوہ اور شخص نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ سب سے زائد قاضی علی ہیں بخاری میں سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کے پاس آکر حضرت عثمان کے احوال سے دریافت کیا ابن عمر نے حضرت عثمان کے نیک عمل ذکر کیئے پھر فرمایا اے شخص شاید یہ تجھے برے معلوم ہوتے ہیں اوسنے کہا جی ہاں فرمایا خدا تیری ناک خاک آلود کرے پھر اوسنے حضرت علی کا حال پوچھا۔ ابن عمر نے اون کے بھی نیک کام یاد کیئے اور فرمایا شاید یہ بھی تجھے برے لگتے ہیں اوس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے جا تو نے مجھے مشقت میں ڈالا۔

عنہ قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع صعد المنبر واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس ان ابا بکر لم یسوءنی قط فاعرفوا لہ ذلک ایہا الناس انی راض عن ابی بکر وعمر وعثمان وطلحۃ والزبیر وسعد وعبد الرحمن والمہاجرین الاولین فاعرفوا ذلک لہم رواہ الطبرانی باسناد حسن صحیح

فصل فی ذکر مقتل ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ وابی عبد اللہ الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہما

فی روایۃ ان مروان بن الحکم ہو الذی قتل لانہ راہ قائما وقد امکنت الفرصۃ منہ فقال لا اطلب بثاری بعد الیوم وثارات عثمان ثم رمیٰ بسہم فاصاب رکبتہ فحمل الی البصرۃ فدخل علیہ بعض اصحاب علی علیہ السلام وہو یجود بنفسہ فقال اشہد علی انی قد بایعت امیر المومنین علی علیہ السلام ثم مات فاخبر ذلک الرجل علیا علیہ السلام فقال رحمہ اللہ وتاسف علیہ ثم قال الحمد للہ الذی لم یخرجہ من الدنیا الا وبیعتی فی عنقہ عن ابن سعد مر الزبیر علی احنف بن قیس وہو معتزل الناس

طبرانی حسن اور صحیح سند کے ساتھ سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ تشریف لائے تو منبر پر چڑھ کر خدا کی تعریف کی پھر فرمایا اے لوگو بلاشبہ ابوبکر نے میرے ساتھ کبھی کوئی برائی نہیں کی سو اوسکے لیئے یہ حق پہچانو۔ اے لوگو میں ابوبکر و عمر اور عثمان و طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں سو تم بھی اونکے لیئے یہ حق پہچانو

ابو محمد طلحہ بن عبداللہ اور ابو عبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کی شہادت کا ذکر

ایک روایت میں آیا ہے کہ مروان بن حکم نے طلحہ کو شہید کیا کیونکہ جب اوسنے اونکو کھڑا ہوا دیکھا اور فرصت کا موقع پایا تو اپنے دل میں کہا آج کے بعد قاتلین عثمان سے میں اپنا قصاص طلب نہیں کر سکتا یہ کہکر اونکے ایک تیر مارا اور وہ طلحہ کے گھٹنے میں لگا پھر اونہیں بصرہ میں لوگ اوٹھا لیگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعضے دوست اونکے پاس ایسے وقت آئے کہ وہ قریب المرگ تھے طلحہ رض نے فرمایا کہ میں اپنے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ بیشک امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی یہ کہکر انتقال کر گئے اس واقعہ کی ایک شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی آپنے سنکر فرمایا خدا اونپر رحم کرے اور طلحہ پر سخت افسوس کرکے کہا اوس خدا کا شکر ہے جسنے طلحہ کو دنیا سے نہ نکالا مگر میری بیعت کا رقبہ اونکی گردن میں رہا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی عنہ کا گذر احنف بن قیس پر ہوا۔

فقال الاحنف هذا الذی یفسد بین
الناس واتبعه رجلان فحمل علیه احدهما
فطعنه وضربه الآخر فقتله ثم جاء
براسه الی باب علیؓ فقال ائذن للقاتل
الزبیر فسمعه علیؓ فقال بشر قاتل
ابن صفیة بالنار وبکی علی وترحم
علیه عن امیر المومنین علی بن ابی
طالب رضی الله عنه قال سمعت اذنی
من فی رسول الله صلعم یقول طلحة والزبیر
جاری فی الجنة رواه الترمذی وقال
هذا حدیث غریب عن ابی عثمان
النهدی قال لم یبق مع نبی الله صلی الله
علیه وسلم فی بعض تلک الایام التی
قاتل فیهن رسول الله صلی الله علیه
وسلم غیر طلحة وسعد **باب**
مناقب امیر المومنین ابی محمد بن
الحسن وامیر المومنین ابی عبد الله
الحسین رضی الله عنهما عن ابی
بکرة رضی الله عنه قالت رایت رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر و
الحسن بن علی الی جنبه وهو یقبل علی
الناس مرة وعلیه اخری ویقول
ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح

اور وہ لوگوں سے کنارہ کش تھے احنف بولا یہی شخص ہے
جسنے لوگوں میں فساد برپا کیا اور اسکے پیچھے دو آدمی لگ لیے
سو ان دونوں میں سے ایکنے زبیر پر حملہ کیا نیزہ کا کچوکا مارا
اور دوسرے نے تلوار مار کر شہید کر ڈالا پھر وہ شخص حضرت علی رضہ
کے دروازہ پر انکا سر لاکر کہنے لگا اے لوگو زبیر کے قاتل کیلئے
اندر جانے کی اجازت مانگو حضرت علی نے سنکر فرمایا ابن صفیہ کے
قاتل کو دوزخ کی بشارت دو آپ اوپر بہت روئے اور رحم کیا
کہا ترمذی میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ
مبارک سے سنا فرماتے تھے طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہونگے
ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ بعض ان ایام میں جنمیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقاتلہ کیا تو آپکے ساتھ بجز طلحہ اور زبیر
کے کوئی دوسرا نہ رہا۔

امیر المومنین ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین ابو عبد اللہ حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

بخاری میں ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ میںنے رسول خدا صلعم
کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی آپ کے پہلو میں بیٹھے
تھے آپ کبھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور
کبھی حسن کی طرف التفات کرتے تھے اور کہتے تھے
یہ میرا بیٹا سردار ہے شاید خدا تعالی اس کی
وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعت میں صلح
کرائے ۔

به بین فئتین عظیمتین من المسلمین رواه البخاری عن عقبة بن الحارث رضی الله عنه قال صلے ابو بکر العصر ثم خرج یمشی ومعه علیؓ فرأی الحسن یلعب مع الصبیان فحمله علی عاتقه و قال بابی شبیه بالنبی لیس شبیها بعلیؓ وعلیؓ یضحك رواه البخاری عن البراء ابن عازب رضی الله عنه قال رایت النبی صلے الله علیه وسلم والحسن بن علی علی عاتقه یقول اللهم انی احبه فاحبه رواه البخاری ومسلم عن ابی هریرة قال خرجت مع رسول الله صلے الله علیه وسلم فی طائفة من النهار حتی اتی خباء فاطمة فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسناً فلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه رواه البخاری ومسلم عن انس قال لم یکن احد یشبه بالنبی صلے الله علیه وسلم الا الحسن بن علی رواه البخاری وعنه قال کان الحسن بن علی اشبههم وجها برسول الله صلے الله علیه وسلم رواه احمد فی مسنده

بخاری میں عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ ابوبکر رضہ عصر کی نماز پڑھکر نکلے اور حضرت علی آپکے ساتھ چلے جاتے تھے سو ابوبکر رضہ نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتا پایا کہ اپنے کندھے پر بٹہا لیا اور فرمایا میرا باپ قربان ہو یہ تو رسول خدا سے مشابہ ہیں علی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی مارے خوشی کے ہنستے تھے۔ بخاری مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکے کندھے مبارک پر حسن سوار تھے اور آپ ارشاد فرماتے تھے خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھہ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دن کچھ چڑھے باہر نکلا حتیٰ کہ رسول خدا فاطمہ رضہ کے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے اس سے آپکی مراد حسن تھی پس تھوڑی سی دیر آپ ٹھیرے ہونگے کہ اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے صاحب کا معانقہ کیا یعنے حضرت حسنؓ نے رسول خدا سے اور آپ حسن سے چمٹ گئے پھر حضرت نے فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھہ اور جو اسے دوست رکھے اوسے بھی دوست رکھہ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ سوا حسن بن علی کے اور کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نرکھتا تھا۔ امام احمد مسند میں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے

۳۹۴

عن عبد الله بن الزبير قال رأيت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یجیئ
الحسن بیرکب علی ظهره وما ینزل حتی
یکون هو الذی ینزل ولقد رأیته
یجیئ وهو راکع فیفرج له بین رجلیه
حتی یخرج من الجانب الآخر رواه
ابن سعد عن ابی هریرة قال خرج
النبی صلی الله علیه وسلم فی طائفة
من النهار لا یکلمنی ولا اکلمه حتی اتی
سوق بنی قینقاع فجلس بفناء بیت علی
فقال ثم لکع فحبسته شیئا فظننت
انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء
الحسن یشتد حتی عانقه وقبله فقال
اللهم احبه واحب من یحبه رواه البخاری
ومسلم واحمد عن ابی هریرة قال
کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی سوق من اسواق المدینة فانصرف
وانصرفت فقال لی ای لکع ثلاثا ادع
لی الحسن بن علی فدعوته فجاء وفی
عنقه السخاب فالتزمه النبی صلی الله
علیه وسلم بیده وقال اللهم انی احبه
فاحبه واحب من یحبه رواه البخاری
ومسلم وقال ابو هریرة فما کان احد

ابن سعد عبد اللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن آتے تھے اور آپکی پشت مبارک پر چڑھ
جاتے تھے اور جبتک وہ خود نہ اوترتے حضرت اونہیں اوتارتے اور میں نے
آنحضرت کو اس حال میں بھی دیکھا کہ آپ رکوع میں ہوتے اور حسن آپکے
پاس آتے تو آپ اونکی واسطے اپنے دونوں پیروں میں کشادگی
کرتے یہانتک کہ وہ ایک جانب سے نکلکر دوسری طرف جا بیٹھتے۔ بخاری اور
مسلم اور احمد ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لے گئے میں بھی آپکے ساتھ
تھا۔ مگر نہ تو آپنے مجھسے بات کی اور نہ میں آپسے بول سکا یہانتک کہ
آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت علی کے گھر کے
صحن میں بیٹھکر فرمانے لگے کیا یہاں لڑکا ہے حضرت فاطمہ نے آپکو
ٹہرایا میں گمان کرتا تھا کہ شاید حضرت فاطمہ حسن کو گلوبند پہناتی ہونگی
یا اونہیں نہلا رہی ہونگی اتنے میں حسن دوڑتے ہوئے آئے حتے کہ حضرت نے اونہیں گلے
سے لگا لیا اور بوسہ لیلیا اور فرمایا خداوندا میں اسے دوست رکھتا ہوں
اور جو اسے دوست رکھتا ہے تو بھی اسے دوست رکھ۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے پلٹا تو مجھے رسول خدا نے
تین دفعہ فرمایا اے لڑکے میرے لیے حسن بن علی کو بلا میں نے
اونہیں بلایا حسن آئے اور اونکی گردن میں گلوبند تھا سو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہیں چمٹا لیا اور فرمایا بار خدایا میں
اسے دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دوست
رکھے اوسے بھی دوست رکھ۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک
حسن بن علی سے اور کوئی زیادہ محبوب نہ تھا۔

۹۵

عندی احب الی من الحسن بن علی بعد ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو هریرة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ رواہ البخاری

عن محمد بن علی قال حج الحسن بن علی من المدینة الی مکة عشرین حجة علی قدمیہ والنجائب تقاد معہ وکان یقول انی استحیی من اللہ ان القاہ ولم امش الی بیتہ رواہ ابو نعیم الاصفہانی فی الحلیة عن ابی هریرة قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال ان لی عشرة من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم رواہ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب هو رواہ الترمذی

عن ام الفضل بنت الحارث زوج العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما

اوسکے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے حق میں یہ جملہ فرمایا۔ اور ابوہریرہ یوں ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن کا بوسہ لیتے تھے۔

ابو نعیم اصفہانی حلیہ میں محمد بن علی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی نے مدینے سے مکہ تک پاپیادہ چلکر بیس حج کیے اور اونکی سواریاں اونکے ساتھہ کوتل چلتی تہیں آپ فرمایا کرتے تہے مجہے خدا سے شرم آتی ہے کہ ایسے حال میں اوس سے ملاقات کروں کہ اوسکے گہر تک پیادہ رستہ نہ چلا ہوں۔ بخاری مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو پیار کیا بوسہ لیا اوسوقت اقرع بن حابس آپ کے پاس بیٹہے تہے کہنے لگے بلا شبہہ میرے دس فرزند ہیں اونمیں سے کسیکا آجتک میں نے بوسہ نہیں لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکہکر فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اوس پر خدا کی طرف سے بہی رحمت نہیں ہوتی۔ ترمذی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندہے مبارک پر چڑہائے ہوئے تشریف لیئے جاتے تہے ایک شخص نے کہا اے لڑکے تو اچہی سواری پہ سوار ہوا حضرت نے فرمایا سوار بہی اچہا ہے۔

بیہقی دلائل النبوة میں ام الفضل حارث کی بیٹی عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی سے روایت ہے

انها دخلت علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقالت یا رسول الله انی رایت
حلما منکرا اللیلة قال وما هو قالت انه
شدید قال وما هو قالت رایت کان
قطعة من جسدک قطعت ووضعت
فی حجری فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم رایت خیرا تلد فاطمة
ان شاء الله غلاما یکون فی حجرک فولدت
فاطمة الحسین فکان فی حجری کما قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخلت
یوما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فوضعته فی حجره ثم کانت منی التفاتة
فاذا عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم
تهریقان الدموع قالت فقلت یا نبی الله
بابی انت وامی ما لک قال اتانی جبرئیل
علیه السلام فاخبرنی ان امتی ستقتل
ابنی هذا فقلت هذا قال نعم واتانی بتربة
من تربته حمراء رواه البیهقی فی دلائل
النبوة عن عبد الرحمن بن نعم قال
سمعت عبد الله بن عمر رضی الله عنه
وساله رجل عن المحرم قال شعبة
احسبه یقتل الذباب فقال اهل العراق
یسألونی عن الذباب وقد قتلوا ابن

کہ وہ رسول خدا کے پاس جا کر کہنے لگیں اے رسول خدا میں نے آج رات کو ایک
برا خواب دیکھا ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا وہ سخت ہے یعنے اوسکا بیان
ناگوار طبیعت ہے حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے کہا میں خواب میں دیکھتی ہوں
کہ آپکے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے
آنحضرت نے فرمایا تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں
لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیرے کنار عاطفت میں رہینگے چنانچہ حضرت
فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے جیسا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ام الفضل کہتی ہیں
اسکے بعد میں ایکدن رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور حسین کو اپنی گود
میں سے حضرت کی گودی میں دیدیا پھر میں اور طرف دیکھنے لگی
ناگہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی
تھیں میں نے کہا اے رسول خدا میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپکو کیا
ہوا کیوں رونے لگے۔ فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھے
آکر خبر دی ہے کہ میری امت عنقریب اس لڑکے کو قتل کریگی
میں نے عرض کیا کیا اسکو قتل کریگی فرمایا ہاں اور اونکے مقتل کی
سرخ مٹی مجھے لاکر دی ہے۔ بخاری میں عبد الرحمن بن نعم
سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
سنا کہ اونسے ایک شخص نے محرم کی بابت سوال کیا تھا۔
شعبہ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں اوس سائل کو گمان
کرتا ہوں کہ اوسنے مکھی کے مارنے سے پوچھا (یعنے اگر
محرم حالت احرام میں مکھی مار ڈالے تو اوس پر کیا
بدلہ ہے) عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا کہ اہل عراق
یعنے کوفی مکھی کی بابت مجھسے سوال کرتے ہیں —

بنت رسول الله صلعم وقال رسول الله صلعم
هما ريحاني من الدنيا رواه البخاري
وفي رواية الترمذي عنه ان رجل
من اهل العراق سال ابن عمر رض عن
دم البعوض يصيب الثوب
فقال ابن عمر رض انظروا الى هذا السائل
عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول
الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان الحسن و
الحسين هما ريحانتاي من الدنيا عن
عبد الله بن عباس قال رايت النبي صلى
الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم
بنصف النهار اشعث اغبر بيده قارورة
فيها دم فقلت بابي انت وامي ما هذا
قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل
التقطه منذ اليوم فاحصي ذلك الوقت
فاجد قتل ذلك الوقت رواه احمد و
البيهقي في دلائل النبوة عن سلمى
قالت دخلت على ام سلمة وهي تبكي فقلت
ما يبكيك قالت رايت رسول الله صلى الله عليه
وسلم تعني في المنام وعلى راسه ولحيته
التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت
قتل الحسين انفا رواه الترمذي وقال هذا

حالانکہ اونہوں نے رسول خدا کے نواسہ کو ناحق قتل کرڈالا جنکی
شان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں
(حسنین) دنیا میں میرے دو پہول ہیں ترمذی کی ایک روایت میں
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے یوں آیا ہے کہ عراقیوں میں سے ایک شخص نے ابن عمر سے
مچہر کے خون کی بابت جو کپڑے کو پہونچے سوال کیا ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اس سائل کو دیکہو کہ مچہر کے خون سے پوچہتا ہے
حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو قتل
کرڈالا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حسن و
حسین دنیا کے میرے دو پہول ہیں امام احمد اور بیہقی عبداللہ بن عباس سے
روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس
حال میں دیکہا کہ سونے والا دیکہتا ہے ایکدن دوپہر کو رسول
خدا کو خواب میں دیکہا پراگندہ بال اور گرد آلودہ آپ کے
ہاتہ میں ایک شیشہ تہا جس میں خون بہرا ہوا تہا میں نے کہا
میری ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں کیا حال ہے اور یہ خون
کیسا ہے فرمایا یہ حسین اور اونکے یاروں کا خون ہے میں
اسوقت تک صبح سے اوس خون کو جمع کرتا رہا ہوں۔ ابن
عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسوقت کا حساب کیا تو یہی وقت
حسین کے قتل کا وقت تہا۔ ترمذی میں سلمی سے روایت ہے
کہ میں ام سلمہ کے پاس آئی وہ بیٹہیں رو رہی ہتیں میں نے کہا
آپکے رونیکا کیا باعث ہے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب میں دیکہا اور اونکے سر اور داڑہی مبارک پر
خاک تہی جب میں نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا میں قتل حسین
میں ابہی حاضر ہوا تہا۔

٣٩٩

حديث غريب عن انس قال اتى عبيد الله بن زياد براس الحسين فجعل في طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا فقلت والله انه كان اشبههم برسول الله صلعم وكان مخضوبا بالوسمة رواه البخاري عن الاعمش عن عمارة بن عمير قال لما جيئ براس عبيد الله بن زياد واصحابه نضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت اليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حية قد جاءت تخلل الروس حتى دخلت في منخري عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلاثا رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

عن لبابة بنت الحارث ام الفضل قالت كان الحسين بن علي في حجر رسول الله صلعم فبال عليه فقالت فقلت البس ثوبا واعطني ازارك حتى اغسله قال انما يغسل من بول الانثى وينضح من بول الذكر رواه ابو داود وفي رواية يا ام الفضل لقد اوجع قلبي ما فعلت به ثم قال ينضح او يرش بول الغلام ويغسل بول الجارية

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كنت عند ابن زياد فجيئ براس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه ويقول ما رايت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

امام بخاری انس سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس امام کا سر لایا گیا پھر وہ ایک طشت میں رکھا گیا عبید اللہ بن زیاد اونکی ناک مبارک کو لکڑی سے کریدتا تھا اور آپکے حسن میں کوئی عیب لگاتا تھا میں نے کہا بخدا تمام اہلبیت میں سب سے زائد مشابہ رسول خدا سے آپ ہی ہیں انس کہتے ہیں کہ امام حسین کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا ترمذی میں عمارہ بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں کے سر مسجد رحبہ میں ڈالدئے گئے تو میں بھی وہاں گیا لوگ کہہ رہے تھے دیکھو آیا وہ آیا پس ایک سانپ تھا جو لوگوں کے بیچ میں اور ان سروں کے درمیان میں سے ہوتا ہوا آیا حتے کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھیر کر نکل آیا پھر چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوگیا پھر لوگ کہنے لگے دیکھو وہ آیا وہ آیا پس اوسنے دو یا تین مرتبہ ایسا ہی کیا

ابوداؤد میں لبابہ حارث کی بیٹی ام الفضل سے روایت ہے کہتی ہیں کہ حسین بن علی رسول خدا کی گود میں تھے اور آپ پر اونہوں نے پیشاب کردیا ام الفضل کہتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کپڑا اوڑھ لیجئے اور مجھے اپنی ازار دیدیجئے تاکہ اوسے دھو ڈالوں فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی چھڑکنا کافی ہوسکتا ہے اور ایک روایت میں ہے ای ام الفضل تو نے جو حسین کے ساتھ کیا اوس نے میرے دل کو صدمہ پہنچایا پھر فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاوے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے

ترمذی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد نابکار کے پاس تھا کہ حسین رض کا سر کربلا سے لایا گیا سو وہ اونکی ناک میں چھڑی مارتا اور کہتا تھا میں نے اس جیسا حسن نہیں دیکھا۔ انس کہتے ہیں میں نے کہا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زائد مشابہ تھے۔

۴۰۰

قال ابن سعد ولما ولد يعني الحسين
اذن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في اذنه وقال ابن عباس كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يحبه ويحمله
على عاتقه ويقبل شفتيه وثناياه
قال ودخل عليه يوما جبرئيل عليه
السلام وهو يقبله فقال اتحبه قال
نعم قال ان امتك ستقتله روى ابن
سعد في الطبقات عن يعلى بن عبيد
عن عبيد الله بن الوليد عن عبد الله بن عبيد
بن عمير قال حج الحسين خمسا وعشرين
حجة ماشيا ونجائبه تقاد معه وذكر ابن
سعد ايضا ان الحسين جاء يوما الى
عمر عليه السلام وهو يخطب على منبر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له
انزل عن منبر ابي فاخذه عمر فاقعده الى
جنبه وقال هل انبت الشعر على رؤسنا
الا ابوك عن محمد بن علي عن
ابيه علي عليه السلام قال لما ولد
الحسن سميته باسم عمي حمزة ولما
ولد الحسين سميته باسم اخي جعفر
فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا ابا تراب ان الله تعالى قد امرني

ابن سعد کہتے ہیں جب حسین رض پیدا ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اونکے کانوں میں اذان دی ابن عباس کہتے
ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونہیں دوست رکھتے
تھے اور اپنے کندھے مبارک پر چڑھائے پھرتے تھے اور اونکے
دونوں لبوں اور آگے کے دانتوں کو بوسہ دیتے تھے اور
ایکدن آپکے پاس جبرئیل آئے اور آپ حسین کو پیار کر رہے
تھے کہا کیا آپ انہیں محبوب رکھتے ہیں فرمایا بیشک کہا
آپ کی امت انہیں عنقریب قتل کریگی۔ ابن سعد طبقات میں
یعلے بن عبید اور وہ عبید اللہ بن ولید اور وہ عبد اللہ بن
عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسین نے ۲۵ حج
پاپیادہ کیے اور آپ کی سواریاں آگے آگے چلتی تھیں۔
ابن سعد کہتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ ایکدن عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آکر کہنے لگے آپ میرے
باپ کے منبر سے اوتریئے۔ حضرت عمر نے اونکو پکڑ کے اپنے
پہلو میں بٹھا لیا اور فرمایا ہمارے سر کے بال بھی آپکے
والد کے طفیل سے اوگے ہیں۔ امام احمد کی مسند میں محمد بن
علی اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام اپنے
چچا کے نام پر حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے
تو بھی اونکا نام اپنے بھائی کے نام پر جعفر رکھا پھر
مجھے رسول خدا نے بلا کر فرمایا اے ابو تراب اللہ
تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہے۔ کہ میں ان دونوں

ان اغير باسم هذين الغلامين فسميتهما
هما حسنًا وحُسَينًا رواه احمد فى المسند
عن انس بن مالك قال لم يكن احد
اشبه بالنبى صلى الله عليه وسلم من
الحسن بن على وقال فى الحسين ايضًا
كان اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم رواه البخارى عن ابى
سعيد الخدرى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين
سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذى
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الحسن
والحسين هما ريحاناى من الدنيا رواه
الترمذى عن اسامة بن زيد قال
طرقت النبى صلى الله عليه وسلم
ذات ليلة فى بعض الحاجة فخرج النبى
صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على
شىء لا ادرى ما هو فلما فرغت من
حاجتى قلت ما هذا الذى انت مشتمل
عليه فكشفه فاذا الحسن والحسين
على وركيه فقال هذان ابناى وابنا
ابنتى اللهم انى احبهما فاحبهما واحب
من يحبهما رواه الترمذى عن انس

لڑکوں کا نام پلٹ دوں ۔
سو آپنے اون دونوں کا حسن وحسین نام رکھا ۔ بخاری میں
انس بن مالک سے روایت ہے کہ حسن بن علی سے زائد
کوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تہا
اور حسین کے حق میں بہی انس نے کہا کہ وہ
بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوروں کی
نسبت زائد مشابہ تہے ترمذی میں ابو سعید خدری
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ امام حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں
ترمذی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین دنیا کے میرے
دو پہول ہیں ۔ ترمذی میں اسامہ بن زید سے
روایت ہے کہ میں رسول خدا صلعم کے پاس اپنی
کسی حاجت کے واسطے رات کو گیا سو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نکلے اسحال میں کہ اپنی پیٹہ پر کچہ
لپیٹے ہوئے تہے مجہے معلوم نہ تہا کہ وہ کیا چیز
ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض
کرنے لگا یہ کیا چیز ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں
پس آپ نے اوسے کہولکر دکہایا یکایک حسن وحسین
دونوں آپکے کولوں پر تہے پہر آپنے فرمایا یہ دونوں
میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں ۔ یا اللہ میں انہیں
دوست رکہتا ہوں تو بہی انہیں دوست رکہہ اور اون
دونوں کو بہی دوست رکہہ ترمذی میں انس سے روایت ہے کہ

قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم اى اهل بيتك احب اليك قال
الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة
ادعى لى ابنى فيشمهما ويضمهما اليه
رواه الترمذى وقال هذا حديث
حسن غريب عن حذيفة بن
اليمان قال سألتنى امى متى عهدك
تعنى بالنبى صلى الله عليه وسلم
فقلت مالى به عهد منذ كذا وكذا
فنالت منى فقلت لها قلت لامى
دعينى اتى النبى صلى الله عليه وسلم
فاصلى معه المغرب فاسأله ان
يستغفر لى ولك فاتيت النبى صلى
الله عليه وسلم فصليت معه المغرب
فصلى حتى صلى العشاء ثم انفتل
فتبعته فسمع صوتى فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك
غفر الله لك ولامك ان هذا ملك
لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة
استاذن ربه ان يسلم على ويبشرنى
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
وان الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة رواه الترمذى وقال هذا

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا آپ کو
اہلبیت میں سے کون شخص زیادہ محبوب ہے فرمایا حسن و
حسین اور آنحضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ میرے بیٹے اپنے
دونوں بیٹوں کو بلالو پھر آپ اونہیں سونگھتے اور اپنی
طرف چمٹاتے تھے۔ ترمذی میں حذیفہؓ سے روایت
ہے کہ مجھہ سے میری ماں نے پوچھا تو حضرت کی خدمت
میں کسوقت جایا کرتا ہے میں نے کہا کہ اتنی مدت سے
میرا حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنے اکثر غیر حاضر
رہتا ہوں یہ سنکر وہ مجھپر بہت خفا ہوئیں میں نے
کہا اب تو جو کچھہ ہوا سو ہوا۔ آج حضرت کے
ساتھ مغرب کی نماز جا پڑھتا ہوں اور حضرت سے
سوال کرتا ہوں کہ وہ میری اور تمہارے لیئے
بخشش کی دعا مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس
حاضر ہوا اور مغرب اون کے ساتھ پڑھی آپ
نوافل پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ عشا پڑھکر
لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا میری آواز
سنکر فرمایا۔ کون کیا حذیفہ ہے۔ میں نے کہا جی
ہاں فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے اللہ تمکو اور
تمہاری والدہ کو بخشے پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو اس
رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ آیا تھا اوسنے اپنے رب سے
اجازت مانگی کہ مجھے آکر سلام کرے اور اس امر کی
بشارت دے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار
اور حسن وحسین جوان جنتیوں کے سردار ہیں

حديث حسن غريب عن علي
بن ابي طالب رضي الله عنه قال
الحسن اشبه برسول الله صلى
الله عليه وسلم ما بين الصدر الى
الرأس والحسين اشبه النبي صلى
الله عليه وسلم ما كان اسفل من
ذلك رواه الترمذي عن يعلى بن
مُرّة قال قال رسول الله صلى الله
حسين مني وانا من حسين احبّ
الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط
رواه الترمذي عن بريدة قال
خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاقبل الحسن والحسين وعليهما
قميصان احمران يمشيان ويعثران
فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال
صدق الله انما اموالكم واولادكم
فتنة نظرت الى هذين الصبيين
يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى
قطعتُ حديثي ورفعتهما رواه الترمذي
وابوداود والنسائي عن هانئ
بن هانئ عن علي عليه السلام
قال لما وُلِدَ الحسن سميته حربً

ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کو دیکھکر فرمایا اے اللہ میں انہیں
دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو دوست رکھ۔
ترمذی میں حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسن سینہ
سے سر تک رسول خدا صلعم سے زائد مشابہت رکھتے
تھے اور امام حسین سینہ سے نیچے تک۔
ترمذی میں یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھسے ہے اور میں
حسین سے۔ جس نے حسین کو دوست رکھا اوسنے
خدا کو دوست رکھا۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط
ہے۔ ترمذی احمد ابوداود اور نسائی میں بریدہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں خطبہ سنایا
اتنے میں حسن وحسین آئے اور وہ دو سرخ کرتے پہنے
ہوئے تھے (ضعف یا صغر سنی کی وجہ سے) چلتے
اور گر پڑتے تھے۔ رسول خدا دیکھکر منبر سے
اوترے۔ اور اونہیں گودی میں لے لیا۔
اور اپنے آگے بٹھا کر فرمایا۔ اللہ تعالے
نے سچ فرمایا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ۔ میں نے
ان دونوں بچوں کو دیکھا وہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے
تھے سو مجھسے صبر نہ ہو سکا حتے کہ میں نے اپنا
کلام قطع کیا اور ان دونوں کو گودی میں اٹھا لیا۔
امام احمد ہانی بن ہانی سے اور وہ حضرت علی رض سے روایت کرتے
ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اونکا نام حرب رکھا

(بقیہ صفحہ ۳۰۰) والذین کانوا یشبہون بالنبی صلعم علی الحسین جعفر بن ابی طالب وابنہ عبد اللہ بن جعفر وقثم بن عباس ابن عبد المطلب وابو سفیان

فقال رسول الله صلعم اروني ابني ما سميتوه فقلت
حربا فقال لا بل هو حسن فلما ولد الحسين
سميته حربا فقال لا بل هو حسين باسماء ولد هارون
عليه السلام شبر وشبير وفي
رواية لما ولد الثالث سميته حربا
فقال رسول الله صلى الله عليه و
سلم بل هو محسن مثل شبر رواه
احمد عن سفينة مولى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم
الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم
تصير ملكا فقال سفينة واسمه
مهران نظرت فاذا خلافة ابي بكر
سنتان وخلافة عمر عشر سنين
وخلافة عثمان اثنتي عشر سنة و
خلافة علي خمس سنين وباقي
الشهور تمام الثلاثين فكان فعل
الحسن نظر اللامة رواه احمد في
الفضائل قال ابن سعد في الطبقات
رأى الحسن في المنام مكتوبا بين عينيه
قل هو الله احد فاستبشر اهل بيته
بذلك فبلغ سعيد بن المسيب فقال
ان صدقت رؤياه فما بقي من اجله

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے بیٹے کو
دکھاؤ تم نے اوسکا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب
فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے - پھر جب حسین پیدا ہوئے تو بھی
میں نے اون کا نام حرب ہی رکھا پھر آپ نے فرمایا حسین نام
رکھو - ہارون علیہ السلام کے فرزندوں کے نام کے موافق کہ
شبر اور شبیر تھا اور ایک روایت میں ہے - جب تیسرا
لڑکا پیدا ہوا تو بھی میں نے اوسکا نام حرب رکھا رسول
خدا نے فرمایا نہیں بلکہ محسن نام رکھو جیسے کہ مشبر
امام احمد فضائل میں سفینہ رسول خدا کے غلام آزاد
روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے تھے میرے پیچھے تیس
برس تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت ہو جاوے گی
سفینہ کہتے ہیں (جنکا نام مہران ہی ہے) میں نے غور کیا تو ابو بکر
کی خلافت پورے دو برس رہی اور عمر رض کی خلافت
دس برس اور عثمان کی خلافت بارہ برس اور حضرت
علی کی خلافت پانچ برس اور کچھ مہینے جو تیس برس کو
پورے کرنیوالی تھی - لیکن امام حسن کا فعل امت کی
مہلت اور شفقت کی نظر پر تھا - ابن سعد طبقات میں
کہتے ہیں کہ امام حسن نے خواب میں دیکھا کہ اون کی
دونوں آنکھوں کے درمیان قل ہو اللہ احد
لکھی ہوئی ہے - اہل بیت نے اس خواب کو سنکر
خوشیاں منائیں - مگر جب سعید بن المسیب کو خبر
پہونچی تو اونہوں نے فرمایا اگر حسن کا خواب سچا ہے تو
اونکی وفات میں تھوڑی ہی مدت باقی رہی ہے

الا القليل فمات بعد ايام عن محمد بن علي بن حسين عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال عق رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحسين بشاة وقال يا فاطمة احلقي راسه وتصدقي بزنة شعره فضة فوزناه فكان وزنه درهما او بعض درهم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب واسناده ليس بمتصل لان محمد بن علي بن حسين لم يدرك علي بن ابي طالب عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين كبشا كبشا رواه ابو داود وروى النسائي كبشين كبشين عن ابي رافع قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوة رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح عن يعلى قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة

چنانچہ اسکے چند روز بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔

ترمذی میں امام باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رض سے روایت ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے حسن کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکا سر مونڈو اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی تولکر للہ خیرات کردو۔ ہم نے بالوں کو تولا تو اوس کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم اوترا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا۔

ابو داؤد میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین کی طرف سے ایک ایک دُنبہ عقیقہ میں ذبح کیا اور نسائی کی روایت میں دو دو دُنبے آئے ہیں۔

ترمذی میں ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت حضرت فاطمہ کے ہاں حسن پیدا ہوئے تو آپ نے اون کے کان میں نماز جیسے اذان دی۔

امام احمد یعلی سے روایت کرتے ہیں کہ حسن وحسین دوڑتے ہوئے رسول خدا کے پاس آئے آپ نے اون دونوں کو اپنے بدن سے چمٹا لیا اور فرمایا کہ اولاد بخیلی۔ اور نامردی کا

محبتہ رواہ احمد عن عکرمۃ

عن ابن عباس قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یحب الحسن والحسین و یقدمہما علی ولدہ ولقد قسم یوماً فاعطی الحسن والحسین کل واحد منہما عشرۃ آلاف درہم واعطی ولدہ عبد اللہ الف درہم فعاتبہ ولدہ وقال علمت سابقتی فی الاسلام وہجرتی وانت تفضل علی ہذین الغلامین فقال ویحک یا عبد اللہ ایتنی بجد مثل جدہما واب مثل ابیہما وام مثل امہما وجدۃ مثل جدتہما وخال مثل خالہما و خالۃ مثل خالتہما وعم مثل عمہما وعمۃ مثل عمتہما جدہما رسول اللہ وابوہما علی وامہما فاطمۃ وجدۃ خدیجۃ وخالہما ابراہیم ابن رسول اللہ وخالتہما زینب ورقیۃ وام کلثوم وعمہما جعفر ابن ابی طالب وعمتہما ام ہانی بنت ابی طالب وذکر ابن سعد فی الطبقات وقال کان ابن عباس یمسک برکاب الحسن والحسین حتی یرکبا ویقول ہما ابنا

سبب ہے۔

عکرمہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حسن وحسین کو از حد دوست رکھتے تھے اور اپنے فرزند پر اونہیں مقدم جانتے تھے ایکدن آپنے کچھ مال تقسیم کیا اور حسن وحسین ہر ایک کو دس ہزار درہم دئے۔ اور اپنے بیٹے عبد اللہ کو صرف ہزار درہم دئے اونکے فرزند عبد اللہ اونسے بہت ناراض ہوئے اور خفا ہوکر کہنے لگے میرے اسلام میں پیشقدمی اور ہجرت میں تقدیم آپکو معلوم ہے اور آپ مجھپر ان دونوں لڑکونکو فضیلت دینا جائز رکھتے ہیں فرمایا اے عبد اللہ تجھے خرابی ہو آپنا نانا اون دونوں کے ناناؤں جیسا ثابت کر اور آپنا باپ اون دونوں کے باپ جیسا اور آپنی ما اون کی ما جیسی اور آپنی نانی اونکی نانی جیسی آپنا ماموں اونکے ماموں کی مانند آپنی خالہ اونکی خالہ کیطرح اپنے چچا کو اونکے چچا جیسا اپنی پھوپھی کو اونکی پھوپھی جیسی لے آ۔ پھر اونکی برابری کیجیو اونکا نانا رسول خدا اونکا باپ علی اون کی ما فاطمہ اونکی نانی خدیجہ اون کے ماموں ابراہیم پسر رسول خدا کے بیٹے اونکی خالہ زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اون کے چچا جعفر بن ابی طالب۔ اون کی پھوپھی امہانی بنت ابی طالب ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ابن عباس حسن وحسین کی رکاب پکڑ لیتے تھے یہاں تک کہ وہ سوار ہوتے اور فرماتے تھے

رسول الله صلى الله عليه وسلم و
قال ابن سعد كان الحسن يخضب
بالحناء والكتم **مناقب**
ام الحسن سيدة نساء العالمين
فاطمة الزهراء ابنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم وبضعته عليه
الصلوٰة والسلام **عن** المسور بن
مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها فقد
اغضبني **عن** عائشة قالت دعى
النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة
ابنته في شكواه التي قبض فيها فسارها
بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت
قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني
النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرني
انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه
فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول
اهل بيته اتبعه فضحكت رواهما البخاري
عن المسور بن مخرمة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول وهو على المنبر ان بني هشام
بن المغيرة استاذنوا في ان ينكحوا
ابنتهم علي بن ابي طالب فلا اذن

یہ دونوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے
ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حسنؓ مہندی اور کتم کا خضاب
کیا کرتے تھے۔

جناب ام حسن۔ تمام جہان کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رسول خدا صلعم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا کے مناقب

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ایک جز ہے جس نے اوسے
غصہ میں ڈالا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا۔ بخاری مسلم میں
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں
بلایا جس میں آپ کا انتقال ہوا پھر اونکے کان میں چپکے سے
کوئی بات کہی اور وہ رونے لگیں پھر اونہیں بلایا اور چپکے سے
ایک اور بات کہی جس سے وہ ہنسنے لگیں۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ
مینے فاطمہ سے اس بات کو پوچھا تو اونہوں نے جواب دیا کہ پہلے
مجھسے جو رسول خدا نے سرگوشی کی تھی تو مجھے خبر دی تھی کہ
جس مرض میں آپکا انتقال ہوا وہ اوسی مرض میں فوت ہونگے
یہ سنکر میں روئی پھر مجھ سے سرگوشی کرکے خبر دی کہ اہلبیت میں سب سے
پہلے میں ہی آپ سے ملونگی یہ سنکر میں ہنس دی۔ بخاری میں
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ مینے رسول خدا کو منبر پر
چڑھے ہوئے فرماتے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس
میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابیطالب
کے ساتھ کریں سو میں تو کبھی اجازت نہ دوں گا۔

ثم لا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن
الا ان يريد ابن ابي طالب ان يطلق
ابنتي وينكح ابنتهم فانما هي بضعة
مني يريبني ما ارابها ويؤذيني
ما اذاها رواه البخاري عن علي
رضي الله عنه ان فاطمة شكت ما
تلقى من اثر الرحى فاتى النبي صلى
الله عليه وسلم سبي فانطلقت
فلم تجده فوجدت عائشة فاخبرتها
فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم
اخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء
النبي صلى الله عليه وسلم الينا و
قد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم
فقال على مكانكما فقعد بيننا حتى
وجدت برد قدميه على صدري
فقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا
اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلاثين
وتسبحا ثلاثا وثلاثين وتحمدا ثلاثا
وثلاثين فهو خير لكما من خادم رواه
البخاري عن ام سلمة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة
عام الفتح فناجى فبكت ثم حدثها
فضحكت فلما توفي رسول الله صلى الله

کبھی اجازت نہ دوں گا پھر نہ اذن دوں گا چار مرتبہ اسی کلمہ کو
تاکیداً فرمایا ہاں اگر علی بن ابی طالب کو منظور ہو تو میری بیٹی کو
طلاق دیدے اور اونکی بیٹی سے نکاح کرلے کیونکہ فاطمہ میرے بدن کا
جزو ہے جو اوسے قلق میں ڈالتا ہے وہ مجھے قلق میں ڈالتا ہے اور جو
اوسے ایذا دیتا ہے وہ مجھے ایذا دیتا ہے۔ بخاری میں حضرت علی
سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ چکی کی مشقت سے شکایت کرتی تھیں
پس رسول خدا صلعم کے پاس کہیں سے بردے آئے تو حضرت فاطمہ آنحضرت
کے پاس گئیں اور آپکو نہ پایا۔ حضرت عائشہ سے ملاقات کرکے
اونہیں اس امر کی خبر دی (یعنے کہا جب حضرت تشریف
لائیں تو میری طرف سے عرض کرنا کہ وہ ایک بردہ لینے آئی
تھیں) سو جب رسول خدا گھر میں تشریف لائے تو عائشہ رض نے آپکو
فاطمہ رض کے آنیکی اطلاع دی سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
آئے اور ہم اپنے بچھونوں میں لیٹے ہوئے تھے میں حضرت کو دیکھکر
کھڑا ہونے لگا فرمایا تم دونوں اپنی جگہ بیٹھے رہو اور آپ ہمارے
بیچ میں آبیٹھے حتے کہ میں نے آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی
پھر حضرت نے فرمایا میں تم کو ایک شے اوس چیز سے بہتر جو تم نے
مجھ سے مانگی ہے نہ سکھا دوں۔ جب تم اپنے بچھونوں پر آکر لیٹو
تو ۳۴ دفعہ اللہ اکبر اور ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۳ دفعہ
الحمد للہ کہا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ ترمذی میں ام سلمہ
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عام
فتح کے دن حضرت فاطمہ کو بلایا اور تھوڑی دیر سرگوشی کرتے
رہے پس حضرت فاطمہ رونے لگیں پھر اون سے کچھ اور بات کہی وہ ہنسنے
لگیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب رسول خدا فوت ہوگئے

۱۲/۱۲/۱۲

سالتها عن بكائها وضحكها قالت اخبرني رسول الله
صلعم انه يموت فبكيت ثم اخبرني اني سيدة نساء
اهل الجنة الا مريم ابنت عمران فضحكت رواه الترمذي
عن سفينة مولى ام سلمة ان
رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع له طعاما فقالت
فاطمة لو دعونا رسول الله صلعم فاكل معنا فدعوه
فجاء فوضع يديه على عضادتي الباب فرای القرام
قد ضرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة
فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك قال انه ليس لي
او لنبي ان يدخل بيتا مزوقا رواه احمد وابن
ماجة عن عائشة قالت ما رايت احدا كان اشبه
سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول
الله صلعم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام لها
فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل
عليها قامت عليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته
في مجلسها رواه ابو داود عن ام المومنين عائشة
صديقة وحبيبة رسول الله
قالت اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشي النبي
صلعم فقال مرحبا يا بنتي ثم اجلسها عن يمينه
او شماله ثم اسر اليها حديثا فبكت فقلت لها لم
تبكين ثم اسر اليها حديثا فضحكت فقلت ما رايت
كاليوم فرحا اقرب من حزن فسالتها عما قال فقالت
ما كنت لافشي سر رسول الله صلعم حتى قبض

تو حضرت فاطمہ سے انکے رونے اور ہنسنے کو دریافت کیا اونہوں نے کہا مجہے رسول
خدا نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پہر مجہے خبر دی کہ مریم بنت عمران
کے علاوہ ساری جنت کی عورتوں کی میں سردار ہوں سو یہ سنکر میں ہنس دی
امام احمد اور ابن ماجہ سفینہ حضرت ام سلمہ کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی دعوت کی اور اونکے آگے کہانا
رکہا گیا حضرت فاطمہ نے فرمایا اگر ہم رسول خدا کو بلا دیں تو وہ بہی ہمارے
ساتھ کہانا کہا دیں چنانچہ لوگوں نے آپکی بہی دعوت کر دی آپ آئے
اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ ٹیک کر ایک پردہ جو گہر کے
کونے میں لٹکا ہوا تہا دیکہا اور اسیوقت واپس آئے حضرت فاطمہ
کہتی ہیں میں آپکے پیچہے پیچہے آئی اور کہنے لگی اے رسول خدا واپس تشریف
لیجانے کی کیا وجہ فرمایا مجہے لائق نہیں یا یوں ارشاد کیا کہ پیغمبر کو شایان نہیں کہ ایسے
گہر میں جو منقش ہو جائے ابو داؤد حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں کسی کو حضرت فاطمہ
سے زائد مشابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں دیکہا کہ چال چلن اور عادت وخصلت
میں حضرت کی مشابہ ہو جب رسول خدا کے پاس آتی تہیں تو آپ انکی تعظیم کیلئے کہڑے ہو جاتے
اور اونکا ہاتہ پکڑکر چوم لیتے اور اپنی جگہ بٹہاتے اور جب رسول خدا اونکے پاس جاتے تو وہ بہی
آپکی تکریم کیلئے کہڑی ہو جاتیں اور حضرت کا ہاتہ پکڑکر چومتیں اور آپکو لے لیتیں اور اپنی
جگہ بٹہاتیں۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رسول خدا کے پاس دو قدم
سورت میں آئیں وہ ایسی چال چلتی تہیں گویا اونکی چال رسول خدا کی چال ہے حضرت نے اونہیں
دیکہکر فرمایا میری بیٹی کو فراخی اور کشادگی ہو پہر اپنی داہنی یا بائیں طرف اونہیں بٹہایا
اور چپکے سے اونکے کان میں ایک بات کہی جس سے وہ رونے لگیں۔ میں نے فاطمہ سے کہا تم کیوں روتی
ہو پہر آپنے ایک بات چپکے سے فرمائی جس سے وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا آج جیسی خوشی کا دن
غم سے زائد قریب میں نے نہیں دیکہا تو میں نے فاطمہ سے اوس چیز کی بابت دریافت کیا جو رسول
خدا نے اونسے فرمایا تہا جواب دیا کہ میں رسول خدا کا بہید ظاہر کرنے والی نہیں ہوں یہانتک کہ

النبی صلعم فسألتها عما قالت فقالت اسرالی ان
جبرئیل علیه السلام کان یعارضنی القران
کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه
الاحضر اجلی وانك اول اهلی بیتی لحاقا بی فبکیت
فقال اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل
الجنة او نساء المومنین فضحکت لذلك رواه
البخاری عن انس ان النبی صلعم اتی فاطمة
بعبد قد وهبه لها وعلی فاطمة ثوب اذا قنعت به
راسها لم یبلغ رجلیها واذا غطت به رجلیها لم یبلغ
راسها فلما رای رسول الله صلعم ما تلقی قال انه لیس
علیك باس انما هو ابوك وغلامك رواه ابو داود
عن ثوبان مولی رسول الله صلعم اذا سافر کان
اخر عهده بانسان من اهله فاطمة واول من یدخل
علیها فقدم من غزاة وعلقت مسحا او سترا علی بابها
وحلت الحسن والحسین قلبین من فضة فقدم فلم
یدخل فظنت ان ما منعه ان یدخل ما رای
فهتکت الستر وفکت القلبین عن الصبیین و
قطعته منهما فانطلقا الی رسول الله صلعم یبکیان
فاخذه منهما فقال یا ثوبان اذهب بهذا الی ال فلان
ان هؤلاء اهلی اکره ان یاکلوا طیباتهم فی حیاتهم
الدنیا یا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب
وسوارین من عاج رواه احمد وابو داود وفی ذکر اهل
بیت النبی صلعم وقرابته عن ام المومنین عائشة

جب رسول خدا فوت ہو گئے تو پھر میں نے اون سے پوچھا جواب دیا کہ پہلی دفعہ
مجھسے سرگوشی کی کہ ہمیشہ ہر سال ایک مرتبہ جبرئیل مجھسے قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دو
دور کیا ہے اور میں نہیں گمان کرتا مگر اسبات کا کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے
اور تحقیق تم سب اہلبیت سے پہلے مجھسے ملوگی میں یہ سنکر رونے لگی پھر آپنے فرمایا کیا تم
اسبات سے راضی نہیں ہو کہ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔ یا یوں فرمایا کہ تمام مومنین عورتوں کی
سردار ہو سو میں اسوجہ سے ہنس دی۔ ابو داؤد نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے پاس ایک غلام لیکر آئے جسکو آپنے اونکو ہبہ کر دیا تہا اور فاطمہ پر ایک
ایسی چادر تہی کہ جب اوس سے سر ڈھانکتیں تو پیر کو نہ پہونچتی اور جب اوس سے
پیروں کو ڈھانکتیں تو سر کھلجاتا جب رسول خدا صلعم نے اونکی یہ مشقت دیکھی
تو فرمایا کہ تمپر کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ تمہارا باپ اور غلام ہی ہیں۔ امام احمد اور
ابو داؤد ثوبان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا
سفر کیا کرتے تھے تو اپنے سارے اہلبیت میں آخر وقت حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لیجایا کرتے
تہے اور آنے کے وقت سب سے پہلے اونکے پاس آتے تہے ایکمرتبہ کسی جہاد سے واپس آئے اور حضرت
فاطمہ نے ایک چک یا پردہ منقش اپنے دروازہ پر ڈالدیا تہا اور حسن و حسین کو چاندی کے
دو کنگنوں سے آراستہ کیا تہا جب حضرت تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے گہر میں داخل
نہوئے حضرت فاطمہ پہچان گئیں کہ حضرت کو یہاں تشریف لانے سے بجز اس
پردہ اور کنگن کے دیکھنے کے اور کوئی چیز مانع نہوئی آپنے اوسیوقت
پردہ پہاڑ ڈالا اور دونوں بچوں کے کنگن اوتار کر اونہیں توڑ ڈالا۔
دونوں بچے رسول خدا کے پاس روتے ہوئے گئے حضرت نے اون سے چاندی کی ڈلی کو
دونوں صاحبزادوں سے لیکر فرمایا اے ثوبان اسکو فلاں شخص کے پاس لیجا یہ میرے
اہلبیت ہیں میں مکروہ جانتا ہوں کہ یہ اپنی دنیا کی زندگی ہی میں
لذائذ اور مزے ۔ اور ہاں اے ثوبان فاطمہ کے لئے ایک گلوبند عصب کا
خرید دی اور دو ہاتہی دانت کی کنگن ۔

زوج النبی صلعم ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر تسأله میراثها من النبی صلعم مما افاء الله علی رسول الله صلعم تطلب صدقة النبی م التی فی المدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقة انما یأکل آل محمد من هذا المال یعنی مال الله لیس لهم ان یزیدوا علی المأکل فانی والله لا اغیر شیئا من صدقات رسول الله صلعم التی کانت علیها فی عهد النبی صلعم ولاعملن فیها بما عمل فیها رسول الله صلعم فتشهد علی ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتك وذکر قرابتهم من رسول الله صلعم وحقهم فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله صلعم احب الی ان اصل من قرابتی عن عبد الله بن عمر عن ابی بکر الصدیق رض قال ارقبوا محمدا فی اهل بیته رواهما البخاری عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول الله م علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هؤلاء اهلی رواه مسلم عن البراء بن عازب رض قال لما توفی ابراهیم قال رسول الله صلعم ان له مرضعا فی الجنة رواه البخاری عن عائشة قالت خرج النبی م غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاءت فاطمة

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور قرابت کے فضائل

بخاری میں ام المومنین حضرت عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فاطمہ نے ابو بکر رض کی پاس کسی شخص کو بھیجا وہ اونسے نبی صلعم کی میراث مانگتی تہیں جو رسول خدا صلعم پر اللہ تعالی نے بدون جہاد ارزانی فرمایا تہا اور جو اونکی زمین مدینہ اور فدک اور خیبر کے خمس سے باقی رہی تھی اوس میں سے ورثہ مانگتی تہیں حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ رسول خدا فرما گئے ہیں کہ ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا جو ہم نے اپنی پیچھے چھوڑا ہے صدقہ ہے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اس مال سے یعنے اللہ کے مال سے کہا یا کرینگی اونہیں کہانے کی سوا اور کچھ زیادہ نہ ملیگا میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپکے زمانہ میں جس طرح تہے اون میں ذرہ بہی تغیر و تبدل نکرونگا اور اوس میں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصرف کرتے تھے ویسا ہی میں بہی کرونگا اسکے بعد حضرت علی نے خطبہ پڑھکر فرمایا اے ابو بکر ہم آپکی فضیلت اچھی طرح پہچانتے ہیں پہر اسکے بعد اپنی قرابت جو رسول خدا سے تہی اور اپنے حق کا ذکر کیا پہر ابو بکر نے کلام کیا اور فرمایا اوس ذات کی قسم جسکے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے اپنے قرابتیوں کے صلہ رحمی سے رسول خدا صلے اللہ کے قرابتی بہت محبوب ہیں۔ بخاری میں عبد اللہ بن عمر حضرت صدیق اکبر سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا احترام اور بزرگی اونکی اہلبیت کے حق میں کرو۔ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب آیت ندع ابناءنا وابناءکم اوتری تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلا کر فرمایا خداوندا یہ میری اہلبیت ہے بخاری میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب ابراہیم رسول خدا کے صاحبزادے فوت ہو گئے تو حضرت نے فرمایا اونکے لیے دودھ پلانیوالی جنت میں ہے مسلم میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایکدن صبح کے وقت رسول خدا باہر نکلے اور آپ پر ایک نقش دار کملی سیاہ بالوں کی تہی سو حسن بن علی آئے آپنے اونہیں اوسکے اندر کرلیا پہر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں

فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما
يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
ويطهركم تطهيرا رواه مسلم عن المسور بن
مخرمة ان رسول الله صلعم قال فاطمة بضعة مني
فمن اغضبها اغضبني وفي رواية يريبني ما ارابها
ويؤذيني ما اذاها رواه البخاري ومسلم عن زيد بن
ارقم قال قام رسول الله صلعم يوما فينا خطيبا
بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى
عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها الناس
انما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيب
وانا تارك فيكم الثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى
والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث
على كتاب الله ورغب فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله
في اهل بيتي وفي رواية كتاب الله هو حبل الله من
اتبعه كان على الهدى ومن تركه كان على الضلالة
رواه مسلم عن جابر قال رايت رسول الله صلعم
في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب
فسمعته يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم ما ان
اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي
اهل بيتي رواه الترمذي عن زيد بن ارقم
قال قال رسول الله صلعم اني تارك فيكم ما ان
تمسكتم به لن تضلوا بعدي احدهما اعظم من الآخر
كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض

اور انہیں بھی کملی میں داخل کیا پھر علی آئے اور انہیں بھی اوسکے اندر کر لیا۔ پھر فرمایا۔
اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی لیجاوے اے اہل بیت اور تمہیں خوب ہی پاک کرے
بخاری و مسلم میں مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا فاطمہ میرا ایک
ٹکڑا ہے جسنے اوسے غصہ دلایا اوسنے مجھے غصہ میں ڈالا اور ایک روایت
میں ہے جس نے اوسے قلق میں ڈالا اوسنے مجھے قلق میں ڈالا اور جس نے اوسے ستایا اوسنے
مجھے ستایا ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم ایک دن ہم میں
ایک پانی پر جسے خم (ایک موضع کا نام ہے جحفہ میں) کہتے ہیں کہ اور مدینہ کے
درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے سو اسکی حمد و ثنا کی اور خوب وعظ و نصیحت فرمایا پھر ارشاد
کیا اما بعد آگاہ ہو جاؤ اے لوگو میں ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد
(جبرئیل) میرے پاس آئے اور اوسکی پکار قبول کر لوں (یعنے میرے انتقال کا
زمانہ قریب ہے) اور میں تم میں اپنے پیچھے دو بڑی بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اون دونوں
میں ایک تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے سو کتاب الٰہی کو لو اور
اوسے مضبوط پکڑو پھر آپنے کتاب الٰہی کے عمل میں بہت برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی
اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں تمہیں اپنے اہل بیت میں اللہ یاد دلاتا ہوں
دلاتا ہوں دو دفعہ اس لفظ کو فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ کتاب الٰہی خدا
کی رسی ہے جسنے اوسکا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسے چھوڑ دیا
وہ گمراہی پر ہوا۔ ترمذی میں جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کو آپکے
حج میں عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر جسکا قصوا نام تھا سوار
ہو کر خطبہ فرما رہے تھے میں نے آپکو فرماتے سنا اے لوگو میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک اوسکو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور میری عترت یعنے
اہلبیت ترمذی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز
چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم اوسے پکڑے رہوگے میرے پیچھے کبھی گمراہ نہ ہوگے ایک
اون میں سے دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب ایک دراز رسی ہے آسمان سے زمین تک ہے۔

و عترتی واهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما رواه الترمذی عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشة فسألت ای الناس کان احب الی رسول الله صلعم قالت فاطمة فقیل من الرجال قالت زوجها رواه الترمذی والحسن والحسین انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم عن عائشة قالت ماشبع ال محمد من خبز الشعیر . . . . رواه البخاری و مسلم عن اسامة قال کنت جالسا اذ جاء علی والعباس یستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا علی رسول الله صلعم فقلت یا رسول الله صلعم علی والعباس یستاذنان فقال تدری ما جاء بهما قلت لا قال لکنی ادری اذن لهما فدخلا فقالا یا رسول الله جئناک نسئلک ای اهلک احب الیک قال فاطمة بنت محمد فقالا ما جئناک نسئلک عن اهلک قال احب اهلی الی من قد انعم الله علیه وانعمت علیه اسامة بن زید قالا ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال یا رسول الله جعلت عمک اخرهم قال ان علیا سبقک بالهجرة رواه الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلعم احبوا الله لما یغذوکم من نعمه واحبونی بحب الله واحبوا اهل بیتی بحبی رواه الترمذی عن ابی ذر انه قال وهو اخذ بباب

دوسری میری عترت اور اہلبیت یہ دونوں جدا نہ ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض پر آئیں پھر دیکھو میرے پیچھے اون دونوں کیساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہو ترمذی میں جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا پوچھا کہ تمام لوگوں میں رسول خدا کو زیادہ محبوب کون تھا فرمایا فاطمہ لوگوں نے کہا مردوں میں سے فرمایا اونکے خاوند علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسین کے حق میں فرمایا جو تم سے لڑے میں اس سے لڑونگا اور جو اون سے صلح کرے میں اوس سے صلح کرونگا بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کبھی دو روز برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہانتک کہ رسول خدا فوت ہو گئے ترمذی میں اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا جو علی اور عباس تشریف لائے اور اجازت مانگی اور اون دونوں نے کہا اے اسامہ ہمارے لیے رسول خدا صلعم کے پاس جانے کی اجازت مانگ میں نے کہا اے رسول خدا علی اور عباس آپکے پاس آنا چاہتے ہیں فرمایا تجھے معلوم ہے کہ اونکو آنیکا کیا باعث میں نے عرض کیا نہیں فرمایا ہاں مجھے معلوم ہے اون دونوں کو آنیکی پروانگی دی پھر وہ دونوں آئے اور عرض کیا اے رسول خدا ہم آپکے پاس اسواسطے آئے ہیں کہ آپ سے دریافت کریں کہ آپکی آل میں سے آپکو کون شخص پیارا زیادہ ہے فرمایا فاطمہ محمد صلعم کی بیٹی اونہوں نے عرض کیا ہمارا سوال آپکی اولاد میں نہیں ہے پھر فرمایا گھر والوں میں مجھے سب سے زیادہ وہ شخص پیارا ہے جسپر اللہ نے اور میں نے انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہے اونہوں نے کہا پھر کون فرمایا علی بن ابی طالب عباس بولے اے رسول خدا اپنے چچا کو آپنے سب سے پیچھے کیا فرمایا علی تم سے ہجرت میں سابق ہیں ترمذی میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اللہ کو دوست رکھو کیونکہ وہ ہر صبح تمہیں اپنی نعمت دیتا ہے اور اللہ کی محبت کے سبب سے مجھے دوست رکھو اور میری محبت کے سبب سے میرے اہلبیت کو دوست رکھو امام احمد نے ابوذر سے روایت کیا ہے کہ ابوذر نے خانہ کعبہ کا

الكعبة سمعت النبي صم يقول الا ان مثل اهل
بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن
تخلف عنها هلك رواه احمد عن حذيفة قال
قلت لامي دعيني اتي النبي صم فاصلي معه المغرب
فاساله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صم
فصليت معه المغرب فصلي حتى صلي العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا
حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك
ولامك ان هذا ملك لم ينزل الارض قط قبل
هذه الليلة استاذن ربه ان يسلم علي ويبشرني
بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة وان الحسن
والحسين سيدا شباب اهل الجنة رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب عن علي ان رسول الله صلعم
اخذ بيد الحسن والحسين فقال من احبني و
احب هذين وا باهما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيمة رواه احمد في ذكر ام المومنين ام عبد الله
عائشة الصديقة بنت امير المومنين ابو بكر الصديق
عبد الله بن ابي قحافة عثمان عليها الصلوة و
السلام عن عائشة الصديقة ان نساء رسول
الله صم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة
وصفية وسودة والحزب الاخر ام سلمة و
سائر نساء النبي صم وكان المسلمون قد علموا
حب رسول الله صم عائشة فاذا كانت عند احدهم هدية

دروازہ پکڑے ہوئے کہڑے ہے کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے اے لوگو آگاہ ہو میری اہل بیت کی مثال تم میں نوح کی کشتی
جیسی ہے جو اوسپر سوار ہوا اوسنے نجات پائی اور جو اوس سے پیچھے رہا یعنے
نہ چڑھا ہلاک ہوا ترمذی میں حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں سے
کہا مجھے اجازت دو کہ میں رسول خدا کے پاس جاؤں اور وہاں انکے ساتھ مغرب
کی نماز پڑھوں اور اپنے اور تمہارے لئے اون سے بخشش کا سوال کروں سو میں نبی صلعم کے
پاس آیا اور آپکے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی رسول خدا تو مغرب کی نماز پڑھکر ٹھہر رہے
یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑہی پھر گھر کیطرف واپس آئے میں آپکے پیچھے پیچھے ہولیا آپنے میری آواز
سنکر فرمایا یہ کون شخص ہے کیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا جی ہاں فرمایا تیری کیا حاجت ہے اللہ
تجھے اور تیرے ماں کو بخشے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا آج
اسنے اپنے رب سے اذن چاہا کہ مجھپر سلام پڑہے اور اس بات کی بشارت
دی کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین جوان جنتیوں کے
دو سردار ہیں۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ امام
احمد حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حسن وحسین کا
ہاتھ پکڑکر فرمایا جو مجھے دوست رکہے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے
ماں باپ کو محبوب رکہے وہ میرے ساتھ قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا
ام المومنین ام عبد اللہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت امیر المومنین ابو
صدیق عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان رضی اللہ عنہا کے مناقب
بخاری مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی
بیبیوں کے دو گروہ تھے ایک میں تو حضرت عائشہ اور حفصہ اور صفیہ اور
سودہ تہیں دوسرے گروہ میں ام سلمہ اور باقی سب بیبیاں تہیں۔ اور
مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول خدا سب سے زائد عائشہ سے محبت
رکہتے ہیں سو جب اون کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ ہوتا۔

يريد ان يهديها الى رسول الله ص اخرها حتى اذا كان رسول الله ص في بيت عائشة بعث صاحب الهدية بها الى رسول الله ص في بيت عائشة فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله ص يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدي الى رسول الله هدية فليهده اليه حيث كان من نسائه فكلمته ام سلمة بما قلن فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال لي شيئا فقلن لها كلميه قالت فكلمته حين دار اليها ايضا فلم يقل لها شيئا فسألنها فقالت ما قال لي شيئا فقلن لها كلميه حتى يكلمك فدار اليها فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي لم يأتني وانا في ثوب امرأة الا عائشة قالت فقالت اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن دعون فاطمة بنت رسول الله ص فارسلن الى رسول الله صلعم تقول ان نساءك ينشدنك العدل في بنت ابي بكر فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب فقالت بلى فرجعت اليهن فاخبرتهن فقلن ارجعي اليه فابت ان ترجع فارسلن زينب بنت جحش فاتته فاغلظت وقالت ان نساءك ينشدنك الله العدل في بنت ابن ابي قحافة فرفعت صوتها حتى تناولت عائشة وهي قاعدة فسبتها حتى ان رسول الله ص لينظر الى عائشة هل تكلم قالت فتكلمت عائشة ترد على زينب حتى اسكتتها قالت فنظر النبي ص الى عائشة وقال انها بنت ابي بكر رواه البخاري والمسلم

اور اوسے رسول خدا ص کو بہیجنا چاہتے تو اوس تحفہ کو رہنے دیتے یہانتک کہ جب رسول خدا عائشہ کے گہر میں تشریف رکہتے تو ہدیہ والے رسول خدا کو عائشہ کے گہر میں بہیجتے ایکدن ام سلمہ کی گروہ نے اون سے کہا آپ رسول خدا سے کلام کیجے کہ وہ لوگوں سے کلام کریں اور فرماویں کہ جو رسول خدا صلعم کو کسی قسم کا تحفہ اور نذرانہ بہیجنا چاہے تو وہ جہاں کہیں اپنی بیویوں میں سے ہوں وہیں بہیجے کسی گہر کی تخصیص نکرے چنانچہ ام سلمہ نے اون عورتوں کی گفتگو رسول خدا سے عرض کی آپنے ام سلمہ کو اسکا کچہ جواب دیا اون عورتوں نے ام سلمہ سے پوچہا کہ کیا جواب ملا فرمایا رسول خدا نے کچہ نہ فرمایا اونہوں نے کہا آپ پھر اس بات کو عرض کریں عائشہ کہتی ہیں جس وقت رسول خدا ام سلمہ کے گھر آئے تو اونہوں نے پہر کہا حضرت نے کچہ جواب نہ دیا عورتوں نے کہا حضرت سے پہر عرض کیجئے حتی کہ وہ آپکو جواب دیں جب رسول خدا ام سلمہ کے گھر تشریف لائے تو اونہوں نے پہر اسی امر کو دریافت کیا حضرت نے اونسے فرمایا اے ام سلمہ عائشہ کی بابت مجھے ایذا نہ دو کیونکہ عائشہ کے سوا کسی عورت کے لحاف وغیرہ میں وحی مجھے نہیں آتی (یعنے عائشہ ہی کے بچھونے پر مجھے وحی آتی ہے) عائشہ فرماتی ہیں ام سلمہ نے کہا اے رسول خدا میں آپکو ایذا دینے سے توبہ کرتی ہوں پہر اون عورتوں نے حضرت فاطمہ رسول خدا کی جگر گوشہ کو بلا کر رسول خدا کے پاس بہیجا کہ رسول خدا سے جا کر کہے کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کے باب میں انصاف کی طالب ہیں حضرت فاطمہ گئیں اور رسول خدا سے کلام کیا حضرت نے فرمایا اے بیٹی کیا وہ چیز محبوب نہیں ہے جسے میں دوست رکہتا ہوں فاطمہ نے کہا کیوں نہیں یہ کہکر وہانسے پہر آئیں اور اونہیں اس اطلاع دی اون عورتوں نے کہا آپ ایکدفعہ اور جائے حضرت فاطمہ نے انکار کیا اور نہ گئیں پہر اونہوں نے زینب بنت جحش کو بہیجا وہ رسول خدا کے پاس آئیں اور سختی سے کہا کہ آپکی بیبیاں ابوبکر کی بیٹی کے باب میں اللہ کا واسطہ دیکر انصاف طلب کرتی ہیں یہ کہکر زینب بہت چیخیں اور حضرت عائشہ کو جو وہیں بیٹھی تہیں بہت کچہ برا کہا اور بری کہیں یہانتک کہ رسول خدا عائشہ کو دیکھ رہے تہے کہ دیکہو کیا جواب دیتی ہیں سو عائشہ نے کلام کیا زینب کو ایسے معقول جواب دئے کہ بالکل خاموش کر دیا رسول خدا صلعم نے تبسم فرمایا اور عائشہ کو دیکھتے تھے

٢١٥

عن ابی موسیٰ قال ما استشکل علینا اصحاب رسول اللہ ص
حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب عن
عائشۃ علیہا السلام قالت قال لی رسول اللہ ص
اُریتک فی المنام ثلث لیال یجیٔ بک الملک فی سرقۃ
من حریر فقال ھذہ امرأتک فکشفت عن وجھک
الثوب فاذا انت ھی فقلت ان یکن ھذا من عند اللہ
یُمضہ رواہ البخاری ومسلم عن موسیٰ بن طلحۃ
قال ما رأیت احدا افصح فی عائشۃ رواہ الترمذی و
قال ھذا حدیث حسن صحیح غریب عن ابی سلمۃ ان
عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ ص یوما یا عائش
ھذا جبرائیل یقرئک السلام فقلت وعلیہ السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری ما لا اری ترید رسول
اللہ ص رواہ البخاری عن ابی موسیٰ الاشعری قال
قال رسول اللہ ص کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من
النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون
وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی
سائر الطعام رواہ البخاری عن القاسم بن محمد
ان عائشۃ اشتکت فجاء ابن عباس فقال یا ام المومنین تقدمین
علی فرط رسول اللہ ص وعلی ابی بکر رواہ البخاری عن ابی
وائل قال لما بعث علی عمارا والحسن الی الکوفۃ
لیستنفرھم خطب عمار فقال انی لاعلم انھا زوجتہ
فی الدنیا والآخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ

اور فرماتے تھے ہے نہ ابوبکر کی بیٹی۔ ترمذی میں ابو موسیٰ سے نکالا ہے کہ جب ہم
لوگوں پر یعنے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی مشکل آپڑتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھتے تو اونکے پاس اوس کا ایک علم ہوتا بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مجھ سے
رسول خدا نے فرمایا تو مجھے خواب میں تین رات برابر دیکھائی گئی تجھے یعنے تیری تصویر
کو فرشتہ ایک ریشمی حریر کے ٹکڑے میں لاتا تھا اور کہتا تھا یہ تمہاری بی بی ہیں
میں نے جو تیری مونہہ سے کپڑا کھولا تو نا گہاں تو ہی تھی پھر میں نے فرشتہ سے کہا اگر یہ
خواب خدا کی طرف سے ہے تو وہ اس مہم کو ضرور سرانجام دیگا۔ ترمذی میں موسیٰ بن طلحہ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے فصیح زیادہ کسیکو نہیں دیکھا ترمذی کہتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بخاری میں ابو سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ فرماتی ہیں ایک دن
مجھ سے رسول خدا نے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا اونپر سلام اور
اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں ہوں جیسے آپ دیکھتے ہیں میں یا دیسے نہیں دیکھتی
اس سے عائشہ رض کی مراد رسول خدا ہے بخاری میں ابو موسیٰ اشعری سے
روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گذرے ہیں
اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے سوا اور کوئی
کامل نہیں گذری اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید
کی فضیلت تمام کہانوں پر بخاری میں قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا جب مرض کی شدت سے ضعیف ہو گئیں تو ابن عباس
آکر کہنے لگے اے ام المومنین آپ سچے میر منزل یعنے رسول خدا اور ابو بکر کے
پہر جاتی ہیں بخاری میں ابو وائل سے روایت ہے کہ جب علی رض نے عمار اور
حسن کو کوفہ بھیجا تا کہ کوفیوں کو لڑائی کے واسطے نکالیں تو عمار نے
خطبہ پڑھکر فرمایا میں یقینی جانتا ہوں کہ حضرت عائشہ رسول خدا
کی بی بی ہیں دنیا و آخرت میں۔ اور لیکن خدا تعالیٰ تمہیں آزماتا ہے
کہ تم علی کی پیروی کرتے ہو۔ یا عائشہ کی۔

او اياها عن هشام عن ابيه ان رسول الله صلعم
لما كان فى مرضه جعل يدور فى نسائه
يقول اين انا غدا اين انا غدا حرصا على بيت
عائشة قالت فلما كان يومى سكن عنهم
بن عروة عن ابيه قال كان الناس يتحرون
بهداياهم يوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبى
الى ام سلمة فقلن يا ام سلمة والله ان الناس
يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخير كما تريده
عائشة فمرى رسول الله صلعم ان يامر الناس ان
يهدوا اليه حيثما كان او حيثما دار قالت فذكرت
ذلك ام سلمة للنبى صلعم قالت فاعرض عنى
فلما عاد الى ذكرت له فاعرض عنى فلما كان فى
الثالثة ذكرت له فقال يا ام سلمة لا تؤذينى
فى عائشة فانه والله ما نزل على الوحى وانا
فى لحاف امرأة منكن غيرها روى البخارى
ومسلم عن عائشة ان سودة لما كبرت قالت يا رسول
الله قد وهبت يومى منك لعائشة فكان رسول الله
قبض عن تسع نسوة وكان يقسم منهن لثمان
رواه البخارى عن عائشة ان رسول الله صلعم
كان يسأل فى مرضه الذى مات فيه اين انا
غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له
ازواجه يكون حيث شاء فكان فى بيت عائشة
حتى مات عندها رواه البخارى وغيره قالت كان

يا عائشہ کے بخاری میں ہشام سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول خدا اپنی بیماری کی حالت میں اپنی بیبیوں میں پھرتے اور فرماتے
تھے میں کل کہاں ہونگا میں کل کہاں رہونگا۔ (اس کہنے سے) آپکے
خواہش حضرت عائشہ کے گھر رہنے کی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب میری باری
کا دن ہوا تو میرے ہی گھر میں آپکا انتقال ہوا یا آپ ابن عدا کہنے سے
خاموش رہے۔ بخاری میں ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں لوگ
اپنے تحفے اور ہدیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن بھیجنے کا قصد کرتے تھے عائشہ
فرماتی ہیں کہ میری سوکنیں ام سلمہ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگیں اے ام سلمہ خدا کی
عائشہ کی باری کے دن تحفے اور ہدیے بھیجتے ہیں اور جیسے حضرت عائشہ بھلائی چاہتی ہیں ہم
بھی بھلائی کا ارادہ کرتی ہیں سو آپ رسول خدا سے فرمایئے کہ وہ لوگوں کو حکم
کریں جہاں کہیں (رسول خدا) ہوں وہیں تحفے بھیجیں عائشہ فرماتی ہیں یہ بات
ام سلمہ نے نبی صلعم سے ذکر کی ام سلمہ کہتی ہیں رسول خدا آپ یہ سنکر مجھ سے
مونھ پھیر لیا پھر جب میرے پاس آئے تو میں نے اس کو پھر ذکر کیا آپنے مجھ سے منہ موڑا
پھر جب تیسری دفعہ میں نے اسکا ذکر کیا تو فرمایا اے ام سلمہ تو عائشہ کے حق میں مجھے تکلیف نہ دے
خدا کی قسم جب تم میں سے کسی عورت کے لحاف میں ہوتا ہوں تو بجز عائشہ اور کسی پر
وحی نازل نہیں ہوتی بخاری مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب
سودہ بوڑھی ہوئیں تو کہا اے رسول خدا میں نے اپنی نوبت عائشہ کو دی حضرت صلعم
عائشہ کی نوبت کرتے تھے ان کی باری کا اور ان کا دن سودہ کا۔ بخاری مسلم میں
عطا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نو بیبیاں چھوڑ کر وفات کر گئے آٹھ میں آپ باری
تقسیم کرتے تھے بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے جس بیماری میں رسول خدا نے انتقال
فرمایا آپ اس میں پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا کل کہاں ہونگا اس سے مراد
عائشہ کی نوبت تھی پس سب بیبیوں نے آپکو اجازت دی کہ جہاں چاہیں رہیں آپ حضرت عائشہ
کے گھر رہے یہاں تک کہ انہی کے پاس وفات پائی بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول الله صلعم اذا اراد سفرا اقرع بین نسائه
فایتهن خرج سهمها خرج بها معه رواه البخاری
ومسلم عن عائشة قالت کنت العب بالبنات
عند النبی صلعم وکان لی صواحب یلعبن معی
فکان رسول الله صلعم اذا دخل یتقمعن منه
فیسربهن الی فیلعبن معی وعنها قالت والله
لقد رایت النبی صلعم یقوم علی باب حجرتی والحبشة
یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول الله صلعم
یسترنی بردائه لانظر الی لعبهم بین اذنه
وعاتقه ثم یقوم من اجلی حتی اکون انا التی
انصرف فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن
الحریصة علی اللهو رواه البخاری والمسلم
عن عائشة قالت قدم رسول الله صلعم من غزوة
تبوک او حنین وفی سهوتها ستر فهبت ریح
فکشفت ناحیة الستر عن بنات لعائشة
فقال ما هذا یا عائشة قالت بناتی ورای بینهن
فرسا له جناحان من رقاع فقال ما هذا الذی
اری وسطهن قال فرس قال وما هذا الذی
علیه قالت جناحان قال فرس له جناحان
قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لها اجنحة
قالت فضحک حتی رایت نواجذه رواه
ابو داود وعن عائشة ان النبی صلعم کان یمکث
عند زینب بنت جحش ویشرب عندها

کہ رسول خدا صلعم جب سفر کا ارادہ کرتے تھے سو اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالتے
سو جنکا نام نکلتا اوسکو اپنے ہمراہ سفر میں لیجاتے بخاری مسلم میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ہمجولیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلتی تھی
اور میری ہمجولیاں تھیں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں پس جب رسول خدا تشریف لاتے تو
میری ہمجولیاں شرم کی وجہ سے پردہ میں چھپ جاتیں تو حضرت اونھیں میرے پاس بھیجتے
اور وے میرے ساتھ کھیلتیں بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بخدا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کی دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور
حبشی لوگ مسجد میں برچھوں سے کھیلتے تھے رسول خدا اپنی چادر سے میرا پردہ کرتے
تھے تاکہ میں آپکے کانوں اور مونڈھے کے درمیان میں اون کا کھیل دیکھوں
پھر آپ میری خاطر سے کھڑے رہتے کہ میں خود وہاں سے پھرتی تم اندازہ کرلو
اوس صغیر سن لڑکی کا جو کھیل پر حریص ہوتی ہے یعنے خیال کرلو کہ خورد سال لڑکیاں
کھیل پر کس قدر حریص ہوتی ہیں پس اوسی قدر میں کھڑی رہی اور رسول خدا کھڑے
رہے۔ ابو داود میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا تبوک یا حنین کی
غزوہ سے تشریف لائے اور حضرت عائشہ کی گھر کی کوٹھری میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا پس
ہوا چلی اور حضرت عائشہ کی گڑیاں جو اوس میں دھری تھیں تو اوسکے پردے کے
کونے کو ہوا نے کھول دیا حضرت نے اوسے دیکھکر فرمایا اے عائشہ کیا ہے کہا میری
گڑیاں اور حضرت نے گڑیوں میں ایک گھوڑا دیکھا جسکے کاغذ کے دو پر لگے
ہوئے تھے فرمایا یہ کیا ہے جسے گڑیوں کے بیچ میں دیکھتا ہوں عائشہ نے کہا یہ
گھوڑا ہے حضرت نے فرمایا یہ اوسکے اوپر کیا ہے کہا دو پر۔ فرمایا گھوڑے کے دو پر
ہوتے ہیں عائشہ نے کہا کیا آپنے نہیں سنا کہ سلیمان کے گھوڑے پر تھے۔ عائشہ فرماتی
ہیں کہ رسول خدا ہنسے حتے کہ میں نے آپکی کچلیاں تک دیکھیں۔ بخاری
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم زینب بنت جحش کے پاس
اکثر ٹھہرتے تھے اور اون کے پاس شہد پیا کرتے تھے۔

عسلا فتواصيت انا وحفصة على ايتنا دخل
عليها فلتقل انى اجد منك ريح مغافير اكلت
مغافير فدخل على احدهما فقالت له ذلك فقال
لا باس شربت عسلا عند زينب بنت جحش
فلن اعود له وقد حلفت ان لا تخبري بذلك
احدا تبتغي مرضات ازواجه فنزلت يا ايها النبي
لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك
رواه البخاري والمسلم قال بعض العلماء روي
ان رسول الله صلعم خلا بمارية في يوم عائشة
وعلمت بذلك حفصة فقال لها اكتمي علي و
قد حرمت مارية على نفسي وابشرك ان
ابابكر وعمر يملكان بعدي امر امتي فاخبرت به
عائشة وكانتا متصادقتين وقيل خلا بها
يوم حفصة فارضاها بذلك واستكتمها
فلم تكتم فطلقها واعتزل نساءها ومكث تسعا
وعشرين ليلة في بيت مارية فنزل جبرئيل
عليه السلام وقال راجعها فانها صوامة
قوامة وانها من نساءك في الجنة عن ابن
عباس انه كان ينادي في السوق ان قوله
تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت
نزلت في نساء النبي صلعم رواه ابن ابي حاتم عن
عائشة انها قالت يا رسول الله ما الشيء الذي
لا يحل منعه قال الماء والملح والنار. قالت

سو میں نے اور حفصہ نے اسبات کو ٹہرایا اور متفق ہوئے کہ ہم میں سے
جسکے پاس رسول خدا تشریف لاویں تو وہ یوں کہے کہ مجہے آپکے موں سے مغافیر کی بو آتی ہے
(مغافیر جنگلی سرو گوند کا نام مغافیر ہے) چنانچہ اون دونوں میں سے ایک کے
پاس رسول خدا تشریف لیگئے اور اوسنے آپ سے وہی کہا حضرت نے فرمایا کچھ
مضائقہ نہیں میں نے تو زینب کے پاس شہد پیا سو اب کبھی نہ پیونگا میں نے
اوسکے پینے کی قسم کہائی ہے تو اسکی کسی اور کو خبر نہ کیجو اس سے آپ بیبیونکی
رضامندی طلب کرتے تھے او سوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا النبی لم تحرم
ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک بعض علما فرماتے ہیں منقول ہے کہ
رسول خدا صلعم نے حضرت عائشہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اسکی خبر
معلوم ہوگیا حضرت نے حفصہ سے فرمایا تم اس امر کو مخفی رکہو اور میں نے اپنے نفس پر
ماریہ حرام کرلیا میں تجہے خوشی سناتا ہوں کہ ابوبکر اور عمر میرے پیچہے میری امت پر
حکومت کرینگی یعنے میرے بعد خلافت اونہیں کو پہونچیگی سو حفصہ نے اسکی عائشہ کو خبر
دی اور دونوں باہم موافق تہیں بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت نے
حفصہ کی باری کے دن ماریہ سے خلوت کی اور حفصہ کو اسکے سبب سے راضی کیا اور اس
کے چھپانے کا حکم کیا سو حفصہ نے یہ بات چھپا نسکی حضرت اپنی بیبیوں سے کنارہ کش
ہوکر اونتیس راتیں ماریہ کے گہر میں رہے پہر جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمانے لگے
آپ اپنی بیبیوں پر مراجعت کیجیے کیونکہ وہ روزہ رکہنے والیں اور شب کو قیام
کرنیوالی ہیں اور وہ جنت میں آپکی بیبیاں ہیں۔ ابن حاتم کہتے ہیں ابن عباس
بازار میں لکار پکار کہتے تہے کہ آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت
حضرت کی بیبیوں کے باب میں اوتری ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے اونہوں نے حضرت سے پوچہا کہ جس چیز کا منع کرنا
جائز نہیں یعنے اگر کوئی مانگے تو اوسکا نہ دینا روا نہیں وہ کیا ہے
فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ پانی۔ نمک۔ آگ۔

يا رسول الله هذا الماء قد عرفناه فما بال الملح والنار قال يا حميراء من اعطى نارا فكانما تصدق بجميع ما انضجت تلك النار ومن اعطى ملحا فكانما تصدق بجميع ما طيبت تلك الملح ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث يوجد الماء فكانما اعتق رقبة ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث لا يوجد الماء فكانما . . . . احياها ومن احياها فكانما احيا الناس جميعا رواه ابن ماجة القزويني عن انس قال آلى رسول الله من نسائه شهرا وكانت انفكت رجله فاقام في مشربة تسعا وعشرين ليلة ثم نزل فقالوا يا رسول الله آليت شهرا فقال ان الشهر يكون تسعا وعشرين رواه البخاري عن عائشة ان النبي صلعم تزوجها وهي بنت سبع سنين وزفت اليه وهي بنت تسع سنين ولعبها معها ومات عنها وهي بنت ثمان عشرة رواه مسلم عن عائشة قالت ما نظرت او ما رأيت فرج رسول الله صلعم قط رواه ابن ماجة وعنها قالت تزوجني رسول الله صلعم في شوال وبنى في شوال فاي نساء رسول الله صلعم كان احظى عنده مني رواه المسلم عن انس قال لما كان يوم احد انهزم الناس عن النبي صلعم قال ولقد رأيت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ای رسول خدا پانی تو ایک ایسی چیز ہے جسے ہم بھی پہچانتے ہیں مگر نمک اور آگ نہ دینے میں کیا خوف ہے فرمایا اے حمیرا جس نے کسیکو آگ دی تو جو کچھہ اس آگ سے پکیگا گویا سب ہی تو اوسنے خیرات کیا اور جس نے کسیکو نمک دیدیا تو جتنا کہانا اوس سے سنور لگا گویا سب اوسنے خیرات کیا اور جس نے مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل سکتا ہے تو گویا اوسنے ایک بردہ آزاد کیا اور اگر کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی مل نہیں سکتا تو گویا اوس جان کو زندہ کیا اور جس نے ایک نفس کو زندہ کیا گویا اوسنے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینے کا ایلا کیا اور آپکے پانو میں موچ آگئی تھی سو آپ اپنے بالاخانہ میں انتیس راتیں ٹہر رہے پہر اوترے لوگوں نے عرض کیا ای رسول خدا آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تہا فرمایا کہ مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے نکاح کیا اور وہ سات برس کی تھیں اور آپکے ہم بستر ہوئیں اوس وقت میں کہ جب نو برس کی تہیں اور اونکے کہیلنے کے کہلونے اونکے ہمراہ تھے اور اٹھارہ برس کی عمر میں رسول خدا نے اون سے جدائی فرمائی۔ ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں تین سال کے بعد مجھے گھر میں لائے سو مجھہ سے زیادہ نصیبہ ور آنحضرت کے پاس اونکی عورتوں میں سے اور کون تھی۔ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ احد کا دن ہوا تو اکثر لوگ رسول خدا کو چہوڑ کر چلے گئے۔ میں حضرت عائشہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت ام سلمہ کو دیکھتا تھا کہ وہ دونوں اپنے پائنچے

عائشۃ بنت ابی بکر ام سلیم واہما

لمشمرتان اری خدم سوقہما تنقزان القرب وقال

غیرہ تنقلان القرب علی متونہما ثم تفرغانہ

فی افواہ القوم ثم ترجعان فتملآنہا ثم تجیئان

فتفرغانہ فی افواہ القوم رواہ البخاری عن

عائشۃ قال استاذن رہط من الیہود علی النبی صلعم

فقالوا السام علیکم فقلت بل علیکم السام

واللعنۃ فقال یا عائشۃ ان اللہ رفیق یحب

الرفق فی الامر کلہ قلت اولم تسمع ما قالوا

قال قد قلت علیکم رواہ البخاری والمسلم عن

البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا

ابنتہ مضطجعۃ قد اصابہا حمی فاتاہا ابوبکر

فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدہا رواہ

ابوداود عن عائشۃ ان رسول اللہ صلعم قال

ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق

ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ

رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ

علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش ان الرفق

لا یکون فی شیء الا زانہ ولا ینزع من شیء الا شانہ وعنہا قالت

ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین

حتی قبض رسول اللہ صلعم رواہ البخاری والمسلم

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم فضل

عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر

چڑھائے ہوئے ہیں۔ مجھے اونکی پنڈلیوں کی چمک معلوم

معلوم ہوتی تھی وہ دونوں کی دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں لادے ہوئے

لاتی تھیں اور قوم کی مونہوں میں ڈالتی تھیں پھر جاتی تھیں اور

مشکیں بھر کر لاتیں اور قوم کے مونہوں میں ڈالتی تھیں۔ بخاری

مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول خدا

کے پاس آنیکی اجازت چاہی اور آنے کے بعد کہا السام علیکم (سام کے

معنے موت کے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ تم پر موت ہو جیسے ہماری محاورہ میں

کہتے ہیں۔ تم پر خدا کی مار) عائشہ فرماتی ہیں میں نے کہا تمہیں پر

خدا کی مار اور لعنت ہو۔ حضرت نے فرمایا اے عائشہ اللہ مہربان ہے وہ

تمام کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپنے نہیں سنا

جو کچھ انہوں نے کہا فرمایا میں نے تو پہلے ہی کہدیا تھا علیکم یعنے تمہیں پر

موت ہو۔ ابو داؤد میں براء سے روایت ہے کہ میں سب سے پہلے مدینہ میں

ابوبکر کے ساتھ آیا ناگاہ حضرت عائشہ ابوبکر کی صاحبزادی لیٹی ہوئی تھیں

نہیں بخار آتا تھا سو ابوبکر نے اونکے پاس آکر کہا اے بیٹی کس طرح ہو

اور انکے رخسار کو بوسہ دیا۔ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ

رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور نرمی کرنا

چاہتا ہے مہربانی اور نرمی کرنے پر وہ چیز دیتا ہے جو سختی کرنے پر

نہیں دیتا اور اوس چیز پر جو سوائے نرمی کے ہے۔ مسلم کی ایک روایت

میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے عائشہ سے فرمایا کہ تم نرمی کو لازم پکڑو

اور سختی اور بیحیائی سے بچو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو یہ نرمی

اوسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی دور کیجاتی ہے اوسے عیب دار کرتی ہے

بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ دو دن برابر محمد صلعم کی اہل بیت نے جو کی روٹی پیٹ بھر کر

نہیں کھائی یہانتک کہ رسول خدا انتقال کر گئے۔ بخاری مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے

الطعام رواه الترمذی والبخاری والمسلم

ایضا عن ابی موسی الاشعری عن جابر قال دخل ابو بکر یستاذن علے رسول الله صلعم فوجد الناس جلوسًا ببابه لم یؤذن لاحد منهم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن له فوجد النبی صلعم جالسًا حوله نساؤه واجمًا ساکتا قال فقال لاقولن شیئًا اضحك النبی صلعم فقال یا رسول الله لو رایت بنت خارجة سألتنی النفقة فقمت الیها فوجأت عنقها فضحك رسول الله صلعم وقال هن حولی کما تری یسالننی النفقة فقام ابو بکر الی عائشة یجأ عنقها وقام عمر الی حفصة یجأ عنقها کلاهما یقول تسئلین رسول الله صلعم ما لیس عنده فقلن والله لانسأل رسول الله صلعم شیئا ابدًا لیس عنده ثم اعتزلهن شهرا او تسعًا وعشرین ثم نزلت هذه الآیة یا ایها النبی قل لازواجك حتی بلغ للمحسنات منکن اجرًا عظیما قال فبدأ بعائشة فقال یا عائشة انی ارید ان اعرض علیك امرًا احب ان لا تعجلی حتی تستشیری ابویك قالت وما هو یا رسول الله فتلا علیها الآیة قالت افیك یا رسول الله استشیر ابوی بل اختار الله ورسوله والدار الآخرة واسئلك ان لا تخبر امراءة من نسائك بالذی قلت قال لا تسئلنی امرأة منهن الا اخبرتها

که رسول خدا نے فرمایا عائشہ کو تمام عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید کو تمام کھانوں پر۔ مسلم میں ابو موسی اشعری جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر آئے اور رسول خدا کے پاس جانے کی اجازت چاہتے تھے حضرت کے دروازہ پر بہت سے ایسے لوگوں کو بیٹھا ہوا پایا کہ ان میں کسی کو اندر جانے کا اذن نہ ہوا تھا راوی کہتے ہیں حضرت ابو بکر کو اندر جانے کی اجازت ہوئی وہ اندر چلے گئے پھر حضرت عمر آئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی انہیں بھی حکم ہوا اور وہ اندر چلے گئے پس نبی صلعم کو انہوں نے اس حال میں پایا کہ ان کے گرداگرد عورتیں بیٹھی تھیں اور حضرت غمگین خاموش بیٹھے تھے جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے رسول خدا ہنس پڑیں پھر کہا اے رسول خدا اگر آپ بنت خارجہ (حضرت عمر کی بی بی) کو دیکھیں کہ وہ مجھ سے اپنے لیے اخراجات زیادہ مانگے تو میں اس کی طرف کھڑا ہو اور گردن کچلوں یہ سنکر رسول خدا ہنس پڑے اور فرمایا تم دیکھتے ہو یہ عورتیں جو میرے گرداگرد بیٹھی ہیں مجھ سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں یہ سنکر ابو بکر عائشہ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی گردن کوٹنے لگے ادھر حضرت عمر حفصہ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی گردن کوٹنے لگے اور وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا سے ایسی چیز مانگتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے اس وقت سب بیبیاں متفق ہو کر کہا کہ اب ہم رسول خدا سے کبھی وہ چیز نہ مانگیں گے جو ان کے پاس نہیں ہے اس کے بعد رسول خدا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ یا ۲۹ دن علحدہ ہو گئے پھر یہ آیت یا ایہا النبی قل لازواجک سے للمحسنات منکن اجرا عظیما تک نازل ہوئی اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا اے عائشہ میں ایک بات تم پر پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں دوست رکھتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ اپنے ماں باپ سے بھی طرح مشورہ کر لو عائشہ نے کہا کیا چیز ہے اے رسول خدا پس آپ نے ان پر یہ آیت پڑھی حضرت عائشہ نے فرمایا اے رسول خدا کیا آپ کے مقدمہ میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں میں نے تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کر لیا اور میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جو کچھ میں نے عرض کیا اس کی خبر اپنی بیبیوں میں سے کسی بی بی سے نہ کیجیے گا حضرت نے فرمایا مجھ سے تو جو عورت پوچھے گی فورًا میں اس امر کی خبر دوں گا۔

ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما
میسرا رواہ مسلم عن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلعم عن ھذہ
الاٰیۃ والذین یؤتون الزکوۃ ما اتوا وقلوبھم وجلۃ اھم الذین
یشربون الخمر ویسرقون قال لا یا بنت الصدیق ولکنھم الذین
یصومون ویصلون ویتصدقون ویخافون ان لا یقبل منھم
اولئک الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن
دخل ابن عباس علی عائشۃ فی مرضھا وھی خائفۃ من القدوم علی اللہ
قال لا تخافی فانک لا تقدمین الا علی مغفرۃ
ورزق کریم وتلا الاٰیۃ ای الطیبات
للطیبین فغشی علیھا فرحا بما تلی و
قالت عائشۃ لقد اعطیت تسعا ما اعطیتھن
امراۃ نزل جبرئیل بصورتی فی راحۃ
حین امر علیہ السلام ان یتزوجنی
وتزوجنی بکرا وما تزوج بکرا غیری
وتوفی ع وراسہ فی حجری وقبرہ فی بیتی
وینزل علیہ الوحی وانا فی لحافہ وانا ابنۃ
صدیقہ وخلیفۃ وصدیقہ ونزل
عذری من السماء وخلقت طیبۃ عند طیب وعدت
مغفرۃ ورزقا کریما عن عائشۃ قالت خیرنا
رسول اللہ فاخترنا اللہ ورسولہ فلم یعد ذلک علینا
رواہ البخاری وشیأ ای طلاقا عن عمر علیہ السلام انہ دخل علی
حفصۃ فقال یا بنیۃ لا تغرنک ھذہ التی تعجبھا حسن
حب رسول اللہ صلعم ایاھا یرید عائشۃ فقصصت علی

کیونکہ خدا نے مجھے کسی کو رنج دینے والا اور خواہ مخواہ کسی کو تکلیف دینے والا نہیں بھیجا
مجھے تو احکام دین کے سکھانے اور آسانی کیلئے بھیجا ہے۔ ترمذی اور ابن
ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مینے رسول خدا صلعم سے اس آیت سے
پوچھا والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ۔ کیا وہ لوگ شراب پیتے اور چوری
کرتے ہیں حضرت نے فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی بلکہ وہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز
پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اسکے وہ اپنی بھلائیوں کے نہ قبول ہونے سے
ڈرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو بھلائیوں کی طرف دوڑتے اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں منقول ہے کہ
ابن عباس حضرت عائشہ کی بیماری میں انکے پاس آئے اور وہ اللہ کے پاس جانے سے خوف کر رہی تھیں کہا
اے حضرت آپ خوف نہ کیجئے کیونکہ آپ بخشش اور رزق کریم پر جاتی ہیں اور ابن عباس نے
آیت الطیبات للطیبین الخ پڑھی حضرت ابن عباس نے جو یہ آیت پڑھی تو بے تکلفی خوشی سے
حضرت عائشہ بیہوش ہو گئیں اور ہوش میں آنے کے بعد فرمایا میں ایسی چیزیں دیگئی ہوں
کہ حضرت کی بیبیوں میں سے کوئی عورت نہیں دیگئی (۱) جس رات میں رسول خدا کو مجھسے نکاح
کرنیکا حکم ہوا تو جبرئیل میری تصویر لیکر اوتری (۲) مجھسے رسول خدا نے اس
حال میں نکاح کیا کہ میں باکرہ تھی اور میرے سوا کسی باکرہ عورت سے انکا نکاح نہوا (۳) رسول خدا
کا میری ہی گود میں انتقال ہوا (۴) حضرت کی قبر میرے گھر میں ہی (۵) رسول خدا پر وحی اوترتی
تھی حالانکہ میں آپکے لحاف میں ہوتی تھی (۶) میں رسول خدا کے دوست اور خلیفہ کی
بیٹی ہوں (۷) میرا عذر آسمان سے اوترا (۸) میں خود پاک۔ اور پاک کے پاس پیدا
ہوئی (۹) مجھسے بخشش اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا ہے۔ بخاری میں حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے ہمیں اختیار دیا سو ہم نے اللہ اور اوسکے رسول کو
اختیار کر لیا سو یہ تخییر ہم پر طلاق نہ شمار کی گئی بخاری میں حضرت عمر سے روایت
ہے کہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے اور کہنے لگے اے بیٹی تو اس دھوکے میں نہ آئیو کہ
جسطرح یہ غرور کرتی ہے میں بھی کروں سنا حسن رسول خدا کو بھلا معلوم ہوتا ہے وہ
رسول خدا کی محبوب ہے حضرت عمر کی اس سے مراد عائشہ تھیں عائشہ فرماتی ہیں قصہ میں نے

رسول اللہ ﷺ فتبسم رواہ البخاری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت جلس احدی عشرة امراة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن
من اخبار ازواجهن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث
علی راس جبل وعر لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت
الثانیة زوجی لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره
اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق ان انطق
اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة
لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة قالت الخامسة
زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسأل عما عهد
قالت السادسة زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان
اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث قالت السابعة
زوجی غیایاء او عیاباء طباقاء کل داء له داء شجک او
فلک او جمع کلا لک قالت الثامنة زوجی المس مس ارنب
والریح ریح زرنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد طویل
النجاد عظیم الرماد قریب البیت من النادی قالت العاشرة
زوجی مالک وما مالک المبارک قلیلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقن
انه هوالک قالت الحادیة عشرة زوجی ابو زرع فما ابو
زرع اناس من حلی اذنی وملأ من شحم عضدی و
بجحنی فبجحت الی نفسی وجدنی فی اهل غنیمة بشق
فجعلنی فی اهل صهیل واطیط ودائس ومنق فعنده اقول
فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ام ابی زرع فما
ام ابی زرع عکومها رداح وبیتها فساح ابن ابی زرع فما

رسول خدا سے بیان کیا تو آپ مسکرانے لگے بخاری مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ گیارہ عورتیں ایک جگہ بیٹھیں اور باہم اس بات کا عہد پیمان کیا کہ اپنے خاوندوں کی
خبر کچھ نہ چھپاویں اون میں سے پہلی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہی جیسا دُبلے اونٹ کا
گوشت اور وہ بھی ایک اونچے پہاڑ پر نہ ہموار زمین ہی کہ چڑھ جاوے نہ فربہ گوشت ہے کہ اوس
کو کوئی لیوے آ کر یعنے نالائق اور بد حقیقت شخص ہے دوسری عورت نے کہا میں اپنے
خاوند کی خبر ظاہر کرونگی نہیں ڈرتی ہوں کہ خبر کی چھوٹ جانے سے کیونکہ قصہ بڑا ہے مجھسے بیان
نہ ہو سکیگا اگر فرضا بیان کروں اوسکی ظاہری اور باطنی سب عیب بیان کرنی پڑینگے تیسری
عورت نے کہا میرا خاوند لمبا اونچا ڈول بدمزاج ہے اگر بولوں طلاق دیجاوں اور اگر چپکی
رہوں تو ادھر میں چھوڑی جاوں یعنی نہ چھٹی ہوں نہ گھر کی چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے
جیسا تہامہ کی رات (تہامہ ملک عرب کے ایک حصہ کا نام ہے جس میں مکہ ہے وہاں کی رات معروف ہے
جس میں نہ گرمی ہے نہ سردی نہ خوف ہے نہ اداسی) یعنے بہت لائق سمجھدار آدمی ہے پانچویں بی بی نے کہا میرا خاوند
گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح سو رہتا ہے (چیتے کی نیند مشہور ہے) اور جب باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور
جو عہد و پیمان لیا اوس سے سوال نہیں کرتا یعنے حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا خواہاں نہیں کرتا۔
چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھانا بیٹھے تو سب چٹ کر جاوے اور اگر پیوے تو سب چڑھا جاوے اور اگر لیٹتا ہے
تو اپنا بدن لپیٹ کر مجھسے علیحدہ اپنا بدن لپیٹ کر سوتا ہے اور میرے غلاف کے اندر ہاتھ نہ ڈالے کہ میرا
دکھ درد کو جانے یعنے بیل کی طرح پیٹ بھر کھانے اور پینے اور سو رہنے کے کچھ خبر نہیں ہوتی عورت کی بات
نہیں پوچھتا ساتویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہے یا شریر ہے نہایت احمق ہے کہ بولنا تک نہیں
جانتا جہان بھر کے عیب اوس میں جمع ہیں ایسا ظالم ہے کہ کہتا ہے کہ تیرا سر پھوڑ ڈالونگا یا ہاتھ
توڑ ڈالونگا یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑ ڈالونگا آٹھویں عورت نے کہا میرا خاوند چھونے میں نرم
جیسے خرگوش ۔ اور اوسمیں ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب میں ہے (زرنب ایک خوشبودار
گھاس کا نام ہے) یعنے میرا شوہر ظاہر و باطن سب طرح اچھا ہے نویں عورت نے کہا میرا خاوند
اونچے محل والا لمبے قد والا بڑی راکھ والا یعنے باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے اور
اوسمیں سے راکھ بکثرت نکلتی ہے اوسکا گھر مجلس اور مسافر خانہ سے نزدیک ہے یعنے وہ سردار
سخی ہے اور اوسکا لنگر جاری ہے دسویں عورت نے کہا میرا شوہر مالک ہے اور کیا اچھا
مالک ہے وہ میری تعریف سے افضل ہے اور بہتر ہے اوسکے اونٹ بہت شتر خانے میں اور چراگاہ میں
کم ہیں یعنے مہمانداری میں اوسکے ہاں اونٹ بہت ذبح ہوتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں میں
[illegible] کم چرنے جاتے ہیں جس وقت اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں تو وہ اپنے ذبح ہونے کا
پورا یقین کر لیتے ہیں کیونکہ ضیافت میں راگ اور باجا کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکر
اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا۔ گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابو زرع ہے واہ واہ کیا خوب ابو زرع ہے اوسنے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چربی سے میرے
دونوں بازو بھر دیے یعنے مجھکو موٹا کیا اور بہت خوش کیا [illegible] مجھے
اوسنے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارہ رہتے تھے سو اوسنے مجھے گھوڑے اور اونٹ اور
خرمن کا مالک کر دیا یعنے میں بیحد ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجھے باعزت اور مالدار
کر دیا پھر جب اوس سے بات کرتی ہوں تو مجھے برا نہیں کہتا اور جب سوتی ہوں تو فجر کر دیتی
ہوں یعنے مجھے کچھ بھی کام کرنا نہیں پڑتا اور جب دودھ پیتی ہوں تو پیٹ بھر کر پیتی ہوں
ابو زرع کی ماں سو خوب ہی ابو زرع کی ماں اوسکی بڑی بڑی گٹھریاں اور کشادہ صحن گھر

ان ابی زرع مضجعہ کمسل شطبۃ ویشبعہ ذراع الجفرۃ

بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیہا وطوع امہا وملأ کسائہا وغیظ

جارتہا جاریۃ ابی زرع فما جاریۃ ابی زرع لا تبث حدیثنا

تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا

قالت خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأۃ معہا

ولدان لہا کالفہدین یلعبان من تحت خصرہا

برمانتین فطلقنی ونکحہا فنکحت بعدہ رجلا سریا رکب

شریا واخذ خطیا واراح علی نعما ثریا واعطانی من

کل رائحۃ زوجا وقال کلی ام زرع ومیری اہلک قالت

فلو جمعت کل شیء اعطانیہ ما بلغ اصغر آنیۃ ابی زرع

قالت عائشۃ رض فقال رسول اللہ صلعم کنت لک کابی زرع

لام زرع

رواہ الشیخان والترمذی وفی بعض نسخۃ الترمذی غیر

الی الاطفک عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر

وسعید بن المسیب وعلقمۃ بن وقاص وعبید بن عبد اللہ

بن عتبۃ بن مسعود عن حدیث عائشۃ زوج النبی صلعم

حین قال لہا اہل الافک ما قالوا فبرأہا اللہ مما قالوا و

کل حدثنی طائفۃ من الحدیث وبعض حدیثہم یصدق

بعضا وان کان بعضہم اوعی لہ من بعض الذی حدثنی

عروۃ عن عائشۃ زوج النبی صلعم قالت کان رسول

اللہ صلعم اذا اراد ان یخرج اقرع بین ازواجہ فایتہن خرج

سہمہا خرج بہا رسول اللہ صلعم معہ قالت عائشۃ فاقرع بیننا فی

غزوۃ غزاہا فخرج سہمی فخرجت مع رسول اللہ صلعم

بعد ما انزل الحجاب فانا احمل فی ہودجی وانزل فیہ فسرنا

ابوزرع کا بیٹا سو بہت ہی خوب ہے اوسکی خوابگاہ جیسی تلوار کا میان

یعنے نازک بدن ہے اوسے آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنے کم خور ہے

ابوزرع کی بیٹی وہ اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنی لباس کے بھرنے

والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوکن کو رشک دینے والے یعنے خاوند کی پیاری

ہے اسواسطے اوسکی سوکن اوس سے جلتی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بہت ہی

اچھی لونڈی ہے وہ ہماری بات مشہور نہیں کرتی ہے ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں

اوٹھا کر لیجاتی ہے اور ہمارا گھر کوڑی سے بھرا نہیں رکھتی ہے۔ ابوزرع

ایکدن باہر نکلا اس حال میں کہ مشکیں متھا لینے کی واسطے دودھ متھا جاتا تھا

سو وہ ایک عورت سے ملا جسکے ساتھ چیتے جیسے دو بچے تھے اور وہ اوسکے

گود میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے پھر ابوزرع نے مجھے تو طلاق

دیدی اور اوس سے نکاح کر لیا اسکے بعد میں نے ایک سردار شخص سے نکاح

کیا جو عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز تھا اور مجھے چوپائے جانور بہت سے

دئے اور اوسنے ہر ایک مواشی میں سے مجھے جوڑا جوڑا دیا اور وہ مجھسے

کہنے لگا اے ام زرع تو بھی کہا اور اپنے لوگوں کو بھی کھلا ام زرع

کہتی ہے کہ دوسرے خاوند کے عطیہ کو اگر جمع کروں تو ابوزرع کے

چھوٹے برتن کی برابر بھی نہ پہنچے یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے

خاوند کے احسان سے بہت کم ہے جب حضرت عائشہ نے ان گیارہ عورتوں کا قصہ

حضرت کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میں بھی تیرے ساتھ احسان کرنے والا ہوں

جیسا ابوزرع ام زرع کیساتھ احسان کرتا تھا ترمذی کی روایت صحیح ہے کہ میں تجھے طلاق

مذکور کا تجاوز کیا ابن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب

اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت

کرتے ہیں جبکہ بہتان باندھنے والوں نے جو کچھ کہا سو اللہ نے عائشہ کو اوس بہتان

اور جھوٹی باتوں سے بری کر دیا اور ہر ایک شخص نے مجھے حدیث کا ایک ٹکڑا بیان

کیا کہ باہم ایکدوسرے کی تصدیق کرتی ہے اگرچہ بعض اونکے بعض اوس حدیث کو زیادہ

یاد رکھتے تھے ہر ایک نے حدیث کی حضرت عائشہ سے روایت کی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ رسول خدا

جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے پھر جسکا نام قرعہ

میں نکل آتا تھا رسول خدا صلعم اوسکو سفر میں ہمراہ لیجایا کرتے تھے

عائشہ فرماتی ہیں کہ غزوہ بنی المصطلق میں حضرت نے اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈالا اوسمیں میرا نام

نکلا تو میں حضرت کے ساتھ گئی اور یہ موقع بعد نزول حجاب کے تھا یعنے پردہ کی آیت اوتر

چکی تھی سو میں اپنے کجاوہ میں اوٹھائی جاتی تھی اور پھر اوسمیں بیٹھی رہتی تھی

۴۲۵

حتى اذا فرغ رسول الله صلعم من غزوه تبوك وقفل	پہر ہم چلے یہاں تک کہ جب رسول خدا صلعم اس غزوہ سے فارغ ہوکر
ودنونا من المدينة قافلين اذن ليلة بالرحيل فقمت	واپس آئے اور آتے وقت ہم مدینہ کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی
حين اذنوا بالرحيل فمشيت حتى جاوزت الجيش	خبر ہوئی جسوقت لوگوں نے کوچ کی خبر دی میں اوٹہکر چلی یہاں تک
فلما قضيت شأني اقبلت الى رحلي فاذا عقد لي من جزع	کہ لشکر سے پرے طرف نکل گئی اور جب حاجت ضروریہ سے فارغ ہوئی تو
ظفار قد انقطع فالتمست عقدي وحبسني ابتغاؤه و	اپنے کجاوے کے مکان پر آئی یہاں معلوم ہوا کہ میرا ہار جو یمانی منکوں
اقبل الرهط الذين كانوا يرحلون بي فاحتملوا هودجي	کا تہا گر پڑا میں اوسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی اور اوسکے ڈہونڈنے
فرحلوه على بعيري الذي كنت ركبت وهم يحسبون اني فيه	میں کچہہ دیر لگی ادہر جو لوگ میرے کجاوہ کسنے پر مقرر تہے آئے اور کجاوہ
وكان النساء اذ ذاك خفيف اللحم انما تاكل العلقة من	کو اوٹہاکر میرے اوس اونٹ پر جسپر میں سوار ہوتی تہی کس دیا
الطعام فلم يستنكر القوم خفة الهودج حين رفعوا	کجاوہ کسنے والوں کو گمان تہا کہ میں اوسمیں ہوں کیونکہ اوسوقت
وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل وساروا	عورتیں نہایت کم خوراک اور دبلی ہوتی تہیں ایک دو لقمہ کہانے پر اکتفا
فوجدت عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت منازلهم	کرتی تہیں سو قوم نے کجاوہ اوٹہانے کے وقت اوسکے ہلکے ہونے کو
وليس بها داع ولا مجيب فاممت منزلي الذي كنت به	نہ پہچانا اور میں تو نو عمر لڑکی تہی پس میرے اونٹ کو چلا دیا اور وہ
وظننت انهم سيفقدوني فيرجعون الي فبينا انا جالسة	بہی چلے گئے۔ لشکر کے چلے جانے کے بعد مجہے ہار ملا اوسوقت میں
في منزلي غلبتني عيني فنمت وكان صفوان بن المعطل السلمي	لشکر کے مقام پر آئی اور وہاں نہ کوئی پکارنے والا اور نہ جواب دینے
الذكواني من وراء الجيش فادلج فاصبح عند منزلي	والا تہا پہر میں اپنی اوسیجگہ جہاں پہلے تہی آکر بیٹہ گئی اس
فرأى سواد انسان نائم فاتاني فعرفني حين رآني	خیال سے کہ جب اونہیں میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو آئینگے
وكان قد رآني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه	پہر میں اوسیجگہ بیٹہی رہی کہ نیند کے غلبہ نے آ دبایا اور میں سو گئی۔
حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي فوالله ما يكلمني	صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچہے رہا کرتا تہا کہ ہارے
كلمة وما سمعت منه كلمة غير استرجاعه حتى اناخ راحلته	ماندے کو ساتہ لاوے پس صبح ہوتے ہی اوسنے میرے مقام کے
فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة	پاس آکر ایک سوتے ہوئے آدمی کی سیاہی دیکہی اور میرے
حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة	قریب آکر مجہے دیکہا اور پہچان لیا کیونکہ حجاب سے پہلے اوسنے
فهلك من هلك وكان الذي تولى الافك عبد الله بن	مجہے دیکہا تہا پس میں اوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے
ابي بن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت حين	جاگ اوٹہی جسوقت اوسنے مجہے پہچان کر تعجبانہ یہ کلمہ پڑہا۔ میں نے
	اپنی چادر سے مونہہ ڈہانک لیا۔ سو خدا کی قسم اوسنے بجز انا للہ
	وانا الیہ راجعون کے مجہسے اور کوئی کلام نہ کیا اور نہ میں نے اوس سے
	کوئی کلمہ سنا یہانتک کہ اوسنے اپنا اونٹ بیٹہایا اور اوس کے
	اگلے پاؤں پر کہڑا ہوگیا میں اوسپر سوار ہوگئی اور وہ اونٹ کی
	نکیل پکڑکر روانہ ہوا یہانتک کہ ہم لشکر میں اسکے بعد کہ وہ ظہر کے
	وقت اوتر چکا تہا آپہونچے تو تہمت لگانے والوں نے جو مجہپر تہمت لگائی
	اسکا بانی مبانی عبد اللہ بن ابی بن سلول تہا پہر ہم مدینہ آئے میں تو مدینہ آتے ہی

(١) وجاهد في رواية ... التعذر عن عائشة قالت لما ذكر من شاني الذي ذكر وما علمت به قام رسول الله صلعم فيّ خطيبا فتشهد فحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشيروا علي في اناس ابنوا اهلي والله ما علمت على اهلي من سوء ... وما دخل بيتي قط الا وانا حاضر ... ولا غبت في سفر الا غاب معي فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لي يا رسول الله ان نضرب اعناقهم وقام رجل من بني الخزرج وكانت ام حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت اما والله ان لو كانوا من الاوس ما احببت ان تضرب اعناقهم ... (ايضاً ٥)

قد مت شهرا والناس يفيضون في قول اصحاب الافك
لا اشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في وجعي اني لا اعرف
من رسول الله صلعم اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي
انما يدخل علي رسول الله صلعم فيسلم ثم يقول كيف تيكم
ثم ينصرف فذلك الذي يريبني ولا اشعر بالشر حتى
خرجت بعد ما نقهت فخرجت مع ام مسطح قبل المناصع
وهو متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل
ان نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وامرنا امر العرب
الاول في التبرز قبل الغائط وكنا نتاذى بالكنف ان
نتخذها عند بيوتنا فانطلقت انا وام مسطح وهي ابنة
ابي رهم بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة
ابي بكر الصديق وابنها مسطح بن اثاثة فاقبلت انا و
ام مسطح قبل بيتي قد فرغنا من شاننا فعثرت ام مسطح
في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما قلت اتسبين رجلا
شهد بدرا قالت اي هنتاه او لم تسمعي ما قال
قلت وما قال فاخبرتني بقول اهل الافك قالت فازددت
مرضا على مرضي قالت فلما رجعت الى بيتي ودخل علي
رسول الله صلعم ثم قال كيف تيكم فقلت اتاذن لي ان اتي
ابوي قالت وانا حينئذ اريد ان استيقن الخبر من قبلهما
قالت فاذن لي رسول الله صلعم فجئت ابوي فقلت يا امتاه
ما يتحدث الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلما
كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها لها ضرائر
الا كثرن عليها قالت قلت سبحان الله او لقد تحدث

ایک مہینے تک بیمار ہو گئی اور لوگ تہمت والوں کی باتوں میں
بحث کرنے لگے اور مجھے اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہاں اتنا
تردد تھا کہ جیسے میری بیماری میں حضرت مجھ پر مہربانی کیا کرتے تھے ان
دنوں ویسی مہربانی میں آپ سے نہ پہچانتی تھی اتنی بات ہوتی تھی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آکر سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے
صرف اتنا کہکر چلے جاتے پس یہ امر مجھے تردد میں ڈالتا تھا اور مجھے اوس
تہمت کی مطلق خبر نہ تھی اور حتے کہ جب میں
مرض کی شدت سے بہت ہی ضعیف ہو گئی تو ام مسطح کے ساتھ جا ضرور
کی طرف نکلی اور ہم بجز رات سے رات تک کبھی نہ نکلتے تھے (یعنے
دن میں ہم پاخانے نہ جاتے تھے کیونکہ پردہ کی آیت اوتر چکی تھی) اور
ابھی تک گھروں کے قریب پاخانے نہ بنائے گئے تھے اور ہماری عادت
اسباب میں پہلے عرب جیسی تھی کہ وہ جنگلوں میں جائے ضرور کے لیے جایا کرتے
تھے اور گھروں کے قریب پاخانہ نہ بنائے جانے سے ہمیں سخت تکلیف
ہوتی تھی سو میں اور ام مسطح جو ابو رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھی
اور اوسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی ابوبکر صدیق کی خالہ تھی اور
اوسکا بیٹا مسطح تھا جائے ضرور کے لیے گئی پس میں اور ام مسطح جائے ضرور سے
فراغت کیے بعد اپنی گھر کی طرف آئے اوسکا پیر چادر میں الجھا اور وہ گر پڑی
اوس وقت وہ کہنے لگی مسطح کا برا ہو میں نے اوس سے کہا تو نے برا کیا تو ایسے
شخص کو جو بدر میں حاضر ہوا برا کہتی ہے اوس نے جواب دیا اے بھولی بھالی
جو کچھ اوس نے کہا ہے کیا تو نے نہیں سنا میں نے کہا اوس نے کیا کہا پس اوس نے تہمت
والوں کی بات کی مجھے خبر دی یہ سنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی
ہو گئی پھر جب میں گھر آئی اور رسول خدا نے میرے پاس تشریف لا کر فرمایا تم کیسی ہو
میں نے کہا کیا آپ مجھے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور اوس وقت میرا ارادہ
یہ تھا کہ میں اون دونوں کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں
پس مجھے رسول خدا نے اجازت دیدی اور اپنے والدین کے پاس آکر ماں سے کہا
اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگ چرچا کر رہے ہیں اونہوں نے کہا اے
بیٹی اپنے اوپر آسانی اختیار کر گھبرا مت خدا کی قسم ایسی عورت کم ہوتی ہے
کہ وہ اپنے خاوند کو بہت پیاری ہو اور اوسکی کئی سوتنیں ہوں مگر اوس پر تہمتیں
لگایا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ کیا واقعی میرے حق میں لوگ اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں

۴۲۷

الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى
اصبحت لا يرقأ لى دمع ولا اكتحل بنوم ثم اصبحت
ابكى فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على بن ابى طالب واسامة
بن زيد حين استلبث الوحى يستامرهما فى فراق اهله
قالت فاما اسامة فاشار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذى
يعلم من براءة اهله وبالذى يعلم لهم فى نفسه من
الود فقال يا رسول الله اهلك وما نعلم الا خيرا واما
على بن ابى طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله
عليك والنساء سواها كثير وان تسئل الجارية
تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال اى
بريرة هل رايت من شىء يريبك قالت بريرة لا والذى
بعثك بالحق ان رايت عليها امرا اغمصه عليها اكثر
من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين اهلها
فتاتى الداجن فتاكله فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستعذر
يومئذ من عبد الله بن ابى بن سلول قالت فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرنى
من رجل قد بلغنى اذاه فى اهل بيتى فوالله ما علمت
على اهلى الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا
خيرا وما كان يدخل على اهلى الا معى فقام سعد بن معاذ
الانصارى فقال يا رسول الله انا اعذرك منه ان كان من
الاوس ضربت عنقه وان كان من اخواننا من الخزرج امرتنا
ففعلنا امرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته

پس میں اس رات کو تمام رات روتی اور روتے روتے صبح کر دی نہ تو آنکھوں میں نیند
آئی اور نہ آنسو تھمے اسکے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور
اسامہ بن زید کو اوس وقت کہ وحی میں تاخیر ہوئی بلایا کہ اپنی بی بی کے چھوڑنے
میں اون سے مشورہ کریں اسامہ چونکہ حضرت کی اہلیہ کی برأت اور آپکی اونکے
بارے درجہ کی محبت جانتے تھے تو اوسی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ اے رسول خدا
وہ آپکی بی بی ہیں ہم تو سوائے پاکی اور بہتری کی امر کچھ نہیں جانتے۔ علی بن
ابی طالب نے کہا اے رسول خدا آپ پر اللہ نے کچھ تنگی نہیں کی اور عورتیں
اونکے سوا بہت موجود ہیں مگر آپ بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپکو سچ سچ
بتلاویگی چنانچہ حضرت نے بریرہ کو بلا کر فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے
ایسی بات دیکھی جس سے اوسکی پاک دامنی میں تجھے شک ہو
بریرہ نے کہا اے رسول خدا مجھے اوس ذات کی قسم جسنے تجھے حق کے ساتھ بھیجا
میں نے اوسمیں کوئی ایسی امر کا عیب عائشہ میں کہ اوسکا عیب لگاؤں نہیں دیکھا البتہ
اتنی بات ہے کہ عائشہ نو عمر لڑکی ہے وہ اپنے گھر کا آٹا گوندکر سو جاتی ہے
اور بکری آکر کھا جاتی ہے یعنے کم عمری کیوجہ سے گھر کا بندوبست اچھی طور سے
نہیں کر سکتی اسکے بعد رسول خدا کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول
سے [illegible] آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے مسلمانوں کے
گروہ جس شخص سے میرے گھر کے لوگوں کو تکلیف پہونچی ہے اوس سے میرا بدلہ
کون لیتا ہے خدا کی قسم تحقیق کے بعد اپنی گھر والی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہ پایا اور انہوں
نے ایک ایسے مرد کو اوسکے ساتھ تہمت لگائی جس میں بجز بہتری کے اور کچھ معلوم نہیں کیا اور نہ
پہلے کبھی گھر میں آیا کرتا تھا تو میرے ساتھ ہی آیا کرتا تھا یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری کھڑے
ہو کر کہا اے رسول خدا آپ کی طرف سے بدلہ لینے کو تیار ہوں اگر وہ تہمت لگانیوالا قبیلہ اوس سے
ہوگا تو میں اوسکی گردن مار دونگا اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج میں سے ہے تو آپ جیسا فرمائیں عمل کریں پھر سعد بن
عبادہ خزرج کا سردار [illegible] ہے کہ وہ اس سے پہلے نیک بخت تھا مگر قوم کی طرفداری نے اوسے برانگیختہ کیا

الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا
تقدر على قتله فقام اسيد بن حضير وهو ابن عم سعد
فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق
تجادل عن المنافقين فتثاور الحيان الاوس والخزرج
حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله ص قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله ص يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت
يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا اكتحل بنوم قالت فاصبح
ابواي عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا اكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان ان البكاء فالق كبدي
فبينما هما جالسان عندي وانا ابكي فاستاذنت على
امرأة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي معي قالت
فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله ص فسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل
قبلها ولقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شاني قالت
فتشهد رسول الله ص حين جلس ثم قال اما بعد يا
عائشة فانه قد بلغني عنك كذا وكذا فان كنت بريئة
فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري الله
وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب الى الله
تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله ص مقالته قلص
دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت لابي اجب رسول الله ص
فيما قال قال والله ما ادري ما اقول لرسول الله ص فقلت
لامي اجيبي فقالت ما اقول لرسول الله ص قالت فقلت
وانا جارية حديثة السن لا اقرأ كثيرا من القرآن اني

اوسپر سعد سے کہنے لگا تو جھوٹا ہے خدا کی قسم تو اوسے قتل نہیں کرسکتا
اور نہ اوسکے قتل پر تیرا مقدور ہے۔ یہ سنکر اسید بن حضیر سعد بن معاذ
کے چچیرے بھائی اٹھ کھڑے ہوکر کہا اے سعد بن عبادہ تو جھوٹا ہے خدا کی
قسم ہم تہمت لگانیوالے کو ضرور قتل کرینگے بیشک تو منافق ہے۔ جو
منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے پس دونوں قبیلے اوس و خزرج
باہم بل پڑے اور کشت و خون کا ارادہ کرلیا اور رسول خدا صلعم منبر پر
کھڑے ہوئے اونہیں چپکا کر رہے تھے حتی کہ وہ خاموش ہوگئے اور آپنے
بھی سکوت کیا عائشہ رض فرماتی ہیں کہ تمام دن روتی رہی نہ تو میرے
آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی اور صبح ہوتے میرے والدین آگئے اور میں
دو راتیں اور ایکدن برابر روتی رہی نہ تو مجھے نیند آئی اور نہ آنکھوں کے
آنسو تھمے میرے والدین کو گمان ہوگیا کہ میرا اسقدر رونا جگر کو پھاڑ ڈالیگا
وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں برابر رو رہی تھی کہ
ایک انصاریہ عورت نے میرے پاس آنیکی اجازت مانگی سو میں نے
اوسے آنیکی اجازت دیدی وہ بھی میرے ساتھ بیٹھکر رونے لگی ہم ابھی
رونے بیٹھے ہی تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے پاس آئے اور سلام کرکے
بیٹھ گئے اور اس سے پہلے جبسے کہ لوگوں نے میرے حق میں تہمت لگائی تھی
حضرت میرے پاس کبھی نہ بیٹھے تھے اور آپ پر ایک مہینہ گذر گیا کہ میرے
باب میں کوئی حکم نازل نہ ہوا عائشہ فرماتی ہیں کہ جسوقت میرے پاس رسول
خدا بیٹھے تو بیٹھتے ہی خطبہ پڑھا پھر فرمایا۔ اما بعد اے عائشہ تیرے حق میں
ایسی ایسی بات سنی ہے اگر درحقیقت تو بے گناہ ہے اور اس سے بری ہے تو
عنقریب خدا تعالی تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے [illegible]
ہے تو توبہ کر اور خدا سے بخشش چاہ کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کرکے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ جب
رسول خدا صلعم یہ بات تمام کرچکے تو میرے آنسو بالکل بند ہوگئے یہانتک
کہ ایک قطرہ تک محسوس نہ ہوا اور [illegible] میں نے اپنے والد سے کہا
کہ رسول خدا کو اوسکا جواب دیجئے جو انہوں نے فرمایا وہ
بولے بخدا مجھے خبر نہیں۔ میں رسول خدا کو کیا جواب دوں
اور کس چیز کا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ تم
رسول خدا صلعم کو جواب دو۔ اونہوں نے بھی وہی کہا
کہ رسول خدا کو کیا جواب دوں عائشہ فرماتی ہیں [illegible]
سن تھی قرآن مجید کا زیادہ حصہ [illegible]

والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر
فی انفسکم وصدقتم به فلئن قلت لکم انی بریئة
لاتصدقونی والله یعلم انی بریئة بذلك ولئن اعترف
والله یعلم انی منه بریئة والله ما اجد لکم مثلا الا قول
ابی یوسف قال فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون
قالت ثم تحولت فاضطجعت علی فراشی قالت وانا
حینئذ اعلم انی بریئة وان الله مبرئی ببراءتی ولکن
والله ما کنت اظن ان الله منزل فی شأنی وحیا یتلی
ولشأنی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم الله فی بامر
یتلی ولکن کنت ارجوا ان یری رسول الله صلعم فی
الرؤیا یبرئنی الله بها قالت فوالله ما رام رسول
الله صلعم ولا خرج احد من اهل البیت حتی انزل علیه
فاخذه ما کان یأخذه من البرحاء حتی انه لیتحدر منه
مثل الجمان من العرق وهو فی یوم شاة من ثقل
القول الذی ینزل علیه قالت فلما سری عن رسول
الله صلعم سری عنه وهو یضحك فکانت اول کلمة
تکلم بها یا عائشة اما الله فقد برأك قالت امی قومی الیه
قالت فقلت والله لا اقوم الیه ولا احمد الا الله فانزل
الله ان الذین جاؤا بالافك عصبة منکم العشر الآیات
کلها قالت فلما انزل الله هذا فی براءتی قال ابو بکر
الصدیق وکان ینفق علی مسطح بن اثاثة لقرابته
منه وفقره والله لا انفق علی مسطح شیئا ابدا بعد الذی
قال لعائشة ما قال فانزل الله ولا یأتل اولوا الفضل منکم

یعنے اوسوقت اتنا کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کو اس بات کی خبر پہونچی ہے
یہانتک کہ وہ تمہارے دلوں میں جم گئی اور تم اوسے سچ جان چکے
سو اگر میں یہ کہتی ہوں کہ اس گناہ سے پاک ہوں تو بلاشک میری تصدیق نہ
کروگے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس تہمت سے پاک ہوں اور اگر میں اسکا
اقرار کرتی ہوں تو تم اوسے سچ جانوگے اب میں اپنے اور تمہارے درمیان
سوائے حضرت یعقوب کے اور کوئی مثال نہیں پاتی کہ اونہوں نے کہا
فصبر جمیل والله المستعان علی ما تصفون۔ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری
اس گفتگو پر خدا ہی مددگار ہے عائشہ فرماتی ہیں پھر میں کہسک گئی اور
اپنے بچھونے پر جا لیٹی اور مجھے اوسوقت معلوم تھا کہ میں اس گناہ سے
پاک ہوں اور اللہ ضرور میری پاکی ظاہر کریگا۔ لیکن بخدا مجھے یہ گمان
بہی نہ تہا کہ خدا تعالی میری شان میں وحی اوتاریگا کہ لوگ اوسے پڑہیں گے
کیونکہ میری ذات اس سے بہت حقیر زیادہ تہی کہ خدا تعالی میرے
باب میں ایسے امر کے ساتہ کلام کرے کہ لوگ اوسے قرآن میں پڑہیں
ہاں مجہے اس بات کی امید تہی کہ رسول خدا صلعم خواب میں کوئی ایسی
چیز ضرور دیکھیں گے کہ جسکے سبب اللہ تعالی مجھے پاک کردیگا سو خدا کی قسم
نہ تو رسول خدا اوس مجلس سے علیحدہ ہونے اور نہ گھر والوں میں سے
کوئی باہر نکلا کہ وحی نازل ہونے کی نشانیاں حضرت پر ظاہر ہوئیں
اور وحی کے نزول میں جو مشقت آپکو ہوتی تہی وہی ہونے لگی حتے
کہ آپکے چہرۂ مبارک سے پسینے کی بوندیں موتی کی طرح یا انار کے
دانوں کی مانند ٹپکنے لگیں حالانکہ وہ سخت جاڑے کا موسم تہا
(یہ پسینہ کوئی گرمی کی وجہ سے نہ تہا) بلکہ وحی کی ثقل اور بوجہ
کی وجہ سے تہا پس جب وحی کے آثار منقطع ہوگئے اور رسول خدا صلعم
سے وہ مشقت جاتی رہی تو آپنے ہنستے ہوئے مونہہ کہولا اور سب سے اول کلمہ
آپکی زبان فیض بیان سے یہ نکلا اے عائشہ تجھے بشارت ہو کہ خدا نے
تجھے اوس گناہ سے پاک کردیا میری والدہ یہ سنکر بولیں عائشہ کہڑی ہو
اور رسول خدا کا شکر ادا کر میں نے کہا بجز خدا کے نہیں کسیکا شکر کروں
نہ رسول خدا کی تعظیم کو اوٹہوں۔ سو خدا تعالی نے ان الذین جاؤا
بالافك سے پوری دس آیتیں نازل فرمائیں۔ عائشہ فرماتی ہیں
جب خدا تعالی نے میری پاکی میں آیات نازل کیں تو ابوبکر صدیق
نے فرمایا اور وہ اس سے پہلے مسطح بن اثاثہ پر اپنی قرابت اور اوسکی
مفلسی کے لحاظ سے خرچ کیا کرتے تہے کہ خدا کی قسم میں مسطح کو اسکے
بعد سے کہ اوسنے عائشہ کو تہمت لگائی کبہی کچہ نہ دونگا۔
اوسوقت خدا تعالی نے ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعة

والسعة ان یوتوا اولی القربی والمساکین الی قوله
والله غفور رحیم قال ابو بکر بلی والله انی لاحب ان
یغفر الله لی فرجع الی مسطح النفقة التی کانت ینفق
علیه وقال والله لا انزعها منه ابدا قالت عائشة
وکان رسول الله ص یسئل زینب بنت جحش
عن امری فقال یا زینب ما ذا علمت ورایت فقالت
یا رسول الله احمی سمعی وبصری ما علمت الا خیرا
قالت وهی التی کانت تسامینی من ازواج النبی ص
فعصمها الله بالورع وطفقت اختها حمنة تحارب
لها فهلکت فیمن هلک من اصحاب الافک رواه
البخاری عن عمر بن سعید بن ابی حسین قال
قال حدثنی ابن ابی ملیکة قال استاذن ابن
عباس قبیل موتها علی عائشة وهی مغلوبة قالت
خشیت ان یثنی علی فقیل ابن عم رسول الله ص
ومن وجوه المسلمین فقالت ائذنوا له فقال کیف
تجدینک قالت بخیر ان اتقیت قال فانت بخیر
ان شاء الله زوجة رسول الله ص ولم ینکح بکرا غیرک
ونزل عذرک من السماء ودخل ابن الزبیر خلافه
فقالت دخل ابن عباس فاثنی علی ووددت
انی کنت نسیا منسیا رواه البخاری عن مسروق
قال دخل حسان بن ثابت علی عائشة فشبب
وقال حصان رزان ما تزن بریبة وتصبح غرثی
من لحوم الغوافل قالت لست کذلک قلت تدعین

ان یوتوا اولی القربی سے غفور رحیم تک نازل فرمایا ابو بکر نے یہ آیت
سنکر کہا ہاں بخدا میں دوست رکہتا ہوں کہ خدا مجہے بخشدے سو مسطح کو
جو ہمیشہ دیا کرتے تہے وہی دینے لگے اور فرمایا بخدا میں اسے یہ دینا
کبہی کم نہ کروں گا۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلعم میرے باب میں
زینب بنت جحش سے پوچہتے تہے اور فرماتے تہے اے زینب تو کیا جانتی
ہے یا فرمایا تونے کبہی کچہہ دیکہا ہے زینب جواب دیتی تہیں میرے
کان اور آنکہیں نا چیز ہوں کہ میں بجز بہلائی اور کچہہ نہیں جانتی عائشہ
فرماتی ہیں کہ زینب سب رسول خدا صلعم کی بیبیوں میں مجہسے کاوش رکہتی تہی
سو خدا نے اوسے بچا لیا اوسکی ورع اور پرہیزگاری کی وجہ سے اور انکی بہن
حمنہ اونکی مخالف تہی سو وہ بہی تہمت لگانے والوں میں شامل
ہوئے اور جسطرح اور ہلاک ہوئے تہے وہ بہی اوس میں ہلاک
ہوئے۔ بخاری میں عمر بن سعید بن ابی حسین سے
روایت ہے کہ مجہے ابن ابی ملیکہ نے حدیث کی کہ حضرت ابن عباس
نے عائشہ کے انتقال کے کچہہ پہلے حضرت عائشہ کے پاس آنے
کی اجازت مانگی اور وہ موت کی سختی سے مغلوب تہیں فرمایا
میں اپنے اوپر تعریف کیے جانے سے خوف کرتی ہوں لوگوں
نے کہا ابن عباس رسول خدا صلعم کے ابن عم اور تمام مسلمانوں
میں ذی عزت ہیں اونہیں آنے دیجے فرمایا اچہا اونہیں آنے
دو۔ ابن عباس نے آکر فرمایا آپکی کیا حالت ہے کہا میں بہت
اچہی طرح ہوں ابن عباس نے کہا آپ بہلائی کے ساتہ رہیں گی
انشاء اللہ کیونکہ آپ رسول خدا کی بی بی ہیں اونہوں نے آپکے
سوا اور کسی باکرہ سے نکاح نکیا اور آپکا عذر آسمان سے اترا
ابن عباس کے چلے جانے کے بعد ابن زبیر آئے حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ابن عباس میرے پاس آئے تہے اور میری تعریفیں کرنے لگے
میں دوست رکہتی ہوں کہ میں بہولی بسری ہو جاتی تو بہتر ہوتا۔
بخاری میں مسروق سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ
کے پاس آکر کچہہ شعر پڑہے اور کہا حصان رزان ما تزن بریبة
وتصبح غرثی من لحوم الغوافل ؛ عائشہ نے فرمایا میں اس تعریف
کی مستحق نہیں ہوں۔

مثل هذا يدخل عليك وقد انزل الله والذى تولى كبره منهم له عذاب عظيم فقالت واى عذاب اشد من العمى وقالت وكان يرد عن رسول الله صلعم رواه البخارى عن عائشة انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل رسول الله صلعم ناسا من اصحابه فى طلبها فادركتهم الصلوة فصلوا بغير وضوء فلما اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم شكوا ذلك اليه فنزلت آية التيمم فقال اسيد بن حضير جزاك الله خيرا فوالله ما نزل بك امر قط الا جعل الله لك منه مخرجا وجعل للمسلمين فيه بركة رواه البخارى عن رسول الله صلعم سالت ربى ان لا ازوج الا من كان معى فى الجنة فاعطانى رواه الحاكم فى المستدرك وصححه

مسروق کہتے ہیں میں نے کہا کیا اس جیسے شخص کا آنا آپ پسند کرتے ہیں حالانکہ خدا تعالی اوسکے حق میں فرماتا ہے والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب الیم۔ عائشہ نے فرمایا اندہے ہونے سے زیادہ اور کونسا عذاب ہوگا۔ اور فرمایا وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے کفار کا رد کرتی تہے۔ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے اسماء سے گلوبند مانگکر پہن لیا تھا اور وہ اتفاق سے جاتا رہا رسول خدا صلعم نے اوسکی تلاش میں اپنے اصحاب میں سے چند آدمیوں کو بھیجا اور وہاں نماز کا وقت آگیا لوگوں نے بدون وضو نماز پڑھی کیونکہ وہاں پانی نہ تہا) جب وہاں سے رسول خدا صلعم کی پاس آئے تو آپ سے اسکی شکایت کی پس آیت تیمم نازل ہوئی تب اسید بن حضیر نے کہا اے عائشہ تجھے اللہ تعالی جزائے خیر دے۔ خدا کی قسم جو امر تمہارے باب میں اوترا اوس میں تمہارے لیئے اللہ نے آسانی کی اور مسلمانوں کے لیئے برکت۔ حاکم کی روایت میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میں ایسے عورت سے نکاح کرونگا جو میری ساتھ بہشت میں ہو

خاتمة الطبع

الحمد لله الذى اتم ما ارتضاه دينا لخيرته من عباده ونور بصائر خاصته بانوار الهدى والرشاد وكماله واظهر بدائع المعارف والحقائق واشهر صنائع العوارف والدقائق والصلاة على من ارسل لكافة الناس بشيرا ونذيرا وعلى اله وصحبه الذين جمعوا من الفضائل العليا والمناقب العظمى جما وكثيرا اما بعد فيقول العبد الضعيف محمد رحيم بخش حفظه الله من الشين والنهش ان هذا الكتاب المستطاب المسمى بتفريح الاحباب فى مناقب الال والاصحاب الذى صنفه نخبة الافاضل خلاصة الاماثل المولوى محمد عبد الله بن عبد الحى القرشى والهاشمى قد اشار الى ترجمته تسهيلا للطلبة والى اقتدار المشتهر فى كثير من البلاد والامصار ... رضى الله عنه ... بذلت جهدى فى تصحيحه بقدر الوسع والطاقة ... بفضل الرب الجليل سنة ١٣ ... على طبق ما اراده فطبع فى المطبع الاكمل المطابع الواقع فى الدهلى والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا والصلوة والسلام على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

بالخير

صحت نامہ کتاب تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب عربی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	ازت	زدت	۳۲	۱۹	یضی	رضی	۵۲	۶	صدیقۃ	صدیقہ
۲	۱۵	صحابتہ	صحابتہ	۳۳	۵	الوتقطمو	الوتقطموا	۵۳	۹	ھمذہ	ھذہ
۶	۱۳	تحلنات	تخلنات	″	۱۸	ثنزبب	تنزبب	۵۳	۱۹	فتمام	وتمام
۷	۲۳	جا	جاء	″	۲۳	تنزیبہ	تنزیب	″	۲۳	ابن کثیر	ابن کثیر
۹	۲۱	نبکی	یبکی	۳۵	۵	امبر	امیر	″	۲۳	علی خلافۃ	منطبقۃ علی خلافۃ
۱۰	۱۲	ابن	ان	″	۷	عنبدۃ	عنبدۃ	۵۵	۱	عبید بن	حمید بن
۱۱	۶	ابن	بن	″		بن الجراح	بن الجراح	۵۵	۱	عبدالرحمن	عبدالرحمن
۱۳	۲۳	الحمہ	لھم	″	۸	فاسکنہ	فاسکنہ	″	۷	یتبادر	یتبادران
۱۴	۱۵	تارکوا صاحبی	تارکوالی صاحبی	۳۵	۱۹	بنایعک	نبایعک	۵۷	۶	ولو یخس	ولم یخس
								″	۱۸	المتبنی علوم	المتبنی علوم
۱۴	۲۰	نوذونی	توذونی	۳۶	۸	السحف	السیف	۵۹	۱۹	الجبیش	الجیش
۱۶	۲۳	لیلۃ	لیلہ	۳۷	۱۲	بسبقی	بسبقی	″	۲۳	المدینۃ	المدینۃ
۱۶	″	فلیلۃ مع	فلیلۃ سار مع	″	۱۵	نطلق	انطلق	۶۱	۱۴	الطعونی	الطیعونی
۱۷	۱۶	یا با بکر	یا ابا بکر	″	۱۸	اُقبض	اُقبُض	″	۲۲	بصحیفۃ	بصحیفۃ
″	۲۳	قاوا	قالوا	۳۹	۱۰	حتی	حتی	۶۵	۱۲	صاتما	صائما
۱۸	۶	ابی الحسن	ابوالحسن	۴۰	۲	طاقہ	طاقۃ	″	۲۰	بسائل	بسائل
″	۹	محمدان	محمدان	″	۳	اغضنا	اغضبنا	″	۲۱	خبر	خبز
″	۱۲	قلت	قال قلت	″	۲۲	بوفاتاہ	فاتاہ	۶۷	۲	شیبیۃ	شیبۃ
۲۰	۲۰	اثوب	ثوب	۴۱	۱	روہ	رواہ	″	۵	بغضہ	لغضبہ
۲۱	۱	الجی	الحی	″	۱۵	عملِ	عمِل	۶۹	۷	یقوب	یعقوب
۲۱	۸	یاکل	یاکل	۴۲	۱۲	لم تنفس	لم تنفس	۷۱	۲۳	فزلت	نزلت
″	۱۷	روالبخاری	رواہ البخاری	۴۲	۱۴	لقرابتنا	لقرابتنا	۷۲	۵	امیۃ	امیۃ
۲۲	۱۲	ابن ماجہ	بن ماجۃ	۴۳	۱۵	روالبخاری	رواہ البخاری	۷۲	۱۱	فاشاورہم	وشاورہم
۲۵	۱	سا عبداللہ	سالت عبداللہ	۴۴	۴	بالسنج	بالسنخ	۸۱	۴	بالنجعر قالوا	بالشعر الناس قالوا
″	۱۳	تحققہ	تحققہ	۴۷	۱۷	ففھما	ففھمہا	″	۱۱	یجعاء	یجبہ
″	۱۷	عبدالرحمن	عبدالرحمن	۴۸	۲۰	اجزنک	احزنک	۱۱	۵	ثبث	ثبت
۲۵	۲۱	نیقم	نیقم	″	۲۳	فاعطبت	فاعطیت	″	۱۰	فدنر	قدفر
″	۲۳	فقبلۃ	فقبلہ	۴۹	۱۶	بلی	بلی	۸۴	۱۶	بدیہ	بدر
۲۷	۸	فی مسند	فی مسندہ	۵۰	۲۰	بسبیلہ	بسبیلہ	۸۶	۱	سھم	منھم
۲۹	۴	ذکر	ذکرہ	۵۱	۳	شیئا	شیئا	″	۱۹	اصلم	اسلم
۲۹	۵	ترجمۃ	ترجمتہ	″	۸	عائشۃ	عائشۃ	″	۱۰	والعابجین	والتابعین
۳۲	۱۷	شعیبۃ	شعیب	″	۱۹	الاثنری	الاشعری	۸۹	۸	الخیفۃ الال	الخیفۃ ھل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۷	اصحت	اصبحت	۱۰۹	۲	الماظلمناة	المماظة المناة	〃	۲۰	البزا	البزار
〃	۸	قال هل	قال بخير قال هل	۱۰۹	۱۰	والحاجة	والمخاصمة	۱۴۹	۱۸	حويفرق	يفرق
۸۸	۱۷	قعفة	فقه	۱۱۰	۱۹	وحذرو	واحذروا	۱۵۲	۱	مسعوّد	مسعود
〃	۱۹	العلماء	العلوم	۱۱۱	۱۳	صحابتكم	صحابيكم	۱۵۲	۱۵	نتحرث	نتحدث
〃	۱۵	كثير	كثير	۱۱۲	۹	بما اهله	بما هو له اهل	۱۵۳	۸	حيرا	خيرا
〃	۲۱	عائشةُ	عائشةَ	〃	۷	بالرهبة	بالرهبة	۱۵۴	۹	قى	فى
۹۱	۲۳	فى النار	من النار	۱۱۴	۱۷	يهما	ربما	۱۵۷	۱	فرلت اية	فنزلت آية
۹۲	۱۱	صبحة	صبيحة	〃	۲۲	بالشجر	من الشجر	〃	۵	للاية	الآية
۹۳	۱۰	محمد صلى على الصلوة	محمد كما خلقه على الصلوة	۱۱۵	۱۹	فمالم يعلم	ممالم يعلم	〃	۹	عبد الله	عبد الله
〃	۱۳	يقوطى المنبر	يقول على المنبر	۱۱۶	۶	ماتزى	ماترى	〃	۲۰	الجيش	جليش
۹۵	۸	صفغة	صفقته	۱۱۷	۷	فى الناس	من الناس	۱۵۸	۸	الزئب	الذئب
〃	۱۱	جالالا	جالالا	〃	۲۳	كاكان	لماكان	۱۵۹	۲۳	كتانه	كتابه
۹۶	۱۷	الى السوق	السوق	۱۱۸	۲	فاقتطعه	فاقتطعه	۱۶۰	۱۱	اجره	اجراه
۹۷	۲۳	احعين	اجمعين	۱۱۹	۱۹	وخلمه	وصحبه	۱۶۲	۲۲	ماالشتهى	ماشتهى
۹۸	۲۰	يسبق	يستبق	۱۲۴	۱۵	ياثو	ياثور	۱۶۳	۸	والله	والله
۹۸	〃	ثم رسول الله صلعم	ثم جاء رسول الله صلعم	۱۲۵	۱۶	ابن جنان	ابن حبان	۱۶۴	۹	بن ربيعة	بن عامر بن ربيعة
〃	۱۵	فلما قبض	فلما قبض	۱۲۶	۳	السنى	المنى	۱۶۵	۲	التحتى	النخعي
		واستخلف	ابوبكر واستخلف	〃	۷	الاثنين اثر	الاثنين وآخر	۱۶۶	۶	صفة	صفته
۱۰۰	۸	قدعو	ندعو	۱۲۷	۹	ملهم	منهم	〃	۲۰	بفوق	يفوق
〃	۲۰	اديل	اريد	۱۲۸	۶	افط	افظّ	〃	۲۲	يعني يعنل	يعني يعمل
〃	۱۴	بسماد	مسماد	۱۳۰	۱۷	لا	الا			بيلديه	بيديه
۱۰۱	۱۱	الصدر وكشف	الصدر فكشف	〃	۱۹	فذهت	فذهب	۱۶۷	۱	بيض	ابيض
〃	۱۴	ذالك	ذلك	۱۳۲	۲۱	باب	باحب	۱۶۷	۳	روا ابن	رواه ابن
۱۰۲	۹	اشال	ثمال	۱۳۴	۱۵	بنى زهره	بنى زهرة	〃	۳	صبة	صهبة
۱۰۳	۱۷	لوبلى	لمربل	۱۳۵	۱۲	رحس	رجس	〃	۵	حلقه	حنقه
〃	۱۸	ابى بكر	ابوبكر	۱۳۷	۸	نسوها	نسوها	〃	۶	هسام	هشام
۱۰۴	۱۰	علانية	علانيته	۱۳۸	۱	والارض	ومافى الارض	۱۶۸	۴	اناح	اناخ
〃	۱۵	اكتسب فالخير	اكتسب من الخير فالخير	۱۴۰	۲۰	فسال لاما	فسال الاما	۱۶۸	۱۹	خضور	حضور
۱۰۶	۱۱	رعلينه	رعيته	۱۴۵	۱۴	امايوما	انا يوما	۱۶۹	۵	بجنحر	بخنجر
〃	۱۵	آمنر	آمنوا	〃	۱۸	السند	انشد	۱۶۹	۱۸	صقوفكم	صفوفكم
۱۰۷	۱۴	كاز	كان	〃	۲۳	نثينا	نشتبنا	۱۷۰	۱	يالناس	بالناس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧١	١٨	معی	حی	١٩٢	٦	مبالی	سالی	٢٨٥	٣	بنوغفارم	بنوغفار
١٧٢	١١	ابن شها	ابن شهاب					٢٨٧	٢	فلم یخر	فلم یخرج
〃	١٧	حدثشی	حدثنی					٢٨٨	١	یتیم	تیم
١٧٣	٢٣	عمر بن الخطا	عمر بن الخطاب	٢١٢	٣	ادن	اذن	٢٨٨	٨	کتیت	کتبت
١٧٤	٤	تیقاضاه	یتقاضاه	٢١٤	٢٢	اجزه	اخبره	٢٩٠	٨	کشفقوا	کشفوا
〃	١١	الیتر فضیت	الیتر قضیت	٢١٥	١١	بمواعظة	بمواعظ	〃	٩	یزید	نرید
١٧٥	١٤	لی	الی	٢١٥	١٦	فریبا	قریبا	٢٩١	١٠	اتما	انتما
〃	١٦	غائب	عائب	٢١٧	١٤	رکان	وکان	〃	١٤	نبایعک	نبایعك
〃	١٧	مجلد	یجلد	٢١٩	٦	خظ	حظ	٢٩٢	〃	ثلاثا	ثلاثة
١٧٦	١٩	شجره	لشجرة	٢٢٤	٨	لوقدر	لواقدر	٢٩٥	٩	الاسلام	الاسلام
١٧٧	١٣	الی	ابی	〃	٨	انعفکما	انفعکما	〃	١٧	هذا الاحادیث	هذه الاحادیث
١٧٧	١٤	الی	ابی	٢٢٥	١	وهلك	لوهلك	٢٩٧	٤	بعص	بعض
〃	١٦	لایاکل مال	لایاکل مالا	〃	٢٠	اغط	اعط	〃	٢٢	باعثنا هذا ئیل	باعثنا هذا جبرئیل
〃	٣٠	الامن	الامر	٢٢٦	٢	نزفر	نزفن	٢٩٩	١٣	فضل	فصل
〃	٣٢	اسعد	سعد	٢٢٧	١١	ندبی	ثدیی	〃	٢٣	لا لزمن	او لزمن
١٧٩	١١	سلیو	سلیم	٢٣٤	٧	یجر انة	یجر انه	٣٠٠	١١	علیه ثم	علیه فرد ثم
١٨٠	٩	ابیه	ابیه	〃	٢٠	الرحیم	رحیم	٣٠٤	١٠	حیی	حی
١٨١	٨	وابن	الدواوین	٢٤٥	٧	بعضهما	بغضهما	٣٠٥	٥	عبدالله عمر بن	عبدالله عمرو بن
〃	١١	عثمان	عثمان	٢٤٩	١٧	اردوانا	اروانا			العاص	العاص
〃	١٤	یلبس	یلتبس	٢٥٣	١	ایدار	الدار	〃	١٢	انا یارسول الله	انا یارسول الله انا خیر
〃	٢٢	بنی	بنی	٢٥٤	١٣	النسای	النسائی	٣٠٩	١٨	یجنب	یجنب
١٨٣	١١	راتبعت	اتبعت	٢٦١	١١	نضیحة	نصیحة	٣١٠	١٢	نزل	لما نزل
〃	١٧	فاجر	فاخر	٢٦٢	٢٠	فتنة	الفتنة	٣١٠	١٩	اسیت	اصبیت
〃	٢١	معد	سعد	٢٦٣	٢٢	القرشیین	القرشیین	٣١٤	٢	بیعث	بیعث
١٨٤	١	حذر	حذر	٢٦٦	٥	فلونزلتمانی	فلو نزلتمانی	〃	١٥	سنن	سنن
〃	٤	اشتقت	اشتقت	٢٧١	١٠	انفرقوا	انصرفوا	٣١٥	٨	اوالناس	والناس
〃	١٠	روجها	زوجها	٢٧٢	٦	غزوته	غزوة	〃	١٣	مرادا	مرارا
〃	١٨	بریلیه	بریه	٢٧٧	٢٣	ذوالنوین	ذی النورین	〃	١٩	حیبر	خیبر
١٨٥	١٧	شباتها	شبابها	٢٨٢	١٣	فی	من	〃	٢١	تلهب عن طعن	تلهب طعن
〃	١٩	رتنث	رثت	٢٨٤	٩	خدله	خذله	〃	٢٣	سمنی	سمتنی
١٩٠	٣٠	المغیرة	الغیرة	〃	١٦	تنبعری	بتقوی	٣١٦	١٥	حویخل	حول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۶	۲۲	اظنق	اطنق	۳۳۵	۲۳	فمن يتجل	من يتخل	۳۶۹	۱۴	قال ابوالوكى	قال الواقدى
۳۱۸	۸	يئر	بئر	〃	۲۳	الجارات	الجازات	۳۶۹	۲۳	اكرمك	اكرمك
۳۲۱	۷	وقد	فقد	۳۳۶	۸	رفعه	دفعه	۳۷۰	۸	اجيبنالبسم	اجينا اسم
۳۲۲	۲۱	يذلك	بذلك	۳۳۷	۲۳	فى المشد	فى المسند	۳۷۰	۱۸	انفقتا	اتفقتا
۳۲۳	۴	تولیّ	توتى	۳۳۹	۱۷	فبل	قبل	۳۷۱	۱۸	غذرة	غدرة
۳۲۴	۲	رواها	رواهما	۳۴۱	۲۳	لاستكثرت	لاستكثرت	۳۷۲	۱۰	نسبت	تسب
۳۲۸	۲۳	فدجعت	قدجعت	〃	〃	ومامسنى	وما مسنى	۳۷۳	۲۰	تركنى	تركتنى
۳۳۰	۱۱	فعوتب	فعوتب	۳۴۳	۲۰	فالِ	قالَ	۳۷۴	۱	نبى	بنى
〃	۲۰	انحل	انجل	۳۴۴	۱۳	بفتتل	بقتل	۳۷۰	۲۳	اصحابً	اصحابًا
〃	۲۲	بثىء	نثىء	۳۴۵	۲۰	ابوقتادةُ	ابوقتادة	۳۷۶	۱۹	والمستلفز	والمستفل
۳۳۱	۴	يبيع سيقا	يبيع سيفا	۳۴۶	۲۱	ذوالحويصرة	ذوالخويصرة	۳۸۵	۱۲	اسقى عن عبدالرحمن	اسق عبدالرحمن
〃	۴	ايحك	ويحك	۳۴۹	۷	فلم يزا	فلم يزل	۳۸۶	۱۷	اخلدم فزاك	احدارم فداك
۳۳۲	۱۸	كنامع	كنانفعل مع	۳۵۰	۱	روه الترمذى	رواه الترمذى	۳۸۶	۲۳	ففال لنبى	فقال النبى
		مافيه	ما فيمة	۳۵۲	۱۰	يوم حنين	يوم خيبر حنين	۳۸۹ ۳۸۹	۸ ۲۳	فصر وعبدالرحمن	فضل والزبير
۳۳۴	۲	التعل التى تخفيف	النعل التى تخصف	۳۵۷	۲	اغلى	اعلى	۳۹۰	۱۸	نسقى	نستقى
〃	۸	يانبيه	يانبيه	〃	۳	غلا	علا	۳۹۲	۱۴	ربى	ربى
〃	۱۱	اغود	اعود	〃	۲۰	من نبذ	فى نبذ	۳۹۴	۲	البخارى	البخارى والترمذى
〃	۲۲	انوارى	اتوارى	۳۵۸	۸	عهد	اعهد	۳۹۴	۱۵	جاه	جاءه
۳۳۵	۱	غليا	غليا	〃	۱۶	بيذى	بيدى	۳۹۸	۳	البخارى	البخارى
〃	۶	يحسن	بحسن	۳۶۰	۴	مواثيقا	مواثيق	۳۹۸	۳	رجل	رجلاً
〃	۷	يقولو	يقول	〃	۲۳	اضل	اصل	۳۹۸	۸	واسمعت	سمعت
〃	۸	تفخوا	تنفخوا	۳۶۲	۱	ارخصه	ارعفة	۳۹۸	۱۰	اريحانتاى	ريحانتاى
〃	۸	الحم	اللحم	۳۶۲	۲	الغداء	الغذاء	۳۹۸	۱۳	نبده	بيده
〃	۹	الصالة	الضالة	۳۶۲	۴	نى	فى	۳۹۸	۲۳	اانفا	انفًا
〃	۱۰	المذين	للذين	۳۶۲	۸	الى	لى	۳۹۹	۸	ختى مخرے	حتى مخرے
〃	۱۴	فانى	فانى	۳۶۳	۱۲	بعث	بقيت	۳۹۹	۹	امثل	مثل
〃	۱۸	يونى	بونى	۳۶۶	۱۹	ابى محيفة	ابى جحيفة	۳۹۹	۲۰	حذينى	حدثنى
〃	۲۰	فيفضح	فيفتضح	۳۶۷	۱۴	الكوا الينشكر	الكوا أليشكر	۴۰۳	۱	سميتوه	سميتموه
〃	۲۳	وانسقطات	والسقطات	۳۶۸	۲،۵	اياح وفاءهم	اباح دماءهم	۴۰۵	۲۳	منحلة	مجلة
〃	〃	صاحب الثوب	صاحب الثوب	۳۶۹	۵	شريح	شريح	۴۰۸	۴	بريبنى	يريبنى
〃	〃	اخى ايابها	اخى بها	۳۶۹	۹	سعد ابن	سعد بن	۴۱۰	۲۱	قلادة	قلادة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱۲	۶	ویوذنتی مالناها	ویوذنتی ما اذاها	۴۲۵	۱۹	این زرع	ابن زرع	۱۸	۴	پکرے	پکڑلے
۴۱۲	۸	نحما بین	فیما بین	۴۲۶	۱۲	قامت	فاقمت	۲۲	۱۹	عامہ عرب	عرب
۴۱۲	۲۲	سدی احدیها	بعدی احدها	۴۲۶	۱۸	تجلیالی	بجلیا بی	۲۴	۲۰	الم المومنین	ام المومنین
۴۱۲	۲۳	والارض	الی الارض	۴۲۶	۲۰	موطی	فوطی	۲۷	۱	اپڑا	اُٹھا
۴۱۳	۱۱	لامة	لاسامة	۴۲۷	۳	الف کنت	اللذی کنت ارعیٰ	۳۱	۱۵	حضور نماز	حضور کو نماز
۴۱۳	۴	انی	آتی	۴۲۷	۷	الالیلالی	الالیلاً الی	〃	۱۶	رمعه	زمعه
۴۱۴	۶	وصلی	فصلّی	۴۲۷	۲۲	تجبها	یحبها	〃	〃	ہیں	میں
۴۱۴	۷	فتبعة	فتبعته	۴۲۸	۴	االستلبث	استلبث	۳۲	۱	رمعه	زمعه
۴۱۵	۵	اهدیة	هدیة	۴۲۹	۴	تجاذل	تجادل	〃	۱۰	چاہئے میں	چاہئے انکے ہیں
۴۱۶	۲۳	لتبغوه	لتتنبعوه	۴۲۹	۱۱	فجسلت	فجلست	〃	۱۳	قدی	قدمی
۴۱۷	۳	یقول	یقول	۴۲۹	۱۷	فسیلبہ ئلک	فسیئبرئلک	۳۳	۱۹	بھی	بہہ
۴۱۷	۸	کماثریدہ	کماتریدہ	۴۳۰	۱	بقل	لقد	۳۵	۷	کردہ	گروہ
۴۱۷	۱۰	غیثما	حتیما	۴۳۰	۶	فرالشی	فراشی	〃	۱۱	عدہ عمدہ	عمدہ عمدہ
۴۱۷	۱۵	روی البخاری	رواہ البخاری	۴۳۰	۱۴	شناۃ	شناء	〃	۲	کرتے ہیں	ہے-
۴۱۸	۱۰	وعاتقة	وعاتقه					۳۷	۱۰	کہرے	کھڑے
۴۱۹	۱۴	واسنلکتها	واستکتمها							فرمایا آپنے ارشاد کیا	فرمایا
۴۱۹	۱۵	نساءها	نساءه	۴۳۱	۵	زینب بنت جحنر	زینب بنت جحش	۴۳	۴	اونہوں جو	اونہوں نے جو
۴۱۹	۲۳	ها الشوع	ما الشوع	۴۳۲	۳	کبرمنهو	کبرہ منهم	۴۴	۱۹	جس	جن
۴۲۰	۵	اعنق فیه	اعنق فیمدفنه	صحت نامہ کتاب تفریح الاحباب				۴۵	۱۶	بجیے	دیجیے
۴۲۱	۱۰	الی	آلی	فی مناقب الآل والاصحاب اردو				۵۱	۱۶	تندرست بیما	تندرست بہتا بیمار
۴۲۱	۳	تمنتم تان	لمنتم تان	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	〃	۲۳	امام بنائیں	اما م بنا تی ہیں
۴۲۱	۷	علیکم السلام	علیکم السام					۵۳	۵	ابن قتبه	ابن قتیبه
۴۲۱	۶	رمالاً	مالا	۴	۲۰	خشکی	خشکی کی	〃	۶	ہوچکا ہوئی	ہوچکا ہے
〃	〃	الزکوٰة الایکون فی الرفق لایکون فی شیء		۵	۵	ماچودہری	چودہری	۵۵	۱۲	ذکر کی	ذکر کر کے
		الازانه من شیء الاوانینه من شیء		۵	۰	رہتے تھے	رہتے ہے	〃	۲۰	لوگون	لوگوں
۴۲۲	۱۳	یقول	یقولان	۳	۵	بہتر	بہتر	۵۶	۴	ہیں لے	ہیں نے
۴۲۳	۲۳	الاجزتها	الاخیرتها	۵	۲	الغ	الف	۵۷	۲	لی	کی
۴۲۳	۳	یوتوا الزکوٰة ماانو	یوتون ماانو	۱	۰	میری	تیری	〃	۱۰	ور	اور
۴۲۴	۲	ان یکتمن	ان لایکتمن	۱۳	۲۱	سے برابر	ان برابر	۵۹	۲۱	مدینه رجوع کی	مدینه کیطرف رجوع کیا
۴۲۴	۵	انی خاف	انی اخاف	۱۳	۱	میں فرقت	[illegible]	..	.	.	رجوع کے-
۴۲۴	۱۸	زوجی ابوزرع	زوجی ابوزرع	۱۴	۱۰	مجھے خیر اچا	[illegible]	۶۰	۱۵	سیره	سیرة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۲	۱	ابوبکر کو	اپنے تئیں	۱۲۶	۱۹	عدری	عدوی	۱۶۷	۱۴	ہوئی	ہوئیں
〃	۲	رکھتا ہوا ابن عساکر	رکھتا ہوا کہ ابوبکر کو دیکھوں ابن عساکر	۱۳۰	۲۲	جیسے کبھی	جیسے کبھی	۱۶۸	۶	سہل	پہل
〃	۲۰	نجا میں	نہ جانیں	۱۳۱	۱۲	رسول اللہ نے	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	〃	۷	کرنیوا ہوں	کرنیوالا ہوں
۶۷	۱	نہ غار	یہ غار	۱۳۲	۱۶	بہرلی	بہرے	〃	۸	ہوا تا	ہوا تھا
۶۸	۸	سندوں سے	سندوں سے	۱۳۵	۲	ہے	ہو	〃	۲	اردی	ازدی
۷۲	۱۷	ضالع	صالح	〃	۱۲	بحجز	بجز	۱۷۱	۱۰	لیا	لیکر
۸۳	۱۱	کے	سے	۱۴۰	۹	پیٹتا	پیٹا	〃	۲۲	بناجاون	بناجاؤں
۸۵	۵	حارت	حارث	۱۴۱	۱۶	ثین	ہین	۱۷۲	۲۳	ماس	پاس
۸۶	۱۳	بجیر سے	بجیر	۱۴۲	۸	ہونیکی وجہ	ہونیکی کیا وجہ	۱۷۳	۲۲	لکھا گیا	لکھی گئی
〃	۱۵	خدیجہ	خدیجہ	〃	۱۰	بین	ہین	۱۷۵	۹	درواروں	دروازوں
۸۷	۸	حنیفہ	حنفیہ	۱۴۳	۱۷	چاہتا ہے	چاہتا تہا	〃	۱۶	رجبٹ	رجمٹ
۸۹	۱۰	عنم	عتم	〃	۱۹	چاہتا ہے	چاہتا تھا	۱۷۹	۱۷	لبن	لپس
۹۰	۱	میری خاطر سے	بیاتم میری خاطر سے	۱۴۴	۷	عمر رضی اللہ عنہ جیسیں	عمر رضی اللہ عنہ جیسے ہیں	۱۸۰	۱	ابوالبجری	ابوالبختری
〃	۱۶	نام تھا	نام رکھا تھا	〃	۱۴	رہین	میں	۱۸۱	۹	چھر	کچھ
۹۴	۱۲	لے	کے	〃	۲۱	نے	سے	〃	۱۳	درتا ہوں	ڈرتا ہوں
۹۵	۱۰	بیٹ	پیٹ	۱۴۵	۱۱	کاہیں	کاہن	۱۸۳	۱۰	دیتا	دیتا تھا
۹۷	۹	ابی الدنیا	ابن ابی الدنیا	〃	۱۶	کاہیں	کاہن	۱۸۸	۶	حصرت	حضرت
۹۸	۲۳	لوگ کہتے	لوگوں نے کہا	〃	۲۰	تاامیدی	ناامیدی	۱۹۱	۱۰	ندیہ	فدیہ
۱۰۵	۶	موءمن ہوجاتا	موءمن اور	〃	۲۸	دونوں	دنوں	۱۹۴	۸	دری	ورے
〃	۱۴	کرس	کریں	〃	۲۹	دٹھرے	نہ ٹھہرے	۱۹۶	۱۴	ہے	ملے
〃	۱۷	جائینگی	جانیگی	۱۴۷	۱۷	واقعۃ	واقعہ	۱۹۸	۱۲	لعے	لیجئے
۱۰۷	۸	سند ابی مخلد	سند میں ابن ابی مخلد	۱۵۵	۱	واتم	وانتم	〃	۱۳	رسیاں	رسیاں
۱۰۸	۱۶	کوہمیں	کو نخیں	۱۵۶	۳	للمد	صعد	۱۹۹	۲۱	کیا	کہا
۱۰۹	۲	ہس	نہیں	۱۵۸	۱	ہم اپنے	ہم نے اپنے	۲۰۱	۱	میں ہیں اپنی	میں اپنی
۱۱۰	۱	اور حکم	اوس حکم	〃	۶	ناوسنے	بنایا اوسنے	۲۰۴	۲۱	مازگر	مارکر
۱۱۱	۴	کہ اور ہم	کہ ہم	۱۶۰	۱۱	مارے کرلے	جاری کردے	۲۰۵	۲۳	دوبنی	ڈوبنے
〃	۸	پہلے	پہلے	〃	۱۳	ابل	اہل	۲۰۸	۱۱	زیدین اسلم	زید بن اسلم
۱۱۲	۱۴	بھبکیگا	بجھیگا	۱۶۵	۹	لے	نے	۲۱۰	۹	بلالے	بلانے
۱۱۵	۵	یرا	میرا	۱۶۶	۵	حلیمہ	حلیمہ	۲۱۱	۱۷	الاخبار	الاحبار
۱۱۶	۲	سعید	سعد	〃	〃	ابوذر سے	ابوذر غفاری سے	۲۱۳	۱۶	نذیر ہیں	اندہیر ہیں
۱۱۸	۲۲	حبید اللہ	عبید اللہ	۱۶۷	۲	تولیں	تولیں	۲۱۶	۱۲	کجھ	کہ جو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۲۰	رلونا	رُلانا	۳۰۳	۱۰	آیتہ	آیتیں	۳۵۲	۶	لبسانا ماں اوکی	لبسانا اوٹمی
۲۲۶	۱	فرمایوہ	فرمایا وہ	〃	۱۱	پاپئی	پائیں	〃	۱۱	لالا	ڈالا
〃	۲	ابوبکروکر	ابوبکرامر	۳۰۵	۳	عبداللہ عمرو	عبداسد عمرو	۳۵۳	۹	وودرشخص	وہ شخص
〃	۲۱	پہلنے	پہلے	۳۰۷	۶	لروان	لڑوں	〃	۱۹	پہوپہے	پہونچے
۲۲۹	۴	سلے	لئے	۳۰۹	۳	صنانجی	صنابحی	۳۵۴	۱۱	لیں	ہیں
۲۳۰	۱۰	کشت کار	کشت کاری	۳۲۲	۱۱	لچاہتے ہو	چاہتے ہو	〃	〃	ادرح	اذرج
〃	۲۰	چڑھا	چروا ہا	۳۲۷	۱۱	گدڑہوں	گدہوں	〃	۱۶	عرورا	حرورا
۲۴۱	۲۱	بچھر	پچھر	〃	۱۸	اوڑہیال	اوڑہنیاں	〃	۲۰	لوگوں سے ہوئے	لوگوں سے متعرض ہوئے
۲۴۲	۱۸	باڈول	بادوڈول	۳۲۸	۱۴	نمتاہی	ملتا ہے	۳۵۵	۳	روپیا کلا آکرکے	فریب کرکے
۲۴۳	۸	ابوبکرعمر	ابوبکروعمر	۳۲۹	۱۶	رہے تہے	بہررہے تہے	〃	۴	مقرررکیا	مقررکیا
۲۵۰	۱۵	لمھیل	سہیل	〃	۱۹	آپ مجہے	آپکے ہاتہہ مجہے	〃	۷	ماش	پاس
۲۵۴	۲۳	یہ حدیث حسن	ہے یہ حدیث حسن	〃	۲۰	بہیجنا	بہیجا	۳۵۶	۸	کہیل گئی	کہل گیا
۲۵۶	۴	لشکرسامان	لشکرکا سامان	〃	۲	مجہنے	مجہسے	۳۵۷	۱۵	ایر	ابر
〃	۱۷	فر	دو	۳۳۱	۹	مسکین	مسکیں	۳۵۸	۸	آنلاان ہے	آثار رسالت ہے
۲۶۵	۱	ابمان	ایمان	۳۳۲	۲	سکتی	کمتی	〃	۹	کرئی	کوئی
〃	۵	بازد	بازو	۳۳۳	۱۲	مقامہ	مقامہ	〃	۲۱	امات	امامت
〃	۸	جنگی	جسکی	۳۳۴	۲۰	ہے	ہیں	۳۵۹	۱۲	مل گیا	عمل کیا
۲۷۶	۴	ہبنی	اپنی	۳۳۶	۱۰	نہود	نہو	〃	۲۲	نکال کیا	نکال لیا
〃	۱۰	حود	خود	〃	۱۱	گذرا	گذرہوا	۳۶۰	۲۰	اوسے	اوسکا
۲۸۰	۱۹	لمتہادے	تمہارے	۳۳۹	۱۷	جنگلمہ ن	جنگلیوں	۳۶۱	۷	بچالے	بچانے
۲۸۱	۱۳	گئی گئی	کئے گئے	۳۴۲	۸	بیٹ	بیٹ	۳۶۲	۴	سب	سب نے
۲۸۲	۲۱	علا عثمان	علاوہ عثمان	〃	۱۰	جانی	جانا	〃	۸	لی	نے
۲۸۵	۱۹	ولود	دلوا کو	۳۴۵	۲	تجہی سے	تجہے گم کرے	۳۶۷	۵	مس	ہیں
۲۸۸	۲۳	اورحط	اورخط	۳۴۶	۱۱	اعلی	علی	〃	۱۶	بشکری	یشکری
۲۹۰	۳	ہتیوا	ہوا	۳۴۸	۲	یا نوآٹھہ برس کی عمر کی تہی	یا نو یا آٹھہ برس کی عمر تہی	〃	۲۱	فرما بابعں تمہارے	فرمایا بیں تمہارے
۲۹۱	۱۳	سونپا	سونپنا	〃	۱۷	جیکو ں آثار	جنکو نفیں آثار	۳۶۸	۲۵	من اہلیا	من اہلہا
۲۹۴	۳	خش	خشن	〃	۱۸	صلع ہے سر	صلع یعنے سر	۳۶۹	۳	لئے	کئے
۲۹۵	۳	ابوخلاہ	ابوخلدہ	۳۴۹		اوکہیرکر	اوکہٹرکر	〃	۱۳	وعبداسد	عبداسد
۲۹۷	۱۰	خودکرکیا	خوف کیا	〃	۷	ہیتے آٹہہ آدمی ملکر	ہم آٹہہ آدمی ملکر	〃	۲۲	السی	الیسی
〃	۱۲	سکیتے	سکہتے	〃	۱۸	ارسکا	اوسکا	〃	۲۳	ہنیں ہے	ہے
۳۰۰	۵	مشہو	مشہور	۳۵۱	۸	فقاہت ادا ورلڑا	فقاہت لڑائی	۳۷۱	۱۱	سرپردہرے	سرپہ دہر لے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۱ ۴	۱۸	توشہ	توشہ	۴۱۵	۱۲	ام سلمۃ عائشہ	ام سلمہ عائشہ	۴۲۷	۱۳	پائخانہ لئے نہ بنا	پائخانے نہ بنا
"	۱۶	رہی	رسی	۴۱۶	۱	یاعالتہ	یاعائشہ	"	۸	شہ ت	شدت
۳۹۱	۲	ملے	نملے	"	۵	ابن عدا	ابن عدّا	"	۱۹	بہالی	بہالے
"	۲۳	بہلاتونے مجھے شفقت میں بخوالا	اور جو تجھے کیا جاو کے	"	۱۳	اپنی پہر	آپنے پہر	۴۲۸	۱۲	دیکھتا	دیکھتی
۳۹۵	۱۰	قغیقاع	قنیقاع	"	۱۵	بیں	میں	"	۱۴	گہرگا	گہرکا
۴۰۰	۹	اور ور وہ	اور وہ	"	۱۹	جہوڑ	جہوڑکر	۴۲۹	۵	اس	اوس
۴۰۳	۱۵	منیر	منبر	۴۱۸	۳	ہملیسلو کے	ہجولیو کی	"	۹	ہاس	پاس
۴۰۴	۱۳	اوز	اور	۴۱۹	۱۵	حضرت نے	حضرت	"	۱۰	اوسایکدن	اور ایکدن
۴۰۴	۱۶	لیس	لپس	۴۲۰	۱۹	تصیبہ	نصیبہ	"	۲۳	لی تاہے	کرتا ہے
۴۰۹	۱۳	جال جلن	چال چلن	"	۲۲	بیٹی اور	بیٹی	۴۳۰	۲۳	ولایاتل ادالوا نفضل	ولایاتل اولوا لفضل
۴۱۱	۱۹	ہے	ہیں۔	۴۲۱	۶	پاں	پاس	۳۳۱	۸	رہتی تہی	رکہتی تھی
۴۱۳	۳	فخرسے زوایت	فخر سے روایت	"	۲۲	سرہوا	سیرہوکر	۴۳۱	۱۰	حجمنہ	حمنہ
"	۱۶	سسی ہے	رسی ہے	۴۲۲	۱۱	زہیں	رہیں	"	۱۲	شغدبن عمر	سعدبن عمر
"	۲۰	ہرگز منوگے	ہرگز نہ ہوگی	۴۲۲	۱۶	المحسنات	للمحنات	"	۲۸	نخوم	لحوم
"	۲۱	رہ ایت	روایت	۴۲۴	۱۲	شیرین جاتا ہے	شیر بجا تا رہے	۴۳۲		راب	رب
۴۱۴	۲۱	سووہ	سودہ	۴۲۷	۷	نہ تھی او	نہ تھی	تمام شد			

تقریظات

تقریظ فاضل متین عالم عدیم السہیم جناب مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

فانی اجلت قداح النظر فی ھذ الکتاب (فوجدتہ بحرا ذاخرا فی مناقب الآل والاصحاب ⁖ للہ المصنف حیث افاد فاجاد واورد فی کتابہ الآثار القویۃ والاحادیث صحیحۃ الاسناد ولعمری فی ھذا الزمان مثل ھذا الکتاب کبریت احمر حیث شاع الفساد فی البلاد ⁖ اندرس المدارس وانھدم المساجد ⁖ وخربت الدیار وانتفت المآثر والمساجد ⁖ وشاع الالحاد فی البلاد ⁖ وغلب لتنصر علی العباد فیا حسرتا علی زمان کان انوار الایمان فیہ ظاھرۃ ⁖ وبحر الاسلام علی الدھر باھرۃ ⁖ واحداق الفسق والفجور ساھرۃ ⁖ وایدی المسلمین علی اعداء الدین قاھرۃ ⁖ ھیھات ھیھات لما تذکرون ⁖ والی اللہ المشتکی من رب المنون اللھم اصلح شاننا وافتح بالحق بیننا وبین اخواننا ⁖ فمنک الرجاء والیک ترقی ایدی الدعاء آمین آمین بحرمۃ النبی الامین

کتبہ ابومحمد عبدالحق

تقریظ

رشحۂ قلم ندرت رقم فدائی ائمۂ اطہار تولائی اصحاب کبار ناثر لسرہ شکار راجی رحمت ذوالمنن حکیم سید محمد حسن صاحب حسن خلف حکیم سید منور علی خاں شگفتہ دہلوی مقیم ریاست الور

جیسے طعام بے نمک۔ آنکھ بے نور۔ کشت بے آب۔ سبزہ بے بارش۔ کتاب بے شیرازہ۔ پھول بے خوشبو۔ قرآن بے اعراب۔ معشوقِ بے پیرایہ۔ رات بے چاند۔ مستورہ بے حجاب۔ ملک بے سیاست۔ شجاع بے سلاح۔ درخت بے ثمر [illegible] بے امام۔ باغ بے باغبان۔ رعیت بے بادشاہ۔ شہر بے حصار۔ عشق بے قلق۔ دودھ [illegible] ولد۔ آئینہ بے جلا۔ خانہ بے چراغ۔ قلب بے تعلق۔ زیست بے صحت۔ زناشوئی بے موانست۔ عبادت بے عبودیت بے مزہ ناقص بری معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر فرد کلمہ گو مقر اسلام بے محبت اہلبیت عظام و محبت صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی چاشنیِ ایمان سے بے لطف خسر الدنیا والآخرۃ رہجاتا ہے باطن کی صفائی قلوب کا تزکیہ نفوس کی تہذیب اسلام کی تکمیل۔ ایمان کی رونق۔ شریعت کی تقویت طریقت کا مدار حقیقت کا منحصر علیہ کیا ہے حضرت سرورِ عالم کے اصحاب کبار اور عترتِ اطہار کا کمال عقیدت و ارادت [illegible] ارتقا کے مدارجِ علیا [illegible] علاء مراتب عظمیٰ انہیں حضرات کی تعظیم پر وابستہ ہے [illegible] استحقاق خلود جنات النعیم اور حصول رضائے [illegible] رحیم انہیں ذواتِ اخیار و ابرار کی تکریم و تبجیل پر منحصر منزلِ مقصود کا خضر بے رہبر [illegible] کا نوش ذائقہ [illegible] کا توشۂ کافی۔ سالکانِ مسالک نجات کا زادِ وافی۔ کحل الجواہر جلاء عیون [illegible] مزید نور [illegible] معانی جاگیر قصورِ جنت۔ سہام نوائرِ دوزخ کی سپر آب پاش شررِ سعیر وسقر [illegible] مبشرات متمم فضائلِ اعمال۔ مکمل محاسن افعال [illegible] ولائے خلفائے راشدین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اگرچہ تعظیم ان حضرات ائمۂ [illegible] اور قدوۂ ابرار شرع متین باپ دادا کی دیکھا دیکھی اور بزرگوں کی تقلید و پیروی کے طور پر کرتے ہیں مگر جس حال ہیں کہ ان ذواتِ قدسی صفات کی خوبیاں اور فضیلتیں آیات کلامِ ربِ اکبر اور احادیث حضرتِ خیر البشر اور حالات مفصلہ کتب سیر سے شرح و بسط کے ساتھ مومنین کی دیکھنے اور سننے میں آتی ہیں تو ازدیادِ محبت کا باعث اور معرفتِ پایۂ عظمت اور استحکام بنیانِ عقیدت کا سبب ہوتے ہیں لیکن یہ امر کمال مادۂ علمی پر موقوف ہے اور اکثر افراد اہل اسلام اس سے بے بہرہ اسلیئے بمراد افاضۂ عمائم مومنین و زمرۂ مسلمین عالی عمل نحریر فقید المثل مولوی محمد عبد اللہ بن مولانا عبد العلی القرشی الہاشمی نے بجد و جہد تمام وسعی مالاکلام حضراتِ خلفائے راشدین اور اہلبیت حضرتِ سید المرسلین کے مناقب و فضائل کے باب میں جس قدر حدیثیں صحاح ستہ

کتب سیر میں جو متفرق حالات ان حضرات کے درج ہیں اون سبکو اپنے اپنے مقام سے التقاط اور اپنے اپنے محل سے استنباط کرکے بہیئت مجموعی ایک کتاب مکمل کی اور نام اوسکا (تفریح الاحباب) فی (مناقب الآل والاصحاب) رکھا۔ روایات صحیحہ ومعتبرہ اور تحریر ثقات کی حوالہ سے ان بزرگان دین کی ابتداء سے انتہاتک حالات ایسے بیان شافی کے ساتھ سلسلہ وار ضبط کیئے ہیں کہ خوبیاں اونکی اہل نظر کے دیکھنے پر منحصر ہیں اللہ تعالی اس مؤلف کو مغفور اور اوسکے سعی کو مشکور فرماوے مگر یہ کتاب چونکہ زبان عربی میں لکھے گئے ہیں جس کا جاننے والا فی ہزار ایک بھی نہیں ملتا۔ اسلیئے عالم فرید العصر فاضل وحید الدہر مروج ملت بیضا حضرت سید الانام متبوع خاص عام خیر اندیش کافۂ اہل اسلام جناب مولانا رحیم بخش صاحب نے فیض عام کی نظر اور افادۂ عام کی غرض سے روزمرہ زبان اردو میں حامل المتن اس کتاب کا ترجمہ فرمایا اور [illegible] ثواب دارین اور استحقاق حصول اجر عظیم پیدا کیا اور سب سے بڑھکر ہوا خواہ برادران اسلام مصدر فیض انام جامع [illegible]سنات باذل الخیرات منشی عبد الغفار بیگ صاحب مہتمم اکمل المطابع دھلی کا تہ دل سے شکر ادا کرنا واجب ہے۔ جنکی ہمت والا نہمت اس مجموعۂ کرامت کے باعث اشاعت ہوئی اور اس نخلستان جلالت صوری ومعنوی کی رطب جنی کا اذن عام ہوا۔

اللہ تعالی اس کتاب فائض البرکات کے مؤلف اور مترجم اور تمامی ساعیان طبع واشاعت کو جزاے خیر دے۔ اور محرر تقریظ حسن ہیچکارہ درماندہ کور سواد کا بتصدق ائمۂ اطہار واصحاب کبار کے خاتمہ بخیر ہووے۔ آمین ثم آمین فقط

قطعہ تاریخ

طبعزاد شاعر شیرین مقال سخنور عاز[illegible] ی [illegible]سراہ ولا آلاصحاب رسول توالا آنکہ کا راہل تولا [illegible] سنہ بدر راجی شفاعت حضرت خیر البشر جناب حکیم محمد عمر صاحب متخلص [illegible] المعتقد حضرت حکیم محمد یحیی بیگ صاحب نبیرۂ حکیم [illegible] شاہجہان آباد مقیم ملازم راجہ

مکمل عجب نسخۂ خبر گشتہ — در احوال اصحاب و[illegible] پیمبر
بیان بزرگی ہریک چہ روشن — ز روئے حدیث است [illegible] ایات بنگر
دراں جملہ از چار یاراں بہ بینی — کہ عظمت چہ [illegible] ابد اکبر
پئے عاشق اہلبیت و صحابا — چہ شافی بیان [illegible] ووافی سراسر
خوشا روح پرور مضامین نسخہ — کہ از طیب ذکر است جانہا معطر
چو فکرت نمودم پئے سال طبعش — شنیدم ز ہاتف نوائے چہ خوشتر
فصیحا بیابی سر جہد از دل — بخواں ذکر اصحاب و آل مطہر

قطعہ تاریخ از شاعر شیریں کلام مشہور خاص وعام بلیغ وفصیح ڈاکٹر محمد اسمعیل خانصاحب فرخ

مرتب ساختند اکنوں کتابے — چناں اعجاز کار آل محمد
کہ در ہر لفظ او صدہا صوابے — براے دوستداران محمد
نوشتم سال طبعش تا جوابے — کہ ذکر آل و یاران محمد

اعلان

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی
ہی کہ اس کتاب مسمی تفریح الاحباب فی
مناقب الآل والاصحاب مع جملہ حقوق تصنیف
و تالیف ہمیشہ کے لیے مشتہر کے نام محفوظ ہیں اور مشتہر نے بموجب
قانون بستم ۱۸۴۷ع درج فہرست رجسٹری گورنمنٹ انڈیا بھی کرادیا ہی لہذا بخدمت جملہ
اہل مطابع و تاجران کتب وغیرہ التماس ہی کہ کوئی صاحب اس کتاب کے جزو یا کل کے
چھاپنے کا مجاز نہیں جبتک کہ میری تحریری اجازت حاصل نکرلیں ہاں جسقدر
جلدیں مطلوب ہوں مشتہر سے طلب فرمائیں۔ وما علینا الا
البلاغ۔ فقط۔ المشتہر

میرزا محمد عبد الغفار بیگ غفر اللہ لہ

مہتمم
اکمل الاخبار
دہلی ساکن دریاگنج محلہ قاضی واڑہ
دہلی